اسلام اور طب کی روشنی میں بے شمار جرائم اور بری عادتوں کا انسداد

گناہوں کا علاج

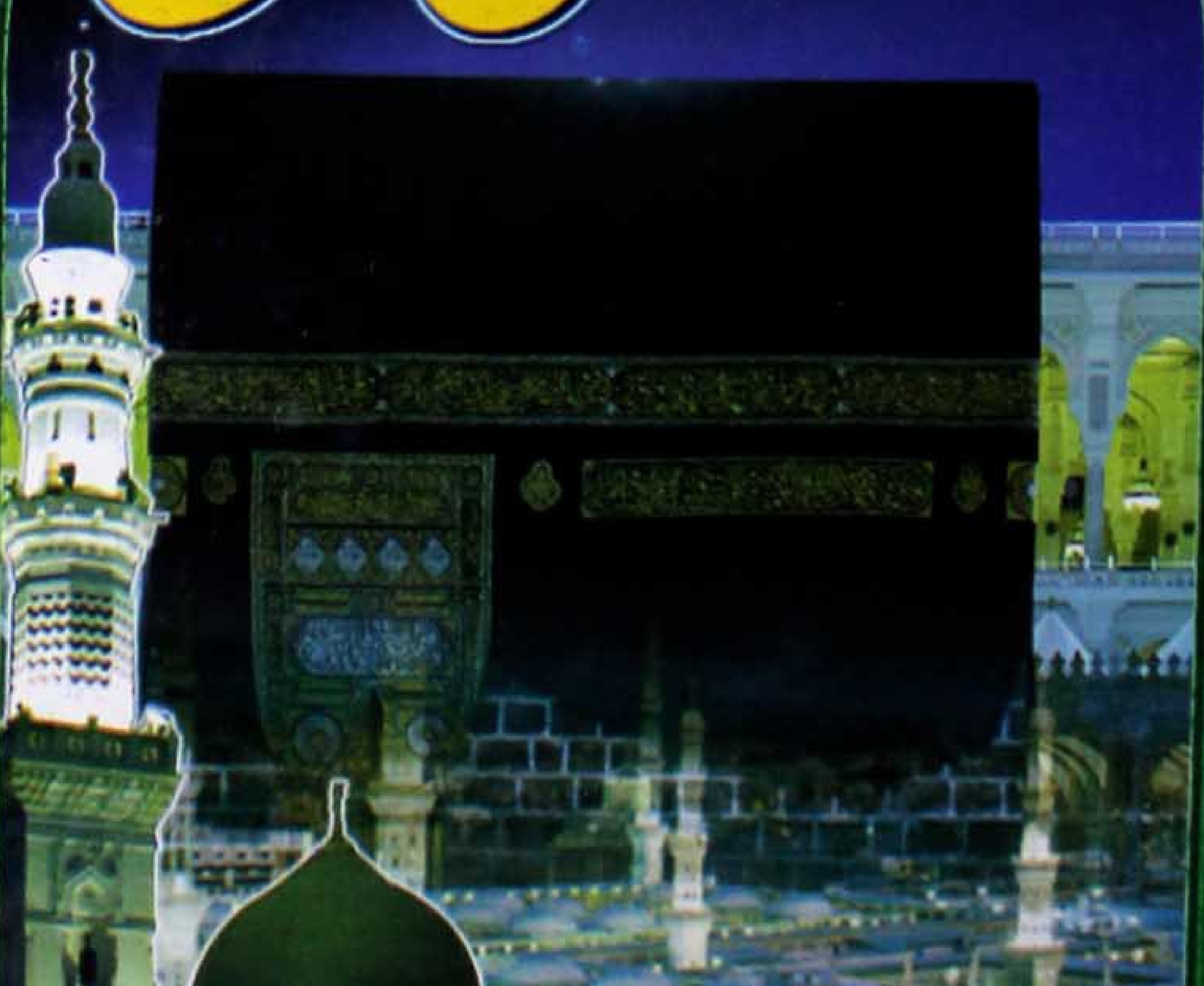

مصنف و مؤلف:
حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

اسلام اور طب کی روشنی میں بے شمار جرائم اور بُری عادتوں کا انسداد

گُناہوں کا علاج

مؤلف

حکیم محمد اسلم شاہین عطاری قادری

نُوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور 042-7313885

Marfat.com

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	——	گناہوں کا علاج
تالیف	——	حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری
کمپوزنگ	——	ورڈز میکر
تعداد صفحات	——	352
تاریخ اشاعت	——	مارچ 2013ء
طابع	——	سیّد محمد شجاعت رسول قادری
مطبع	——	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	——	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
کمپیوٹر کوڈ	——	1N0010
قیمت	——	260 روپے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ' لاہور

فون 042-37313885-042-37070663

Email:nooriarizvia@hotmail.com

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

فون:041-2626046

Marfat.com

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
باب اوّل	
ہماری اصلی بیماری اور اس کا علاج	۱۵
غصہ اور اس کی تباہ کاریاں	۱۶
غصے کو روکنے کی فضیلت	۱۸
غصے کا علاج	۱۹
غصے کا طبی نقصان	"
حسد کیا ہے؟	۲۰
حسد اور اس کا علاج	۲۱
لالچ اور اس کا علاج	۲۲
کنجوسی اور اس کا علاج	۲۶
تکبر اور اس کا علاج	۲۹
ریاکاری اور اس کا علاج	۳۲
خود پسندی اور اس کا علاج	۳۵
جاہ وجلال کی طلب اور اس کا علاج	۳۸
دنیا کی محبت اور اس کا علاج	۴۰
تعریف پسندی اور اس کا علاج	۴۵
بے صبری اور اس کا علاج	۴۹
ضد اور اس کا علاج	۵۱
ضد کا انجام	۵۲
بدگمانی اور اس کا علاج	۵۲
غیبت اور اس کا علاج	۵۳
غیبت سے بچنے کا مدنی نسخہ	۵۸
زبان کی تیرہ آفتیں	۵۹
سچ بولنے کا طبی فائدہ	۷۵
گالی دینے کا طبی نقصان	۷۶
بداخلاقی اور اس کا علاج	"
غفلت اور اس کا علاج	۸۰
لمبی امیدوں کا علاج	۸۲
انسان کی تیس غلطیاں	۸۴
گناہوں کے روحانی نقصانات	۸۵
گناہوں کے دنیوی نقصانات	۸۶
گناہوں کے میڈیکل نقصانات	۸۷
گناہوں کا کامیاب علاج	۸۹
روحانی غذا اور دوا	۹۱
اقسام گناہ	۹۲
لوگ توبہ کیوں نہیں کرتے؟	۹۶
دل کی توبہ	۹۹
زبان کی توبہ	"

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
آنکھ کی توبہ	۱۰۰
کان کی توبہ	"
ہاتھ کی توبہ	۱۰۱
پاؤں کی توبہ	"
توبہ کرنے والوں سے اللہ کی محبت	۱۰۲
سچی توبہ کی شرائط	۱۰۳
امراض نفس اور اس کا علاج	۱۰۴
شیطان سے بچنے کی تدابیر	۱۱۳
باب دوئم	
علم دین سیکھنے کی اہمیت	۱۱۶
اذان کے وقت باتوں میں مشغول کیسا؟	۱۱۸
آقائے دو عالم ﷺ کا نام نامی سن کر درود شریف نہ پڑھنا کیسا؟	۱۲۱
سرکار ﷺ کو کملی والا کہنا کیسا؟	۱۲۵
وضو میں پانی زیادہ بہانا کیسا؟	۱۲۷
مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا کیسا؟	۱۲۹
چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانا کیسا؟	۱۳۳
بے نمازی کا ہولناک انجام	۱۳۴
رمضان کے روضے نہ رکھنے کا خوفناک انجام	۱۴۰
زکوۃ نہ ادا کرنے کا لرزہ خیز انجام	۱۴۳
رشوت اور سود کا انجام اور عبرت انگیز واقعات	۱۴۴
کم تولنے اور ملاوٹ کرنے کا خوفناک انجام	۱۴۸
چوری کرنے کا بھیانک انجام	۱۵۰
ذخیرہ اندوزی کا انجام	۱۵۲
لوگ حرام کیوں کھاتے ہیں؟	۱۵۳
بھیک مانگنا کیسا؟	۱۵۵
جواء کھیلنے کی مذمت	۱۵۶
دھوکہ بازی کرنا کیسا؟	۱۵۷
امانت میں خیانت کرنا کیسا؟	۱۵۸
وعدہ خلافی پر کنٹرول	۱۵۹
مغفرت میں رکاوٹ کا ایک عمل	۱۶۱
بغض و کینہ کا طبی نقصان	۱۶۲
ظالم کا عبرت ناک انجام	۱۶۳
کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کیسا؟	۱۶۵
جادو کرنے کی مذمت	"
قاتل کی ہولناک سزا	۱۶۷
کسی پر تہمت لگانا کیسا؟	۱۶۸
خودکشی کرنے کی سزا	"
باب سوئم	
ماں باپ کو ستانے کا خوفناک انجام	۱۷۰
ماں باپ کی اطاعت کا دنیوی فائدہ	۱۷۳
ماں باپ کی نافرمانی کا دنیوی نقصان	۱۷۴
تین نیکیاں اور اُس کے دنیوی فائدے	۱۷۷
بڑے بھائی کا احترام والد کے برابر ہے	"

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
ضرورت سے زیادہ مکانات بنانا کیسا؟	۱۷۸
ہمسایہ کو تکلیف دینے پر کنٹرول	"
کسی کی دل آزاری کرنا کیسا؟	۱۸۱
ملازم سے برا سلوک کرنے پر کنٹرول	"
جانوروں پر سختی کرنے کی ممانعت	۱۸۳
باب چہارم	
چند بری رسمیں	۱۸۷
بری صحبت سے گریز	۱۹۸
خیالی پلاؤ اور الجھنوں کا علاج	۲۰۰
موسیقی روح کی غذا یا کہ سزا	۲۰۲
آوارگی سے اجتناب	۲۰۶
فلم دیکھنے کے نقصانات	۲۰۹
بے پردگی کی تباہ کاریاں	۲۱۱
بدنگاہی اور اس کا علاج	۲۱۷
اولاد کی تربیت کا طریقہ	۲۲۱
خودلذتی اور اس سے بچنے کا طریقہ	۲۲۸
لواطت کی تباہ کاریاں	۲۳۱
ہم جنسی کے میڈیکل نقصانات	۲۳۷
جوانی کی حفاظت	۲۳۸
زنا کاری کا عبرت ناک انجام	۲۴۰
حرام کاری کے لئے بن سنور کر نکلنے والوں کی سزا	۲۴۴
اسبابِ زنا پر کنٹرول	۲۴۵
زنا سے بچنے کا انعام	۲۴۶

مضامین	صفحہ نمبر
باب پنجم	
منشیات کے نقصانات	۲۵۰
لوگ نشہ کے عادی کیوں بنتے ہیں؟	۲۵۳
تمباکو نوشی کے بھیانک اثرات	۲۵۹
سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ	۲۶۰
شراب کے نقصانات	۲۶۴
ہیروئن کی تباہی	۲۶۹
افیون کے خوفناک اثرات	۲۷۰
حشیش کے نقصانات	۲۷۱
چائے نوشی اور اس کا نقصان	۲۷۳
باب ششم	
سکراتِ موت	۲۷۴
قبر کی ڈانٹ	۲۷۵
قبر کا سلوک	۲۷۶
قبر کا امتحان	۲۷۹
میدان قیامت	۲۸۱
پل صراط کیا ہے؟	۲۸۳
دوزخ اور دوزخیوں کے حالات	۲۸۴
دوزخ کی گہرائی	"
دوزخ کی دیواریں	۲۸۵
دوزخ کے دروازے	"
دوزخ کی آگ	"
عذابِ دوزخ کا اندازہ	۲۸۶
دوزخ کے سانپ اور بچھو	۲۸۷
دوزخیوں کا کھانا پینا	"

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
دوزخیوں کو جکڑنے کی زنجیریں	۲۸۹
دوزخیوں کے آنسو	۲۹۰
باب ہفتم	
جنت کے نظارے	۲۹۲
جنت کہاں ہے؟	۲۹۳
جنتیں کتنی ہیں؟	۲۹۴
جنت کی منزلیں	"
جنت کی عمارتیں	"
جنت کے پھاٹک	۲۹۵
جنت کے باغات	"
جنت کی نہریں	"
جنت کے چشمے	"
جنت کے کھانے	۲۹۶
اہل جنت کے تاج	"
جنت کی حوریں	"
جنت کے تکیے	۲۹۷
جنت میں کثرت ازدواج	۲۹۸
جنتی مرد کی مردانگی	۲۹۹
اہل جنت کی عمریں	"
بیویاں اور خدام	"
جنت کے بازار	"
جنت میں خداتعالیٰ کا دیدار	۳۰۰
باب ہشتم	
اسلامی آداب	۳۰۱
دس فطرتی چیزیں	"

مضامین	صفحہ نمبر
کھانے کے آداب	۳۱۰
پینے کے آداب	۳۱۳
میزبانی کے آداب	۳۱۵
مہمانی کے آداب	۳۱۶
سونے کے آداب	۳۱۷
گفتگو کے آداب	۳۱۹
مجلس کے آداب	۳۲۰
چلنے کے آداب	۳۲۱
سفر کے آداب	۳۲۳
لباس کے آداب	۳۲۴
ملاقات کے آداب	۳۲۵
عیادت کے آداب	۳۲۷
مسرت کے آداب	۳۲۸
مسجد کرے آداب	۳۲۹
زوجیت کے آداب	۳۳۰
صحت کے آداب	۳۳۳
طہارت کے آداب	۳۳۵
غسل کا طریقہ	۳۳۶
بعض کفریہ کلمات	۳۴۱
تصویر کشی کی مذمت	۳۴۵
قسم اور اس کا کفارہ	۳۴۶
بے سکونی اور اس کا علاج	۳۴۸
حرف آخر	۳۵۱

Marfat.com

انتساب

میں اپنی یہ ناچیز تالیف اپنے پیارے پیر و مرشد حضرت ابو البلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ جن کی نگاہِ عنایت میرے لئے دونوں جہاں میں گرانقدر سرمایہ ہے۔
آپ کے فیضان سے لاکھوں مسلمان نہ صرف گناہوں سے تائب ہوئے بلکہ قرآن و سنت کے آئینہ دار بن کر دوسروں کو بھی بنا رہے ہیں۔

سگِ سگانِ عطار

محمد اسلم شاہین قادری عطاری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

پیش لفظ

از مصنف ''گناہوں کا علاج''

اللہ جل جلالہ (جو کہ پوری کائنات کا خالق ہے) نے جب انسان کو پیدا فرمایا تو اس کو بولنے سمجھنے اور سیکھنے کی استعداد عطا فرمائی اور اس کی سرشت یا فطرت میں یہ صلاحیت رکھی کہ وہ اچھے اور برے نیکی اور بدی میں تمیز کر سکے۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں فکر وعمل کی جو آزادی دی ہے وہ ہمارے لئے باعث صد افتخار ہے کہ پوری کائنات میں یہ آزادی کسی اور کو حاصل نہیں۔ لیکن ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑا امتحان ہے۔ اگر انسان اس آزادی کا غلط استعمال کرتا ہے اور اپنی فطرت کے خلاف کام کرتا ہے تو وہ ذہنی سکون سے محروم ہو جاتا ہے اور آخرت بھی اس کی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

ہمارے خالق جل شانہ نے ہمیں یہ بتلا دیا کہ تمہیں ایک محدود مدت کیلئے دنیا میں بھیجا گیا ہے تا کہ تمہاری آزمائش کی جائے کہ تم میں سے کون اس کے احکام پر چلتے ہوئے نیک عمل کرتا ہے اور کون سرکشی سے کام لیتا ہے۔

چنانچہ جو شخص اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات کی پیروی کرتا ہے اس کیلئے دنیا میں ذہنی اور قلبی سکون اور آخرت میں جنت کی نعمتیں ہیں اور جو ان کے احکامات سے روگردانی کرتا ہے اس کیلئے دنیا میں ذلت، رسوائی اور آخرت میں جہنم کی آگ ہے۔

Marfat.com

چونکہ اسلام ایک ہمہ گیر اور مربوط وحدت ہے جو اپنے اندر بین الاقوامی ضابطہ ہائے حیات اور تربیت جسمانی کا ایک بے مثال نظام سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کے احکامات ہماری فطرت کے مطابق ہیں اللہ عزوجل سے زیادہ ہمارا کوئی فطرت شناس نہیں اور تخلیق میں اس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ انسان نے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم تو بنالیا' چاند پر بھی پہنچ گیا لیکن ایک مچھر نہیں بنا سکا اور نہ قیامت تک بنا سکے گا۔

قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہماری فطرت کو دین اسلام پر تخلیق کیا اور وہ بہتر جانتا ہے کہ ہمارے فطری تقاضے کیا ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے نفس اور غیر فطری طریقوں اور بری عادات و خصائل پر سختی سے کنٹرول کرتے ہوئے قرآن وسنت کے احکامات کے مطابق زندگی گزارے۔ بلکہ ایسے حالات میں اسلام ہمیں یہ حکم بھی دیتا ہے کہ جب کوئی کام تم نیکی اور دینداری کے خلاف دیکھو تو اس کو ہاتھ سے روکو اگر اس پر قدرت نہ ہو تو زبان سے حکم دو ورنہ دل سے نفرت کرنا تو ایمان کا آخری درجہ ہوا کرتا ہے۔

انسانی زندگی کا پہلا دور جسے لڑکپن کہا جاتا ہے۔ بلاشبہ سنہری دور ہے اس دور میں عادتیں بنتی اور بگڑتی ہیں اس دور میں بالخصوص سرپرست یا والدین کیلئے انتہائی ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو نیک عادتیں سکھائے کیونکہ یہی وقت ایک راستہ متعین کرنے کا ہے۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھے ادب اور اچھی تربیت سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیا۔ (ترمذی)

لہٰذا آپ کیلئے یہ اشد ضروری ہے کہ اپنے گھر میں اچھا اور مدنی ماحول پیدا کریں۔ فلمیں ڈراموں اور گانے باجوں سے گھر کو پاک رکھیں۔ خواتین کیلئے پردے کا اہتمام اور بچوں کیلئے پہلے اسلامی تعلیم اور اچھے ماحول سے وابستگی کو اہم سمجھیں نیز خود بھی صلوٰۃ و سنت کے سخت پابند رہیں تاکہ آپ کی اولاد پر بھی ویسا ہی اچھا اثر پڑ سکے۔

زیرنظر کتاب "گناہوں کا علاج" باپ اپنے بیٹے کو استاد شاگرد کو اور بھائی اپنے بھائی کو اور دوست اپنے دوست کو تحفہ میں دے کر نیکیاں حاصل کرسکتا ہے۔ مجھ گناہگار

Marfat.com

کیلئے بھی دعا فرمائیے کہ مجھے بھی گناہوں اور بری عادتوں سے نفرت ہو جائے کاش میں بھی نیک بن جاؤں۔

آخر میں بندہ ناظم ''ادارہ معین الاسلام'' حضرت علامہ مولانا پروفیسر محبوب حسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور ادارہ کے تمام اساتذہ کی شبانہ روز محنت کو بنظر تحسین دیکھتا ہے۔ اور ان کی پرخلوص دعاؤں کا بے حد شکر گزار ہوں۔ اللہ عزوجل ان کے مدنی مقصد میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ نیز ان تمام علمائے کرام اور اسلامی بھائیوں کے احسانات کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا جنہوں نے اس کتاب مستطاب کے لئے اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ہم سب کا سینہ مدینہ بنائے۔ آمین۔

خاکپائے علماء و حکماء

محمد اسلم شاہین قادری عطاری

17 دسمبر 2000ء بروز اتوار

بمطابق 20 رمضان المبارک 1421ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے محترم دوست جناب حکیم محمد اسلم شاہین صاحب قادری کی کتاب ''گناہوں کا علاج'' کا مسودہ نظر سے گزرا کالج اور ادارہ کی شبانہ روز مصروفیات کی وجہ سے کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ تو نہ کر سکا بہر کیف مختلف مقامات سے مضامین پڑھنے کا موقعہ ملا۔ وہ تمام مضامین معیاری ہیں اور موضوع کے مطابق علمی مواد سے بھرپور ہیں۔جن سے میری معلومات میں بھی کافی اضافہ ہوا۔

ماشاءاللہ فاضل مصنف حکیم صاحب نے جس محنت اور عرق ریزی سے مواد اکٹھا کیا اور جس حسین انداز اور بہترین پیرائے میں روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج تجویز کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔کئی بیماریاں (گناہ) جو ہماری روزمرہ زندگی میں معمولات کا حصہ بن چکی ہیں اور ہم ان کو معمولی سمجھ کر کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

حالانکہ قیامت کے دن چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی انسان دیکھ لے گا اور اپنی ذرہ بھر برائی کا مشاہدہ بھی کر لے گا۔(القرآن)

فاضل مصنف نے ان کی بہترین پیرائے میں رہنمائی کر کے ملت اسلامیہ کے ہر فرد کے لیے نجات کا حل پیش کر کے اس میدان میں جدت پیدا کی ہے میرے خیال میں یہ ان کی علمی بصیرت اور عملی خلوص کا بین ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کی اس محنت اور خلوص کو شرف قبولیت عطا فرمائے نیز خدمت دین اور اصلاح معاشرہ کی مزید توفیق مرحمت فرمائے۔آمین

ناچیز

پروفیسر محبوب حسین

ناظم ادارہ معین الاسلام بیر بل شریف سرگودھا
ایم اے عربی ایم اے اسلامیات فاضل درس
نظامی الریاض یونیورسٹی سعودی عرب
پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج شاہ پور صدر (سرگودھا)

Marfat.com

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقیر نے کتاب ''گناہوں کا علاج'' جس کے مصنف حکیم محمد اسلم شاہین عطاری ہیں اس کے چند اوراق کا مطالعہ کیا الحمد للہ حکیم صاحب نے بڑی کاوش اور محنت سے ہر گناہ کی مذمت' اس کی سزا اور اس سے بچنے کا طریقہ تحریر فرمایا ہے۔ موجودہ دور میں ایسی کتاب کی اشد اشد ضرورت ہے۔ تاکہ لوگوں کے اعمال کی اصلاح ہو سکے اس کے لیے ہر عنوان پر آیات مقدسہ و احادیث اور حکایات جمع کی گئی ہیں جس سے نہ صرف عوام الناس مستفید ہو سکتے ہیں بلکہ واعظین' سامعین سب کے لیے مفید تحفہ ہے۔

اللہ کریم ان کی اس محنت کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتاب کو مسلمانوں کے لیے چشمہ ہدایت ثابت فرمائے۔

فقط

محمد اسلم رضوی

خادم الافتاء

جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

۹ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

محترم جناب حکیم محمد اسلم شاہین قادری صاحب کی محنت و خلوص کا مرقع زیرِ نظر تالیف کا مسودہ، پیر طریقت رہبر شریعت، زینۃ المشائخ عزت مآب جناب صاحبزادہ پروفیسر محبوب حسین چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی وساطت سے نظر سے گزرا۔

جسے پڑھ کر دلی مسرت ہوئی اس کی (Main) اہم وجہ ان کا اس خاص موضوع کی طرف توجہ فرمانا اور پھر انتہائی جدت اور شب و روز کی محنت و کاوش سے بہترین انداز میں ایک جامع کتاب پیش کرنا ہی انہی کی عظمت و رفعت اور مقامِ علمی کا واضح اظہار ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اس سے قبل ان کی جامع کتاب (سنتیں اور اُن کی برکتیں مع طب اسلامی) کے سرسری مطالعہ کا شرف بھی حاصل ہوا یہ انداز یہ اعزاز یہ سعادت میں سمجھتا ہوں انہی کا حصہ ہے اور انہی کو زیبا ہے ان کے بارے میں فقط اتنا عرض ہے۔

حق نے کی ہیں دوہری خدمتیں تیرے سپرد
خود تڑپنا بھی ہے اور اوروں کو تڑپانا بھی ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت و خلوص کو اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں شرف قبولیت کے ساتھ قبولیت عامہ کے درجہ سے سرفراز

Marfat.com

فرمائے اور فاضل مصنف اور مجھ گناہگار سمیت اسے ملت اسلامیہ کے ہر فرد کے لیے ذریعہ نجات بنائے اور ان کے علم وعمل' خلوص اور دینی جذبے کو مزید برکتیں عطا فرمائے

صحن چمن میں کوئی ایسا گل تلاش کر
لوگ داد دیں تیرے حسن انتخاب کی

خدا تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

احقر العباد
محبوب عالم اویسی
صدر مدرس شعبہ درس نظامی ادارہ معین الاسلام
بیربل شریف سرگودھا

۱۰ دسمبر ۲۰۰۰ء بروز اتوار
بمطابق ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

Marfat.com

باب اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری اصل بیماری اور اسکا علاج

ہمارا اصل مرض اور بیماری گناہ ہے اور گناہوں کو چھوڑنا اور ان سے توبہ کرنا یہ اس کا علاج ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی روحانی بیماریوں کو پہچانیں اور پھر ان کو دور کریں تا کہ صحت ایمانی و روحانی حاصل ہو جائے۔ ہم سب مل کر اپنا جائزہ لیں اور اپنے اندر جھانک کر دیکھیں کہ وہاں کون کون سے گناہ گھونسلہ بنائے ہوئے ہیں اور کون کون سی بری باتیں ہمارے باطن میں موجود ہیں جن کی وجہ سے ہم اللہ عزوجل کی رضامندی اور رحمت سے دور ہو رہے ہیں لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہماری بری عادتیں ختم ہوں اور اس کے بدلے میں اچھی عادتیں پیدا ہو جائیں۔ ہم گناہوں سے تائب ہو جائیں اور اللہ عزوجل کی خوشنودی والے کام اختیار کریں تا کہ دنیا میں بھی فلاح حاصل ہو اور آخرت میں بھی نجات حاصل ہو۔

جس طرح یہ قانون فطرت ہے کہ زہر کھانے سے انسان کا جسم مردہ ہو جاتا ہے اسی طرح یہ بھی اصول فطرت ہے کہ گناہ کرنے سے اس کی روحانیت ختم ہو جاتی ہے اور جس طرح حفظان صحت کی عدم پیروی سے بیمار ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح نفس کو پاک نہ رکھنے کی وجہ سے وہ گناہوں کا مریض بن جاتا ہے جس کا علاج کرنا انتہائی ضروری ہی نہیں بلکہ فرائض دین میں شامل ہے۔

Marfat.com

غصہ اور اس کی تباہ کاریاں

شدت جذبات کے اظہار کا نام غصہ ہے۔ غصہ ایک غیر اختیاری امر ہے اور ہر انسان میں قدرتی طور پر موجود ہے۔ عوام میں یہ جو مشہور ہے ''غصہ'' حرام ہے یہ بات بالکل غلط ہے بعض صورتوں میں غصہ ضروری بھی ہے مثلاً جہاد کرتے وقت اگر غصہ نہیں آئے گا تو اللہ عزوجل کے دشمنوں سے کس طرح لڑیں گے۔

بہر حال بے موقع اور بات بات پر غصہ آنا یہ انتہائی خطرناک ہے اکثر انسان غصے میں آ کر دنیا کے بہت سے بنے ہوئے کاموں کو بگاڑ دیتا ہے اور بعض اوقات غصہ کی حالت میں خدا کی ناشکری اور کفر کے کلمے تک بکنے لگتا ہے اور اپنے ایمان کی دولت کو غارت اور برباد کر ڈالتا ہے۔ غصہ ہی اکثر دنگا فساد' دو بھائیوں میں افتراق' میاں بیوی میں طلاق آپس میں منافرت اور قتل و غارت گری کا موجب ہوتا ہے جب کسی پر غصہ آئے اور مار دھاڑ اور توڑ پھوڑ کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیں کہ مجھے دوسروں پر جو قدرت حاصل ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ عزوجل مجھ پر قادر ہے۔ اگر میں نے غصے میں کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی تو قیامت کے روز اللہ عزوجل کے غضب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا۔

''تنبیہ الغافلین'' میں ہے کہ حضرت سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے ایک بار وہ کہیں تشریف لے گئے۔ راستے میں ایک موقع پر اچانک پتھر کی ایک چٹان اوپر کی جانب سے سر کے قریب آ پہنچی انہوں نے ذکر اللہ شروع کر دیا وہ دور ہٹ گئی پھر خوفناک شیر اور درندے ظاہر ہونے لگے مگر وہ بزرگ نہ گھبرائے اور اللہ عزوجل کے ذکر میں لگے رہے جب وہ بزرگ نماز میں مشغول ہوئے تو ایک بہت بڑا سانپ پاؤں سے لپٹ گیا یہاں تک کہ سارے بدن پر پھرتا ہوا سر تک پہنچ گیا وہ بزرگ سجدہ کا ارادہ فرماتے تو وہ چہرے سے لپٹ جاتا۔ وہ سجدے کیلئے سر جھکاتے یہ لقمہ بنانے کیلئے جائے سجدہ پر منہ کھول دیتا۔ مگر وہ بزرگ اسے ہٹا کر سجدہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے جب نماز سے فارغ ہوئے تو شیطان کھل کر سامنے آ گیا

Marfat.com

اور کہنے لگا' یہ ساری حرکتیں میں نے ہی آپ کے ساتھ کی ہیں آپ بہت ہمت والے ہیں میں آپ سے بہت متاثر ہوا ہوں لہٰذا اب میں نے طے کرلیا ہے کہ آپ کو کبھی نہیں بہکاؤں گا مہربانی فرما کر آپ مجھ سے دوستی فرمالیں۔ اس اسرائیلی بزرگ نے شیطان کے اس وار کو بھی ناکام بناتے ہوئے فرمایا میں تجھ سے ہرگز دوستی نہیں کروں گا بولا اچھا' اپنے اہل وعیال کا احوال مجھ سے دریافت کر لیجئے کہ آپ کے بعد ان پر کیا گزرے گی۔ فرمایا' مجھے تجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ شیطان نے کہا' پھر یہی پوچھ لیجئے کہ میں لوگوں کو کس طرح بہکاتا ہوں' فرمایا' ہاں یہ بتا دو۔ بولا میرے تین جال ہیں۔ (۱) بخل' (۲) غصہ' (۳) نشہ اپنے تینوں جالوں کی وضاحت کرتے ہوئے بولا جب کسی پر بخل کا جال پھینکتا ہوں تو وہ مال کے جال میں الجھ کر رہ جاتا ہے اس کا یہ ذہن بناتا رہتا ہوں کہ تیرے پاس مال بہت قلیل ہے تو خوب دل لگا کر محنت کر' پیسہ ہوگا تو کام آئے گا آہستہ آہستہ وہ حلال وحرام کی تمیز اٹھا دیتا ہے حقوق واجبہ میں خرچ کرنے سے بھی باز رہتا ہے دوسرے لوگوں کے مال کی طرف بھی مائل ہو جاتا ہے اور یوں مال کے جال میں پھنس کر نیکیوں سے دور ہو کر گناہوں کے دلدل میں اتر جاتا ہے۔ جب کسی پر ''غصہ'' کا جال ڈالنے میں کامیاب ہو جاتا ہوں تو جس طرح بچے گیند کو پھینکتے اور اچھالتے ہیں میں اس غصیلے شخص کو شیاطین کی جماعت میں اسی طرح پھینکتا اور اچھالتا ہوں۔ غصیلا شخص علم و عمل کے کتنے ہی بڑے مرتبے پر فائز ہو اور کیسا ہی مستجاب الدعوات ہو خواہ اپنی دعاؤں سے مردے تک زندہ کر سکتا ہو میں اس سے مایوس نہیں ہوتا مجھے امید ہوتی ہے کہ کبھی نہ کبھی وہ غصہ میں بے قابو ہو کر کوئی ایسا جملہ بک دے گا جس سے اس کی آخرت تباہ ہو جائے گی رہا ''نشہ'' تو میرے اس جال کا شکار یعنی شرابی اس کو تو میں بکری کی طرح کان پکڑ کر جس برائی کی طرف چاہوں لئے لئے پھرتا ہوں۔

پیارے بھائیو! اس بزرگ کی گفتگو میں شیطان نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ غصیلا انسان شیطان کے ہاتھ میں اس طرح ہوتا ہے جیسے بچوں کے ہاتھ میں گیند' لہٰذا غصے کا علاج اور اس پر قابو پانا ضروری ہے کیونکہ غصہ کے سبب شیطان تمام اعمال برباد کروا

Marfat.com

سکتا ہے۔

غصے کو روکنے کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے جو شخص اپنے غصے کو روک لے گا' اللہ عزوجل بروز قیامت اس سے اپنا عذاب روک لے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

ابو داؤد کی حدیث میں ہے جس نے غصے کو ضبط کر لیا حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے لے لے۔

جامع صغیر میں ہے جس شخص نے غصہ کو ضبط کر لیا باوجود اس کے وہ نافذ کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ عزوجل اس کے دل کو سکون و ایمان سے بھر دے گا' یعنی اگر کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچ گئی اور غصہ آ گیا یہ بدلہ لے سکتا تھا مگر محض رضائے الٰہی کی خاطر غصہ پی گیا اور اس کی خطا معاف کر دی تو اللہ عزوجل اس کو سکون قلب عطا فرمائے گا اور اس کا دل نور ایمان سے بھر دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات غصہ آنا بھی مفید ہے جب کہ ضبط کرنا نصیب ہو جائے کہتے ہیں ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا اسے غصہ تو بہت آیا مگر وہ غصے کو پی گیا اور اس کی خطا معاف کر دی انتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے عذاب ہونے والا ہی تھا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا' میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اس کی خطا معاف کر دی جاؤ میں بھی اس کے صلے میں تم کو آج معاف کرتا ہوں۔

''احیاء العلوم'' میں ہے کہ ایک شخص دعا مانگ رہا تھا یا اللہ عزوجل! میرے پاس صدقہ و خیرات کیلئے کوئی مال نہیں' بس یہی ہے کہ جو شخص میری بے عزتی کرے میں نے اسے معاف کیا' تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی' ہم نے اس بندے کو بخش دیا۔

Marfat.com

غصے کا علاج

جب غصہ آئے تو ان میں سے کوئی بھی ایک علاج کر لیں یا ضرورتا سارے علاج کریں (۱) اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھیں۔(۲) ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھیں۔ (۳) وضو کر لیں (۴) کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں اگر بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیں۔ (۵) جس پر غصہ آ رہا ہے اس کے سامنے سے ہٹ جائیں۔ (۶) پانی پی لیں (۷) خاموش ہو جائیں۔

غصے کا طبی نقصان

ماہرین نفسیات نے غصے کے ضمن میں جو تحقیق کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے غصہ معاشرے کی ان بڑی برائیوں میں سے ہے جس سے انسان کی شخصی اور تعمیری بلندی کو زوال آتا ہے انسان ہمیشہ ان حالات سے دوچار رہتا ہے جس کی وجہ سے اعصاب اور حواس کھینچے رہتے ہیں اس کی یادداشت بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی غصہ زہر کا اثر رکھتا ہے اور خون میں ایک زہریلا مادہ پیدا کرتا ہے جس سے چہرے پر رونق ختم ہو جاتی ہے آنکھوں اور ہونٹوں میں تازگی ختم ہو جاتی ہے غصہ معدے اور اعصابی نظام کو بری طرح متاثر کرتا ہے اور کردار میں منفی اور تخریبی اثرات پیدا کرتا ہے۔ ماہرین عمرانیات (سوشیالوجی) کا کہنا ہے کہ خاوند غصیلا ہو یا بیوی ان کے گھر میں سکون اور اطمینان نہیں رہتا اس کے اثرات بچوں پر بھی مرتب ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں بچے آپس میں پیار و محبت میں رہنے کے بجائے لڑتے جھگڑتے ہیں پھر غصہ پورے معاشرے میں بدامنی پیدا کرتا ہے۔ (سنتیں اور ان کی برکتیں)

ڈیوک یونیورسٹی امریکہ کے ایک سائنس دان ڈاکٹر ریڈفورڈ بی ولیمز کے مطابق غصے اور بغض رکھنے والے افراد جلد مر جاتے ہیں ان کے مطابق اس سے انسانی قلب کو وہی نقصان پہنچتا ہے جو تمباکو نوشی اور ہائی بلڈ پریشر سے پہنچتا ہے۔ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے سائنسی ادیبوں کے سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ

Marfat.com

بہت سے لوگ وقت سے پہلے محض بغض اور کینے کے جذبات کی شدت کی وجہ سے چل بستے ہیں غصہ اور بغض قلبی دردوں کے اہم اسباب میں سے ایک ہیں اس طرح حرص وطمع میں مبتلا بے چین و بے صبر افراد بھی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی تمناؤں اور آرزوں کے ہاتھوں اپنی شمع زندگی کو گل کر لیتے ہیں۔

ماہرین نے غصیلے اعصاب زدہ' بے چین اور ضرورت سے زیادہ آرزو مند افراد کو زمرہ ''الف'' اور برد بار' حلیم اور صابر و شاکر لوگوں کو زمرہ ''ب'' میں تقسیم کیا ہے وہ اب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ زمرہ الف سے تعلق رکھنے والے افراد بالعموم امراض قلب کی زد میں رہتے ہیں اور انہیں کولیسٹرول کی زیادتی' سگریٹ نوشی اور ہائی بلڈ پریشر ہی کی طرح دورہ قلب کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

(سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس)

حسد کیا ہے؟

کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا آسودہ حال دیکھ کر دل جلانا اور اس کی نعمتوں کے زوال کی تمنا کرنا اس خراب جذبے کا نام حسد ہے۔ حسد اس لئے بہت بڑا گناہ ہے کہ حسد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہا ہے کہ فلاں آدمی اس نعمت کے قابل نہیں تھا اس کو یہ نعمت کیوں ملی ہے۔ حسد کرنے والے کے لئے یہی سزا کافی ہے کہ وہ خود اپنے حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہے اور اسے چین اور سکون نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ حسد کرنے والے کے حسد سے آپ خدا کی پناہ مانگتے رہیے۔

پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے۔ (احیاء العلوم)

نیز پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ تم

Marfat.com

لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد کرنے والے اور چغلی کھانے والے اور کاہن (نجومی) مجھ کو ان لوگوں سے اور ان لوگوں کو مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (کنز العمال)

حسد کا علاج

حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حسد قلب کی بیماریوں میں ایک بہت بڑی بیماری ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ حسد کرنے والا ٹھنڈے دل سے یہ سوچ لے کہ میرے حسد کرنے سے ہرگز ہرگز کسی کی دولت و نعمت برباد نہیں ہو سکتی اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں میرے حسد سے اس کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا بلکہ میرے حسد کا نقصان دین و دنیا میں مجھ کو ہی پہنچ رہا ہے کہ میں خواہ مخواہ دل کی جلن میں مبتلا ہوں اور ہر وقت حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہوں اور میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں میری نیکیاں قیامت میں اس کو مل جائیں گی۔ پھر یہ بھی سوچے کہ میں جس پر حسد کر رہا ہوں اس کو خداوند کریم نے یہ نعمتیں دی ہیں اور میں اس پر ناراض ہو کر حسد میں جل رہا ہوں تو میں گویا خداوند کریم کے فعل پر اعتراض کر کے اپنا دین و ایمان برباد کر رہا ہوں یہ سوچ کر پھر اپنے دل میں اس خیال کو جمائے کہ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔ جو شخص جس چیز کا اہل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا فرماتا ہے میں جس پر حسد کر رہا ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک چونکہ وہ نعمتوں کا اہل تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور میں چونکہ اس کا اہل نہیں تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے نہیں عطا فرمائیں۔ اس طرح حسد کا مرض دل سے نکل جائے گا اور حاسد کو حسد کی جلن سے نجات مل جائے گی۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۶)

حسد کا عملی علاج

حسد پر کنٹرول اور اس کا عملی علاج یہ ہے کہ حسد کے اسباب کو اپنے دل سے دور

Marfat.com

کر دینا چاہیے اور اس کے اسباب میں عداوت‘ کینہ‘ غرور اور جاہ و مال کی محبت ہی تو شامل ہے ان چیزوں کو کثرت ریاضت اور عبادات کے ذریعے اکھیڑ پھینکنا ہی اس کا علاج ہے یہاں تک کہ حسد کا نام ونشان باقی نہ رہے پھر بھی اگر کبھی حسد پیدا ہونے لگے تو آپ کو عملی طور پر اپنی اس خواہش کا متضاد اور خلاف کرنا چاہیے مثلاً حسد کا یہ تقاضا ہے کہ محسود کو برا بھلا کہو تو اس کے برعکس آپ کو اس کی ستائش اور تعریف کرنی چاہیے اگر اس کا مشورہ ہو کہ تکبر اور غرور اختیار کر تو آپ کو اس کا الٹ یعنی عاجزی وانکساری اختیار کرنی چاہیے۔ اگر یہ خواہش پیدا ہو کہ محسود کی نعمت کو زائل کرنے کیلئے اس کے دشمن بن جاؤ تو اس کے خلاف اس سے محبت اور دوستی کا مظاہرہ کیا جائے اور ایک علاج یہ بھی ہے کہ محسود کی عدم موجودگی میں اس کے کردار کو سراہتے ہوئے لوگوں میں اس کی تعریف کریں تا کہ جب وہ سنے اسے مسرت اور خوشی حاصل ہو اور اس کی خوشی کا اثر حاسد کے دل پر یقیناً پڑے گا اور اس طرح نفرت اور عداوت کا سلسلہ ازخود منقطع ہو جائے گا جیسا کہ السجدہ آیت ۳۴ میں ارشاد ہوتا ہے نیک برتاؤ سے بدی کو ٹال دیا کریں کیونکہ آپ اور جس شخص کے ساتھ عداوت تھی ایسے ہو جائیں گے جیسے کوئی دوست تھے۔

یاد رکھیے اس موقع پر شیطان بے حد اکسانے کی کوشش کرتا ہے کہ دیکھو تم تو اس کے سامنے عاجزی اور اس کی ستائش کرنے لگو گے تو تم بزدل اور کم ہمت کہلاؤ گے تمہاری عزت کیا باقی رہے گی بہر حال یہ دوا بے حد مفید اور نفع بخش ہے لیکن ہے ذرا کڑی‘ اگر صبر اور استقامت کے ساتھ پی لیں گے تو دین و دنیا کی نجات اس تلخی کو برداشت کر لینے میں ہے۔

لالچ اور اس کا علاج

دنیا کی ہر چیز خصوصاً مال و دولت کو ضرورت سے بہت زیادہ حاصل کرنے کی خواہش رکھنے کو لالچ کہتے ہیں یہ بہت ہی بری خصلت اور نہایت خراب عادت ہے حرص

Marfat.com

و لالچ انسان کو بے شمار مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے کیونکہ لالچی شخص کسی مقام پر بھی مطمئن نہیں ہوتا اور لالچ بے شمار گناہوں کا سرچشمہ ہے بہر حال آدمی کو چاہیے کہ جو رزق ونعمت اور مال و دولت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے اس پر راضی ہو کر قناعت کر لینا چاہیے دوسروں کی دولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خود بھی اس کو حاصل کرنے کے چکر میں پریشان حال رہنا اور غلط وصحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا یہی جذبہ حرص و لالچ کہلاتا ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر آدمی کے پاس دو میدان بھر سونا ہو جائے تو پھر بھی وہ تیسرے میدان کو طلب کرے گا کہ وہ بھی سونے سے بھر جائے اور ابن آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص اس سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالے گا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں مال کی حرص اور عمر کی حرص (بخاری شریف)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرتبے کے لحاظ سے قیامت کے روز سب انسانوں سے بدتر وہ بندہ ہوگا جس نے دوسرے کی دنیا کی خاطر اپنی عاقبت برباد کر لی۔ (ابن ماجہ)

لالچ کا علاج

اس قلبی مرض کا علاج صبر و قناعت کی معجون سے کرنا چاہیے یعنی جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو مل جائے اس پر راضی ہو کر خدا کا شکر بجا لائے اور اس عقیدہ پر جم جائے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اس وقت فرشتہ خدا کے حکم سے انسان کی چار چیزیں لکھ دیتا ہے انسان کی عمر انسان کی روزی انسان کی نیک نصیبی انسان کی بدنصیبی یہی انسان کا نوشتہ تقدیر ہے۔ لاکھ سر مارو مگر وہی ملے گا جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے اس کے بعد یہ سمجھ کر کہ خدا کی رضا اور اس کی عطا پر راضی ہو جاؤ اور یہ کہہ کر لالچ کے

Marfat.com

قلعے کو گرا دو کہ جو میری تقدیر میں تھا وہ مجھے ملا اور جو میری تقدیر میں ہوگا وہ آئندہ ملے گا اور اگر کچھ کمی کی وجہ سے قلب میں تکلیف ہو اور نفس ادھر ادھر لپکے تو صبر کر کے کھینچ لو اس طرح رفتہ رفتہ قلب میں قناعت کا نور چمک اٹھے گا اور حرص و لالچ کا اندھیرا بادل چھٹ جائے گا۔

لالچ کا یہ علاج مزید پانچ چیزوں پر مشتمل ہے۔ پہلی چیز تو عمل ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اخراجات کو گھٹا کر کم سے کم حد تک لے آئے پر تکلف اور ہمیشہ مرغن کھانوں کی بجائے سادہ غذا کو ترجیح دینی چاہیے اور بہت زیادہ عمدہ اور بھڑکیلا لباس کی بجائے سادہ لباس زیب تن کریں کیونکہ اس طرح کی چیزیں بغیر لالچ اور حرص کے بھی میسر آ سکتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ آدمی کی نجات تین چیزوں میں ہے اول یہ کہ ظاہر اور باطن میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے دوسرا امیر ہو یا فقیر خرچ میں میانہ روی اختیار کرے اور تیسرے غم ہو یا خوشی ہر حال میں انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ مزید فرمایا جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا سے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو بے دریغ خرچ کرتا ہے اسے دوسروں کا محتاج بنا دیتا ہے اور فرمایا خرچ کرتے وقت تدبیر و آہستگی سے کام لو کہ یہ اقدام بجائے آدھی روزی کی حیثیت رکھتا ہے۔

دوسرا لالچ کا علاج یہ ہے کہ جب ایک دن کیلئے مال بقدر کفایت میسر آ جائے تو اگلے روز کیلئے تشویش میں پڑے رہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جو مستقبل کیلئے پریشان رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور آدمی کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ اگر زندگی طویل ہوئی تو پھر کیا کرو گے اور کل کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو کھاؤ گے کہاں سے پس کل کیلئے آج ہی کوشش کر لو' بہر حال شیطان ہمیں کل کی مفلسی کا خوف دلا کر آج پریشانی میں مبتلا رکھنا چاہتا ہے پھر وہ اپنے دل میں بندے کی حماقت پر ہنستا ہے کہ دیکھو کل کا دن اسے دیکھنا بھی نصیب ہوگا یا نہیں لیکن یہ کس قدر اس میں گھائل ہوتا جا رہا ہے۔

Marfat.com

بہر کیف آدمی اس حقیقت سے خوب آگاہ رہے کہ روزی کا میسر آنا حرص و طمع پر منحصر نہیں ہے بلکہ یہ پہلے سے ہی مقدر ہو چکی ہے جو ہر حال میں مل کر رہے گی۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک مرتبہ مغموم اور اداس پایا تو فرمایا دل پر غم کا اس قدر کیوں بوجھ ڈالتے ہو تمہارے لئے جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ تمہیں ہر حال میں ملے گا۔ (کیمیائے سعادت)

ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پرہیز گاری اختیار کرو کیونکہ آج تک کسی پرہیز گار کو بھوکے مرتے نہیں دیکھا خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پرہیز گاروں کو روزی وہاں سے پہنچائی جاتی ہے جہاں پر ان کا گمان تک نہیں ہوتا۔

تیسری بات یہ ذہن میں راسخ کریں کہ اگر آدمی طمع نہ کرے گا اور صبر کرے گا اس پر اسے گراں تو شاید گزرے گا لیکن ذلیل و رسوا نہ ہوگا لیکن اگر طمع کرے گا اور صبر نہ کرے گا تو پریشانی اٹھانے کے علاوہ ذلیل و خوار بھی ہوگا اور لالچ کے باعث لوگوں کی ملامت کا نشانہ بھی بنے گا اور پھر عذاب آخرت میں بھی مبتلا رہنے کا اندیشہ رہے گا برخلاف اس کے کہ اگر صبر کا مظاہرہ کرے گا تو اس کی بدولت اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرے گا اور لوگوں میں بھی تحسین اور احترام حاصل ہوگا۔

چوتھا لالچ کا علاج یہ ہے کہ آدمی ٹھنڈے دل سے غور کرے کہ اس کی حرص اور طمع آخر ہے کس لئے؟ اگر کھانے پینے کی خاطر ہے تو گدھے اور بیل وغیرہ اس سے کہیں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے کے عادی ہوتے ہیں اگر شان و شوکت پوشی مطلوب ہے تو کتنی غیر قومیں اس ضمن میں آگے بڑھی ہوئی ہیں غرض ہر برائی کیلئے متبادل مثال کسی بری شے میں دکھائی دے گی۔ ہاں اگر طمع سے ہاتھ اٹھا لے اور تھوڑے پر صبر کرنا سیکھ لے تو اسے اپنی مثال انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام میں دکھائی دے سکتی ہے۔

پانچواں علاج یہ ہے کہ آدمی یہ سوچے کہ زیادہ مال کتنی بڑی مصیبت اور جنجال ہے کہ اس کی زیادتی اور فراوانی جہاں دنیا میں پریشانی کا موجب ہوتی ہے وہاں آخرت میں بھی اس کا حساب دینا پڑے گا کیونکہ غریب پانچ سو سال پہلے جنت میں چلا جائے گا

Marfat.com

بہر حال ہمارے لئے بہتر یہ ہے کہ ہمیں کم سے کم لوگوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے تا کہ طبیعت شکر ادا کرنے کی طرف مائل رہے۔ امیروں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایسے لوگوں کو دیکھا کرو جو تم سے دولت کے مرتبہ میں کمتر درجے کے ہوں کیونکہ شیطان اکسانے کی کوشش میں رہتا ہے کہ دیکھ فلاں فلاں لوگ تجھ سے زیادہ دولت مند ہیں ان میں کیا سرخاب کا پر لگا ہوا ہے آخر قناعت کیلئے تو ہی رہ گیا ہے؟ اور جب آدمی پرہیز گاری کی طرف رجوع کرتا ہے تو شیطان اسے بہکاتا ہے کہ آیا تو بڑا پرہیز گار وہ دیکھ فلاں عالم تو اتنا پرہیز گار نہیں ہے۔ اس میں تو فلاں فلاں خامیاں پائی جاتی ہیں اگر یہ بھی بخشا گیا تو تم بھی بخشے جاؤ گے لہٰذا اب پرہیز گاری کی کیا پڑی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھیئے شیطان کا تو کام ہی یہ ہے کہ دنیوی امور میں ہمیشہ ان لوگوں کو تیرے سامنے لائے گا جو تجھ سے بلند درجہ کے مالک ہوں گے تا کہ تو حرص اور حسد میں مبتلا رہے اور دینی امور میں ان لوگوں کو نمونہ بنا کر پیش کرے گا جو تجھ سے بھی گئے گزرے ہوں تا کہ تو غافل سے غافل تر ہو جائے حالانکہ اصل معاملات اس کے بالکل برعکس ہیں یعنی دینوی معاملہ میں ہمیں بزرگان دین پر نظر رکھنی چاہیے جو ہم سے بلند مرتبہ والے ہوئے ہیں تا کہ ہمیں اپنے اعمال اور کوتاہیوں سے آگاہی حاصل ہوتی رہے اور دنیوی اعتبار سے ہمیں فقیروں اور غریبوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے تا کہ ان کی مفلسی کو دیکھ کر اللہ عزوجل کا شکر کرنا نصیب ہو۔

کنجوسی اور اس کا علاج

کنجوسی بہت ہی منحوس خصلت ہے مال اور وسائل کے ہوتے ہوئے بھی ضرورت کے مطابق نہ خرچ کرنا بخل ہے۔ بخل بہت بری اخلاقی برائی ہے کیونکہ اس سے مزید اور برائیاں جنم لیتی ہیں بغض، عناد، بددیانتی اور تنگ نظری جیسی برائیاں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور خاص کر جو حقوق اس کے ذمے واجب الادا ہوتے ہیں وہ انہیں بھی ادا نہیں کرتا

Marfat.com

اور دولت کو جمع رکھتا ہے قیامت کے روز یہی دولت اس کے عذاب کا باعث بنے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جو لوگ بخل کرتے ہیں اس چیز سے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے ہرگز وہ اپنے لئے اسے اچھا نہ سمجھیں عنقریب ان کے گلے میں طوق پہنایا جائے گا اس چیز سے جو انہوں نے بخل کے ذریعے جمع کی ہوگی۔ (آل عمران)

بخیل انسان طرح طرح کی مصیبتوں میں پھنسا رہتا ہے سب کچھ ہونے کے باوجود اسے ضرورتاً خرچ کرنا نصیب نہیں ہوتا اس لئے ہر کوئی اسے ذلیل و خوار تصور کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سخی اللہ کے قریب ہے جنت سے قریب ہے انسانوں کے قریب ہے جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے جنت سے دور ہے انسانوں سے دور ہے جہنم کے قریب ہے اور یقیناً جاہل سخی عبادت گزار بخیل سے زیادہ اللہ عزوجل کو پیارا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ عزوجل اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو اس کا اجر عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! بخیل کے مال کو تلف فرما دے۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مکار بخیل اور احسان جتانے والے داخل نہ ہوں گے۔

بخل کا علاج

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کنجوسی ایک ایسا مرض ہے کہ اس کا علاج بے حد دشوار ہے خصوصاً بوڑھا آدمی اگر بخیل ہو تو وہ تقریباً لا علاج ہے اور کنجوسی کا سبب مال کی محبت ہے جب تک مال کی محبت دل سے زائل نہیں ہوگی کنجوسی کی بیماری رفع نہیں ہو سکتی پھر بھی اس کے دو علاج بہت ہی کامیاب اور کارآمد

Marfat.com

ہیں اور وہ یہ ہیں اول یہ کہ آدمی یہ سوچے کہ مال کے مقاصد کیا ہیں؟ اور میں کس لئے پیدا کیا گیا ہوں؟ اور مجھے دنیا میں مال جمع کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ عالم آخرت کیلئے بھی ذخیرہ جمع کرنا چاہیے جب یہ خیال دل میں جم جائے گا تو پھر دل میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم آخرت کا دھیان پیدا ہوگا اور ناگہاں دل میں ایسا نور پیدا ہو جائے گا کہ دنیا سے اور دنیا کے مال و اسباب سے بے رغبتی اور نفرت پیدا ہونے لگی گی پھر بخیلی اور کنجوسی کی بیماری خود بخود دفع ہو جائے گی اور جذبہ سخاوت اس طرح پیدا ہو جائے گا کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے اس کو لذت محسوس ہونے لگے گی اور دوسرا علاج یہ ہے کہ بخیلوں اور سخی لوگوں کی حکایات پڑھے اور عالموں سے بکثرت اس قسم کے واقعات سنتا رہے کہ بخیلوں کا انجام کتنا برا ہوا ہے اور سخی لوگوں کا انجام کتنا اچھا ہوا ہے اس قسم کے واقعات و حکایات پڑھتے پڑھتے' سنتے سنتے' بخیلی سے نفرت اور سخاوت کی رغبت دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ کنجوسی کا مرض زائل ہو جاتا ہے۔

(احیاء العلوم)

مزید اس کا علاج یہ ہے کہ خواہشات کی محبت چونکہ آدمی کو بخل کی رغبت دلانے لگتی ہے اور اس کا علاج قناعت سے ممکن ہے اور خواہشات پر تحمل اور صبر سے کام لے کر ان کو ترک کیا جائے تاکہ مال و دولت سے بے نیازی حاصل ہو اور جہاں تک درازی عمر کی امیدیں باندھنے کا تعلق ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اپنی موت کا اندیشہ اپنے ذہن میں رکھے اور دوسروں کی اموات پر غور کرے کہ کس طرح اس کے دوست اور ہم نشین دیکھتے ہی دیکھتے اس دنیا سے چل بسے اور ان کی خواہشات اور بخل موت سے ان کو نہ روک سکیں بلکہ سوائے حسرت و ارمان کے انہیں کچھ بھی اپنے ساتھ لے جانا نصیب نہ ہوا اور ان کے احباب نے دو چار باتوں میں ہی انکا مال و اسباب بانٹ لیا اور جہاں تک اولاد کیلئے بے سہارا اور محتاج ہونے کی فکر کا تعلق ہے اس کا علاج اس طرز فکر سے کریں کہ خدا پر بھروسہ خود بھی کریں اور اولاد کو بھی سکھاتے رہیں کہ جس خالق و رازق نے پیدا کیا ہے وہ روزی بھی دے گا اور اگر تقدیر میں محتاجی و مفلسی ہی مقدر ہے تو اس کا بخل اور

Marfat.com

فکر و تشویش ہمیں دولت مند نہیں بنا سکے گی اور یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ بعض لوگوں نے ترکہ و میراث میں کچھ نہ پایا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ امیر کبیر بن گئے اور اس کے برعکس کتنے ہی لوگ تھے کہ بھاری جائیدادیں وراثت میں پائیں لیکن حماقت اور فضول خرچی کی بدولت وہ مفلس اور کنگال ہو گئے بہر حال اگر اولاد نافرمان اور گنہگار ہو تو ان کا مفلس ہونا ہی بہتر ہے تاکہ مال و دولت انہیں مزید گناہوں میں مبتلا نہ کر دے۔

مزید بخیل کو یہ سوچنا اور غور کرنا چاہیے کہ اس بخل کا کیا فائدہ جو دوزخ میں پہنچا دے اور اس کی عبادت آخرت میں اس کے کسی کام نہ آ سکے اور اپنے آپ سے یوں پوچھے کہ مال و دولت کا کیا یہی فائدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن کر مجھے جہنم میں پہنچا دے۔ پھر سوچے کہ کنجوسوں کی دنیا میں کس قدر ذلت اور خواری ہے کہ لوگ انہیں نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ انہیں انسانیت کا دشمن خیال کرتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو اس تصور میں دیکھے کہ اگر بخیل ہوں گا تو میرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا اس طرح مجھے بھی لوگ ذلیل اور کمینہ سمجھیں گے مجھ سے نفرت کریں گے۔

ان امور پر غور و فکر کے بعد اگر بخل کے جراثیم ختم ہو جائیں اور دل میں مال کے خرچ اور سخاوت کا رجحان پیدا ہونے لگے تو فی الفور عمل کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیے اور بلا تاخیر خرچ کرنا شروع کر دے۔

تکبر اور اس کا علاج

یہ شیطانی خصلت اتنی بری اور اس قدر تباہ کن عادت ہے کہ اس کے اختیار کرنے والا آدمی دنیا و آخرت میں ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے تکبر کے معنی ہیں دوسروں کو حقیر سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو سب سے بڑا اور اعلیٰ تصور کرنا ہے۔ یہی جذبہ شیطان ملعون کے دل میں پیدا ہو گیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو فرشتے چونکہ تکبر کی نحوست سے پاک تھے۔ سب فرشتوں نے سجدہ کر لیا لیکن شیطان کے اندر تکبر سمایا ہوا تھا۔ اس نے اکڑ کر کہہ دیا۔ انا خیر منہ خلقتنی

Marfat.com

من نار وخلقته من طين یعنی میں حضرت آدم علیہ السلام سے اچھا ہوا اے اللہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا۔ اس ملعون نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے حقیر سمجھا اور سجدہ نہ کیا یاد رکھئے کہ جس آدمی میں تکبر کی شیطانی خصلت پیدا ہو جائے گی اس کا وہی انجام ہوگا جو شیطان کا ہوا کہ وہ دونوں جہاں میں خداوند قہار وجبار کی پھٹکار سے مردود اور ذلیل وخوار ہو گیا۔

یاد رکھیئے تکبر خدا کو بے حد ناپسند ہے اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں داخل ہوگا اور جس شخص میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔

(مشکوۃ ص۴۳۳ جلد۲)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ میدان محشر میں تکبر کرنے والوں کو اس طرح لایا جائے گا کہ ان کی صورتیں تو انسانوں کی ہوں گی مگر ان کے قد چیونٹیوں کے برابر ہوں گے اور یہ لوگ گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لائے جائیں گے اور جہنم کے اس جیل خانہ میں قید کر دیئے جائیں گے جس کا نام ''بولس'' (ناامیدی) ہے اور وہ ایسی آگ میں جلائے جائیں گے جو تمام آگوں کو جلا دے گی جس کا نام ''نارلانیار'' ہے اور ان لوگوں کو جہنمیوں کا پیپ پلایا جائے گا۔ (مشکوۃ ج۲ ص۴۳۴)

پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! کان کھول کر سن لو کہ تم لوگ جو کھانے' کپڑے' چال چلن مکان' سامان' تہذیب وتمدن' مال و دولت ہر چیز میں اپنے کو دوسروں سے اچھا اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھتے رہتے ہو۔ اسی طرح بعض عبادت گزار اور بعض علماء علم وعبادت میں اپنے کو دوسروں سے بہتر اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھ کر اکڑتے ہیں یہی تکبر ہے خدا کیلئے اس شیطانی عادت کو ترک کر دو' اور تواضع اور انکساری کی عادت ڈالو یعنی دوسروں کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو ہر چیز میں دوسروں سے کمتر سمجھو حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اللہ عزوجل کیلئے تواضع وانکساری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرما دے گا۔ وہ خود کو چھوٹا سمجھے گا مگر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کی نگاہوں میں اس کو عظمت

Marfat.com

والا بنا دے گا اور جو شخص تکبر اور غرور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا وہ خود کو بڑا سمجھے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کو تمام انسانوں کی نظر میں ذلیل بنا دے گا۔

تکبر کا علاج

غرور اور تکبر کا علاج یہ ہے کہ مسکینوں اور غریبوں کی صحبت میں رہنے لگے اور لوگوں کی خدمت کرے تواضع و انکساری کا طریقہ اختیار کرے سلام میں خود پہل کرے اور اپنے دل میں یہ طے کرے کہ میں ہر مسلمان کی تعظیم بجا لاؤں گا خواہ اس کے کپڑے کتنے ہی میلے کیوں نہ ہوں اس کو اپنے برابر بیٹھاؤں گا۔ ہر وقت اپنے دل میں کمتری اور کوتاہی کا خیال دل میں جمائیں اور خداوند کریم کا شکر کریں کہ مجھ کو اس نے جیسا دیا جیسا بنایا بالکل ٹھیک ہے لیکن وہ اگر چاہتا یا اب بھی چاہے تو سارے جہاں سے بدتر بنا سکتا ہے اور یہ بھی دل میں خیال کرے کہ اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے کبریائی اور بڑائی تو سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو زیب نہیں دیتی میں تو حقیر' خوار اور گھٹیا سا آدمی ہوں اس حقیقت سے واقف ہونے کیلئے سورہ عبس آیت نمبر ۱۷ تا ۲۲ اور سورۂ دہر آیت نمبر ۱ کو بار بار پڑھے اور آدمی کو چاہیے کہ کبر اسے جو کچھ کہے یہ اس کی مخالفت کیا کرے اور تکبر کا اظہار نہ صرف صورت بلکہ لباس' زبان' آنکھ' نشست و برخاست غرض ہر حرکت اور سکون سے ممکن ہوتا ہے لہٰذا کوشش اور تکلف سے اسے دور کرنا لازمی ہے تاکہ کسی طرح یہ چیز باقی نہ رہے اور تواضع اس کی طبیعت اور فطرت کا خاصہ بن جائے تکبر کی بوالعجبیاں بے شمار ہیں ہر ایک کا ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا لہٰذا چند ایک مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے مثلاً متکبر کا ایک خاص انداز یہ ہوتا ہے کہ کوئی ساتھ چلنے والا ہو جب تک کوئی ساتھ چلنے والا نہ ہو وہ کہیں جاتا ہی نہیں گویا اکیلے چلنا اس کی توہین ہے حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ اگر کوئی شخص مذکورہ خیال کے تحت چلنے لگتا تو وہ ایسا نہ کرنے دیتے اور کہتے کہ اس طرح دل اپنی جگہ پر قائم نہیں رہتا۔ (یعنی متکبر ہو جاتا ہے)

ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جتنے زیادہ آدمی تیرے ساتھ چلتے وقت تجھے گھیرے رہتے ہیں اتنا ہی زیادہ فاصلہ تیرے اور خدا تعالیٰ کے درمیان بڑھتا

Marfat.com

جاتا ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ جب چلتے تو اکثر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اپنے آگے چلنے دیتے۔ متکبر کی ایک علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ لوگ اس کے سامنے مودبانہ کھڑے رہیں اور وہ بیٹھا رہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس امر سے حد درجہ کراہت تھی کہ کوئی شخص اٹھ کر آپ کی تعظیم بجالائے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی دوزخی کو دیکھنا ہو اس شخص کو دیکھ لیجئے جو خود بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں۔ ایک علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ متکبر کسی کی ملاقات کیلئے نہیں جاتا۔ متکبر کی نشانی ایک یہ بھی ہوتی ہے کہ متکبر کو کسی مسکین کا اپنے پاس بیٹھانا گوارا نہیں ہوتا لیکن تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اس کے قطعی برعکس) اپنا دست مبارک جب کسی فقیر کے ہاتھ میں دے دیتے تو خود واپس نہ کھینچتے اور ویسے ہی رہنے دیتے جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیماروں' خارش زدوں اور خستہ حالوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے جن سے دوسرے لوگ دور رہنے کی کوشش کرتے تھے۔

ریاکاری اور اس کا علاج

کچھ مردوں اور عورتوں کو یہ خراب عادت ہوتی ہے کہ وہ دین یا دنیا کا جو کام بھی کرتے ہیں وہ شہرت' ناموری اور دکھاوے کیلئے کرتے ہیں اس بری عادت کا نام ریاکاری ہے اور یہ سخت گناہ کی بات ہے کیونکہ نیک کاموں میں اخلاص کا ہونا ضروری ہے یعنی ہر نیک کام اللہ عزوجل کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کیا جائے مگر جب نیک اعمال کے پیش نظر کوئی ذاتی اور نفسانی غرض ہو گی تو وہ نیک اعمال ریاکاری کا شکار ہو جائیں گے اور اصل مقصد سے دور ہو جائیں گے اور یہ گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بالکل ناپسند کیا بلکہ ریاکاری کو شیطانی اعمال قرار دیا ہے۔

چنانچہ سورۂ نساء میں ارشاد ہے اور جو لوگ اپنے مالوں کو لوگوں کو دکھاوے کیلئے

Marfat.com

خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور جس کا ساتھی شیطان ہوا تو وہ کتنا برا ساتھی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ریاکاری کرنے والوں کو قیامت کے دن خدا کا منادی اس طرح میدان محشر میں پکارے گا کہ اے بدکار، اے بدعہد، اے ریاکار! تیرا عمل غارت ہو گیا اور تیرا اجر وثواب برباد ہو گیا تو خدا کے دربار سے نکل جا اور اس شخص سے اپنا ثواب طلب کر جس کیلئے تو نے عمل کیا تھا۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۹۴)

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ جس عمل میں ذرہ بھر بھی ریاکاری کا شائبہ ہو اس عمل کو اللہ عزوجل قبول نہیں فرماتا ہے اور یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میں ایسی وادی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ریاکاری کرنے والوں کیلئے تیار فرمایا ہے۔ (احیاء العلوم)

ریاکاری کا علاج

یہ بیماری بے حد خطرناک ہے اور اس کا علاج فرائض دین میں شامل ہے کیونکہ یہ بیماری ایسی ظالم ہے کہ دل کی جملہ بیماریوں میں رچی بسی رہتی ہے اور اس کا دفع کرنا سخت دشوار ہوتا ہے۔ اس کا علاج عملی طور پر یہ ہے کہ آدمی پر یہ حقیقت واضح رہے کہ اس کا ہر فعل حصول لذت کی غرض سے ہوتا ہے لہٰذا تمنائے لذت کے باوجود جب اسے یہ علم بھی ہو جائے کہ اس دنیا میں تو بے شک لذت مل ہی جائے گی لیکن عاقبت میں اس نقصان کی تلافی کرنا اس کی طاقت سے باہر ہوگا اور اس کا عذاب اس قدر شدید ہوگا کہ اسے برداشت کرنا بھی اس کی طاقت سے باہر ہوگا تو پھر ترک لذت پر آمادہ ہو جانا اس کیلئے بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص شہد کا بے حد شوقین ہے بلکہ حرص کی حد تک اس کی طرف راغب ہے لیکن شہد پیش کرتے ہوئے اسے بتا دیا جائے کہ اس میں زہر بھی ملا ہوا ہے تو شوق لذت کے باوجود وہ اسے ترک کر دے گا اور عملی علاج یہ ہے کہ اپنی عبادات اور اطاعت گزاریوں کو بھی ویسے ہی پوشیدہ رکھے جس طرح اپنے گناہوں اور لغزشوں کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔ ابتداء میں یہ بات کچھ دشوار ہوتی

Marfat.com

ہے لیکن مسلسل کوشش سے آسان بھی ہو جاتی ہے کیونکہ مناجات اور اخلاص کی اپنی خاص لذت ہوتی ہے اور جب یہ حاصل ہو جائے تو کسی اور لذت کی آرزو ہی نہیں رہتی تب وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ لوگ دیکھیں بھی تو دیکھتے رہیں اس کا دل لوگوں کی طرف متوجہ ہی کب ہوتا ہے بلکہ وہ ان سے بالکل بے خبر رہتا ہے۔

دوسرا مقام تسکین ریا کا ہے۔ یعنی جب ریا دل میں ظہور پذیر ہونے لگے تو فوراً دور کر دیا جائے کیونکہ خواہ آپ کا دل لوگوں کی ستائش سے بے خبر اور دور ہی کیوں نہ ہو چکا ہو اور آپ کا عمل محض اللہ عزوجل کی رضا کیلئے ہو تب بھی شیطان تو برابر اپنے کام میں منہمک رہتا ہے اور دوران عبادت ریا کے خیالات دل میں ڈالتا رہتا ہے جن میں سے پہلا خیال تو دل میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ تیری عبادت کا حال اب تک لوگوں کو معلوم ہی ہو چکا ہوگا کہ وہ بہت جلد اس پر مطلع ہو جائیں گے۔ دوسرا خیال اسی طرز کا یہ پیدا ہوتا ہے کہ دل میں یہ رغبت پیدا ہوتی ہے کہ لوگ اس کو قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھیں اور تیسرا خیال یعنی دل اس امر کی تحقیق کرنا چاہتا ہے کہ آیا میں لوگوں میں واقعی مقبول ہو گیا اور میری عزت و منزلت ان کے دلوں میں گھر کر چکی ہے تو کوشش بہر حال یہ ہونی چاہیے کہ پہلا خیال ہی قریب نہ پھٹکنے پائے اور آدمی اپنے آپ سے کہے کہ مجھے اس بات کی کیا پڑی ہے کہ لوگ میری عبادت سے باخبر ہیں یا نہیں جب اس خالق عزوجل کو معلوم ہے جو ہر چیز کا علم رکھتا ہے تو پھر اسی کا صرف جاننا میرے لئے کافی ہے اور دوسرا خیال جو مقبولیت رغبت سے متعلق ہے اس کے پیدا ہونے پر بھی انہی الفاظ کو دہرائے جو اوپر بیان ہوئے اور یہ خیال کرے کہ اگر میری لوگوں میں مقبولیت بھی ہو جائے تو اللہ عزوجل کے غصے کے مقابلے میں اس کا کیا فائدہ؟ یعنی اس بات کا اپنے خیال سے موازنہ کیا جائے تاکہ خیال ہی سے کراہت اور نفرت پیدا ہو جائے۔

Marfat.com

خود پسندی اور اس کا علاج

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزیں ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں (۱) بخل (۲) لالچ یعنی حرص (۳) غرور و خود پسندی اور فرمایا اگر تم گناہ سے بچے بھی۔ تو ایک ایسی چیز میں مبتلا ہونے کا خدشہ تب بھی لاحق ہوتا ہے جو فی نفس گناہ سے بدتر ہے اور اس کا نام خود پسندی یا خودنمائی ہے۔ (کیمیائے سعادت)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہلاکت دو چیزوں میں مضمر ہے، خود پسندی اور نا امیدی خود پسندی وہ بلا ہے کہ اس سے بہت سی آفات جنم لیتی ہیں اور اس میں مبتلا شخص کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر تصور کرتا ہے دوسرا یہ کہ اپنے گناہ اسے یاد ہی نہیں ہوتے اور اگر کوئی یاد آ بھی جائے تو اس کے علاج کی طرف کوئی دھیان نہیں دیتا اور یہی سمجھے رہتا ہے کہ بس اس کی تو بخشش ہو چکی ہے عبادت میں شکر گزاری اسے غیر ضروری سی چیز معلوم ہوتی ہے اور نہ اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبادات میں جہاں صحیح ہونے کی صورت میں برکات ہیں وہاں غلط ہونے کی صورت میں بڑی آفات بھی ہیں نہ وہ اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ ان سے آگاہی حاصل کی جائے اس طرح خوف الٰہی اس کے دل میں باقی نہیں رہتا اور وہ خود کو اس سے قطعی محفوظ تصور کرنے لگتا ہے کہ اگر کوئی بات اس کی رائے کے خلاف ہو تو خواہ دوست ہی ہو وہ اسے سننے کیلئے تیار نہیں ہوتا اور کسی کی نصیحت پر کان نہیں دھرتا اس طرح دوسروں کا کچھ بگڑے یا نہ بگڑے وہ خود ضرور ناقص اور اس کا علم ناتمام رہ جاتا ہے جو جہالت سے بھی بدتر چیز ہے یاد رکھیئے کہ جس کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرماتا ہے مثلاً نعمت علم یا توفیق عبادت یا اس قسم کی کوئی اور نعمت تو بندے کو چاہیے کہ وہ اس نعمت کا شکر ادا کرکے خائف رہے کہ کہیں یہ نعمت اس کی کسی لغزش کے باعث اس سے چھین نہ لی جائے ایسا شخص خود پسند نہیں ہوسکتا لیکن اگر خائف بھی نہ ہو اور خوش بھی ہو اور اس خیال

Marfat.com

سے خوش ہو کہ یہ نعمت اس کی اپنی خوبی کی مرہون منت ہے اور اسے عطا ہونا ہی چاہیے تھی اور اس حقیقت سے غافل ہو بیٹھے کہ یہ نعمت صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت کا نتیجہ ہے جس میں اس کا اپنا کوئی دخل نہیں اور یوں اس کے دل میں خوف و ہراس باقی نہ رہے تو اس بدصفت کے ساتھ اس کی یہ خوشی خود پسندی کہلائے گی۔

خود پسندی کا علاج

اگر کوئی شخص دن رات حصول علم میں مصروف اور عبادت میں مشغول رہتا ہے اور اس پر نازاں ہے اور کہے کہ میں خود ہی کرتا ہوں اور یہ سب کچھ میری قدرت اور قوت کے باعث ہو رہا ہے تو کیا اس کو یہ پتہ بھی ہے کہ یہ قدرت اور اعضاء میں قوت اور ارادہ و عزم جو اس عمل کے ذمہ دار ہیں وہ کہاں سے آئے ہیں اور ان کا لانے والا کون ہے۔ بس یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا انعام خاص ہے اور تیری خود پسندی محض تیری جہالت کیوجہ سے ہے کہ تیرے ہاتھ میں رکھا ہی کیا ہوا ہے تجھے اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر شکر ادا کرنا چاہیے ورنہ ایسی مخلوق بھی بے شمار ہے جس کو خدا تعالیٰ نے غافل چھوڑ کر بری خواہشات میں مبتلا رہنے دیا اور تجھ پر عنایت خاص اور خصوصی رحمت کرتے ہوئے نیک امور کی سمجھ تجھ میں راسخ کر دی اور اپنے حضور جھکنے کا شرف عطا فرمایا۔

اس طرح اگر تم کہیں کہ مجھے توفیق عبادت اس لئے عطا ہوئی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتا ہوں تو ہم کہیں گے کہ اس محبت اور دوستی کو پیدا کرنے والا کون تھا؟

اس کے جواب میں اگر پھر تو یہ کہے کہ میں نے اللہ عزوجل کی معرفت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے جمال کا مشاہدہ مجھے حاصل ہوا کیونکہ میں نے اسے پہچان لیا۔ تو ہم پوچھیں گے کہ اس معرفت اور دیدار جمال کا عطا کرنے والا کون تھا؟ پس جب سبھی کچھ اسی کی طرف سے ہے تو خود پسندی یا تعجب جو کچھ بھی ہو اسی سے منسوب کیا جائے اور ہر شے کو اسی کے بھروسہ، عنایت اور کرم پر محمول کیا جائے کہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا اور یہ صفات بھی تیرے اندر پیدا کیں قدرت و ارادہ سے تجھے سرفراز فرمایا ورنہ درمیان میں تو کیا اور تیری بساط کیا؟ (کیمیائے سعادت سے مختصر)

Marfat.com

بہر حال جو شخص توحید کو اس کی اصل حقیقت کے رنگ میں پہچان لیتا ہے وہ تو خود پسندی کا شکار ہو ہی نہیں سکتا اور یہ بعض اوقات مثلاً کوئی غریب عاقل اس بات پر تعجب کرنے لگتا ہے کہ یا اللہ عزوجل جاہل کو تو اس قدر مال دے رکھا ہے اور میں اپنی تمام عقل و دانائی کے باوجود اس سے محروم ہوں لیکن یہ عاقل اپنی تمام دانائی کے باوجود اس حقیقت کو بھول جاتا ہے کہ عقل سے بہتر تو کوئی نعمت نہیں اور وہ اسے میسر ہے اور وہ بھی خدا ہی کی دی ہوئی ہے اب اگر یہ دونوں چیزیں عقل اور دولت صرف اسی کو عطا کر دیتے اور دوسرے کو دونوں سے محروم کر دیا جاتا تو اس کو قرین عدل نہ کہہ سکتے تھے اور لطف یہ ہے کہ شکایت کرنے والے اسی عاقل سے اگر کہا جائے کہ چلو تم اپنی عقل کا اس کے مال سے تبادلہ کر لو تو شاید وہ اس پر رضا مند نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر حسین جمیل عورت اگر کسی بدصورت اور بدشکل عورت کو زیورات اور اعلیٰ ملبوسات میں بنی ٹھنی اور خوب آراستہ و پیراستہ دیکھے اور کہے کہ یہ اچھی حکمت ہے کہ نعمت تو بدصورتوں کو عطا کر دی جاتی ہے جسے وہ جچتی بھی نہیں! اور اس قدر بھی جاننے کی زحمت گوارا نہ کرے کہ یہ حسن و جمال جو اسے بخشا گیا ہے اس کے زیورات اور ملبوسات سے بدرجہا بہتر ہے اور یہ دونوں چیزیں حسن اور سامان آرائش اگر اس اکیلی کو دے دی جاتیں تو یہ تقسیم عدل سے بعید کہلاتیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے جب بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ کون سی رات ایسی آتی ہے کہ جس میں اولاد داؤد میں سے کوئی نہ کوئی شخص شام سے صبح تک ساری رات عبادت میں نہ گزار دیتا ہو؟ اور وہ کون سا دن ہے جب کہ میری اولاد میں سے ایک نہ ایک روزہ دار نہ ہوتا ہو فوراً وحی نازل ہوئی کہ اے داؤد علیہ السلام! ان لوگوں کو اعمال کی فکر عطا کرنے والا کون ہے؟ لے ہم ایک لحظہ کیلئے تجھے تمہاری رائے اور صوابدید کے مطابق چھوڑتے ہیں کچھ کر کے دکھاؤ جب انہیں ان کی رائے پر چھوڑ دیا گیا تو ان سے وہ شدید غلطی سرزد ہوئی؟ جس سے عمر بھر حسرت و ندامت میں رہتے۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کیا یا باری تعالیٰ تو نے جس وقت مجھے مصیبت میں گرفتار کیا میں نے صبر سے اسے برداشت کیا اور بے صبری کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے

Marfat.com

دیا اسی وقت ایک بگولہ سا اٹھا اور اس میں سے دس ہزار آوازوں پر مشتمل ایک ندا برآمد ہوئی کہ وہ صبر تم میں کہاں سے آ گیا تھا؟ اس کا عطا کرنے والا کون تھا حضرت ایوب علیہ السلام فوراً یہ رمز سمجھ گئے اور سر پر خاک ڈال کر عرض کی یا اللہ وہ تو تیرا ہی فضل وکرم تھا کہ میں برداشت کرنے کے قابل ہو سکا۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان فرمایا کرتے تھے کہ کاش ہم تنکا ہوتے کاش ہم مٹی ہی ہوتے یا کچھ بھی نہ ہوتے؟

تو معلوم ہوا جو شخص اس حقیقت سے شناسا ہو جاتا ہے وہ خوف کے باعث کبھی خود پسندی میں گرفتار نہیں ہو سکتا۔

جاہ وجلال کی طلب اور اس کا علاج

مال سے مقصود کسی چیز کو اپنی ملکیت بنانا اور جاہ کا مقصد دلوں کو اپنی ملکیت بنانا ہے تاکہ لوگوں کے دل اس کے مطیع وفرمانبردار رہیں۔ اس دنیا میں کتنے ہی لوگ تھے جو محض اس لئے ہلاک ہوئے کہ وہ جاہ وحشم کے متلاشی شان وتجمل کے طالب اور لوگوں سے اپنی مدح اور تعریف سننے کے آرزومند رہتے تھے اور جب یہ عادت ان میں راسخ ہو گئی تو دین کی راہ سے بھٹک گئے۔ منافقت نے ڈیرے ڈال لئے اور اخلاق خبیثہ نے دلوں کو گمراہ کر دیا اور ان کا کردار بداخلاقی سے آلودہ ہو کر تباہ ہو گیا اور باہمی عداوت دشمنی اور جھگڑوں نے سر اٹھا لیا اور ان کی پوری زندگی گناہوں کا بدترین نمونہ بن گئی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مال اور جاہ کی محبت جب دل میں گھر کر لیتی ہے تو اس میں منافقت اس طرح پیدا ہو جاتی ہے جس طرح پانی کی جگہ پر سبزہ بے تحاشا اگ آتا ہے اور فرمایا دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر وہ اتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی کہ جاہ و مال کی محبت مسلمان کے دل کو ویران کر دیتی ہے۔

(کیمیائے سعادت)

یاد رکھیئے کہ جاہ وجلال کی محبت اگر دل پر غالب آ جائے تو یہ دل کے بیمار ہو

Marfat.com

جانے کی دلیل ہے اور اس کا علاج نہایت ضروری ہے کیونکہ جس طرح مال کی محبت' منافقت' ریاکاری' جھوٹ' مکروفریب' عداوت اور لڑائی جھگڑے میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ایسے ہی جاہ کی محبت بھی ان برائیوں میں مبتلا کر دیتی ہے جس شخص کے دل میں مال و جاہ کی طلب بقدر کفایت تک محدود ہو جس سے اس کا مقصد سلامتی دین ہو اور زیادہ کی طلب اس کے دل میں موجود ہی نہ ہو' تو ایسے دل کو بیمار نہیں کہیں گے۔

لیکن ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں جاہ سے اس درجہ محبت ہوتی ہے کہ ان کے غوروفکر کی تمام صلاحیتیں لوگوں کے خیالات معلوم کرنے پر ہی صرف ہوتی رہتی ہیں اور وہ اسی دھن میں مستغرق رہتا ہے کہ کسی طرح اسے پتہ چل جائے کہ لوگ اسے کس نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے اور اس کے ساتھ ان کی عقیدت کا کیا حال ہے کیا وہ اسے سرداری و قیادت کا اہل سمجھتے ہیں۔

چنانچہ جہاں تک اس کا علمی علاج ہے تو یاد رکھیئے جاہ کا تعلق لوگوں کے دلوں سے ہوتا ہے جو ہمیشہ بہت جلد پھر جایا کرتے ہیں اور موج دریا کی مانند کبھی ادھر کا کبھی ادھر کا رخ اختیار کرتے رہتے ہیں اور اس عزت و جاہ سے بڑھ کر ناپائیدار اور کمزور چیز کون سی ہو سکتی ہے کہ جس کی بنیاد چند بختوں کے دلوں پر استوار کی گئی ہو؟ وہ آج آپ کی سرداری و قیادت کا دم بھر رہے ہیں کل کو کسی اور کی مدح۔

اور عزت شروع کر دیں گے خصوصاً اس شخص کی جاہ و عزت تو بالکل کمزور ہے جو اسے سرداری کے سبب حاصل ہوئی ہے کیونکہ حکمران کے معزول کر دیئے جانے کا خطرہ ایک مسلسل خطرہ ہوتا ہے اور وہ کسی وقت بھی معزول ہو کر ذلیل و خوار ہو سکتا ہے اور اس طرح وہ جاہ و جلال کا طالب اس دنیا میں بھی ذہنی عذاب میں مبتلا رہتا ہے اور آخرت میں بھی ذلت اور رسوا ہوتا ہے کیونکہ اس نے دنیا میں سوائے جاہ کی کوشش کے نیک اعمال سے غافل رہتا تھا۔ البتہ وہ شخص جسے مکمل بصیرت کی نعمت میسر ہو وہ اس حقیقت کو پا لیتا ہے کہ اگر دنیا بھر کی حکومت اسے مل بھی جائے اور مشرق سے لے کر مغرب تک کی سرداری اسے حاصل ہو جائے یہاں تک کہ لوگ بھی اس کے آگے پیچھے

Marfat.com

چلیں تو پھر بھی اس میں خوش ہونے کی قطعاً کوئی بات نہیں ہے کیونکہ جونہی موت آئے گی یہ سب کچھ اسی کی نذر ہو جائے گا نہ خود باقی رہے گا نہ جاہ حشم کا نام ونشان تک دکھائی دے گا دوسرا عمل علاج یہ ہے کہ جس جگہ جاہ حشم اسے حاصل رہے اس جگہ ہی کو چھوڑ دے اور کہیں ایسے مقام پر چلا جائے کہ اسے کوئی جانتا پہچانتا ہی نہ ہو اور یہ کامل ترین علاج بذات خود ہے۔

دنیا کی محبت اور اس کا علاج

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان غیب نشان ہے میری امت پر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ وہ پانچ سے محبت رکھیں گے اور پانچ کو بھول جائیں گے۔

یحبون الدنیا وینسون الاخرة

ویحبون المال وینسون الحساب

ویحبون الخلق وینسون الخالق

ویحبون الذنوب وینسون التوبه

ویحبون القصور وینسون المقبرة

(۱) دنیا سے محبت رکھیں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے۔

(۲) اور مال سے محبت رکھیں گے اور حساب کو بھول جائیں گے۔

(۳) اور مخلوق سے محبت رکھیں گے اور خالق کو بھول جائیں گے۔

(۴) اور گناہوں سے محبت رکھیں گے اور توبہ کو بھول جائیں گے۔

(۵) اور محلات یعنی عالیشان مکانات سے محبت رکھیں گے اور قبرستان کو بھول جائیں گے۔ واقعی آج حالات ایسے ہی نظر آ رہے ہیں کہ دنیا سے محبت کا تو ہر ایک دم بھرتا نظر آ رہا ہے مگر آخرت کی محبت نظر نہیں آتی۔ ہر ایک دنیا کا مستقبل روشن کرنے کی تگ و دو میں مشغول نظر آ رہا ہے ہر ایک اسی فکر میں ہے کہ جتنی بن پڑے اتنی دولت اکٹھی کر لی جائے جتنا ہو سکے اسناد حاصل کر لی جائیں جتنا ہو سکے دنیا کے پلاٹ حاصل

Marfat.com

ہو جائیں۔

چاہیے تو یہ تھا کہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی تیاری تو زیادہ کی جاتی لیکن ہم تو دنیا کی محبت اور اس کی رنگینیوں میں اس قدر کھو گئے ہیں کہ ہمیں نماز' روزے کی پروا ہی نہیں رہی آخرت اور قبر کو بالکل بھلایا ہوا ہے آہ! عنقریب ہماری سانس کی مالا ٹوٹ جائے گی اور ہمارے ناز اٹھانے والے ہمیں اپنے کاندھوں پر لاد کر ویران قبرستان کی طرف چل پڑیں گے آہ! ہماری ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی ہمارے خون پسینے کی کمائی ہمارے ساتھ جائے گی نہ ہمیں کام دے گی۔

ایک بار حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے ہمراہ کہیں تشریف لئے جا رہے تھے اسی دوران آپ کا گزر ایک بستی سے ہوا کیا دیکھتے ہیں کہ اس بستی کے سارے لوگ مرے پڑے ہیں آپ نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ یہ تمام لوگ جو مردہ پڑے ہیں یہ کسی قہر و غضب کا شکار ہوئے ہیں ورنہ یہ قبروں میں مدفون ہوتے حواریوں نے درخواست کی یا روح اللہ! ہم ان کی موت کا سبب معلوم کرنا چاہتے ہیں؟

چنانچہ اللہ عزوجل کے سچے نبی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک ٹیلے پر تشریف فرما ہوئے اور بلند آواز میں پکارا اے اہلیان شہر؟ تو ان مردوں میں سے ایک نے جواب دیا یا روح اللہ! ہم رات بھلے چنگے سوئے تھے لیکن صبح کے وقت ہم نے اپنے آپ کو دوزخ کی گہرائیوں میں پایا ارشاد فرمایا' آخر اس کا سبب؟ تو عرض کیا اس لئے کہ ہمیں دنیا سے بے حد محبت تھی۔ ارشاد فرمایا کہ دنیا سے تمہاری محبت کا انداز کیا تھا' عرض کیا یا روح اللہ! دنیا سے ہماری محبت اور پیار کا انداز ایسا ہی تھا جیسا ایک بچے کو اپنی ماں سے پیار ہوا کرتا ہے کہ جب ہمیں دنیا حاصل ہو جاتی تو ہم پھولے نہ سماتے تو جب دنیا کا کوئی نقصان ہو جاتا تو اداسی اور غمگینی چھا جاتی۔ تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ صرف تم ہی بول رہے ہو اور کوئی جواب نہیں دے رہا۔ تو اس نے عرض کی یا روح اللہ علیہ السلام وجہ یہ ہے کہ ان سب کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی ہوئی ہے۔ تو فرمایا پھر تم کیوں بول سکے۔ تو عرض کی حضور میں ان کے درمیان رہتا ضرور تھا لیکن ان میں

Marfat.com

سے نہ تھا یعنی مجھے دنیا سے محبت نہ تھی مگر جب عذاب نازل ہوا تو میں ان کے ساتھ ہی تھا کیونکہ میری ان سے دوستی اور یارانہ تھا اس لئے عذاب میں‘ میں بھی گرفتار ہو گیا اور اب اس وقت میں دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوں اور کچھ نہیں جانتا کہ نجات کی کوئی صورت بھی میرے لئے نکلے گی یا مجھے بھی دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔

(اقتباس بیان امیر اہل سنت)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مقام غور ہے‘ لمحہ فکریہ ہے آپ نے دیکھا کہ دنیا کی محبت میں گرفتار رہنے والوں کے منہ میں آگ کی لگام ڈال دی گئی اور وہ قہر الٰہی عزوجل کا شکار ہو گئے تو آج ہم بھی غور کریں کہ کہیں ہم بھی تو دنیا کی محبت میں گرفتار شدگان میں سے تو نہیں ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم پر بھی دنیا کی محبت نے قبضہ جمایا ہو۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جس طرح وہ لوگ دنیا کی محبت میں اتنے گرفتار تھے کہ جیسے اولاد سے ماں باپ کو پیار ہوتا ہے تو کہیں ایسا تو نہیں کہ دنیا کی محبت کا بھی یہی حال ہو کہ اگر دنیا کا تھوڑا سا نقصان ہو جائے تو ہماری نیندیں اڑ جاتی ہوں اور اگر دنیا کا معمولی فائدہ ہو تو ہم پھولے نہ سماتے ہوں ہم بھی کہیں ایسا تو نہیں کہ اس دنیا کے حصول کی خاطر گناہ بھی کرتے ہوں۔ اسی دنیا کی خاطر رشوت بھی لیتے ہوں اسی دنیا کو حاصل کرنے کیلئے سود کا کاروبار بھی کرتے ہوں اسی دنیا کے حصول کی خاطر جھوٹ بھی بولتے ہوں اسی دنیا کی خاطر ہم وعدہ خلافی بھی کرتے ہوں اسی دنیا کی خاطر ہم لوگوں کو لوٹ کھسوٹ بھی کرتے ہوں لوگوں کو دھوکہ دے کر مال جمع کرتے ہوں۔

پیارے بھائیو! دنیا کی محبت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں‘ خطاؤں اور نافرمانیوں کی جڑ اور بنیاد ہے اور جو واقعی دنیا کی محبت میں گرفتار ہوتا ہے وہ طرح طرح کے گناہ کرتا ہے حتیٰ کہ مال و دولت کی خاطر انسان خون خرابہ کرتے بھی نہیں چونکتا۔

ایک قافلہ حج کو جا رہا تھا دوران سفر ایک حاجی صاحب کا انتقال ہو جاتا ہے جنگل بیابان ہے لوگوں نے ایک مزدور کو تلاش کیا اور اس سے پھوہڑا لیا اس پھوہڑے سے قبر

Marfat.com

کھودی اور اس کو دفن کیا۔ جب لوگ دفن کر کے فارغ ہوئے تو وہ پھوہڑا غلطی سے قبر کے اندر ہی رہ گیا چنانچہ انہوں نے دوبارہ مٹی ہٹانی شروع کی جب سلیں ہٹائیں تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں کہ اس پھوہڑے کے حلقے میں اس حاجی کے ہاتھ اور پاؤں جکڑے ہوئے تھے اور وہ کونڈا بن گیا تھا ایک دم گھبرا گئے اور جلدی جلدی انہوں نے مٹی ڈال دی اور اس پھوہڑے والے کو پیسے وغیرہ دے کر جان چھوڑائی۔ یہ واقعہ شرح الصدور میں ہے۔ جب یہ لوگ سفر حج کر کے مدینہ چوم کر واپس پلٹے تو اس حاجی صاحب کے گھر بھی خبر پہنچائی۔ اس کی بیوی سے کسی نے تحقیق حال کیلئے کہا کہ آخر یہ بتاؤ کہ تمہارا شوہر کا عمل کون سا تھا جس کی وجہ سے ہم نے قبر میں یہ حال دیکھا اس کا تو اس کی بیوی نے روتے ہوئے بتایا کہ ایک بار میرے خاوند نے ایک مالدار آدمی کے ساتھ سفر کیا اور موقع پا کر اس مالدار شخص کو اس نے قتل کر دیا اور قتل کر کے اس کے مال پر قبضہ کر لیا اب اسی لوٹے ہوئے مال سے یہ زکوٰۃ اور خیرات وغیرہ دیتا تھا۔ تو آپ نے دیکھا کہ اس لوٹے ہوئے مال سے نہ اس کو حج کام آیا نہ زکوٰۃ کام آسکی بلکہ اس کی قبر میں عذاب شروع ہو گیا اور اس طرح کے بعض اوقات عذاب دکھا دیئے جاتے ہیں تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ بہر حال مقدر والوں کے مقدر میں عبرت ہوتی ہے تو وہ اس طرح کے واقعات سن کر توبہ کر لیتے ہیں اور جن کے مقدر میں تو بہ نہیں وہ طرح طرح کے حیلے بہانے کرتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے یوں کیسے ہو سکتا ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ خیر یہ تو مرنے کے بعد تجربہ ہو گا۔

تو بہر حال پیارے بھائیو! ہمیں بہت بہت ڈرنا چاہیے کہ دنیاوی معاملات میں انسان دنیا کی محبت کے دلدل میں گہرا اترتا ہی جاتا ہے اس کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ مجھے مرنا بھی پڑے گا لہٰذا وہ اپنے گریڈز بڑھانے کی فکر میں ہوتا ہے اور دنیاوی طور پر عروج در عروج پانے کی فکر ہوتی ہے لیکن اچانک اسے موت آکر پکڑ لیتی ہے۔

ایک شخص نے خواب دیا کہ وہ کسی جنگل میں چلا جا رہا ہے اتنے میں اسے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی مڑ کر دیکھا تو ایک خوفناک شیر اس کے تعاقب میں چلا آ رہا ہے وہ

Marfat.com

گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا شیر بھی پیچھے پیچھے بھاگا۔ اتنے میں ایک گہرا گڑھا آڑے آ گیا۔ اس نے جان بچانے کیلئے گڑھے میں جھانک کر دیکھا تو اس میں ایک بہت بڑا سانپ منہ کھولے بیٹھا نظر آیا۔ اب یہ بہت گھبرایا کہ کرے تو کیا کرے! آگے خطرناک سانپ ہے تو پیچھے خوفناک شیر! اتنے میں اسے ایک درخت نظر آیا۔ یہ اس کی ٹہنی سے لٹک گیا لیکن ایک نئی مصیبت کھڑی ہوگئی وہ یہ کہ ایک سفید اور سیاہ چوہا دونوں مل کر اس ٹہنی کی جڑ کو کتر رہے ہیں اب تو یہ بہت گھبرایا کہ عنقریب یہ دونوں چوہے ٹہنی کاٹ ڈالیں گے اور میں گر جاؤں گا اور پھر شیر اور سانپ کا لقمہ بن جاؤں گا ابھی وہ اسی فکر میں تھا کہ اس کی نظر اوپر شہد کے چھتے پر پڑی اور شہد پینے میں مشغول ہو گیا۔ اب شہد کی لذت میں کچھ ایسا گم ہوا کہ نہ شیر اور سانپ کا خوف رہا نہ ہی دونوں چوہوں کا ڈر۔ اچانک ٹہنی جڑ سے کٹ گئی اور یہ دھڑام سے نیچے گرا۔ شیر اس پر جھپٹا اور اس نے چیر پھاڑ کر گڑھے میں گرا دیا اور سانپ اس کو نگل گیا پھر آنکھ کھل گئی۔

پیارے بھائیو! مذکورہ بالا خواب میں جنگل سے مراد دنیا ہے اور خوفناک شیر موت سے جو پیچھے لگی ہوئی ہے گڑھا قبر ہے جو آگے ہے وہ سانپ برے عمل ہیں جو قبر میں ڈسیں گے اور دو سفید و سیاہ چوہے دن اور رات ہیں اور وہ ٹہنی زندگی ہے جسے وہ کاٹ رہے ہیں اور شہد کا چھتہ دنیا کی فانی لذات ہیں جس میں مشغول ہو کر انسان شیر (موت) گڑھا (قبر) سانپ (سزائے اعمال بد) اور سیاہ و سفید چوہوں یعنی دن اور رات کو بھول جاتا ہے مگر وہ دونوں چوہے یعنی دن اور رات مل کر اس کی زندگی کی ٹہنی کو برابر کترتے رہتے ہیں جوں ہی اس کی مدت پوری ہوتی ہے وہ موت کا شکار ہو جاتا ہے۔

تو پیارے اسلامی بھائیو! واقعی انسان دنیا کی محبت میں ایسا مست اور غافل ہو چکا ہے کہ اس کو موت، قبر کی پرواہی باقی نہیں رہی۔

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی ۔۔۔ جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اجل بھی
بس اب اپنے اس جہل سے تو نکل بھی ۔۔۔ یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

Marfat.com

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشہ نہیں ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ قیامت میں ایسے ہوں گے جن کے اعمال تہامہ کے پہاڑوں کے برابر ہوں گے وہ دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے۔

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ لوگ نمازی ہوں گے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! نماز پڑھنے والے روزہ رکھنے والے بلکہ شب بیداری کرنے والے مگر دنیا پر گرے ہوئے ہوں گے۔

مزید ارشاد فرمایا۔ جو کوئی دنیا سے محبت کرتا ہے آخرت کا نقصان کرتا ہے اور جو آخرت سے محبت کرتا ہے دنیا کا نقصان کرتا ہے اس لئے تم کو چاہیے کہ ناپائیدار اور فانی چیز پر باقی کو پسند کرو۔

ترمذی شریف کی حدیث ہے "دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے جس قدر کہ انسان کی دولت اور مرتبہ کی حرص اس کے دین میں فساد ڈالتی ہے۔"

تعریف پسندی اور اس کا علاج

کچھ مرد اور عورتیں اس خراب عادت میں مبتلا ہیں کہ جو شخص ان کے منہ پر ان کی تعریف کر دے اور اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور جو شخص ان کے عیبوں کی نشاندہی کر دے اس پر مارے غصہ کے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں آدمی کی یہ خصلت بھی انتہائی ناقص اور بہت بری عادت ہے اپنی تعریف کو پسند کرنا اور اپنی تنقید پر ناراض ہونا یہ بڑی بڑی گمراہیوں اور گناہوں کا سرچشمہ ہے۔

علاج

تعریف پسندی والے کو خوب غور کرنا چاہیے کہ جو خوبیاں اور صفات مدح نے

Marfat.com

بیان کیں آیا وہ صحیح بھی ہیں؟ اور واقعی تجھ میں پائی جاتی ہیں مثلاً اس نے تجھ کو پرہیزگار کہا تو کیا تو سچ مچ ایسا ہے بھی؟ اگر واقعی یہ خوبی آپ میں موجود ہے تو اس پر تم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم کو اس کی توفیق عطا فرمائی اور ہرگز ہرگز اپنی اس خوبی پر اکڑ کر خوش نہ ہو جاؤ کیونکہ اپنی تعریف پر پھول جانے والا آدمی اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے اور اپنی تعریف تو کم سے کم بھی ہرگز نہیں سننی چاہیے کیونکہ خاتمے کا خوف بھی تو ساتھ ہی لگا ہوا ہے کہ نا معلوم کب اور کس طرح واقع ہو؟ اور جس چیز کا پتہ ہی نہ ہو اس کے ضائع ہو جانے میں کیا یقین ہو سکتا ہے اور جس کو علم ہی نہیں کہ میرا ٹھکانہ جنت ہو گا یا دوزخ اس کو تو ہر وقت اللہ عزوجل کی بے نیازی سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ دوسرا آپ کو یہ معلوم ہے کہ وہ میرے بارے جھوٹ کہتا ہے مجھ میں یہ صفت نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ اس پر خوش ہو رہے ہیں تو یہ محض آپ کی سراسر حماقت ہے۔

بدقسمتی سے اس دور میں اپنی ستائش اور تعریف سننے والے بے شمار نظر آتے ہیں اور اپنی جھوٹی اور بے پایاں کرامتوں کو سن کر خوب انعام واکرام دیتے ہیں حدیث پاک میں ارشاد ہے جو شخص لوگوں کی تعریف حد سے بڑھا چڑھا کر کرے گا قیامت کے روز اس کی زبان حد سے زیادہ بڑھا دی جائے گی حتیٰ کہ وہ اپنے پاؤں تلے روندتا ہو گا۔ آپ نے جلسوں یا عرسوں کے اشتہارات ضرور دیکھے ہوں گے اور بعض اس میں اتنی مبالغہ آرائی ہوتی ہے کہ الامان والحفیظ جو ابھی علم کی کنہ سے ناواقف ہوں ان کو غزالی زماں، محدث دوراں، علامہ فہمامہ وغیرہ پتہ نہیں کیا کیا گل کھلاتے ہیں جس کی عمر فسق و فجور میں بسر ہو رہی ہو، خشخشی داڑھی، حقہ، سگریٹ بلکہ منشیات تک پرہیز نہ کرنے والے کو بحر حقیقت سید الاولیاء، غوث الوریٰ، فخر العارفین کیا کیا القابات سے ملقب کرتے ہیں، ایسے کرنے والے مجرم ہیں۔ ہاں مرید اپنے مرشد کی تعریف اپنی عقیدت مندی کے ساتھ کرے اور سمجھے میرا شیخ ہی بے مثل اور بے مثال ہے اتنی تعریف بھی نہ کرے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور انبیاء علیہم السلام سے بھی بڑھا دے...... اور پھر پیر صاحب اور مولوی

Marfat.com

صاحب اپنی تعریف سن کر بجائے منع کرنے کے خوش ہوتے ہیں۔

ایک آدمی اگر ایس پی نہیں ڈی سی نہیں تھانیدار نہیں اس کو ڈی سی کہا جائے یا خود کہلائے محکمہ پولیس کے نزدیک وہ مجرم ہے۔ اسی طرح ایک بے نماز' تارک سنت کو ابدال اور غوث کہا جائے محکمہ تصوف کے نزدیک بھی انتہائی جرم ہے۔ زیاد بن اسلم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے جو شخص اپنی تعریف سن رہا ہو شیطان جھٹ اس کے پاس پہنچ جاتا ہے اور اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیتا ہے اور اسے مغرور کر دیتا ہے مگر اخلاص نیت شخص اور خوف خدا رکھنے والا اپنی تعریف سن کر انتہائی عاجزی اور انکساری کا مظاہرہ کرتا ہے جیسا کہ کئی بزرگان دین کے واقعات اس طرح کے پڑھنے میں آتے ہیں یاد رکھئے اپنی مذمت کو مکروہ اور اپنی تعریف کو اچھا سمجھنا حرام نہیں ہے بشرطیکہ سننے والا اس سے کسی قسم کے فتنہ یا شر میں مبتلا نہ ہو اور یہ بہت ہی مشکل کام ہے اور جب یہ چیز غلبہ کر لیتی ہے تو آدمی ایسے ایسے کام بھی کر گزرتا ہے جو شائستگی اور پاکیزگی سے بہت دور ہوتے ہیں ورنہ لوگوں کا دل رکھنا یا ان کے ساتھ التفات و مروت سے پیش آنا تو حرام نہیں۔ لیکن یہ محض نمود اور ریاکاری کی بناء پر نہ ہو اور اصل حال تو اللہ عزوجل ہی جانتا ہے اور جہاں یہ آفات نہ ہوں وہاں تعریف کرنا منع نہیں جیسا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمام دنیا والوں کا ایمان ایک پلڑے میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان ایک پلڑے میں ڈالیں تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پلڑا بھاری ہو گا۔

مزید فرمایا کہ اگر اللہ عزوجل مجھے نبی بنا کر نہ بھیجتا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں کھولوں گا لیکن فخر سے نہیں کہتا حالانکہ آپ فخر الاولین والاخرین ہونے کے باوجود انکساری فرماتے ہیں۔

ایک بزرگ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں خدا کا شکر ہے کہ گناہ میں بدبو نہیں ورنہ ہمارے اتنے گناہ ہیں کہ جن کی بدبو کی وجہ سے ہمارے پاس کوئی نہ آتا' یہ تھی ان کی عاجزی ایک محدث صاحب سے پوچھا گیا آپ بزرگ ہیں محدث اور مفسر سب کچھ ہیں'

Marfat.com

مگر آپ کی کرامت نہیں دیکھی گئی آپ نے فرمایا اس سے بڑھ کر کیا کرامت ہو گی کہ صبح سے شام تک گناہ کرتا ہوں اور غرق نہیں ہوتا۔ کیسی ان کی عاجزی تھی۔

تو بات چل رہی تھی تعریف پسندی کی اب ''مذمت'' کا علاج ملاحظہ فرمایئے یاد رکھئے کہنے والا جو کچھ کہتا ہے وہ تین حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا اگر کسی نے سچ کہا اور شفقت کے طور پر کہا تو اس کا احسان مند اور ممنون ہونا چاہیے کہ اس نے تجھے تیری خامی سے آگاہ کیا تو آپ کو اس خامی اور نقص سے رنجور ہونے کی بجائے اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہیے نہ کہ برا ماننا چاہیے اور جو عیب دین سے متعلق ہو وہ تو سانپ سے بدتر ہوتا ہے کہ وہ آخرت میں تیری ہلاکت کا باعث ہو گا اور خود اس دنیا میں بھی بعض اوقات تیرے عیب کی نشان دہی تیرے ہی بھلے کیلئے ہوتی ہے۔ اور اگر اس نے جھوٹ کہا اور وہ نقص آپ میں نہیں پھر بھی غصہ میں آنے کی بجائے تجھے سوچنا چاہیے کہ اگر تو اس عیب سے پاک بھی ہے تو کیا ہوا؟ اس کے علاوہ اور کتنے ہی عیب تیرے اندر موجود ہیں جو اسے دکھائی نہیں دیتے (ورنہ وہ ان کے طعنے دے دے کر تیری ناک میں دم کر دیتا) لہٰذا اس صورت میں بھی تجھے شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا پردہ رکھا ہوا ہے اور اسے تیرے عیوب سے آگاہ نہ ہونے دیا اور یہ بھی تو ہے کہ اس شخص نے تیری عیب جوئی کر کے اپنی تمام نیکیاں گویا بطور ہدیہ تیرے حوالے کر دیں! کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ عیب جو کی نیکیاں اس شخص کے حساب میں لکھ دی جاتی ہیں جس کے وہ عیب نکالتا ہے۔ اور اس حقیقت کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر وہ تیری جھوٹی برائی کے بجائے جھوٹی تعریف کرتا تو یہ تیرے قتل کے مترادف ہوتا۔ تو پھر کیا تجھے خوشی اپنے قتل کی ہو سکتی ہے اور رنج صرف اسی بات کا ہو سکتا ہے کہ کسی کی نیکیاں تجھے مفت میں حاصل ہو جائیں یہ بات تو صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو اعمال و افعال کی صرف ظاہری صورت پر نظر رکھتا ہے اور معنی و حقیقت سے اسے کوئی سروکار نہیں ہوتا اور یہی وہ انداز فکر ہے جو عاقل کو احمق سے جدا کر دیتا ہے اور یہی وہ فرق ہے جس سے دانا اور بے وقوف میں امتیاز کیا کرتے ہیں کہ عقل مند تو ہر چیز کی حقیقت سمجھنے کی کوشش کرتا ہے

Marfat.com

اور ظاہری صورت کی اسے فکر نہیں ہوتی اور خلاصہ بحث یہ ہے کہ جب تک لوگوں سے طمع کی امید ختم نہ کی جائے اور لالچ کا سلسلہ منقطع نہ ہو جائے اس بیماری کا دل سے دور ہونا ممکن نہیں ہوسکتا۔

بے صبری اور اس پر کنٹرول

پیارے اسلامی بھائیو! اس دنیا میں تکلیف و راحت اور غمی و خوشی کا چولی دامن کا ساتھ ہے ہر شخص کو اس دینوی زندگی میں تکلیف اور آرام دونوں سے پالا پڑنا ضروری ہے اس لئے ہر انسان پر لازم ہے کہ کوئی نعمت و راحت ملے تو اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اگر کوئی تکلیف و رنج پہنچے تو اس پر صبر کرے صبر کی عادت نہایت ہی اچھی عادت ہے اور مثل مشہور ہے کہ صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے اس لئے ہر انسان مرد وعورت کو چاہیے کہ صبر کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ برخلاف اس کے کہ اگر کوئی مصیبت پریشانی یا کوئی بھی تکلیف پہنچ جائے تو زبان سے اس کا شکوہ نہ کرتا پھرے اور نہ گھبرا گھبرا کر پریشان حال ہو کر ادھر ادھر بھٹکتا اور بھاگتا پھرے یہ صبری ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص پر کوئی مصیبت آئے اور وہ صبر جمیل بجالائے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا کسی نے پوچھا کہ صبر جمیل کیا ہے تو فرمایا شدت غم سے آنکھیں کھلی رہ جائیں اور خوف خدا سے زبان بند ہو جائے۔ (تذکرۃ الواعظین)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر کی چار صورتیں ہیں (۱) عبادت بجالانے میں صبر سے کام لینا (۲) گناہ سے باز رہنے میں صبر اختیار کرنا (۳) مصیبت نازل ہونے پر صابر رہنا (۴) بلا پر صبر کرنا۔ (تذکرۃ الواعظین)

پیارے اسلامی بھائیو آج ہماری حالت کس قدر بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے ہم تو معمولی سی تکلیف بھی برداشت کرنے کی کوشش نہیں کرتے یعنی اگر آسانی سے ثواب حاصل ہو رہا ہوتا ہے تب بھی ہم اسے ضائع کر دیتے ہیں ہمیں قدم قدم پر صبر کا ثواب

Marfat.com

کمانے کا موقع ملتا ہے مثلاً (۱) راستے میں پڑے ہوئے کیلے کے چھلکے پر پاؤں پھسل گیا یا ٹھوکر لگ گئی تو شکوہ کرنے اور دوسروں کو کوسنے کی بجائے اگر صبر کریں تو اجر ملے گا۔ ظاہر ہے اول فول بکنے سے نہ تو چوٹ صحیح ہو گی نہ ہی ثواب ملے گا بلکہ نقصان ہی نقصان ہو گا۔ (۲) راہ چلتے کسی کا دھکا لگ گیا بجائے اس سے الجھنے کے صبر کر لیا جائے۔ (۳) کسی گاڑی سے ٹکرا گئے (۴) گاڑی چلانے والے نے کوئی بات الٹی سیدھی کہہ دی (۵) ہم راہ چل رہے تھے سڑک پر ٹریفک جام ہو گیا سخت گرمی بھی ہے' ہارن کی آوازوں سے کان پھٹے جا رہے ہیں ایسے وقت لوگ بہت بڑبڑاتے' گالیاں بکتے ہیں حالانکہ ایسا کرنے سے ٹریفک بحال نہیں ہو جاتا کاش! ذرا خاموش رہتے تو صبر کرنے کا ثواب تو مل جاتا (۶) کسی نے آواز کس دی (۷) کنکر مار دیا (۸) طعنہ کشی کی (۹) گھر میں بھائی بہنوں نے مذاق اڑایا (۱۰) پڑوسی نے حسن سلوک نہیں کیا یا کوئی زیادتی کی (۱۱) مسجد میں جوتے چوری ہو گئے (۱۲) جیب کٹ گئی (۱۳) کسی نے اوپر سے کوڑا ڈال دیا (۱۴) کسی نے بات کاٹ دی (۱۵) آپ نے سنتوں بھرا بیان کیا' کسی نے بے جا تنقید کر دی یا آواز و انداز کی ہنسی اڑائی (۱۶) کسی کے یہاں مہمان ہوئے اور اس نے چائے پانی کا نہیں پوچھا (۱۷) سنت کے مطابق کھا پی رہے تھے کسی نے طنز کر دیا (۱۸) کبھی گھر میں بجلی چلی گئی (۱۹) پانی بند ہو گیا (۲۰) مالک مکان یا کرایہ دار نے زیادتی کی (۲۱) بس وغیرہ میں بھیڑ بھاڑ میں کسی نے آپ کے پاؤں پر اپنا پاؤں رکھ دیا (۲۲) کوئی سگریٹ پی رہا ہے یا کسی قسم کی بدبو سے جب بھی تکلیف پہنچی (۲۳) اپنی گاڑی وغیرہ میں کوئی نقصان ہو گیا (۲۴) کوئی پرزہ ٹوٹ گیا (۲۵) پنکچر ہی ہو گیا (۲۶) راستے میں کیچڑ کیوجہ سے پریشان ہو گئے (۲۷) کھانے وغیرہ میں نمک مرچ کم و بیش ہو گیا (۲۸) کوئی کڑوی چیز منہ میں آ گئی (۲۹) کھانا گرم نہیں تھا اور طبیعت گرم کھانا چاہتی تھی (۳۰) ٹھنڈے پانی کی خواہش تھی لیکن سادہ ملا (۳۱) چائے یا پان وغیرہ کی خواہش تھی مگر میسر نہیں آیا جس سے طبیعت میں کچھ پریشانی ہوئی (۳۲) کسی نے گالی دے دی (۳۳) کوئی ایسی بات کہہ دی جو ناگوار خاطر ہوئی (۳۴) خرید و فروخت کے موقع پر

Marfat.com

ناگوار معاملہ پیش آ گیا (۳۵) کاروبار کم ہوا (۳۶) کسی نے دھوکہ دے دیا (۳۷) سیٹھ بدمزاج ہے یا نوکر بد اخلاق ہے (۳۸) کسی نے تھوک پھینکا اور اوپر آ پہنچا (۳۹) کسی وجہ سے پاؤں پھسل گیا یا گر گئے تو لوگ ہنسے یا خود چوٹ کھائی (۴۰) کسی نے غلط فہمی میں کچھ تلخ باتیں سنا دیں وغیرہ وغیرہ اس قسم کے معاملات عموماً روزمرہ پیش آتے رہتے ہیں ایسے مواقع پر صبر کر لیجئے اور اجر کمائیے ان مواقع پر عموماً بے صبرے لوگ بڑبڑاتے' گالیاں تک بکتے سنے جاتے ہیں اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا بے جا بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے تکلیف یا پریشانی تو دور نہیں ہوتی پھر صبر کر کے خزانہ اجر کیوں نہ حاصل کیا جائے۔ (یہ باتیں امیر اہل سنت نے فیضان سنت میں تحریر فرمائی ہیں)

ضد اور اس کا علاج

اپنی کسی بات پر اس طرح اڑ جانا کہ کوئی لاکھ سمجھائے مگر کسی کی بات اور سفارش قبول نہ کرے اس بری خصلت کا نام ضد ہے یہ اس قدر خراب اور منحوس عادت ہے کہ آدمی کی دنیا و آخرت تباہ و برباد کر ڈالتی ہے ایسے آدمی کو دنیا میں سب لوگ ''ضدی'' اور ہٹ دھرم کہنے لگتے ہیں نیز کوئی بھی اس کو منہ لگانے اور اس سے بات کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ یہی وہ خبیث عادت تھی جس نے ابوجہل کو جہنم میں دھکیل دیا کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں نے اس کو سینکڑوں مرتبہ سمجھایا نیز اس نے شق القمر اور کنکریوں کے کلمہ پڑھنے کا معجزہ بھی دیکھ لیا مگر پھر اپنی ضد پر اڑا رہا اور ایمان نہ لایا۔

ضد کا علاج

قرآن و حدیث میں یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں اور مخلص دوستوں کا مشورہ ضرور مان لے اور مسلمانوں کی جائز سفارشوں کو قبول کر کے اپنی رائے اور اپنی بات کو چھوڑ دے اور حق ظاہر ہو جانے کے بعد ہرگز ہرگز اپنی

Marfat.com

رائے اور اپنی بات پر ضد کر کے اڑا نہ رہے۔ بہت سے آدمی خاص طور پر عورتیں اس بری عادت میں مبتلا ہیں خدا کیلئے ان سب کو چاہیے کہ اس بری عادت کو چھوڑ کر دونوں جہاں کی سعادتوں سے ہمکنار ہوں۔

ضد کا انجام

حضرت شیخ ابو سعید فرماتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص رہتا تھا ایک شخص نے اس کا گھوڑا مار دیا۔ اس نے کہا آپ مجھ سے گھوڑے کا ہرجانہ اور قیمت لے لیں اس نے کہا مجھے قیمت کی ضرورت نہیں اپنا گھوڑا ہی لینا ہے۔ چنانچہ لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا۔ یہ جھگڑا دونوں کے قبیلوں میں لڑائی کی شکل اختیار کر گیا۔ اسی وجہ سے کئی آدمی قتل ہو گئے عورتیں بیوہ ہو گئیں، بچے یتیم ہو گئے گھر بار ویران ہو گئے اور یہ سارا معاملہ صرف ایک شخص کی ضد سے ہوا۔

بدگمانی پر کنٹرول

بہت سے مردوں اور عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جہاں انہوں نے دو آدمیوں کو الگ ہو کر چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے دیکھا تو فوراً ان کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ یہ میرے متعلق ہی کچھ باتیں ہو رہی ہیں اور میرے خلاف کوئی سازش تیار کی جا رہی ہے اسی طرح عورتیں اگر اپنے شوہروں کو اچھا لباس پہن کر کہیں جاتے ہوئے دیکھتی ہیں یا شوہروں کو کسی عورت کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سن لیتی ہیں تو ان کو اپنے شوہروں کے بارے میں یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ ضرور میرے شوہر کی فلانی عورت سے کچھ سازباز ہے اسی طرح شوہروں کا حال ہے کہ اگر ان کی بیویاں میکے میں زیادہ دیر ٹھہر گئیں یا میکہ کے رشتہ داروں سے بات یا ان کی خاطر و مدارت کرنے لگیں تو شوہروں کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ میری بیوی فلاں فلاں مردوں سے محبت کرتی ہے کہیں کوئی بات تو نہیں ہے۔ بس اسی بدگمانی میں طرح طرح کی جستجو اور ٹوہ لگانے کی فکر میں مبتلا ہو کر

Marfat.com

دن رات دماغ میں الم غلم قسم کے خیالات کی کھچڑی پکانے لگتے ہیں اور کبھی کبھی رائی کا پہاڑ اور پھانس کا بانس بنا ڈالتے ہیں۔

پیارے بھائیو اور بہنو! یاد رکھو بدگمانیوں کی یہ عادت بہت بری بلا اور بہت بڑا گناہ ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

علاج

ان بعض الظن اثم یعنی بعض گمان گناہ ہیں۔

لہٰذا جب تک کھلی ہوئی دلیل سے تم کو کسی بات کا یقین نہ ہو جائے ہرگز ہرگز محض بے بنیاد گمانوں سے کوئی رائے قائم نہ کرلیا کرو۔

غیبت کیا ہے

کسی کو غائبانہ طور برا کہنا یا پیٹھ پیچھے اس کا کوئی عیب بیان کرنا یہی غیبت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی اللہ عزوجل اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اپنے بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے یہی غیبت ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرے اس دینی بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں تو کیا ان باتوں کا ذکر کرنا بھی غیبت کہلائے گا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر اس کے اندر وہ باتیں واقعی ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں اور تم اپنی طرف سے گھڑ کر کہو گے جب تو تم اس پر بہتان لگانے والے ہو جاؤ گے جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے جس کا کرنے والا دوزخ کا ایندھن بنے گا۔

(مشکوٰۃ باب حفظ اللسان ص ۴۱۲)

Marfat.com

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ معراج کی رات میں نے کچھ لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں کو کھرچ کھرچ کر نوچ رہے تھے میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کی غیبت اور آبروریزی کیا کرتے تھے (احیاء العلوم) یاد رکھیئے؟ کہ پیٹھ پیچھے کسی آدمی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ پسند نہیں کرتا یہ غیبت ہے خواہ اس کا کوئی ظاہری عیب ہو یا باطنی۔ اس کا پیدائشی عیب ہو یا اس کا اپنا پیدا کردہ ہو۔ اس کے بدن' اس کے کپڑوں' اس کے خاندان و نسب اس کے اقوال و افعال' چال ڈھال' اس کی بول چال غرض کسی عیب کو بھی بیان کرنا یا طعنہ مارنا یہ سب غیبت ہی میں داخل ہے لہٰذا اس غیبت کے گناہ سے ہر مسلمان مرد و عورت کو بچنا اشد ضروری ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فرمایا۔ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے (تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا) (حجرات) مطلب یہ ہے کہ غیبت اس قدر گناہ اور گھناونا گناہ ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا تو جس طرح تم ہرگز ہرگز کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کی لاش کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاؤ اسی طرح ہرگز کبھی کسی کی غیبت مت کیا کرو۔

غیبت کا علاج

غیبت دل کی بیماریوں میں سے ایک خطرناک بیماری ہے جس کا علاج کرنا فرض ہے غیبت کے عادی کو چاہیے کسی کی غیبت کو ذرا اپنے آپ پر بھی پرکھ کر دیکھ لے اگر وہی عیب اس کو اپنے اندر دکھائی دیں تو پھر یہ سمجھے کہ اسی طرح دوسرا بھی تو معذور و مجبور ہو سکتا ہے جیسا کہ وہ ہے اگر اسے ذاتی عیب نہ دکھائی دے تو پھر یہ سمجھے کہ اپنے عیب سے بے خبر ہو جانا بجائے خود ایک بہت بڑا عیب ہے بلکہ سب عیبوں سے بڑھ کر ہے اگر آپ سچ بھی کہتے ہیں تو یہ مردار کا گوشت کھانے سے بڑھ کر آپ میں یہ عیب تصور ہو گا تو پھر محض غیبت کی بناء پر اپنے آپ کو عیب دار بنانے کی کیا پڑی ہے ہونا تو یہ

Marfat.com

چاہیے کہ آپ کو عیب دار نہ ہونے پر اللہ عزوجل کا شکر بجا لانا چاہیے اور دوسرے کے بارے میں مزید سوچیں کہ اگر بالفرض اس نے کیا بھی ہے تو آخر انسان غلطی کا پتلا ہے ہم اگر خود شرعی حدود کی پابندی صحیح طور پر نہیں کر سکتے خواہ ہمارے صغیرہ ہی گناہ کیوں نہ ہوں تو دوسروں کے عیوب کو اچھالتے پھرنا اور لوگوں کے سامنے اظہار کرنا کہاں درست ہے اور ممکن ہے وہ عیب اس کی فطرت ہی میں شامل ہو بہر حال ہمیں کیا سوجھی ہے کہ اپنی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں منتقل کرائیں اور اگر معاذ اللہ اسی گناہ کے سبب دوزخ میں پہنچا دیئے گئے تو پھر کیا بنے گا۔

کیمیائے سعادت میں امام محمد غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے غیبت کے آٹھ اسباب بیان فرمائے ہیں اور ان آٹھ اسباب پر غور کرنا چاہیے کہ لوگ غیبت کے کیوں مرتکب ہوتے ہیں تا کہ اصل مرض کی جڑ کو کاٹ کر پھینکا جائے۔

پہلا سبب تو یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ کسی پر غصہ آ جائے اور اس کی غیبت شروع کر دی تو اس صورت میں یہ مت بھولنا چاہیے کہ محض غصے کی بناء پر اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالنا کیا ضروری ہے؟ کہ دوسرے کا کچھ بگڑے یا نہ بگڑے غیبت سے اپنا اعمال نامہ سیاہ ہوگیا بلکہ اپنی نیکیاں بھی اس کو دے ڈالیں۔ کاش آپ غصہ کی حالت میں درگزر سے کام لیتے تو آپ غیبت کرنے سے بھی بچ جاتے اور یہ فضیلت بھی حاصل ہو جاتی کہ جو کوئی غصہ کی حالت میں درگزر کرے گا تو قیامت کے روز اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنت کی حوروں میں سے جو تجھ کو پسند ہے وہ لے لے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ غیبت کے ذریعے کسی شخص کی موافقت اور حمایت حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ اس حقیقت سے آگاہ رہنا چاہیے کہ دوسروں کی رضا جوئی کی خاطر خدا تعالیٰ کی ناراضگی لینا کس قدر جہالت اور حماقت ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی رضا جوئی میں کوشاں رہے بہر حال ایسی بات کہ جس میں اللہ عزوجل کی رضا پوشیدہ ہو اگر ہمیں لوگوں کی مخالفت اور غصے سے بھی دوچار ہونا پڑے تو بھی ہمیں اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیے۔

Marfat.com

تیسرا سبب یہ ہے کہ مثلاً اگر کوئی آدمی یہ خواہش کرتا ہے کہ اپنی تعریف کرے مگر تعریف کیلئے اس کے پاس کوئی ایسا کارنامہ یا کارخیر بھی تو ہونا چاہیے لیکن ایسا شخص جب یہ دیکھتا ہے کہ اپنی پارسائی کا سکہ جمانے کیلئے اس کے پاس کوئی اپنی قابل ذکر بات نہیں ہے تو پھر یہ دوسروں کے عیب شمار کرنے بیٹھ جاتا ہے شاید اس طرح اس کی بڑائی اور عظمت کا سکہ جم جائے مثلاً اس طرح کہے کہ فلاں آدمی تو کچھ نہیں جانتا (مطلب یہ کہ میں جانتا ہوں) یا کہے کہ فلاں آدمی ریاکار ہے تو ایسے آدمی کو یاد رکھنا چاہیے کہ عقل مند آدمی تو اس سے متاثر ہونے سے رہا بلکہ وہ خود اس کو فاسق اور جاہل تصور کرے گا۔ ہاں ممکن ہے کہ کوئی کم عقل اور کم فہم شخص اس کا معتقد ہو جائے لیکن پھر بھی اس سے کیا ہوگا اور اگر اس کے خیال میں کچھ ہوتا بھی ہے تو اتنا سوچے کہ اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے نزدیک ناقص اور گنہگار بنا کر اگر کسی احمق کو متاثر کر بھی لیا تو اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا جب کہ وہ معتقد خود بیچارہ عاجز ہے۔

چوتھا سبب رشک و حسد ہوتا ہے یعنی کسی شخص کے پاس علم بھی ہے اور مال و دولت بھی موجود ہے اور لوگ اس کے بارے میں بڑی اچھی رائے رکھتے ہوں یعنی وہ لوگوں میں مقبول و نیک نام ہو اور حاسد کو وہ چیز ایک آنکھ بھی نہ بھائے اور اس کے عیب اور خامیاں تلاش کرنے لگے تا کہ اس سے الجھ سکے اور کوئی جھگڑا کھڑا کرنے میں کامیاب ہو جائے حالانکہ درحقیقت یہ اپنی ہی ذات سے جھگڑا کر رہا ہے کہ دنیا و آخرت میں حسد اور غیبت کے عذاب کی تیاری کر رہا ہے۔

پانچواں سبب کسی کا مذاق اڑا کر اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کرنا لیکن جو شخص دوسرے کا مذاق اڑا کر اسے رسوا کرنا چاہتا ہے وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اس شخص کی لوگوں کے سامنے رسوائی ہو یا نہ ہو لیکن اس کی اپنی رسوائی خدا تعالیٰ کی نظروں میں ہو رہی ہے کہ جب قیامت کے دن وہ (دوسرا شخص) اپنے گناہوں کا بوجھ اس مذاق اڑانے والے کے اوپر لاد کر اسے گدھے کی طرح ہانکتا ہوا دوزخ کی طرف لے چلے گا پھر اس کی ذلت اور رسوائی پر کیسے کیسے لوگ ہنسیں گے۔ اس وقت اسے دوسروں کی ہنسی اڑانے کے

Marfat.com

بارے صحیح پتہ چلے گا۔

چھٹا سبب یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کے گناہ پر سخت غصہ آ جائے یا اس سے گناہ سرزد ہونے پر اسے بے حد تعجب ہوا اور پھر اسی وقت غصہ یا تعجب کے تحت وہ پکار پکار کر اس شخص کا نام لینے لگے کہ دیکھو اس نے کیا غضب ڈھایا ہے تا کہ جسے نہ معلوم ہوا سے بھی اچھی طرح پتہ چل جائے حالانکہ ایسا کرنے سے گناہ سے نفرت کا ثواب زائل ہو جاتا ہے ایسے موقع پر نام لینے کی بجائے صرف تعجب اور نفرت کا اظہار ہی کافی ہے۔

ساتواں سبب یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص گناہ کر بیٹھے اور یہ اس کیلئے اندوہگیں ہو جیسی کہ دینداروں کی عادت ہوتی ہے اور اس کا غم بھی واقعی دل سے ہوتا ہے لیکن اظہار و ہمدردی کے ساتھ یہ اس گنہگار کا نام بھی لیتا جاتا ہے اور غفلت میں یہ بات فراموش کر جاتا ہے کہ نام لینا بجائے خود غیبت میں داخل ہے اور شیطان نے ازراہ حسد یہ نام اس کے منہ سے نکلوایا ہے کیونکہ جب اس نے دیکھا کہ اس مخلصانہ اندوہ سے اسے تو ثواب ملا جا رہا ہے کیوں نہ اسے غیبت کا مرتکب کروا کر اسکا ثواب کچھ تو ضائع کیا جائے۔

آٹھواں سبب

یہ ہو سکتا ہے کہ کسی کو بددیانتی کے جرم میں پکڑ لیں اور وہ اپنی جان چھڑوانے کیلئے دوسروں پر الزام دھرنے لگے بہر حال اس کو جو سزا ملے گی وہ تو مل کر رہے گی لیکن اسے دوسروں کے سر تھوپنے کی کوشش نہ کرنی چاہیے اور نہ ہی اپنے دل میں یہ سوچنا چاہیے کہ حرام خور میں اکیلا تھوڑا ہی ہوں فلاں فلاں شخص بھی تو ایسا ہی کر رہا ہے یہ سراسر حماقت اور نادانی ہے کیونکہ ایک شخص اگر گناہ کرتا ہے تو اس کی تقلید میں خود بھی گناہ کرنے لگنا اور اس طرح کہنا بھی بے سود اور بے فائدہ ہے کہ اگر کوئی آگ میں گر جائے تو اس کی ضد میں آ کر خود بھی آگ میں کود جانا کہاں کی دانش مندی ہے بہر حال گناہ کی موافقت کی خواہش بھی بالکل ایسی ہی بات ہے اور یہ عذر قطعی باطل ہے کہ ایک تو وہ جرم کی بناء پر پکڑا گیا اور دوسری یہ غیبت۔

Marfat.com

بدن کی غیبت

یہ ہے کہ کہا جائے یہ کتنا لمبا تڑنگا ہے' کالا دھواں ہے' بلی کی آنکھوں والا ہے ان کو ہاتھی کی آنکھوں والا لوگ کہتے ہیں کانے کو کانا پس پشت کہنا وغیرہ یہ بدن کی غیبت ہے۔

اخلاق کی غیبت

بدخو ہے' متکبر ہے' مغرور ہے' زبان دراز ہے' وہ بزدل ہے' نکما ہے۔

افعال کی غیبت

وہ بددیانت ہے' وہ بے نماز ہے' رکوع سجود اچھا نہیں کرتا' اسے قرآن پڑھنا بھی نہیں آتا۔ میلے کچیلے کپڑے' ریا دکھاوے کی کرتا ہے۔

لباس کی غیبت

کھلے چولے فقیروں والے رکھتا ہے' بڑے بھڑ کیلے لباس پہنتا ہے غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک ہر بات وہ غیبت میں داخل ہے کہ اگر سننے والا سن لیتا تو اس کو بری لگتی ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں تشریف لئے جا رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا فلاں شخص سوتا بہت ہے اس کے بعد کھانا کھانے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سالن طلب کیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سالن تو آپ کھا چکے انہوں نے حیرت سے پوچھا سرکار ہمیں تو معلوم نہیں تو حضور علیہ السلام نے دونوں کو قابل گرفت قرار دیا ایک نے غیبت کی دوسرے نے سنی۔

غیب سے بچنے کا مدنی نسخہ

سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''جذب القلوب'' میں نقل کرتے ہیں مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان خوشگوار ہے جب کسی مجلس میں بیٹھو اور کہو:

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی محمد تو اللہ عزوجل تم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اٹھو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی محمد تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔

غیبت کن لوگوں کی جائز ہے

(۱) مظلوم کا حاکم کے سامنے کسی ظالم کے ظالمانہ عیوب بیان کرنا تاکہ اس کی داد رسی ہو سکے۔ (۲) مفتی کے سامنے فتویٰ طلب کرنے کیلئے کسی کے عیوب پیش کرنا۔ (۳) مسلمانوں کو شر و فساد اور نقصان سے بچانے کیلئے کسی کا عیب ظاہر کر دینا۔ (۴) جو شخص علی الاعلان فسق و فجور اور طرح طرح کے گناہوں کا مرتکب ہو مثلاً چور ڈاکو خیانت کرنے والا زنا کار ایسے اشخاص کے عیوب لوگوں کو بیان کر دینا تاکہ لوگ نقصان سے محفوظ رہیں۔ (۵) کسی شخص کی پہچان کرانے کیلئے اس کے کسی مشہور عیب کو اس کے نام کے ساتھ ذکر کر دینا (۶) کسی شخص کی برائیوں کو روکنے کیلئے کسی صاحب اقتدار کے سامنے اس کی یہ برائیوں کو بیان کرنا تاکہ وہ اپنے رعب اور دبدبے سے اس شخص کو روک دے۔

زبان کی آفتیں

زبان دیکھنے میں محض گوشت کی ایک بوٹی ہے لیکن در اصل دنیا کی ہر چیز پر اسے تصرف حاصل ہے اور دنیا ہی کیا عدم کی ہر چیز پر بھی اس کا تصرف ایک ظاہری بات ہے۔ زبان سارے جسم پر ایسے ہی حکمران ہے جیسا کہ دل کا تصرف پورے جسم پر ہے اور پھر دل سے اس کا دوہرا تعلق یوں ہے کہ جہاں ایک طرف دل سے صفات و کیفیات انہیں الفاظ کا جامہ پہناتی ہے وہاں دوسری طرف مختلف صورتوں میں نقوش و آثار اس تک پہنچاتی بھی ہے مثلاً جب کوئی آہ و فغاں کرتا ہے تو ان الفاظ سے دل میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جسے رقت اور سوز کہا جاتا ہے اسی طرح جب زبان سے خوشی اور

Marfat.com

مسرت کے الفاظ زبان سے نکل رہے ہوں تو دل میں کیف ونشاط کے آثار ظہور پذیر ہوتے ہیں غرض جس قسم کے الفاظ' کلمات یا عبارات زبان سے نکلتے ہیں انہیں کے عین مطابق کسی صفت' حرکت یا کیفیت کا ظہور دل میں ہونے لگتا ہے مثلاً زبان سے نکلنے والے الفاظ یا کلمات بد ہوں تو دل میں بدی کی تاریکی چھا جاتی ہے لیکن اگر کلمہ حق زبان سے نکلتا ہے تو دل میں روشنی پھیل جاتی ہے لہٰذا ہمیں اپنی زبان کا استعمال سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ باتیں چار قسم کی ہوتی ہیں۔

۱- وہ باتیں جن کے کرنے سے سراسر نقصان ہو۔
۲- وہ باتیں جن کے کرنے سے نفع بھی ہے اور نقصان بھی۔
۳- وہ باتیں جو نفع اور نقصان دونوں سے خالی ہوں۔
۴- وہ باتیں جن کے کرنے سے فائدہ ہی فائدہ ہے۔

تو معلوم ہوا کہ تین چوتھائی باتیں ایسی ہیں جن کا نہ کرنا ہی بہتر ہے بلکہ کرنے کے قابل ہی نہیں ہوتیں اور صرف ایک چوتھائی ایسی ہیں جن کا زبان سے نکالنا درست ہے بلکہ اس قابل ہوتی ہیں کہ جو کرنی چاہئیں۔

ذیل میں زبان کی متعدد آفات کا تفصیلی ذکر پیش خدمت ہے۔

زبان کی پہلی آفت

یہ وہ باتیں ہیں جو فضول ہونے کے علاوہ کسی نہ کسی کیلئے آفت بن سکتی ہیں۔

مثال کے طور پر کسی سے آپ نے سوال کیا کہاں سے آرہے ہیں یا کہاں جا رہے ہو ہوسکتا ہے مخاطب اس کا صحیح جواب دینے سے گریز کرتے ہوئے غلط بیانی سے کام لے یا ممکن ہے کہ صاف بتانے سے وہ مجبور تھا اور اس نے کذب بیانی کی اور وہ غریب گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا جس کا سبب آپ بنے۔

Marfat.com

حکایت

لقمان حکیم ایک مرتبہ چند روز تک روزانہ حضرت داؤد علیہ السلام کی مجلس میں تشریف لاتے رہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اس عرصہ میں ایک زرہ تیار فرماتے رہتے، لقمان حکیم نے کئی بار چاہا کہ پوچھوں یہ کیا چیز بنا رہے ہو لیکن خاموش رہ جاتے یہاں تک کہ زرہ تیار ہو گئی حضرت داؤد علیہ السلام نے وہ زرہ بکتر زیب تن فرما کر کہا اے لقمان جنگ کیلئے یہ کتنا عمدہ لباس ہے لقمان حکیم نے پہچان لیا کہ یہی وہ چیز ہے جس کے دریافت کرنے کے واسطے کئی بار ارادہ کیا لیکن خاموش رہنا ہی اچھا سمجھا اور کہا کہ خاموشی کا دوسرا نام دانائی ہے۔ (کیمیائے سعادت)

افسوس صد افسوس کہ آج کل غیر ضروری سوالات اور فضول باتوں کی وبا بہت عام ہے مثلاً یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ کس سال کا ماڈل ہے؟ آپ کے علاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ فلاں جگہ پر موسم کیسا ہے؟ یار مہنگائی بہت زیادہ ہے؟ اف اتنی گرمی؟ آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے؟ نہ جانے یہ بارش اب رکے گی بھی یا نہیں وغیرہ وغیرہ۔ عموماً متذکرہ کلمات اور اس طرح کے بے شمار جملے بلا ضرورت بولے جاتے ہیں۔ کئی فضول سوالات ایسے ہوتے ہیں جن کے سبب بعض اوقات سامنے والے کو مروت میں معاذ اللہ جھوٹ بولنا پڑ جاتا ہے۔ مثلاً جو سفر سے آیا ہوا ہو اس سے اگر کہا جائے آپ کو سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ جواب ملے گا' جی نہیں حالانکہ حدیث پاک میں ہے۔ "سفر عذاب کا ٹکڑا ہے" ظاہر ہے سفر پھر سفر ہے اس میں تکالیف کا سامنا تو ہوتا ہی ہے۔ ہمارے گھر کا کھانا پسند آیا؟ ہمارا گھر آپ کو اچھا لگا؟ میں نے ابھی جو بیان کیا آپ کو کیسا لگا؟ کسی سے پوچھا جائے' میں نے جو نعت شریف پڑھی تھی اس میں آپ کو میری آواز کیسے لگی؟ وغیرہ اس طرح کے سوالات میں عموماً مروت میں جواباً جھوٹ بولنا پڑتا ہے بعض لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں بات بات پر اس طرح تائید طلب کرتے ہیں "کیوں بھئی ٹھیک ہے نا" "میں غلط تو نہیں کہہ رہا" کیا خیال ہے آپ کا؟ اب بات لاکھ ناقابل ہو مگر مروت میں ہاں میں ہاں ملا کر بارہا جھوٹ بولنے کا کبیرہ گناہ

Marfat.com

کرنا پڑتا ہے۔ ایسے باتونی لوگوں سے کوسوں دور رہنے ہی میں عافیت ہے کہ کہیں ان کی ہاں میں ہاں ملانا جہنم میں نہ پہنچا دے یہاں تک دیکھا ہے کہ اس طرح کے باتونی لوگ بعض اوقات گمراہی کی باتیں بلکہ معاذ اللہ کفریات بک کر بھی حسب عادت تائید حاصل کرنے کیلئے "کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟ کہہ کر سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کروا دیتے ہیں کیوں کہ ہوش و حواس کے ساتھ کفر کی تائید کرنا بھی کفر ہے۔ (بحوالہ رسالہ میٹھے بول)

امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں جو بات ایک لفظ میں کہی جا سکتی ہے اسے اگر دو یا تین الفاظ میں کہا تو دوسرا اور تیسرا لفظ فضول اور وبال ہے مگر بعض لوگ خود تو فضول گو ہوتے ہیں ہیں دوسروں کو بھی دو دو بار بولنے پر مجبور کرتے ہیں آپ بھی میری اس بات پر غور فرما لیجئے ہو سکتا ہے نادانستہ طور پر یہ غلطی آپ سے بھی سرزد ہوتی ہو۔ اس کی صورت یہ ہے مثلاً زید کچھ بات کہتا ہے تو بکر سمجھ لینے کے باوجود چونکنے کے انداز میں بول پڑتا ہے جی؟ اگر بکر اخلاقی تربیت سے بھی محروم ہے تو جی کے بجائے کہے گا ہیں؟ کیا؟ کے جواب میں زید کو اپنی بات خواہ مخواہ دہرانی پڑتی ہے۔ (امیر اہل سنت)

زبان کی دوسری آفت

دوسری آفت باطل اور معصیت میں داخل ہے۔ یعنی اپنے شوق و فجور کی باتیں سنا کر اترانا یا اس قسم کی خلاف تہذیب اور ناشائستہ کہانیاں اور لطیفے سنائے جنہیں سن کر لوگ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جائیں۔ ایسے لوگ ذیل کی حدیث سے عبرت حاصل کریں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لئے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے دوزخ کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلے سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔

(فیضان سنت)

Marfat.com

زبان کی تیسری آفت

ایسی بات کرنا جس میں اختلاف تھا اور اس طریقہ سے کرنا جو لڑائی جھگڑے کا سبب بن کر ایک فتنہ بن جائے ایسا شخص دوسرے کی بات کو رد کرنے کا عادی ہو جاتا ہے دوسرا جو بات بھی کہے اس کا ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ تیری بات غلط ہے جس کا یہ مطلب ہوتا ہے تو بے وقوف اور جاہل ہے میں ذہین اور عقل مند ہوں بہرکیف مد مقابل کو نیچا دیکھانا ہی اصل مقصود ہوتا ہے حقیقت میں یہ تباہ کن صفات کو تقویت دینے کا ذمہ دار ہوتا ہے کیونکہ اس میں دو چیزیں آ گئیں ایک تکبر دوسری درندگی' یہ دونوں باتیں ہی آدمی کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دوران گفتگو خواہ مخواہ مخالفت پر نہیں اترتا اور جھگڑے سے بچنے کیلئے جھوٹ نہیں بولتا اس کیلئے بہشت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ (کیمیائے سعادت)

یہ بھی یاد رکھئے کسی کی بات پر نکتہ چینی کرنا' خطا نکالنا' کسی کا نقص اور خرابی بیان کرنا تاکہ وہ نادم اور شرمندہ ہو یہ بھی حرام ہے کیونکہ اس سے بات کرنے والے کو رنج پہنچتا ہے مذہبی امور میں ناجائز جھگڑہ کرنا جدل کہلاتا ہے اور یہ مذموم ہے ہاں اگر بطور نصیحت تنہائی میں سمجھا دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن یہ بھی اسی صورت میں جائز ہے کہ دوسرے کے مان لینے کی توقع ہو ورنہ خاموشی زیادہ موزوں ہے۔

امام محمد غزالی نے نقل فرمایا ہے ہر وہ قوم جو گمراہ ہو صرف اور صرف اس لئے ہوتی ہے کہ جدل کی مذموم عادت نے اسے مغلوب کر لیا۔

ایک مقام ملیکے تارو میں علماء کا ایک جلسہ میں مناظرہ ہوا ایک مولوی صاحب چک نور محمد کے تھے اس کے بالمقابل تین عالم تھے مگر تین روز تک ان کا کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ صدر مجلس نے مولوی صاحب سے پوچھا معاملہ کیا ہے اس نے کہا کہ سچے تو یہ تین مولوی بھی ہیں مگر میں اپنی منطق کے دلائل سے ان کو گھیرا ڈال رکھا ہے؟ یہ کیا یاد کریں گے ایسے مناظرے ہی تو باعث گمراہی ہوتے ہیں جہاں فقط مد مقابل کو ناجائز جھوٹا ثابت کرنا ہی مقصود ہو۔

Marfat.com

زبان کی چوتھی آفت

چوتھی آفت یہ ہے کہ مال کے بارے میں جھگڑا کرنا خواہ قاضی کی عدالت میں ہو یا دیوانی مقدمہ ہو یا فوجداری کا ہو یا پنچایت میں یہ بھی بہت بڑی آفت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی جاہل بے علم کسی سے تکرار کرتا ہے جب تک وہ اس خصومت کو چھوڑتا نہیں تب تک اللہ عزوجل کی ناراضگی میں ہے بزرگ فرماتے ہیں' مال' زمین' مکان کے جھگڑوں میں الجھنا اس سے بدتر چیز کوئی نہیں ہے کیونکہ دل کو پراگندگی و انتشار میں ڈالنے والی عیش وسکون کو برباد کرنے والی' مروت دین کو ضائع کرنے والی اس سے بڑھ کر کیا چیز ہو سکتی ہے جھگڑے میں اگر اور کچھ نہ ہو تو فریق ثانی سے خوش کلامی سے پیش آنا تو بہت ہی مشکل ہے اگر کوئی بات کہی جائے اور وہ صداقت پر مبنی ہی کیوں نہ ہو فریق ثانی کا دل تو ضرور ہی رنجیدہ ہو گا اور اگر فحش کلامی بھی ساتھ شامل ہو گئی تو ہلاکت کا سبب بن جائے گی۔

زبان کی پانچویں آفت

زبان کی پانچویں آفت فحش کلامی' بدزبانی' گالی گلوچ' فضولیات اور مذاق وغیرہ۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر جنت حرام ہے جو فحش گوئی اور بے حیائی کی بات سے کام لیتا ہے۔ (فیضان سنت)

بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے کہ جب انہیں دوزخ میں لے جائیں گے تو ان کے منہ سے ایسی سخت بدبو اور تعفن نکل کر دوزخ میں پھیل جائے گا کہ خود اہل دوزخ چیخ اٹھیں گے اور پوچھیں گے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تب انہیں بتایا جائے گا یہ وہ بدبخت ہیں جو فحش کلامی سے کام لیتے تھے اور ایسی جگہوں پر جانے کے بھی بہت مشتاق تھے جہاں بدزبانی اور فحش گوئی ہوا کرتی تھی مذکورہ بالا حدیث پاک سے بے شرمی کی باتیں کرنے والے ڈراموں کے شائقین' وی سی آر پر فحش فلمیں دیکھنے والے سینما گھروں میں جانے والے' فلمی گانے گنگنانے والے درس عبرت حاصل کریں اور یاد رکھیں! حضرت ابراہیم

Marfat.com

بن میسرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ فحش کلامی' بے حیائی کی باتیں کرنے والا قیامت کے دن کتے کی شکل میں آئے گا۔ (کیمیائے سعادت)

تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی کے ماں' باپ کو گالی دیتا ہے اور جواب میں اپنے ماں باپ کیلئے گالی سنتا ہے تو گویا وہ خود اپنے ماں باپ کو گالی دینے کے مترادف ہے۔ یاد رکھیئے جماع کی بات تو اپنی بیوی سے بھی اشارہ کنایہ سے کرنی چاہیے ورنہ فحاشی کے دائرہ میں آ جائے گی اور یاد رکھیئے بات بات میں مستورات کا نام بھی صاف صاف نہیں لینا چاہیے بلکہ طبیب کو بھی لازم ہے کہ اگر کسی کو ایسی بیماری ہے جس کا نام لینے سے وہ شرمندہ ہو گا تو اشارہ کنایہ سے ہی کام لینا چاہیے اور کرید کرید کر باتیں کرنی عورت کو لیکوریا ہے بار بار پوچھنا کیسے ہے کب زیادہ کب تھوڑا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ یہ تشخیص نہیں لذت حاصل کرنے کیلئے فواحشات سے ہے ایسا کرنے سے گریز کیا جائے کیونکہ یہ آداب گفتگو کے خلاف ہے۔

زبان کی چھٹی آفت

لعنت کرنا یا لعنت بھیجنا ہے۔ یاد رکھیئے کسی شخص پر لعنت کرنا انتہائی قابل مذمت ہے بلکہ لعنت خواہ کسی انسان پر ہو یا حیوان پر دونوں ہی بدتر فعل ہیں۔ اس لئے تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کسی پر لعنت نہیں کرتا۔

روایت میں ہے ایک بار ایک عورت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رفقائے سفر میں شامل تھی اس نے راستہ میں اونٹ پر لعنت کی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس اونٹ سے سواری اور بوجھ اتار کر قافلہ سے باہر نکال دو کیونکہ یہ ملعون ہے' اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے حد ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص زمین یا کسی اور شے پر لعنت کرتا ہے وہ جواباً کہتی ہے لعنت ہو اس پر جو مجھ سے زیادہ گنہگار ہے۔ امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیمیائے سعادت میں فرمایا ہے کہ لعنت انفرادی حیثیت سے ہرگز نہیں کرنی چاہیے اجتماعی طور پر کرسکتا ہے یعنی لعنت ہو ظالموں پر فاسقوں پر وغیرہ وغیرہ یا جن پر شریعت

Marfat.com

نے جائز قرار دی ہے' یا اس شخص پر جس کا خاتمہ کفر پر ہوا ہو جیسے فرعون اور ابو جہل وغیرہ خصوصاً زندہ آدمی خواہ کیسا ہی گناہگار کیوں نہ ہو لعنت ہرگز نہ کرنی چاہیے ہو سکتا ہے کہ مرنے سے پہلے توبہ کر کے نیک ہو جائے۔

زبان کی ساتویں آفت

فحش شعروشاعری جو کہ فلم میں اور تماش بینوں کی مجلسوں میں سنائی جاتی ہے اور جھوٹ کے قصے اور کہانیاں اور لطائف مزاحیہ وغیرہ یا مبالغہ کے اشعار بھی کلام فحش میں داخل ہیں' مشاعروں میں محبوب کے خدوخال ناممکن بلکہ محال حد تک جھوٹ کے پلندے ہوتے ہیں۔

امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے منہاج العابدین میں فضول یعنی غیر ضروری گفتگو کی چار وجہ سے مذمت فرمائی ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

۱- فضول گفتگو کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو لکھنی پڑتی ہے تو انسان کو چاہیے کہ ان کا حیاء کرے اور فضول باتیں لکھنے کی انکو تکلیف نہ دے۔

۲- دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ اچھی بات نہیں کہ لغو اور بیہودہ باتوں سے بھرا ہوا اعمال نامہ رب تعالیٰ عزوجل کے حضور پیش ہو اس بناء پر چاہیے کہ فضول گفتگو سے بچے۔

۳- تیسری وجہ یہ ہے کہ بندے کو قیامت کے روز کہا جائے گا کہ اپنے اعمال نامے کو اللہ تعالیٰ کے حضور تمام مخلوق کے روبرو پڑھ کر سنائے۔ اس وقت حشر کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی۔ انسان پیاس کی شدت سے مر رہا ہوگا جسم پر کپڑا نہیں ہوگا بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہو گی جنت میں داخل ہونے سے روک دیا ہوگا اور ہر قسم کی راحت اس پر بند کر دی ہو گی ایسے حالات میں اپنے ایسے نامہ اعمال کو پڑھنا جو فضول و بیہودہ گفتگو سے لبریز ہو کس قدر تکلیف دہ چیز ہو گی اس لئے چاہیے کہ زبان سے سوائے اچھی بات کے کچھ نہ نکالے۔

۴- چوتھی وجہ یہ ہے کہ بندے کو فضول اور غیر ضروری باتوں پر ملامت کی جائے گی اور شرم دلائی جائے گی اور بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے سامنے شرم وندامت کی وجہ سے انسان پانی پانی ہو جائے گا۔

زبان کی آٹھویں آفت

زبان کی آٹھویں آفت مزاح ہے یہ بھی فحش کلامی میں شمار ہوتا ہے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزاح سے اپنے امتیوں کو منع فرمایا ہے البتہ خوش طبعی جائز ہے وہ بھی بطور پیشہ نہ ہو اور صداقت سے خالی نہ ہو۔ بہر حال مزاح سے ہنسی اور قہقہے پیدا ہوتے ہیں جو کہ اچھے نہیں حدیث پاک میں یہ مضمون موجود ہے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے بلکہ بجائے ہنسنے کے رونا اچھا ہے عطائے سلمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چالیس سال میں ایک دن بھی نہ ہنسے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس شخص سے گناہ سرزد ہو جائے وہ اس پر نادم ہو کر شرمسار ہو اور توبہ کرے بجائے اس کے الٹا ہنسے تو اس کا ٹھکانہ صرف اور صرف جہنم ہوگا جس میں روتا ہی رہے گا۔

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپس میں ٹھٹھا مذاق مت کیا کرو کہ اس طرح ہنسی ہی ہنسی میں دلوں میں نفرت بیٹھ جاتی ہے اور برے افعال کی بنیادیں دلوں میں استوار ہو جاتی ہیں۔"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی سے مذاق کرتا ہے وہ اس کی نظر سے گر جاتا ہے۔

زبان کی نویں آفت

استہزا اور تمسخر ہے یعنی کسی کی باتوں پر ہنسنا اس کے قول وفعل کی نقل اتارنا تا کہ دوسرے لوگ بھی ہنسیں اور اس شخص کا مذاق اڑائیں یہ دو طرح سے خالی نہیں یا تو اس شخص کی رنجیدگی کا باعث ہوگا یہ حرام ہے دوسرا یہ کلام فضول ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے نہ مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے کیا عجب ہے کہ جن پر ہنستے ہیں وہ ان ہنسنے والوں سے خدا کے نزدیک بہتر ہوں۔ (سورۃ الحجرات آیت ۱۱)

Marfat.com

مطلب یہ کہ کسی کا مذاق نہ اڑائیں اور نہ کسی کو تحقیر و حقارت کی نظر سے دیکھیں کہ ممکن ہے اللہ عزوجل کے ہاں وہی زیادہ مقبول ہو۔ جو لوگ دوسروں پر استہزا کرنے کے عادی ہیں اور بات بات پر لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں قیامت کے روز ان کا مذاق یوں اڑایا جائے گا کہ جنت کا ایک دروازہ کھول کر انہیں دکھایا جائے گا اور اندر داخل ہونے کی اجازت بھی مل جائے گی جب یہ اندر داخل ہونے لگیں گے تو اچانک دروازہ بند ہو جائے گا اور انہیں روک دیا جائے گا پھر جب واپس پھریں گے تو دوسرا دروازہ کھول کر انہیں کہا جائے گا' ادھر آؤ تمہارا دروازہ دراصل ادھر تھا جب وہ دوبارہ آئیں گے اور للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھیں گے اور اندر داخل ہونے کیلئے دوڑیں گے' پھر روک دیا جائے گا' بار بار بلا کر ان کو روکنا درحقیقت ان کی تحقیر مقصود ہو گی پھر ان کو استہزاء یاد آئے گا جو دوسروں کے ساتھ کرتے تھے۔ آج کل مزاح اور استہزا مسلمانوں میں بہت عام ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

زبان کی دسویں آفت

یہ آفت انتہائی خطرناک اور ہلاک کرنے والی ہے یعنی جھوٹا وعدہ کرنا یا کذب بیانی کرنا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے تین باتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے ایک بھی کسی میں ہو تو وہ منافق ہے خواہ غازی' حاجی' نمازی کیوں نہ ہو۔ ہر بات جھوٹی کہے' وعدہ پورا نہ کرے امانت میں خیانت کرے۔

وعدہ خلافی برے عملوں میں سے بدترین عمل ہے' آج کل تو بدقسمتی سے یہ رواج ہی بن گیا ہے اور آج کل کے وعدوں پر اعتبار کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ خصوصاً بعض درزی' موچی' ترکھان تو ہزاروں وعدہ کرتے ہیں اور دفتر کے کلرکوں کی بات ہی نہ کرو' بہر حال سبھی نہیں لیکن اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگوں کو ٹالنے کیلئے جھوٹے وعدے کرتے رہتے ہیں آخر مجبور ہو کر آدمی بیٹھ جاتا ہے جو انسان زبان کا پختہ نہیں ان کو غور کرنا چاہیے کہ وعدہ ایک طرح کا قرض ہوتا ہے جس کی خلاف ورزی ہرگز نہ کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے مزید فرمایا

Marfat.com

کہ "بلاشبہ وہ وعدے کے بڑے سچے تھے۔ (سورہ مریم آیت ۵۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان وعدہ خلافی کرے اس پر اللہ عزوجل اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔ (بخاری شریف)

پیارے اسلامی بھائیو! وعدہ کرنے کے بعد اسے پورا کرنا اسلام کی اخلاقی تعلیمات کا لازمی جذو ہے کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے اس امر کو ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جس شخص کے ساتھ وعدہ کیا جائے اسے پورا کیا جائے ایسا کرنے سے بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے اور وعدہ خلافی سے نفرتیں جنم لیتی ہیں کیونکہ وعدہ خلافی بھی ایک طرح کا جھوٹ ہے اور کبیرہ گناہ میں شامل ہے اس لئے اس سے بچنا نہایت ضروری ہے جب انسان وعدہ کرے تو ساتھ انشاء اللہ ضرور کہے کیونکہ اللہ عزوجل کی توفیق اور مرضی کے بغیر کوئی شخص وعدہ پورا نہیں کر سکتا۔

روایت (۱) حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ایک شخص سے وعدہ فرمایا تھا کہ فلاں مقام پر ملاقات ہوگی' اور پھر پورے بیس دن تک اس شخص کا وہیں انتظار کرتے رہے تا کہ وعدہ خلافی نہ ہونے پائے۔ اسی طرح تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص سے وعدہ فرمایا مگر وہ وعدہ کر کے بھول ہی گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن تک وہیں انتظار فرماتے رہے جب وہ آیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے صرف یہی کہا کہ میں تین روز سے یہاں تیرا منتظر ہوں۔

زبان کی گیارھویں آفت

جھوٹ بولنا اور جھوٹی باتیں سنانا وہ آفت ہے کہ اس کا شمار گناہ کبیرہ میں ہوتا ہے یہ وہ گندی گھناؤنی اور بری عادت ہے کہ دین کہ و دنیا میں جھوٹے کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ جھوٹا آدمی ہر جگہ ذلیل و خوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے اور یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان فرما دیا ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے اور بھی بہت سی آیتوں

Marfat.com

اور حدیثوں میں جھوٹ کی برائیوں کا بیان ہے لہٰذا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ اس گناہ اور بدعادت سے زندگی بھر بچتا رہے بہت سے ماں باپ بچوں کو چپ کرانے کیلئے ڈرانے کے طور پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ چپ رہو گھر میں ''ماؤں'' بیٹھا ہے یا چپ رہو کہ صندوق میں لڈو رکھے ہوئے ہیں تم روؤ گے تو سب لڈو دھول مٹی ہو جائیں گے حالانکہ نہ گھر میں ماؤں ہوتا ہے نہ صندوق میں لڈو مٹی ہو سکتے ہیں تو یاد رکھیئے یہ سب جھوٹ ہی ہے اس قسم کی بولیاں بول کر ماں باپ گناہ کبیرہ کرتے رہتے ہیں اور اس قسم کی باتوں کو لوگ جھوٹ نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ہر وہ بات جو واقعہ کے خلاف ہو وہ جھوٹ ہے اور ہر جھوٹ حرام ہے خواہ بچے سے کہو یا بڑے سے خواہ جانور سے بھی کہو تب بھی حرام ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کے باعث فرشتہ اس سے ایک میل دور ہٹ جاتا ہے۔ (ترمذی)

یاد رکھیئے؟ جھوٹ رزق کا دشمن ہے خصوصاً بعض تاجر اور دکاندار بہت جھوٹ بولتے ہیں خدا کی قسم اس سودے میں کچھ نہیں بچا' یہ چیز میں نے اتنی قیمت میں خریدی ہے۔ یہ بھینس اتنا دودھ دیتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹے لطیفے بعض واعظ اپنی تقریر کو موثر بنانے کیلئے جھوٹی من گھڑت حکایات بیان کرتے ہیں روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک عجیب چیز دیکھی سامنے دو آدمی ہیں' ایک بیٹھا ہوا ہے' دوسرا کھڑا ہے۔ کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے کے منہ مین ایک ٹیڑھا خمیدہ ہتھیار ڈال کر کھینچتا ہے یہاں تک کہ اس کا گال پھٹ جاتا ہے پھر دوسری جانب ایسا کرتا ہے؟ اسی طرح بار بار کرتا ہے میں نے پوچھا یہ ماجرا کیا ہے اس نے کہا یہ جھوٹ بولنے کا عادی تھا اسے یہ عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا شریعت نے تین مقامات پر جھوٹ کی اجازت دی ہے کافر یا ظالم سے اپنی جان بچانے کیلئے دوسرے اس وقت جب کہ ایک مسلمان دوسرے دو

Marfat.com

مسلمان بھائیوں کے درمیان صلح کروا رہا ہو۔ تو چاہیے کہ ایک دوسرے کی طرف سے جہاں تک ہو سکے اچھی بات کہے خواہ اس نے نہ بھی کہی ہو' تیسرے اس صورت میں کہ کسی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ہر ایک سے یہی کہے کہ مجھے زیادہ محبت تم ہی سے ہے۔

زبان کی بارھویں آفت

لگائی بجھائی اور غمازی کرنا' جھوٹ سچ ملا کر بیان کرتے پھرنا یعنی ایک مسلمان کو دوسرے سے رنجیدہ کرنے کی کوشش میں لگے رہنا۔ یعنی عام الفاظ میں اس کو چغلی کھانا کہتے ہیں۔

منہاج العابدین میں ہے حضرت سیدنا فضل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک شاگرد کی نزع کے وقت تشریف لائے اور اس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسین پڑھنے لگے تو اس نے کہا سورۂ یٰسین شریف پڑھنا بند کر دو۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ تو بولا میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اس سے بیزار ہوں۔ بس انہیں الفاظ پر اس کی موت واقع ہو گئی۔ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے شاگرد کے برے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے چالیس دن کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے اس شاگرد کو جہنم میں گھسیٹ رہے ہیں آپ نے اس سے استفسار فرمایا کس سبب سے اللہ عزوجل نے تیری معرفت سے سلب فرمائی؟ اس نے جواب دیا' تین عیوب کے سبب سے (۱) چغلی (۲) حسد (۳) ایک بیماری سے شفا پانے کی غرض سے طبیب کے مشورہ پر میں ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو خوف خدا سے لرز اٹھیئے! اور گھبرا کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر لیجیے آہ! چغلی اور حسد اور شراب نوشی کے سبب ولیٔ کامل کا شاگرد بری موت مر کر جہنم میں جا پہنچا۔ آج بدقسمتی سے چغلی اس قدر عام ہے کہ لوگوں کو شاید پتہ تک نہیں چلتا کہ میں چغل خوری کر رہا ہوں۔ یعنی کسی کی بات سن کر کسی دوسرے سے اس طور پر کہہ دینا کہ دونوں میں اختلاف اور جھگڑا ہو جائے یا اس طرح سمجھے کہ آپ کے سامنے زید

Marfat.com

نے وسیم کی مذمت کی مثلاً کہا کہ وسیم میں اکڑفوں کی عادت ہے۔ آپ نے اگر وسیم کو زید کے حوالے سے یہ بات پہنچا دی تو آپ ''چغلخور'' ہو گئے۔ افسوس! چغلی کا مرض بالکل عام ہے اس سبب سے کئی گھر اجڑ جاتے ہیں بلکہ سارا ہی معاشرہ اس کے باعث تباہی کے عمیق گڑھے میں تیزی سے گرتا جا رہا ہے۔ ''روح البیان'' میں ہے کہ بروز قیامت چغل خور بندر کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے چغل خور جنت میں نہیں جائے گا لہٰذا ہمیں چغلی سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

احیاء العلوم میں یہ حدیث پاک بھی نقل ہے کہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ وہ ہے جو ادھر ادھر کی باتوں میں لگائی بجھائی کر کے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے ایک اور حدیث پاک میں یہ فرمان بھی ہے کہ چغل خور کو آخرت سے پہلے اس کی قبر میں عذاب دیا جائے گا۔

(احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۵۵)

پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! کسی کی بات سنو تو سمجھ لیجیے کہ تم اس کے امین ہو گئے اگر دوسروں تک اس بات کے پہنچانے میں کوئی دین و دنیا کا فائدہ ہو جب تو تم ضرور اس بات کا چرچا کرو لیکن اگر بات کو دوسروں تک پہنچانے میں دو مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور جھگڑے کا اندیشہ ہو تو خبردار' خبردار ہرگز کبھی بھی اس بات کا چرچا نہ کرو چغلخوری کا گناہ ہو گا اور اس گناہ کا دنیا میں بھی تم پر وبال پڑے گا کہ تم سب کی نگاہوں میں بے وقار اور ذلیل و خوار ہو جاؤ گے اور آخرت میں بھی عذاب جہنم کے حق دار ٹھہرو گے۔

انتباہ

جس شخص سے کوئی دوسرا یعنی (چغل خور) شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نے تیرے بارے یوں کہا ہے یا تیرے خلاف یہ کارروائی کر رہا ہے تو سننے والے کو چھ امور پر عمل کرنا چاہیے۔

(۱) اول تو یہ کہ اس پر فی الفور یقین نہ کر بیٹھے کیونکہ جو کچھ بتایا جا رہا ہے وہ بہر حال

Marfat.com

چغلی ہے اور بتانے والا چغل خور اور چغل خور کا فاسق ہونا ظاہر ہے اور اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ فاسق کی نہ سنو۔

(۲) دوسرا یہ کہ کہنے والے کو یہ نصیحت کرے کہ وہ گناہ سے باز رہے کہ نہی عن المنکر یہی تو ہے۔

(۳) تیسرا یہ کہ اسے اللہ عزوجل کیلئے دشمن سمجھے کہ چغل خور کی دشمنی فرائض میں سے ہے۔

(۴) چوتھا یہ کہ بدگمانی کا شکار نہ ہو کہ بدگمانی خود کار حرام ہے۔

(۵) پانچواں یہ کہ تجسس میں نہ پڑے کہ اس سے منع کیا گیا ہے۔

(۶) چھٹا یہ کہ جو بات اپنے لئے پسند نہیں اسے دوسروں کیلئے بھی پسند نہ کرے اور اس کی چغلی کا حال بھی دوسروں سے مت کہے۔ (کیمیائے سعادت)

روایت

ایک آدمی کو ایسے دانا کی تلاش تھی جو اسکے سات سوالوں کا جواب دے آخر سات سو میل پر اس کی ایک دانا سے ملاقات ہوئی اس نے سوال کیے اور دانا نے جواب دیے جو درج ذیل ہیں۔

سوالات	جواب
۱- آسمان سے زیادہ وسیع کون ہے	رحمت خداوندی
۲- زمین سے زیادہ وزنی کیا شے ہے	بے گناہ پر تہمت لگانا
۳- پتھر سے زیادہ سخت کیا شے ہے	کافر کا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے
۴- آگ سے زیادہ گرم کیا شے ہے	حسد کی آگ سخت گرم ہے
۵- زمہریر سے سرد چیز کون سی ہے	عزیز و اقارب کی امداد نہ کرنے والا
۶- دریا سے زیادہ تونگر کیا شے ہے	صابر کا دل زیادہ تونگر ہے
۷- یتیم سے زیادہ پریشان کون ہے	چغل خور

Marfat.com

حکایت

ایک شخص ایک دانا دوست سے ملنے آیا اور آتے ہی کہا فلاں شخص تیرے بارے میں اس طرح کہتا ہے۔ دانا نے کہا افسوس میرے پاس آتے ہی تم تین خیانتوں کے مرتکب ہو گئے۔

پہلی ایک میرے بھائی کو میرے دل سے گرایا۔

دوسری' میرا دل عین فراغت کی حالت میں تھا' خواہ مخواہ ایک فضول مشغولیت میں مبتلا کر دیا۔

تیسری' خود اپنے آپ کو میری نگاہوں سے گرا دیا میں نے تجھے فاسق و افتراء باز سمجھ لیا ایک بار خلیفہ سلیمان بن مالک نے ایک شخص سے پوچھا تم نے ہمارے متعلق کچھ کہا ہے اس نے جواب دیا میں نے کچھ نہیں کہا' خلیفہ نے کہا ایک عادل قابل اعتماد شخص نے کہا ہے اس وقت امام زیدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف فرما تھے' اس نے کہا اے امیر المومنین' چغل خور' عادل اور قابل اعتماد کیسے ہو سکتا ہے خلیفہ نے کہا بالکل ٹھیک ہے جاؤ سلامت رہو۔ خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو تیرے پاس کسی کے عیوب بیان کرتا ہے لازمی تیرے عیوب بھی لوگوں کے پاس وہ بیان کرتا ہو گا ایسا شخص قابل سزا ہے حضرت مصعب بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں چغلی کرنے والے سے چغلی سننے والا زیادہ مجرم ہے۔

زبان کی تیرھویں آفت

دوغلہ پن ہے' دو دوستوں کے درمیان دورخی بات کر کے دونوں کو آپس میں جدا کر دینا دورخے پن کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کو یہ کہنا کہ فلاں تمہارے خلاف ہے اور دوسری طرف دوسرے سے کہنا کہ وہ تمہارے خلاف ہے اس طرح دو دوستوں میں بدگمانی پیدا کر کے ان میں لڑائی جھگڑا کروا دینا ایسے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ایک شخص کے سامنے اگر آپ کی تعریف کر رہا ہے تو تھوڑی دیر کے بعد دوسرے کے سامنے

Marfat.com

دتعریفی کرنے لگے گا یہ حرکت چغل خوری سے بھی رذیل ترین ہے۔

سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں دو رخا پن ہوگا قیامت کے روز اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔ (ابوداؤد)

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں دو منہ والا ہو تو قیامت کے روز اس کی زبان آگ کی ہوگی۔

(دارمی)

قرآن مجید میں دورخی بات کرنے والے کو اللہ عزوجل نے شیطان کہا ہے۔

سچ بولنے کے طبی فوائد

سچ بولنے سے انسان کی جسمانی اور دماغی صحت بہتر ہوتی ہے۔ اس امر کا انکشاف برطانیہ میں ''ٹروتھ تھراپی'' کے عنوان سے شائع ہونے والی ایک خصوصی رپورٹ میں کیا گیا رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جھوٹ بولنا انسان کی صحت کو متاثر کرتا ہے خاص طور پر جھوٹ بولنے والی خواتین بے خوابی کا شکار ہو جاتی ہیں اور یہی کیفیت اگر بڑھ جائے تو السر کا باعث بھی بن جاتی ہے'' ٹروتھ تھراپی کے ایک ماہر بریڈلمینڈ کے مطابق حقائق کو کھولنے والے کڑوے سچ بولنے سے جسمانی اور دماغی صحت بہتر ہوتی ہے اور جھوٹ بولنے والی خواتین حقائق کو چھپا چھپا کر مختلف نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں جھوٹ بولنے والی خواتین کو اکثر اپنا جھوٹ ثابت کرنے کیلئے نظریں گاڑ کر بات کرنے کی عادت ہوتی ہے۔

ماہرین کے نزدیک جھوٹ بولنے سے عورت کی جسمانی ساخت کے علاوہ خوبصورتی پر بھی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں رپورٹ کے مطابق دنیا میں فرانس، برطانیہ اور جرمنی کی خواتین سب سے جھوٹی جب کہ امریکہ کی خواتین جھوٹ اور سچ مکس کرکے بولتی ہیں۔ (پیراسائیکالوجی کے کرشمات)

Marfat.com

گالی کا طبی نقصان

گالی سے نفرت پھیلتی ہے اور در اصل گالی منفی شعاعوں کی طاقت ہے اور ظاہر ہے کہ وہ منفی اثرات ہی پیدا کرے گی ہر لفظ ایتھر (عالم ملکوت) میں ایک خاص شکل اختیار کر لیتا ہے مثلاً لفظ نفرت اس قدر بھیانک تصور میں بدل جاتا ہے کہ یورپ کا ایک مشہور دانشور لیڈ بیٹر اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یہ صورت دیکھ لی اور اس کے بعد مجھے یہ لفظ استعمال کرنے کی کبھی جرات نہ ہوئی اس منظر سے مجھے انتہائی کوفت ہوئی تھی۔ ایک ہلکی سی گالی یہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے لیکن منہ سے نکلتے ہی مخاطب کے تن بدن میں آگ لگا دیتی ہے یہ آگ کہاں سے آتی ہے الفاظ سے اور یہ الفاظ میں آگ اس سینے اور دل میں ہوتی ہے جن سے گالی نکلتی ہے اور وہ آگ گالی کے ذریعے دوسرے کے اندر منتقل ہو جاتی ہے۔

لیڈ بیٹر کہتا ہے کہ میں کہوں گا کہ کبھی گالی نہ نکالیں یہ آپ کی صورت کو مسخ کر دے گی اور خون مین ہسٹامین کی زیادتی ہو جاتی ہے جس سے برین سیل بہت متاثر ہوتے ہیں اور انسان بے شمار امراض مہلک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اسلام نے ہمیں صدیوں پہلے منع کر دیا اور جدید طب نے اس کو تحقیق کے بعد اب منع کیا ہے۔

بداخلاقی اور اس کا علاج

بداخلاق بحکم حدیث بد بخت و بدنصیب ہے چنانچہ تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدبختی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بداخلاقی'' مکاشفتہ القلوب میں یہ حدیث نقل ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بد اخلاقی عمل کو اس طرح خراب (برباد) کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے حضرت سیدنا

Marfat.com

بوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلانی عورت کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ نماز و روزہ و صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف بھی پہنچاتی ہے؟ فرمایا وہ جہنم میں ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلانی عورت کی نسبت ذکر کیا جاتا ہے کہ اس کے روزہ و نماز و صدقہ میں کمی ہے (یعنی نوافل میں) وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی فرمایا وہ جنت میں ہے۔ (فیضان سنت)

اس حدیث پاک سے وہ بزرگ درس عبرت حاصل کریں جو بات بات پر لوگوں کو جھاڑ دیتے ہیں بلکہ معاذ اللہ مسجد تک میں بھی چلا چلا کر لوگوں کو ڈانٹتے رہتے ہیں کہیں ایسں نہ ہو کہ لوگوں کی دل آزاری کی وجہ سے آخرت برباد ہو جائے اور تمام عبادت و ریاضت یہیں دھری کی دھری رہ جائے۔

یاد رکھیئے حسن اخلاق اللہ عزوجل کی طرف سے بہت ہی بڑا انعام ہے چنانچہ ایک موقع پر کچھ لوگوں نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بہترین چیز جو انسان کو دی گئی ہے وہ کیا ہے؟ تو فرمایا ''اچھے اخلاق'' (مشکوٰۃ)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں خندہ پیشانی' اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام حسن اخلاق ہے بزرگان دین رحمھم اللہ کا اخلاق سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آئینہ دار ہوتا تھا ان کا ذاتی طور پر خواہ کتنا ہی نقصان ہو جائے یہ حضرات اف تک نہیں کرتے بلکہ جن کے ہاتھوں اسے نقصان پہنچ جائے' بسا اوقات ان نقصان پہنچانے والوں پر بھی انعام و اکرام کی بارش فرما دیتے ہیں چنانچہ حضرت سیدنا احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا آپ نے اخلاق کس سے سیکھا ارشاد فرمایا حضرت سیدنا قیس بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مزید سوال کیا ان کے اخلاق کس حد تک پہنچ چکے تھے؟ ارشاد فرمایا

Marfat.com

ایک بار وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی کنیز سیخ لے کر آئی جس پر بھنے ہوئے گوشت کا بڑا سا ٹکڑا تھا۔ سیخ اس کے ہاتھ سے گر گئی اور حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کو لگی جس سے بچہ مر گیا۔ لونڈی دہشت زدہ ہو گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تجھے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے جا تو اللہ عزوجل کیلئے آزاد ہے۔ (فیضان سنت)

سبحان اللہ! قربان جایئے! حسن اخلاق کی معراج اسی کو تو کہتے ہیں کہ کنیز کی لاپرواہی سے بچہ انتقال کر گیا تو بجائے قتل کا مقدمہ دائر کرنے کے کنیز کو آزاد ہی کر دیا۔ اللہ اکبر مگر آہ! آج اگر ہمارا ملازم ہمارا ایک آدھ روپیہ کی قیمت کا پیالہ ہی اگر بھولے سے توڑ دے تو ہم اس پر برس ہی پڑیں اور گالیوں کی بوچھاڑ کر دیں اور شاید زیادہ غصہ آ جائے تو ایک آدھ ہاتھ بھی لگانے سے نہ چوکیں۔ قربان جایئے ہمارے بزرگوں کے حسن اخلاق پر کہ یقیناً ان کے اعلیٰ اخلاق کے طفیل آج ہر طرف گلستان اسلام لہلہاتا نظر آ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں بھی اخلاق کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین۔

بداخلاقی کا علاج

جو شخص بدخلقی اور بداخلاقی سے جان چھڑانے کا خواہش مند ہو تو اس کا واحد طریقہ اور علاج یہ ہے کہ بدخلقی اسے جس چیز کی طرف آمادہ کرنا چاہے وہ شخص ہمیشہ اس کا الٹ کرتا رہے کیونکہ بری عادات اور خواہشات کا توڑ ہی یہ ہے کہ اس کی مخالفت کی جائے اور ہر چیز کو اس کی ضد سے ہی توڑا جا سکتا ہے مثال کے طور پر وہ بیماری جو گرمی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو سرد چیزوں کے استعمال سے ہی دور کی جا سکتی ہے اسی طرح ہر وہ اخلاقی مرض جو غصہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس کا علاج تحمل، بردباری سے ہو سکتا ہے اور جو علت تکبر کی پیداوار ہو اس کا تدارک فروتنی اور عاجزی سے ہو سکتا ہے اور جس علت نے بخل سے جنم لیا ہو اس کا علاج سخاوت سے کیا جا سکتا ہے اور تمام عادت و خصائل اسی طرح سے ہیں یعنی جو نیک کاموں کی عادت ڈالتا ہے اس کا اخلاق بھی نیک ہو جاتا ہے اور شریعت نے جو نیک کاموں کا حکم دیا ہے اس میں بھی یہ حکمت ہے کہ دلوں سے بری صفات ختم ہونی چاہئیں اور عادت خواہ تکلف سے ہی اختیار کی جائے آخر طبیعت کا

Marfat.com

ایک حصہ بن جاتی ہے جس طرح بچہ شروع شروع میں مکتب جانے سے کتراتا ہے لیکن اسے اگر مسلسل وہاں بھیجتے رہیں تو رفتہ رفتہ وحشت دور ہو جاتی ہے اور وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے بلکہ جوں جوں بڑا ہوتا جاتا ہے اسے علم سے دلچسپی اس قدر غالب آ جاتی ہے کہ مطالعہ کے بغیر اسے صبر ہی نہیں آتا۔ چنانچہ جو لوگ کبوتر بازی' شطرنج بازی یا تاش کے عادی ہو جاتے ہیں تو رفتہ رفتہ وہ عادات ان کا جذو طبیعت بن جاتی ہیں اور دنیا بھر کی راحتیں ان کے مقابلہ میں ہیچ نظر آتی ہیں۔ بعض عورتوں کو مٹی کھانے کی عادت ہوتی ہے تو اس کے بغیر انہیں صبر نہیں آتا خواہ کیسی ہی خطرناک بیماری میں مبتلا ہونا پڑے غرض جو چیز خلاف طبع ہو اور طبیعت کے متضاد ہو عادت ہو جانے پر طبیعت کے بالکل موافق آ جاتی ہے اور جسمانی بیماری میں جس طرح بیمار کو طعام سے نفرت ہونے لگتی ہے اور وہ چیز ہی اس کو اچھی معلوم ہوتی ہیں جن سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ رہے اس طرح وہ شخص جسے شریعت اور اللہ عزوجل کی اطاعت کی بجائے دوسری چیزوں سے محبت ہو؟ وہ ایک بیمار دل کا مالک ہے اور جس طرح بیمار جسم کو اس دنیا میں ہلاکت کا خطرہ رہتا ہے اسی طرح بیمار دل کیلئے آخرت میں ہلاکت کا خطرہ رہتا ہے اور جس طرح بیمار کیلئے تندرستی کی امید اس وقت تک نہیں کی جا سکتی جب تک کہ وہ طبیب کے کہنے کے مطابق اور اپنی طبیعت کے خلاف کڑوی دوا نہ پئے اسی طرح دل کی بیماری سے شفا پانے کا اس وقت تک کوئی امکان نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے نفس کی مخالفت اور صاحب شریعت کے حکم کے مطابق وہی طرز عمل اختیار نہ کرے جس کا وہ تقاضا کرے کیونکہ لوگوں کے دلوں کا طبیب صاحب شریعت ہی ہوتا ہے۔

یاد رکھیئے بدن کی طب اور دل کی طب کا راستہ مختلف نہیں بلکہ ایک ہی ہے اور جس طرح گرمی کا علاج سردی سے اور سردی کا علاج گرمی سے کرتے ہیں اسی طرح (علاج بالضد) کے اصول کے تحت متکبر شخص کا علاج یہ ہے کہ وہ عاجزی وانکساری اختیار کرے اور بداخلاقی درحقیقت تکبر کی پیداوار ہے۔

Marfat.com

غفلت اور اس کا علاج

دنیا کی ہر نعمت میں ضرورت سے زیادہ انہماک باعث غفلت ہے جو دنیا کی نعمت سے دل لگاتا ہے وہ غفلت کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ سورہ منافقون کی آیت ۹ میں ارشاد فرماتا ہے ''اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد اور کوئی چیز تمہیں اللہ عزوجل کی یاد سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

اس آیت مقدسہ سے ان لوگوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہیے کہ جن کو نماز' روزہ کی تلقین کی جاتی ہے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ جناب ہم تو اپنے رزق کی فکر میں لگے رہتے ہیں' روزی کمانا اور بال بچوں کی خدمت کرنا بھی تو عبادت ہے۔ یقیناً ایسی باتیں غفلت ہی کرواتی ہے حجتہ الاسلام حضرت سیدنا امام احمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ مکاشفتہ القلوب میں نقل کرتے ہیں حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام اور حضرت عزرائیل ملک الموت علیہ السلام میں دوستی تھی ایک بار جب حضرت ملک الموت علیہ السلام آئے تو حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے استفسار فرمایا کہ آپ ملاقات کیلئے تشریف لائے ہیں یا میری روح قبض کرنے کیلئے؟ کہا ملاقات کیلئے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے فرمایا مجھے وفات دینے سے قبل میرے پاس اپنے قاصد بھیج دینا ملک الموت علیہ السلام نے کہا میں آپ کی طرف دو یا تین قاصد بھیج دوں گا جب حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ نے میری وفات سے قبل قاصد بھیجنے تھے وہ کیا ہوئے؟

ملک الموت علیہ السلام نے کہا سیاہ بالوں کے بعد سفید بال آنا' جسمانی طاقت کے بعد کمزوری اور سیدھی کمر کے بعد کمر کا جھکاؤ' اے یعقوب علیہ السلام موت سے قبل انسان کی طرف یہی میرے قاصد ہیں۔

تو معلوم ہوا کہ موت کے آنے سے پہلے ملک الموت اپنے قاصد بھیجتے ہیں بیان کردہ تین قاصدین کے علاوہ بھی احادیث میں مزید قاصدین کا تذکرہ ملتا ہے چنانچہ

Marfat.com

مرض، کانوں اور آنکھوں کا تغیر یعنی پہلے نظر اچھی ہونا پھر کمزور پڑ جانا اور سننے کی طاقت کی درستی کے بعد بہرا پن کی آمد بھی موت کے قاصد ہیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس ملک الموت علیہ السلام کے قاصد تشریف لا چکے ہوں گے مگر غفلت ہم پر ایسی سوار ہے کہ اگر سیاہ بالوں کے بعد سفید ہونے لگتے ہیں تو بندہ اپنے دل کو ڈھارس دینے کیلئے کہتا ہے کہ یہ تو نزلہ سے بال سفید ہو گئے ہیں اسی طرح بیماری جو کہ موت کا قاصد ہے اس میں بھی سراسر غفلت ہی برتی جاتی ہے۔

یاد رکھیئے! موت اچانک آپ کو روشنیوں سے جگمگاتے کمرے سے اچک کر اور فوم کے آرام دہ گدے سے مزین خوبصورت پلنگ سے اٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے بھری ہوئی خوفناک اندھیری قبر میں سلادے اور آپ چلاتے رہ جائیں اور فریاد کریں کہ یا اللہ عزوجل بس دنیا میں ایک بار پھر بھیج دے اب تو میں کبھی بھی غفلت کا شکار نہیں ہوں گا۔ لیکن اب پچھتانے اور سر پھوڑنے سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ لہٰذا اب تو موقع ہے جلد تر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لیجئے اور آئندہ صلوٰۃ وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کا پکا عزم کر لیجئے یاد رکھیئے جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑ دیتا ہے اس کو رونق المجالس کی روایت کے مطابق دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا' جو کوئی رمضان کا ایک روزہ بغیر اجازت شرعی قضا کر دے اسے نو لاکھ برس دوزخ کی آگ میں جلنا پڑے گا۔ (رسالہ غفلت سے مختصراً)

غفلت کا علاج

غفلت ایک ایسی بیماری ہے کہ اس کا علاج بیمار کے اپنے ہاتھ میں تو ہوتا نہیں اور پھر جب غافل کو اپنی غفلت کا پتہ بھی نہ ہو تو کسی دوسرے سے علاج کیلئے رجوع بھی نہیں کر سکے گا بہر حال ایسے غافلوں کا علاج علماء دین کے ہاتھ میں ہوتا ہے جیسا کہ بچوں کو ہوش سنبھالتے ہی ماں باپ اور استاد کی کوشش سے غافل نہیں ہونے دیا جاتا اسی طرح علماء باعمل کا واعظ آدمیوں کو غافل ہونے سے بچاتا ہے اور انہیں بیدار کئے رکھتا ہے۔

Marfat.com

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ دور حاضرہ میں اب اس طرح کے واعظ کمیاب ہو رہے ہیں اس لئے غفلت کی بیماری زیادہ پھیل گئی ہے اور لوگ اس کے حجاب میں گرفتار ہو گئے ہیں بعض واعظ ان غافلوں سے کچھ کہتے بھی ہیں تو وہ محض زبانی جمع خرچ کرتا ہے یعنی ان کی باتیں صرف زبان ہی سے نکل رہی ہوتی ہیں دل ان کا اپنا بھی حجاب ہی میں ہوتا ہے لہٰذا ان کے واعظ میں نہ کوئی تاثیر ہوتی ہے اور نہ فائدہ؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو غفلت کی خطرناک مرض سے محفوظ فرمائے۔آمین

لمبی امیدوں کے اسباب اور علاج

حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص طویل زندگی کی امیدیں اپنے دل میں رکھتا ہے تو اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں پہلی وجہ تو جہالت اور نادانی کی ہے اور دوسری دنیا کی محبت؟ جب دنیا کی محبت اس کے دل پر غالب آ جاتی ہے تو وہ موت کو اپنا دشمن تصور کرنے لگتا ہے اس لئے کہ یہ اس کے خلاف طبع ہے اور جو چیز انسان کی طبیعت کے موافق نہ ہو وہ اس سے دور رہتا ہے بلکہ وہ اسے ناپسند کرتا ہے اور اپنے آپ کو طرح طرح کے فریب دے کر ہمیشہ ان چیزوں کے سبز باغ دکھاتا رہتا ہے جو موافق طبع ہوتی ہیں وہ اپنے دل میں برابر یہ تصور کیے رہتا ہے کہ زندگی' مال' بیوی' بچے اور اسباب دنیا ہمیشہ قائم اور برقرار رہیں گے اور موت چونکہ اس کے تصور کے خلاف ہے اور اس کی آرزوں کی بھی قاتل ہے لہٰذا اس کو یاد تو درکنار بلکہ اگر کبھی اتفاق سے اس کا خیال بھی آ جائے تو دانستہ طور اسے بھلانے اور دل سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور دل کو تسلی دلاتا ہے ...... ارے تو کس خیال میں پڑ گیا ابھی تو مدتیں پڑی ہیں۔موت کا سامان بھی کر ہی لیں گے کبھی کہتا ہے ذرا بڑھاپا تو آنے دو بڑھاپے میں اللہ اللہ کر لیں گے۔یہ دن تو ابھی کھانے کمانے کے ہیں ان کو موت کے تصور کی بھینٹ کیوں چڑھاتے ہو اور جب بڑھاپا بھی آ چکتا ہے تو کہتا ہے بس ذرا اس مکان کی تعمیر مکمل ہو جائے اور زمین کی آبپاشی کیلئے ذرا پانی کا انتظام ہو جائے تو پھر فراغت اور یکسوئی کے ساتھ

Marfat.com

عبادت کی لذت اٹھائیں گے بس اسی طرح تاخیر کرتا چلا جاتا ہے کہ ایک ایک کام سے دس دس کام نئے نکلتے آتے ہیں۔ بہر حال اس احمق کو اتنا خیال بھی نہیں آتا کہ دنیا کے کاموں سے بھی کبھی فرصت ہوئی ہے' جب تک کہ انہیں خود ترک نہ کر دیا جائے یہاں تک کہ اس کی تاخیر کا سلسلہ بدستور جاری رہتا ہے یہاں تک کہ موت آ لیتی ہے......

اور جہاں تک جہالت اور نادانی کا تعلق ہے وہ یہ کہ آدمی جوانی پر بے حد بھروسہ کرتا ہے گویا یہ مرنے کا دور ہی نہیں' حالانکہ بڑھاپے سے پہلے مرنا کوئی ناممکن بات نہیں ہے کیا آئے دن کئی نوجوان عین شباب میں لقمہ اجل نہیں بن جاتے؟ کیا لاکھوں بچے جوانی تک پہنچنے سے قبل نہیں مر جاتے؟ بلکہ شہروں میں تو بوڑھے آدمی کم ہی دکھائی دیا کرتے ہیں اور ہوتے بھی ہیں تو بہت تھوڑے؟

دوسری نادانی یہ ہوتی ہے کہ جب آدمی تندرست رہتا ہے تو ناگہانی موت کو نہایت بعید بلکہ ناممکن خیال کرتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اگر ناگہانی موت نادر ہے تو ناگہانی علالت یا بیماری تو نادر نہیں ہے کیونکہ بیماری تو ہمیشہ آتی ہی ناگہانی طور پر ہے اور جب بیماری آ جائے تو بحالت بیماری مر جانا تو کوئی نادر چیز نہیں ہے اور یہ جوانی میں بھی عین ممکن ہے بہر حال موت کو ہمیشہ دھوپ کی پابند خیال کرنا چاہیے جو آنکھوں کے سامنے رہتی ہے اسے سایہ مت سمجھئے کہ تمہارے پیچھے پیچھے لگا رہے گا اور تم اس کے ہاتھ میں نہ آ سکو گے یا کہ تمہارے آگے آگے رہے گا اور تم یوں اس سے محفوظ رہو گے۔

علاج

درازی امید کا علاج یہی ہے کہ اس کے اسباب کو دور کر دیا جائے اور اسباب ہم بیان کر چکے ہیں چنانچہ دنیا کی محبت کا علاج اس طریقے سے کریں جو ''جاہ و جلال کی طلب'' کے عنوان میں گزر چکا' بہر حال جو شخص دنیا کی حقیقت سے آگاہ ہو جاتا ہے وہ اس سے محبت کر ہی نہیں سکتا کیونکہ اس پر یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے کہ دنیا کی لذت محض چند روزہ ہے اور موت کے ہاتھوں اسے ختم ہونا ہی ہے اور پھر جو شخص مدت آخرت کی طوالت اور درازی کا دنیوی زندگی کے اختصار و کم مائیگی سے موازنہ کرکے

Marfat.com

حقیقت حال سے آگاہ ہو جائے تو اس پر یہ بات از خود واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا کی خاطر آخرت کا فروخت کر دینا کیسی زبردست نادانی کی بات ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک ہے کہ لوگ سو رہے ہیں موت ان کو بیدار کر دے گی لہٰذا عقل مند وہ شخص ہے کہ موت سے پہلے ہی بیدار ہو جائے نہ کہ موت آ کر اس کو جگائے ورنہ پھر جاگنے کے بعد آدمی کچھ کر نہیں سکے گا۔

دوسرا یہ کہ جہالت کا علاج علم دین سے ہی ممکن ہے اس ضمن میں اہم ترین نکتہ جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ آدمی یہ سمجھ لے کہ موت اس کے اختیار میں نہیں ہے وہ جب چاہے گی آ کر دبوچ لے گی اس طرح جوانی پر اور اسباب دنیا پر بھروسہ کرنا خود ہی اسے ایک حماقت دکھائی دینے لگے گی۔

انسان کی تیس غلطیاں

(۱) اس خیال میں ہمیشہ مگن رہنا کہ جوانی اور تندرستی ہمیشہ رہے گی۔ (۲) مصیبت میں چیخ و پکار اور بے صبری کا مظاہرہ کرنا۔ (۳) اپنی عقل کو سب سے بڑھ کر سمجھنا۔ (۴) دشمن کو حقیر سمجھنا۔ (۵) بیماری کو معمولی سمجھ کر شروع میں علاج نہ کرنا۔ (۶) اپنی رائے پر عمل کرنا اور دوسروں کے مشوروں کو ٹھکرا دینا۔ (۷) کسی کو بار بار آزما کر بھی اس کی چاپلوسی میں آ جانا۔ (۸) بیکاری میں خوش رہنا اور روزی کی تلاش نہ کرنا۔ (۹) اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اسے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کرنا۔ (۱۰) آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا۔ (۱۱) لوگوں کی پریشانیوں میں شریک نہ ہونا اور ان سے امداد کی امید رکھنا (۱۲) ایک دو ہی ملاقات میں کسی شخص کی نسبت کوئی اچھی یا بری رائے قائم کر لینا۔ (۱۳) والدین کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے خدمت کی امید رکھنا۔ (۱۴) کسی کام کو اس خیال سے ادھورا چھوڑ دینا کہ پھر کسی وقت مکمل کر لیا جائے گا۔ (۱۵) ہر شخص سے بدی کرنا اور لوگوں سے اپنے لئے نیکی کی توقع کرنا۔ (۱۶) غافلوں کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا۔ (۱۷) کوئی عمل صالح کی تلقین کرے تو اس پر دھیان نہ دینا۔ (۱۸) خود حرام و حلال کا خیال نہ رکھنا اور

Marfat.com

دوسروں کو بھی اس راہ پر لگانا۔ (۱۹) جھوٹی قسم کھا کر یا جھوٹ بول کر اپنی تجارت کو فروغ دینا۔ (۲۰) علم دین اور دینداری کی عزت سے نہ سمجھنا۔ (۲۱) خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا۔ (۲۲) فقیروں اور سائلوں کو اپنے دروازہ سے دھکا دے کر بھگا دینا۔ (۲۳) ضرورت سے زیادہ بات چیت کرنا۔ (۲۴) اپنے پڑوسیوں سے بگاڑ رکھنا۔ (۲۵) بادشاہوں اور امیروں کی دوستی پر اعتبار کرنا۔ (۲۶) خواہ مخواہ کسی کے گھریلو معاملات میں دخل دینا۔ (۲۷) اپنی اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنا ان کو ٹی وی یا وی سی آر فراہم کرنا۔ (۲۸) تین دن سے زیادہ کسی کا مہمان بننا۔ (۲۹) اپنے گھر کا بھید دوسروں پر ظاہر کرنا۔ (۳۰) ہر شخص کے سامنے اپنے دکھ اور درد کا اظہار کرنا۔

گناہوں کے روحانی نقصانات

تنبیہ الرجال میں بزرگوں کے اقوال نقل ہیں کہ گناہ کرنے میں دس نقصان ہیں۔

۱- جب کوئی بندہ بدی یا گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے حتیٰ کہ اسی طرح مسلسل گناہوں سے اس کا دل بالکل سیاہ اور تاریک ہو جاتا ہے پھر نیک کاموں کی طرف اس کی رغبت ختم ہو جاتی ہے اور یہ کتنا بڑا روحانی نقصان ہے۔

۲- دوسرا یہ کہ گناہ کی وجہ سے اپنے پروردگار عزوجل کو ناراض کرتا ہے جس کو ہر وقت اس پر قدرت حاصل ہے۔

۳- ایسے شخص کو خوش کرتا ہے جو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل اور قابل نفرت ہے یعنی شیطان جو اس کا دشمن بھی ہے اور خدا عزوجل کا بھی۔

۴- نہایت اچھے مقام یعنی جنت سے دور جا پڑتا ہے۔

۵- بہت برے مقام یعنی دوزخ کے قریب ہو جاتا ہے۔

۶- اس نے ایسے آدمی پر ظلم کیا جو اسے کو سب سے زیادہ پیارا ہے۔ یعنی خود اپنے آپ پر۔

Marfat.com

۷- اپنے آپ کو اس نے ناپاک کر لیا حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو پاک و صاف پیدا کیا تھا۔

۸- اپنے ایسے ساتھیوں کو تکلیف پہنچائی جو اس کو کبھی تکلیف نہیں دیتے یعنی وہ فرشتے جو اس کے محافظ ہیں۔

۹- اپنی گنہگاری پر زمین اور آسمان' دن اور رات کو گواہ بنایا اور انہیں تکلیف پہنچائی۔

۱۰- پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کو غمگین کیا۔ نیز ان تمام مخلوقات خواہ انسان ہوں یا غیر انسان کی خیانت کی انسانوں کی خیانت یہ ہے کہ اگر کسی معاملہ میں اس سے گواہی لینے کی ضرورت پڑے تو گناہوں کی وجہ سے اس کی گواہی قبول نہ کی جائے گی اور دیگر مخلوقات کی خیانت یہ ہے کہ آدمی کی سیاہ کاریوں کی وجہ سے تمام مخلوق پر آسمان کی بارش بند ہو جاتی ہے۔

لہٰذا ہر انسان کو بری عادتوں اور گناہوں سے بچنا چاہیے کیونکہ گناہ کرنے سے اپنی ہی جان پر ظلم کرنا ہے۔ لوگوں میں یہ عادت اکثر پائی جاتی ہے کہ وہ نیک کام بھی کر لیتے ہیں اور پھر گناہ بھی ساتھ ساتھ کرتے چلے جاتے ہیں جیسے لوگ کہتے ہیں کہ نماز اپنی جگہ اور فلم اپنی جگہ' لیکن نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ گناہ کو عملی زندگی سے ترک کیا جائے۔

گناہوں کے دنیوی نقصانات

بری عادتوں اور گناہوں سے آخرت کا نقصان اور عذاب جہنم کی سزاؤں اور قبر میں طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہونا اس کو تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھیئے گناہوں کی نحوست سے آدمی کو دنیا میں بھی طرح طرح کے نقصان پہنچتے رہتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

۱- روزی میں برکت زائل ہو کر کم ہو جاتی ہے۔ (۲) دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری یا سستی پیدا ہو کر صحت کا خراب ہو جانا۔ (۳) لوگوں کی نظروں

Marfat.com

میں ذلیل و خوار ہو جانا۔ (۴) عقل میں فتور پیدا ہو جانا۔ (۵) عبادت سے محروم ہو جانا۔ (۶) ہر وقت دل کا پریشان رہنا۔ (۷) کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی آ جانا۔ (۸) نعمتوں کا چھن جانا۔ (۹) اچانک لا علاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا۔ (۱۰) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا۔ (۱۱) چہرے سے ایمان کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہونا۔ (۱۲) شرم و حیا کا جاتا رہنا۔ (۱۳) بلاؤں کا ہجوم (۱۴) عمر کا گھٹ جانا۔ (۱۵) ہر طرف سے ذلتوں' رسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہونا۔ (۱۶) مرتے وقت زبان سے کلمے کا جاری نہ ہونا' وغیرہ وغیرہ۔

روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زلزلہ کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا لوگ زنا کو امر مباح کی طرح بے باکی سے کرنے لگتے ہیں شرابیں پیتے ہیں' باجے بجاتے ہیں' اللہ تعالیٰ کو آسمان پر غیرت آتی ہے زمین کو حکم ہوتا ہے' ان کو ہلا ڈال۔ (ابن ابی الدنیا)

گناہوں کے میڈیکل نقصانات

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ گناہ سے پریشانی' تذبذب اور نفسیاتی امراض پیدا ہو جاتے ہیں در اصل گناہ سے خون میں ہسٹامین کی زیادتی ہو جاتی ہے جن سے برین سیل بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور انسان بے شمار مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے بعض گناہوں کی نحوست کے اثرات ذہنی بیماریوں کی شکل میں سامنے آتے ہیں اور بعض کے جسمانی بیماریوں کی صورت میں اور بعض گناہوں کی نحوست سے جسم میں درد' تکان اور بے چینی محسوس ہوتی ہے جسم کے عضلات کھینچے جاتے ہیں دماغ بوجھل بوجھل اور ہاتھ پاؤں میں کمزوری آ جاتی ہے۔ گناہوں کی وجہ سے خوف' گھبراہٹ' مایوسی' چڑچڑاپن اور وحشت ناک خواب وغیرہ آنے لگتے ہیں اور ہاضمہ خراب اور نیند کم آتی ہے رنگ زرد اور پیلا ہو جاتا ہے نظر کمزور ہو جاتی ہے چکر آنے لگتے ہیں اور تھوڑا سا کام کرنے سے دماغ تھک جاتا ہے پڑھنے لکھنے کو دل نہیں چاہتا بعض اوقات اعصابی

Marfat.com

اور جنسی کمزوری آ گھیرتی ہے پھر ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکروں میں پھنس کر جیب کا صفایا بھی ہو جاتا ہے۔

گناہ کے اثرات چہروں پر ظاہر ہوتے ہیں جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کا دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے پھر دل کی تاریکی انسان کے چہرے پر ظاہر ہوتی ہے اور گناہوں کی سیاہی اور چہرے کی سیاہی کا مشاہدہ معاشرے کے ایسے لوگوں کے چہروں پر بآسانی نظر آتا ہے جو لوگ عشق و محبت اور نفسانی جذبات اور فحاشی کا شکار ہوتے ہیں ان کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اکثر نمایاں ہو جاتے ہیں اور ٹیلی ویژن اور فلم بینی کے اثرات بھی خاصے ہیں آنکھوں پر جب گناہگاری کے اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں تو چہرے کا باقی حصہ بھی اثرات قبول کرتا ہے اور انسان کے ماتھے پر سیاہی نمایاں ہونی شروع ہو جاتی ہے اور جوں جوں انسان گناہوں سے مزید آلودہ ہوتا جاتا ہے اس کے چہرے پر سیاہی بھی نمایاں ظاہر ہو جاتی ہے خاص کر جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے' زنا کرنے اور حرام کھانے' بددیانتی کرنے اور غیبت کرنے والوں کے چہروں پر یہ اثرات بہت نمایاں ہوتے ہیں۔

اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے چہرے اس سیاہی سے بالکل مبرا ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کو اللہ عزوجل کی رحمت کا نور نمایاں نظر آتا ہے اور اگر ان کو گنہگاروں میں کھڑا کر دیا جائے تو وہ نمایاں نظر آئیں گے وہ پیر جنہوں نے صرف ظاہر داری کا لبادا اوڑھا ہو اور روحانیت ان کے پاس نہ ہو تو ان کے چہروں پر بھی عام دنیا داروں کی طرح گناہوں کی سیاہی نظر آتی ہے گناہ کرنے والا خواہ کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو مگر اس کے چہرے پر کبھی نورانی رونق نظر نہیں آتی۔

گناہ دل میں بزدلی بھی پیدا کرتا ہے اور گناہ کرنے والے حقیقی قوت سے خالی ہوتے ہیں اگرچہ گناہ کرنے والے ظاہراً بڑی دلیری کا کام کرتے ہیں مگر وہ سب کچھ شیطانیت کے اکسانے پر ہوتا ہے مگر اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے مقابلے میں ان کو راہ حق پر استحکام حاصل نہیں ہوتا کیونکہ استحکام کا سارا دارومدار نیک کام کرنے' گناہوں سے بچنے' عبادات میں کثرت کرنے اور نیت کو درست رکھنے پر ہے۔ مگر اس کے برعکس

Marfat.com

نیک کاموں سے جی چرانے' برے کاموں پر ڈٹے رہنا اور ہر وقت گناہوں میں مصروف رہنے کی وجہ سے انسان کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

دل کی کمزوری جسم کے دوسرے اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گناہ سے انسان میں حوصلہ اور ہمت کم ہو جاتی ہے جرات اور دلیری دُور بھاگتی ہے نا امیدی اور بزدلی آ جاتی ہے لیکن گناہ سے بچنے والے نیک لوگوں کا دل مضبوط ہوتا ہے ان میں بے پناہ ہمت اور حوصلہ ہوتا ہے ان کے عزم پتھر کی چٹانوں کی طرح ہوتے ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان' بزرگان دین' صوفیائے عظام جسمانی لحاظ سے عام انسانوں ہی کی طرح تھے بلکہ بعض حالات میں ان سے بہت دبلے پتلے اور کمزور ہوتے تھے۔ ان میں قوت ایمانی اور گناہوں سے بچنے کے سبب اتنی دلیری اور حوصلہ تھا کہ انہوں نے بڑی بڑی سلطنتوں کے تختے الٹ دیئے بڑے بڑے جابر حاکموں کے سامنے کلمہ حق سنایا ان کی کامیابی کا راز صرف یہی تھا کہ یہ لوگ گناہوں سے بچے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری میں اپنی زندگی بسر کی۔

لیکن آہ! آج مسلمان قوم دن رات لاتعداد گناہوں میں مبتلا ہے اور انسانیت سوز مظالم میں ڈوبی ہوئی ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نافرمانی اور سرکشی کو چھوڑ کر متقی اور پرہیز گار بنیں کیونکہ اللہ کے بندے ہمیشہ بہادر اور غیور ہوتے ہیں۔

گناہوں کا کامیاب علاج

تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا حضرت؟ میں گناہوں کا مریض ہوں میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیئے ہیں میرے لئے کوئی علاج تجویز فرمایئے تا کہ میں گناہوں اور بری عادتوں سے شفاء پا سکوں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تو مجھ سے چھ نسخے حاصل کر کے ان کو اپنے علاج میں لائے گا تو ضرور شفاء پاؤ گے اور اس کے بعد بھی تم کبھی بیمار نہیں ہوسکو گے۔

Marfat.com

۱- آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پہلا نسخہ یہ ہے کہ جب تم گناہ کرو تو خدا عزوجل کا رزق نہ کھانا اس نے عرض کیا جب رازق وہی ہے تو پھر کہاں سے کھاؤں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ بات اچھی نہیں کہ جس کا رزق کھائے پھر اس کی نافرمانی کرے۔

۲- دوسرا آپ کیلئے نسخہ یہ ہے کہ اگر تو گناہ کرنا چاہتا ہے تو اللہ عزوجل کی زمین سے باہر نکل جایا کرو۔ اس شخص نے عرض کی کہ مشرق' مغرب' شمال' جنوب' سب کا مالک اللہ ہے آخر میں کہاں جا سکتا ہوں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بات اچھی نہیں کہ تم اس کے ملک میں رہو اور پھر اسی کی نافرمانی بھی کرو۔

۳- تیسرا نسخہ آپ نے اس کیلئے یہ تجویز فرمایا کہ جب تو گناہ کرنا چاہے تو ایسی جگہ جا کر کرو جہاں تم کو خدا دیکھ نہ سکے اس شخص نے جواب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ حاضر و ناضر ہے وہ تو دل کی پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ بات اچھی نہیں کہ تو اُس کو حاضر و ناضر بھی جانے اور پھر بے دھڑک ہو کر گناہ بھی کرے۔

۴- چوتھا نسخہ آپ نے اس کیلئے یہ بتایا کہ جب ملک الموت علیہ السلام تیری روح قبض کرنے کیلئے آئیں تم اس سے کہہ دینا کہ مجھے توبہ کرنے کی مہلت دے اس آدمی نے جواب دیا یا حضرت' وہ میری بات کیسے قبول کرے گا جب کہ موت کا تو ایک وقت مقرر ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اگر تجھ کو یہ اختیار نہیں کہ توبہ کیلئے مہلت حاصل کر سکو تو ابھی اس وقت کو غنیمت کیوں نہیں سمجھتا اور ملک الموت کے آنے سے پہلے توبہ کیوں نہیں کر لیتا۔

۵- پانچواں علاج جو آپ نے فرمایا کہ جب تیرے پاس قبر میں منکر نکیر آئیں تو ان کو اپنے پاس سے بھگا دینا اس نے عرض کی کہ بھلا مجھ میں اتنی طاقت کہاں ہے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اگر تیرے پاس یہ طاقت نہیں تو ان سوالات کے جوابات دینے کیلئے ابھی سے ان کی تیاری کیوں نہیں کر لیتا۔

Marfat.com

۶۔ چھٹا علاج آپ نے یہ تجویز فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہو گا کہ گناہگاروں کو دوزخ کی طرف لے جاؤ اس وقت تم اکڑ جانا کہ میں نہیں جاتا اس نے عرض کی حضور! میرے کہنے کا کیا ہے وہ مجھے زبردستی گھسیٹ کر لے جائیں گے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو تم گناہوں سے باز کیوں نہیں آتے۔

اس شخص پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ان مدنی نسخوں کا اس قدر اثر ہوا کہ زاروقطار رونے لگا اور اسی وقت سچے دل سے توبہ کی اور مرتے دم تک اس پر قائم رہا۔

روحانی غذا و دوا

جس طرح جسمانی پرورش کے لیے غذا کی ضرورت ہے لیکن اگر جسم کو غذا مہیا نہ کی جائے تو یہ کمزور اور آخر کار مردہ ہو جائے گا اس طرح عبادت روح کی غذا ہے جس سے تذکیہ اور اس کی پرورش ہوتی ہے اس کے بغیر روحانی زندگی اور بقا ممکن ہی نہیں۔

جس طرح مضر اور ناقص غذا سے جسمانی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اسی طرح گناہوں اور بدیوں سے انسان روحانی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

روحانی مریض کے دل میں عبادت اور نیک کاموں کی خواہش پیدا ہی نہیں ہوتی جس طرح شدید بخار میں عمدہ سے عمدہ کھانے کو بھی مریض کا دل نہیں چاہتا بعض اوقات متلی کا خدشہ ہو جاتا ہے اور اس نفرت کا سبب اندرونی مرض ہے کھانا نہیں کیونکہ کھانا تو ویسے ہی لذیذ ہے جیسے پہلے تھا اس طرح روحانی بیماریوں کی وجہ سے عبادت کو دل نہیں چاہتا۔ فی زمانہ جسمانی مریضوں کے مقابلہ میں روحانی مریض بہت زیادہ نظر آتے ہیں۔

عبادت غذا بھی ہے اور روحانی بیماریوں کی دوا بھی اور تخلیق انسانی کا خاص مقصود بھی چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

(۱) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (پ ۲۷ ع ۲) ترجمہ میں نے

Marfat.com

جن اور آدمی اپنے ہی لیے بنائے کہ میری بندگی کریں۔ (کنز الایمان)

(۲) قُلْ مَا یَعْبَؤُبِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآءُ کُمْ (پ ۱۹ ع ۴) ترجمہ تم فرماؤ تمہاری کچھ قدر نہیں میرے رب کو یہاں اگر تم اسے نہ پوجو (کنز الایمان)

معلوم ہوا کہ ہم بندوں پر اللہ عزوجل کی بندگی لازم ہے ہمیں بندگی ہی کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے اگر بندگی کریں گے تو دنیا میں قبر میں' حشر میں ہر جگہ عزت پائیں گے ورنہ دونوں جہاں میں بے عزتی' بے قدری' ذلت و رسوائی کے سوا کچھ میسر نہ ہوگا'

زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی' شرمندگی

اقسام گناہ

کبیرہ گناہ کے بارے میں جاننا ہر شخص کیلئے ضروری ہے عام انسانوں میں کبیرہ اور صغیرہ گناہوں میں امتیاز کرنا ذرا مشکل مسئلہ ہے اور کبیرہ گناہوں سے توبہ کی جائے تو بہت سے صغیرہ گناہ اللہ عزوجل معاف فرما دیتا ہے کبیرہ گناہوں کی درج ذیل اقسام ہیں۔

۱- اعتقادی کبیرہ گناہ

پہلی قسم کے اعتقادی گناہ کبیرہ وہ ہیں جن کا تعلق انسان کے عقائد سے ہے اور عقائد کا مرکز انسانی دل ہے اگر انسان کے دل میں اللہ عزوجل کی ذات کو معبود نہ ماننے کا عقیدہ ہو یا صفات الٰہی عزوجل کا انکار ہو یا ذات و صفات میں کسی اور کو شریک ٹھہرانے کا مادہ ہو تو یہ سب سے بڑا گناہ ہے جسے کفر اور شرک کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا یا اللہ عزوجل کے عذاب کا انکار کرنا یا آخرت کے حساب و کتاب کا انکار کرتے ہوئے خود ہی کہنا کہ میں تو بخشا ہوا ہوں توحید کے بعد ملائکہ' نبوت' رسالت' جنت دوزخ یوم آخرت موت' جزا سزا کی حقیقت کے بارے میں دل سے یقین قائم نہ کرنا یا شک کا اظہار کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ چنانچہ اعتقادی لحاظ سے نیتاً گناہ سے بچنا

Marfat.com

ضروری ہے لہٰذا اپنے اعتقاد میں ایسے مشتبہ خیالات کو جگہ نہیں دینی چاہیے جن کی بناء پر انسان سے اعتقادی گناہوں کے ہونے کا خطرہ ہو۔

۲- قولی گناہ کبیرہ

عقائد کے بعد وہ گناہ ہیں جن کا تعلق انسان کے قول سے ہے' انسان کی زبان سے اگر ایسے الفاظ نکلیں' جن کو اللہ تعالیٰ نے نہ نکالنے کا حکم دیا ہے تو وہ گناہ کبیرہ ہو جائیں گے۔ قوت گویائی یعنی زبان سے بولنے کی قوت ایک لازوال نعمت ہے اور اسی نعمت کی بناء پر حضرت انسان دوسری مخلوقات سے بلند و برتر ہے چنانچہ انسان کا یہ فرض ہے کہ انسان اپنی زبان سے ایسی گفتگو نہ کرے جس کو اللہ عزوجل نے روک دیا ہے اور گناہ قرار دیا ہے بلکہ انسان کے ذمے لازم ہے کہ وہ اپنی زبان کو اللہ عزوجل کی قائم کردہ حدود کے اندر استعمال کرے چنانچہ ایسے گناہ جو انسان کی زبان کی قوت گویائی سے تعلق رکھتے ہیں قولی گناہ کہلاتے ہیں۔

زبان سے متعلق قولی گناہوں میں سب سے بڑا قولی گناہ جھوٹ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قطعاً پسند نہیں فرمایا' جھوٹ ایک ایسا گناہ ہے جو انسانی عظمت پر ایک سیاہ دھبہ ہے جس قوم میں جھوٹ کی عادت ہو اس کی بنیاد کھوکھلی ہو جاتی ہے جھوٹ کی بجائے سچ بولنا انسان کا فرض ہے جو نہ صرف گناہ سے بچاتا ہے بلکہ ثواب کا مستحق بھی ٹھہراتا ہے جھوٹی گواہی دینا اور سچی گواہی کو چھپانا' جھوٹی قسمیں کھانا' غیبت کرنا' چغلی کھانا' گالی دینا' وعدہ خلافی' جادو کرنا یا کسی پر بہتان تراشی کرنا سب قولی گناہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

۳- فعلی گناہ کبیرہ

یہ وہ کبیرہ گناہ ہیں جن کا تعلق انسان کے عملی فعل سے ہے قرآن اور سنت نے ان کی مذمت کی ہے اور ان سے بچنے کی تاکید کی ہے ان میں ایسے گناہ ہیں جن کا تعلق انسان کے مختلف اعضاء سے ہے جن سے وہ گناہ سرزد ہوتے ہیں یہ گناہ حسب ذیل ہیں۔

Marfat.com

پیٹ سے متعلق گناہ

یہ وہ گناہ ہیں جن کا تعلق ایسی اشیاء کے کھانے سے جنہیں شریعت نے منع کیا ہے مثلاً شراب نوشی اس میں ہر نشہ آور چیز داخل ہے۔ یتیم کا مال ظلم سے ہضم کر جانا' سود کھانا' جوئے کا مال کھانا وغیرہ۔

شرمگاہ سے متعلق گناہ

یہ وہ گناہ ہیں جن کا تعلق نفسانی خواہشات سے ہے ان میں زنا' لواطت یا کسی اور غیر فطری فعل سے جماع کرنا شامل ہے۔

ہاتھوں سے متعلق گناہ

ہاتھوں سے سرزد ہونے والے گناہوں میں قتل' چوری' ڈاکہ' رشوت' کم تولنا' ملاوٹ' بے ایمانی اور خیانت شامل ہیں۔

پاؤں سے متعلق گناہ

کفار کے مقابلہ میں میدان جنگ سے پیٹھ دکھا کر بھاگنا یعنی اس حالت میں بھاگ جائے کہ ایک مسلمان' دو کافروں کے مقابلہ سے' دس مسلمان بیس کافروں کے مقابلہ سے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کفار مقابلہ میں مسلمانوں سے دوگنے سے زیادہ ہوں تو بھاگنا کبیرہ گناہ نہیں۔

پورے جسم سے متعلق گناہ

ماں باپ کی نافرمانی کرنا ان کے حقوق کو پامال کرنا' اگر بھوکے ہوں تو ان کو کھانا نہ پیش کرنا اور برا بھلا کہہ کر تکلیف پہنچانا۔ اگر کوئی چیز طلب کریں تو باوجود استطاعت کے انکار کرنا۔

Marfat.com

گناہ صغیرہ

صغیرہ گناہ بے شمار ہیں اور ان کی کوئی مقررہ تعداد نہیں ہے شرعی توثیق اور بصیرت سے ان کی شناخت کی جاتی ہے اور شریعت کا مقصد بھی صرف یہی ہے کہ انسان گناہوں کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔ بہر حال ہر وہ امر مانع جو برائی اور بدی کے زمرے میں آتا ہو اور شریعت اسلامیہ میں اس سے بچنے کا حکم ہو گناہ صغیرہ ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ تمام کبیرہ گناہوں کے علاوہ جتنے بھی گناہ ہیں وہ صغیرہ ہیں۔

بہر حال گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ دونوں قسم کے گناہ سے بچنا لازمی ہے کہ نا معلوم کون سا گناہ ہماری پکڑ کا سبب بن جائے اور ہم اللہ عزوجل کے قہر و غضب کا شکار ہو جائیں۔ لہٰذا ہمیں ہر گناہ کے ارتکاب سے بہت بہت ڈرنا چاہیے۔ اگر خدانخواستہ کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً سچی توبہ کر کے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں معافی طلب کرنی چاہیے۔ عام صغیرہ گناہ یہ ہیں کسی نامحرم عورت کو ارادۃً دیکھنا' امرد کو بنظر شہوت دیکھنا' اس کا بوسہ لینا اس کے ساتھ لیٹنا مگر جماع نہ کرنا' گانے باجے سننا' فلم بینی کرنا' فحش لٹریچر کا مطالعہ کرنے' عریانی کو فروغ دینا' کسی کو برا بھلا کہنا' خواہ مخواہ مارنا' جانور کو ایذا دینا' وغیرہ سب گناہ صغیرہ ہیں۔

یاد رکھیے صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے سے آدمی کبیرہ گناہ کا مرتکب بن جاتا ہے لہٰذا کسی گناہ کو بھی ہرگز معمولی نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک گناہ کو انسان حقیر یعنی چھوٹا تصور کرتا ہے مگر اللہ عزوجل کے ہاں وہ بڑا ہوتا ہے اور بعض اوقات بندہ اس کو بڑا جانتا ہے لیکن اللہ عزوجل کے ہاں وہ چھوٹا ہوتا ہے بہر حال معمولی سے گناہ کو بھی بڑا سمجھنا خوف خدا اور ایمان کی سلامتی کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ جذبہ گناہ کی تاریکی سے دل کو بچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس کے برعکس گناہ کو حقیر اور معمولی خیال کرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دل کو گناہ کے ساتھ انس اور لگاؤ پیدا ہو چکا ہوتا ہے اور یہ دلیل اس امر کی ہوتی ہے کہ دل کا گناہ کے ساتھ قریبی رشتہ ہے اور دونوں کی باہمی

Marfat.com

نسبت پختہ ہو چکی ہے اس لئے ہر امر متعلق تو دل ہی سے ہے اور جس شے کی تاثیر کو دل قبول کرے اس کا نتیجہ اسی کے مطابق برآور ہو کر رہتا ہے۔ پس اگر دل کو گناہ ہی مرغوب ہو تو وہ گناہ کے ارتکاب سے خوشی محسوس کرے گا۔ بعض نادان لوگ انتہائی خوشی اور ہنس ہنس کر گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں ان کیلئے یہ روایت باعث عبرت ہے۔ ”جو کوئی ہنس ہنس کر گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا دوزخ میں داخل ہو گا۔“

لوگ توبہ کیوں نہیں کرتے؟

جو لوگ توبہ نہیں کرتے؟ وہ یہ سوچیں اور اس حقیقت سے آگاہی حاصل کریں کہ آخر وہ کون سی وجوہات ہیں جنہوں نے ان کو گناہ پر اس قدر مصر کر رکھا ہے کہ توبہ کی طرف ان کا دھیان جاتا ہی نہیں؟ یاد رکھیئے وہ پانچ اسباب ہیں جو ان کو بدبختی کا سامان فراہم کر رہے ہیں ساتھ ہر ایک کا علاج بھی موجود ہے۔ (بات صرف عمل کرنے کی ہے)

پہلا سبب: یہ ہے کہ آخرت پر شاید ان کا ایمان نہ ہو یا اس کے بارے شک وشبہ میں گرفتار ہوں۔

دوسرا سبب: یہ ہوسکتا ہے کہ شہوتوں اور خواہشات نے کچھ اس طرح مغلوب کر رکھا ہو کہ ان کے ترک کرنے کی ہمت ہی جواب دے چکی ہو۔ دنیوی لذتیں اس قدر اس کے نفس پر مسلط ہو چکی ہوں کہ آخرت کا خوف اور خطرہ اس کے دل سے رخصت ہو چکا ہو۔

تیسرا سبب: یہ ہوتا ہے کہ آخرت کا تو فقط وعدہ ہی ہے جب کہ دنیا نقد ہے اور آدمی کا رجحان فطری طور پر نقد کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور جو اُدھار ہے یعنی جس کا فقط وعدہ ہے وہ آنکھوں سے اوجھل ہے اور جو چیز آنکھوں سے دُور ہو وہ دل سے لامحالہ دُور ہو جایا کرتی ہے۔

چوتھا سبب: یہ ہوتا ہے کہ مومن تائب ہونے کا ارادہ ہمیشہ رکھا کرتا ہے لیکن تساہل

Marfat.com

اور تاخیر سے کام لیتا ہے (جیسا کہ انسان کی سرشت میں داخل ہے) اور یہی کہے جاتا ہے۔ کہ کل توبہ کرلوں گا بس ایک یہ خواہش پوری کرلوں۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے ارماں میرے لیکن پھر بھی کم نکلے

پانچواں سبب: یہ خیال کرتا ہے کہ کیا گناہ لازمی طور پر دوزخ ہی میں لے جائے گا کیونکہ اللہ عزوجل اپنی رحمت سے بخش سکتا ہے کہ یہی اس کی رحیمی وکریمی ہے۔ چنانچہ کوئی بھی خواہش جب غلبہ اختیار کرتی ہے تو اسے روکنے کے بجائے کہتا ہے...... اللہ معاف کرنے والا ہے جہاں اتنے گناہ معاف ہو گئے وہاں یہ بھی بخش دے گا اور یوں نیکی کے بجائے بدی کے عوض رحمت الٰہی کی امیدیں باندھے رہتا ہے۔

علاج: اب جہاں تک پہلے سبب کا تعلق ہے یعنی آخرت پر ایمان ہی نہ رکھنے کا تو اس کے بارے آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں لیکن وہ شخص جو آخرت کو اُدھار اور دنیا کو نقد سمجھتا ہے اور اس کو چمٹے رہنے پر مصر ہے اور آخرت کو دل سے محض اس لئے دُور کیئے ہوئے ہے کہ وہ آنکھوں سے دُور ہے تو ہم کہنا چاہتے ہیں اور یہی اس کا علاج بھی ہے کہ وہ یوں سمجھ لے کہ جو چیز آنے والی ہے یعنی آخرت وہ آنے والی نہیں بلکہ آچکی ہے اور اتنی سی کسر باقی ہے کہ اس کی آنکھیں بند ہوں اور وہ اس دنیا سے خود بھی اوجھل ہو جائے اور یوں وہ اُدھار نقد کی صورت اختیار کرلے! اور پھر یہ چیز (موت) عین ممکن ہے کہ واقعی آج وقوع پذیر ہو جائے اور یہ اُدھار آج ہی نقد ہو جائے اور جسے اس نے نقد سمجھ رکھا ہے وہ خواب وخیال ہو کر رہ جائے۔

دوسرے سبب کا علاج یہ ہے کہ جو شخص ترک لذت کی تاب نہیں لاسکتا اسے یہ سوچنا چاہیے کہ اگر ذرا سی چیز یہ برداشت نہیں کرسکتا تو کل کو دوزخ کی آگ کو کیسے برداشت کر سکے گا اور جنت کی لذتیں (تصور میں لاکر) وہ کس طرح ضائع ہوتیں دیکھ سکے گا جو شخص دنیا کی گھٹیا لذتیں ترک نہیں کرسکتا وہ بہشت کی لذتوں پہ کیسے کیسے نہ للچائے گا اور اس وقت اس پر کیا گزرے گی۔

Marfat.com

اور اس بات کو بھی ذرا سوچنا چاہیے کہ بیماری کی حالت میں ٹھنڈا پانی سب سے بڑی نعمت معلوم ہوتی ہے اور وہ بہت ہی اچھا لگتا ہے لیکن اگر کوئی طبیب کہہ دے کہ یہ ٹھنڈا پانی نقصان دہ ہے تو بیمار اپنی تمام خواہش کے باوجود اسے ترک کر دیتا ہے کیونکہ اس طرح اسے شفاء کی امید ہوتی ہے تو پھر اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق کیا ترک شہوت اس سے زیادہ ضروری نہیں ہے جب کہ ان سے ابدی بادشاہی کی امید کی جاسکتی ہو۔

اور جو شخص توبہ میں تاخیر سے کام لے رہا ہو اس کو غور کرنا چاہیے کہ آخر یہ کس خوش فہمی میں گرفتار ہے؟ آج کے بجائے کل کے انتظار میں کیوں ہے؟ کیا عجب کہ کل کا دن اسے دیکھنا نصیب ہی نہ ہو اور آج ہی پیغام اجل آ پہنچے؟ اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اہل دوزخ میں سے دہائی دینے والے بیشتر وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے توبہ میں تاخیر سے کام لیا ہوگا۔

پانچویں سبب کا علاج یہ ہے کہ جو شخص اپنی مسلمانی پر تکیہ کیے ہوئے ہو اور سمجھے میں مومن ہوں لہٰذا اسے کیا ڈر ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا تو ایسے شخص سے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ معافی شاید نہ ہی ملے اور اگر واقعی نہ ملی؟ اور تو اُس احمقانہ بھروسے پر عبادت ترک کیے رکھے اور ایمان کا درخت کمزور ہو جائے اور موت کے وقت سکرات کی آندھی کا ایک ہی جھونکا اسے جڑ سے اکھاڑ کر دُور پھینک دے کیونکہ ایمان کا درخت جو غذا حاصل کرتا ہے وہ عبادت کے پانی سے حاصل کرتا ہے اور اسی سے اس کی نشوونما ہوتی ہے اسی سے یہ مستحکم و مضبوط ہوتا ہے اور اسے پانی سے محروم رکھیں گے تو اس کا کمزور ہو جانا ایک قدرتی امر ہے بلکہ جس شخص کے گناہ زیادہ اور عبادت کم ہو تو اس کا ایمان اس بیمار شخص کی طرح ہے جس کی بیماری خطرناک صورت اختیار کر چکی ہو اور ہر لحظہ ہلاکت کا امکان قوی تر ہوتا جا رہا ہو اور ایسا شخص اگر اپنا کمزور اور ضعیف ایمان ساتھ لے بھی جائے تو کیا ہوگا؟ یہ خیر درست ہے کہ امکان اس بات کا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اس کی تمام کمزوریوں کے باوجود اسے بخش دے لیکن یہ بھی تو عین

Marfat.com

ممکن ہے کہ وہ معاف نہ کرے اور مبتلائے عذاب کر دے کیونکہ رحمت کا بطور استحقاق تم مطالبہ تو نہیں کر سکتے لہٰذا عبادت ترک کرنا اور غفلت کو اپنا شعار بنائے رکھنا تو سراسر حماقت اور بے معنی ہے۔

اقسام توبہ

حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ چھ قسم کی ہے اول دل کی توبہ دوسری زبان کی توبہ تیسری کان کی توبہ چوتھی ہاتھ کی توبہ پانچویں پاؤں کی توبہ اور چھٹی نفس کی توبہ۔

دل کی توبہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ کو جب تک دل سے تسلیم نہیں کرو گے اور زبان سے توبہ کا اقرار نہ کرو گے تو توبہ درست نہ ہو گی اس لئے کہ جب تک کوئی دل کو دنیا اور اس کی لذتوں اور لہو ولعب کی گندگیوں سے صاف نہ کرے اور سچائی کے ساتھ ان معاملات سے تائب نہیں ہوگا اس کی توبہ صحیح نہ ہو گی جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

"اے ایمان والو! توبہ کرنے میں عجلت کرو اور جب توبہ کر لو تو ہمیشہ اپنے خدا کی طرف متوجہ رہو یعنی ہمیشہ توبہ نصوح کرو۔"

اور توبہ نصوح سے مراد یہی دل کی توبہ ہے جب دل کو تم نے ان دنیوی برائیوں سے صاف کر دیا تو یہ توبہ ہو گی اور پھر تم متقیوں کے برابر ہو جاؤ گے جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا اس نے گناہ کیا ہی نہیں اسی وجہ سے متقی اور تائب ایک صف میں آ جاتے ہیں اور اصل توبہ دل کی ہے اگر زبان سے سو بار بھی توبہ توبہ کر لو مگر جب تک دل سے اس کی تصدیق نہ ہو گی توبہ ہرگز قبول نہ ہو گی۔

زبان کی توبہ

زبان کی توبہ یہ ہے کہ ہر نا مناسب کلمہ سے زبان کو دور رکھیں فضول اور بے ہودہ

Marfat.com

گفتگو اور فحش کلامی سے توبہ کریں دوسری صورت یہ ہے کہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھیں اور قبلہ رو بیٹھ جائیں اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کریں کہ اے اللہ میری اس زبان کو بری بات کہنے سے باز رکھ اور اس کی توبہ قبول فرما۔ پھر آپ اس پر ثابت قدم رہیں اور زبان صرف اور صرف نیک اور جائز باتوں کیلئے ہی حرکت میں آئے مثلاً زبان سے تلاوت قرآن پاک کیجئے' ذکر و درود کا ورد کیجئے نعت شریف پڑھئے اچھی اچھی اور پیاری پیاری دینداری والی باتیں کیجئے۔

آنکھ کی توبہ

آنکھ کی توبہ یہ ہے کہ وضو وغیرہ کر کے دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد دعا کریں کہ یا اللہ عزوجل میں ان تمام نا مناسب اور حرام چیزوں سے توبہ کرتا ہوں جن کے دیکھنے سے تو ناراض ہوتا ہے جیسے نامحرم عورت' فلمیں ڈرامے وغیرہ اس کے بعد آنکھوں کو ہمیشہ کیلئے تمام حرام اور ناجائز امور سے بچائے رکھیں اور آنکھیں اٹھیں تو صرف اور صرف جائز امور ہی کی طرف اٹھیں۔ آنکھوں سے مساجد دیکھئے' قرآن مجید دیکھئے' مزارات اولیاء کی زیارت کیجئے نیک بندوں کا دیدار کیجئے' اللہ عزوجل دکھائے تو کعبہ معظمہ کے انوار دیکھئے' مکہ مکرمہ کی مہکی مہکی گلیوں کی زیارت کیجئے۔ سنہری جالیوں کے انوار دیکھئے' جنت کی پیاری پیاری کیاری کی بہار دیکھئے' مہکے مہکے مدینے کے درو دیوار دیکھئے' سبز سبز گنبد و مینار دیکھئے۔ میٹھے میٹھے مدینے کے صحرا و گلزار دیکھئے۔ ماں باپ کو پیار و محبت سے دیکھئے کہ ''مسلم شریف'' میں ہے کہ جو اولاد ماں باپ کو محبت سے دیکھے گی وہ مقبول حج کا ثواب پائے گی دن میں سو مرتبہ دیکھے تو سو مرتبہ حج کا ثواب ملے گا اطاعت اور خدمت گزاری کا اس سے بھی کہیں زیادہ ثواب ہے۔

کان کی توبہ

کان کی توبہ یہ ہے کہ تمام ناجائز اور بے ہودہ باتوں سے سچے دل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کے بعد ہمیشہ کیلئے ان سے بچنے کا عہد کریں اس کے بعد صرف اور

Marfat.com

صرف جائز باتیں سنیں مثلاً کانوں سے تلاوت و نعت سنئے اذان و اقامت سنئے' سن کر جواب دیجئے' قرأت سنئے اچھی اچھی باتیں سنئے ڈھول باجے اور موسیقی ہرگز ہرگز نہ سنئے گانے اور نغمے اور الٹے سیدھے لطیفے' کسی کی غیبت اور چغلی وغیرہ نہ سنئے کسی کے عیب سننے سے گریز کیجئے حدیث پاک میں آتا ہے "جو کسی کا عیب سنتا ہے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔"

ہاتھ کی توبہ

ہاتھوں کی توبہ یہ ہے کہ تمام ناجائز اور حرام امور سے سچی توبہ کریں مثلاً کسی پر ظلماً ہاتھ اٹھا ہو' سود و رشوت' چوری چکاری' ملاوٹ' تاش اور پتنگ وغیرہ شامل ہیں۔ ان سے ہمیشہ کیلئے توبہ کر کے محفوظ رہتے رہیں جب بھی ہاتھ اٹھیں تو صرف نیک کاموں کیلئے اٹھیں مثلاً ہاتھوں سے قرآن مجید چھوئیں' ہو سکے تو ہاتھوں سے کسی نابینا کو لے کر چلیں کہ قدم قدم پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ نیک لوگوں سے مصافحہ کریں ہو سکے تو کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیریں کہ ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے عوض ایک ایک نیکی ملے گی۔

پاؤں کی توبہ

پاؤں کی توبہ یہ ہے کہ اب تک جہاں جہاں برے کاموں کیلئے پاؤں اٹھتے تھے ان ناجائز کاموں اور جگہوں پر سچے دل سے توبہ کریں اور آئندہ کیلئے پاؤں اٹھیں تو صرف نیک اور جائز کاموں کیلئے اٹھیں مثلاً پاؤں چلیں تو مسجد کی طرف چلیں نیک صحبتوں کی طرف چلیں' کسی کی مدد کیلئے چلیں' کاش مکہ و مدینہ کی طرف چلیں' طواف و سعی میں چلیں' ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں' ڈرامہ گاہ کی طرف نہ چلیں' برے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں' شطرنج' لڈو' تاش وغیرہ کی طرف نہ چلیں۔

Marfat.com

توبہ کرنے والوں سے اللہ کی محبت

اللہ عزوجل کو اپنے بندوں سے خاص پیار ہے اگر وہ غلطی کر کے توبہ کر لیں تو وہ ان سے محبت کرتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

بیشک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (بقرہ:۲۲۲)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے کہ وہ گناہ کے بعد اس سے معافی مانگیں تو وہ معاف کر دیتا ہے اور پھر ایسے لوگوں سے پیار بھی کرنے لگ جاتا ہے کہ انہوں نے گناہ ترک کر کے میری طرف رجوع کیا ہے۔ اب ذرا غور کریں کہ جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو جائے تو وہ کتنا خوش نصیب ہوگا کہ کائنات کی سب سے بڑی طاقت اس سے محبت کرتی ہے۔ لہٰذا جو انسان گناہوں میں لت پت ہوں ان کیلئے اللہ عزوجل کو خوش کرنے کا صرف توبہ کا راستہ ہے۔ جب گنہگار توبہ کریں گے تو اللہ عزوجل ان سے خوش ہوگا اور انہیں اپنی رحمتوں کے خزانوں سے دین و دنیا میں مالا مال کر دے گا۔

چنانچہ موقع کو غنیمت جان کر وقت نہیں کھونا چاہیے اور توبہ کر کے اللہ عزوجل کو راضی کر لینا چاہیے۔

ایک مقام پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے راوی حضرت انس بن مالک ہیں کہ بیشک اللہ عزوجل اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی خوشی تم میں سے کسی مسافر کو اپنے اس اونٹ سے مل جانے پر ہوتی ہے جس پر وہ چٹیل بیابان میں سفر کر رہا ہو اور اسی پر اس کے کھانے پینے کا سامان بندھا ہوا ہو اور وہ اونٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگ جائے اور وہ اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے مایوس ہو جائے اور اسی مایوسی کے عالم میں وہ کسی درخت کے سائے میں لیٹ جائے اور پھر اسی حالت میں اچانک اونٹ کو اپنے پاس کھڑا ہوا پائے اور اس کی مہار پکڑے اور پھر خوشی کے جوش میں اس کی زبان اس کے قابو میں نہ رہے اور خداوند کریم کا شکریہ ادا

Marfat.com

کرنے کی غرض سے کہنے لگے اے اللہ عزوجل! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں' تو جس قدر اس کو اپنا اونٹ پا کر خوشی ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ کو مومن بندہ کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

توبہ انسان کو بے گناہ بنا دیتی ہے جیسے انسان نے کوئی گناہ کیا ہی نہ تھا اور توبہ ایسا کردیتی ہے جیسا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے بہر حال جس انسان کو اپنے گناہوں پر احساس ندامت ہو جائے اور وہ اللہ عزوجل کے حضور سچے دل سے توبہ کرے تو وہ اس کی توبہ قبول کرنے والا ہے اور جو توبہ کی طرف مائل ہوتے ہیں ان کی روزی اور نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

سچی توبہ کی شرائط

اقرار گناہ

اقرار گناہ توبہ کی بنیادی شرط ہے کیونکہ جو شخص کسی گناہ کا اقرار نہیں کرے گا وہ توبہ کیونکر کرے گا چنانچہ "بخاری و مسلم" کی روایت میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک بندہ گناہ کا اقرار کرے پھر توبہ کرے تو اللہ جل شانہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اعتراف گناہ بڑی چیز ہے اور در حقیقت اعتراف ہی کے بعد توبہ کی توفیق ہوتی ہے جو لوگ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے یا گناہ کرکے یہ نہیں مانتے کہ ہم نے گناہ کیا ہے وہ توبہ کی طرف متوجہ نہیں ہو پاتے اور یہ شیطان کی بڑی کامیابی ہے کہ گناہ کرائے اور پھر گناہ کا اعتراف نہ کرنے دے اور حیلے بہانے بنا کر توبہ سے باز رکھے۔ بہر حال سعادت مند لوگ بارگاہ خداوندی میں گناہ کا اقرار کرکے توبہ واستغفار میں مشغول ہو جاتے ہیں اور یہی صالحین کا راستہ ہے۔

گناہوں کا تدارک

دوسری شرط یہ ہے کہ گناہوں سے بالکل باز آجائے اور ان کو ترک کر دے اور

Marfat.com

بالکل چھوڑ دے پھر ہر گھڑی اور ہر آن گناہوں سے بچتا رہے اور زمانہ مستقبل میں گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے اور دوبارہ گناہ نہ کرنے کا اللہ عزوجل کے ساتھ وعدہ کرے اور توفیق مانگے اور ارادہ کرے کہ آئندہ گناہ کے بارے میں سوچے گا بھی نہیں اور زمانہ مستقبل میں ہمہ گوش اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت میں زندگی بسر کرے نیکی کے کاموں کی طرف سستی، کاہلی سے کام نہ لے اور نیکی پر ہمیشہ کاربند ہو جائے خواہ اس کے گناہ کی لذت اس کو بار بار تنگ کرے اس کی طرف بالکل دھیان نہ دے۔

جو گناہ سرزد ہو چکے ہوں ان کیلئے اللہ عزوجل کے حضور معافی طلب کرے اور اپنے کئے ہوئے پر نادم اور شرمندہ ہو۔ انسان سے گناہ دو طرح کے سرزد ہوتے ہیں ایک تو وہ گناہ جو حقوق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ فرائض میں شمار کئے جاتے ہیں مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج ان کی ادائیگی کرنا لازم ہے ان کی ادائیگی کا مطلب یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد جن فرائض کو ترک کیا اور جن واجبات کو چھوڑا ان کا اندازہ کر کے قضا کی صورت میں ادائیگی کی جائے۔

اس کے علاوہ اگر کسی مسلمان کی حق تلفی ہوئی ہو یا کسی کو دکھ پہنچایا ہو ایسی صورت میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرنے اور معافی مانگنے کے بعد اس شخص سے بھی معافی مانگنا ضروری ہے جس کے ساتھ ظلم یا زیادتی کی ہو یا جس کی حق تلفی کی گئی ہو۔

امراض نفس اور ان کا علاج

آدمی کا سب سے زیادہ دشمن اس کا اپنا نفس ہے جو ہر انسان میں موجود ہے یہ بدی کی طرف مائل کرتا اور نیکیوں میں سستی دلاتا ہے آدمی کو اس کے درست اور تزکیہ کرنے اور عبادات پر آمادہ کرنے اور شہوات سے روکنے کا حکم ہوا ہے اگر انسان اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے تو یہ سرکش ہو جاتا ہے اور نصیحت سننے سے بھی گریز کرتا ہے۔

یاد رکھیے کہ نفس کے سات عیوب ہیں۔ (۱) خود پسندی (۲) غرور (۳) ریاکاری

Marfat.com

(۴) غصہ (۵) حسد (۶) مال کی محبت (۷) جاہ وجلال کی طلب۔

اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں جو ان سات عیوب کو اپنے اندر سے نکال دے۔اس کیلئے انشاءاللہ عزوجل دوزخ کے ساتوں دروازے بند کردیئے جائیں گے۔

چنانچہ حدیث پاک میں ارشاد ہے الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت ولا حمق من اتبع نفسه هو اهاوتمنی علی الله الامانی (رواہ الترمذی)

دانا آدمی وہ ہے جس نے اپنے نفس کو مطیع کیا اور آخرت کیلئے نیک عمل کئے اور احمق وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہشوں کے تابع کیا اور اللہ تعالیٰ سے آرزوؤں کی تمنا کی۔

لہٰذا ہر انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس کو ملامت کرتا رہے اور کہے کہ تو نہیں جانتا کہ جنت اور دوزخ تیرے سامنے ہے اور تو عنقریب ان میں سے ایک میں جائے گا پھر تو خوش کیوں ہوتا ہے اور فانی چیزوں میں مشغول کیوں رہتا ہے حالانکہ تجھ سے ہر چیز کا حساب لیا جائے گا شاید آج یا کل یا پرسوں تجھے موت آ دبا لے کیا تو یہ نہیں جانتا کہ موت جب آتی ہے تو یکایک آتی ہے نہ کوئی پہلے اس کا قاصد' نہ وعدہ' نہ پیغام آتا ہے اور نہ اس کے بارے یہ پتہ ہے کہ گرمی میں آئے یا سردی میں نہ اس کا یہ پتہ ہے کہ دن کو آئے گی یا رات کو یا لڑکپن میں نہ آئے اور جوانی میں آ جائے بلکہ ہر ایک سانس میں ناگہاں موت کا آنا ممکن ہے اے نفس موت تو اتنی نزدیک ہے اور تو اس کی تیاری نہیں کرتا کیا تو اس آیت پر غور کر کے نہیں سمجھتا۔ اقترب للناس حسابهم وهم فی غفلة معرضون (۱/۱۷ الانبیاء:۱) لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں۔

حضرت ابراہیم تیمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے میں نے اپنے آپ کو یہ سمجھا کہ جنت میں ہوں اس کے پھل کھا رہا ہوں اس کی نہروں سے پانی پی رہا ہوں حوروں سے معانقہ ہو رہا ہے۔ پھر میں نے اپنے آپ کو یہ سمجھا کے دوزخ میں ہوں اس کا کانٹوں والا تھوہر کھا رہا ہوں اس کا پیپ پی رہا ہوں بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں اس کے بعد میں نے اپنے نفس کو کہا' بتاؤ کیا چاہتے ہو نفس نے کہا میں چاہتا ہوں

Marfat.com

کہ دنیا میں مجھے لوٹا دیا جائے تا کہ نیک عمل کروں میں نے کہا تیری بات پوری ہوئی۔ (یعنی تو دنیا میں ہے) لو اب نیک اعمال کرو۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ جب رات آئی تو وہ اپنے پاؤں پر دُرے لگاتے اور اپنے آپ کو کہتے! تو نے آج کیا عمل کیا ہے۔

روایت میں ہے کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ نبی آدم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نصیحت فرمایئے فرمایا' کیا تو نصیحت کا طلبگار ہے اس نے جواب دیا ہاں فرمایا! جب تم کسی بات کا ارادہ کرو تو اس کے انجام کو سوچ لو اگر اچھا ہے تو کر ڈالو اور اگر اس کا انجام سرکشی (برائی) ہے تو رک جاؤ اے نفس' تو خدا عزوجل کی نافرمانی پر جرأت مت کر وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے اگر یہ اعتقاد ہے کہ وہ تجھ کو نہیں دیکھ سکتا تب تو بڑا کافر ہے اگر اللہ عزوجل کو اپنے اوپر مطلع سمجھ کر نافرمانی کرتا ہے تب تو بڑا سخت بے حیاء ہے یا تو یہ سوچتا ہے کہ اللہ عزوجل کریم ہے اس کو کسی کی عبادت کی حاجت نہیں جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے نہ بخشے تو اے نفس! تو یہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ صرف آخرت ہی میں کریم ہے دنیا میں نہیں۔ اگر دونوں میں ہی ہے تو دنیا کے کاموں پر اس کے کرم پر یقین کیوں نہیں رکھتا جب کوئی تیرا دشمن تم کو تکلیف دیتا ہے تو اس سے بچنے کیلئے ہر آدمی سے مشورہ لیتا ہے اور اس سے نجات کیلئے بیسیوں حیلے کرتا ہے اس وقت کرم الٰہی عزوجل پر یقین کہاں جاتا ہے اور جو کام روپیہ پیسہ کے بغیر سرانجام نہیں ہوتا اس وقت تو ہر آدمی کا محتاج ہوتا ہے کیوں نہیں کہتا اللہ کریم اپنے خزانہ غیب سے یا کسی کے ہاتھ بھیج دے گا اور ہاتھ پاؤں ہلانے کے بغیر ہی مل جائے گا۔

اے نفس یہ سب تیرے جھوٹے دعوے ہیں اس لئے کہ تو زبان سے دعویٰ ایمان کرتا ہے مگر نفاق کا اثر تجھ پر ظاہر ہے۔

دیکھئے پروردگار کیا فرما رہا ہے اور نہیں کوئی جاندار زمین پر مگر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس کا رزق۔ (۱۲/ ھود ۶)

Marfat.com

اور آخرت کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔ ''اور ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کیلئے اس نے کوشش کی۔'' (۲۷/النجم! ۳۹)

ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خالص دنیا کے کاموں کی کفالت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے اور آخرت کو آدمی کی کمائی پر منحصر رکھا ہے۔ مگر آدمی اپنے افعال سے ایسا لگتا ہے کہ جس چیز کا خدا تعالیٰ زمہ دار ہے اس پر تو بادلوں کی طرح برستا ہے اور آخرت کو خدا پر چھوڑ دیا ہے اور اس سے یہ بالکل روگردان ہے یہ ایمان کی نشانی نہیں۔ اگر زبان سے صرف ایمان مکمل ہوتا تو منافقین دوزخ کے سب سے نیچے درجے میں کیوں جاتے اے نفس! کیا تو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا!

دیکھئے سورہ عبس کی آیت ۱۷ تا ۲۲ میں ارشاد ہے ''غارت ہو انسان وہ کتنا فراموش ہے کس چیز سے اللہ نے اسے پیدا کیا۔ ایک بوند سے اسے پیدا کیا پھر اس کی ہر چیز اندازہ سے بنائی پھر زندگی کی راہ اس پر آسان کر دی پھر اسے موت دی اور اسے قبر میں پہنچا دیا پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔''

پھر کیا تو اس کو جھوٹ سمجھتا ہے کہ جب وہ چاہے گا تجھ کو مرنے کے بعد اٹھا کھڑا کر دے گا اگر سچ جانتا ہے تو پھر اس کے احکامات سے غافل کیوں ہے۔

اگر بالفرض کوئی ڈاکٹر وغیرہ تجھے کہہ دے کہ تیرے مرض میں فلاں کھانا مضر ہے پھر اگر وہ کھانا تیرے تمام کھانوں سے لذیز تر ہو پھر بھی تم صبر کرو گے اب ہم پوچھتے ہیں کہ جس نبی علیہ السلام کا تو امتی ہے ان کا فرمان اور خدا تعالیٰ کا فرمان تیرے نزدیک اتنا بھی نہیں کہ ایک ڈاکٹر کے قول کے برابر ہو کہ اس کا تم پر اثر ہوتا ہے لیکن اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا تجھ پر کوئی اثر نہیں۔

افسوس صد ہزار افسوس! اے نفس یہ کام دانش مندوں کا نہیں ہے اگر تیرا یہ حال چوپایوں پر کھول دیا جائے تو وہ تجھ پر اور تیری عقل پر ضرور تعجب کریں گے اے کم بخت! اگر تو آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو پھر کس وجہ سے عمل میں سستی کرتا ہے موت تو تیری گھات میں لگی ہوئی ہے شاید یہی آج کا دن تیرا آخری ہو یا تم اس انتظار میں ہو کہ

Marfat.com

جب نفس کی مخالفت دشوار معلوم نہ ہو گی پھر عبادت شروع کریں گے یاد رکھیے ایسا دن نہ خدا نے پیدا کیا ہے نہ پیدا کرے گا جنت تو نفس پر گراں باتوں اور نیک عمل ہی سے ملے گی۔ سوچ تو سہی کہ ہر روز تو وعدہ کرتا ہے کہ کل کروں گا اور کل کرتے کرتے ہر ایک کل آج ہو جاتا ہے جب آج ہی نہ کیا تو کل کیا کرے گا۔ شاید تو یہ عذر کرے کہ میں اتنی مشقت نہیں اٹھا سکتا لذات وشہوات کا حریص ہوں اور تکلیف اور مشکل پر صبر نہیں کر سکتا تو یہ بات بھی تیری پرلے درجے کی حماقت ہے کہ آج تو دنیا میں نفس کے خلاف تھوڑی سی تکلیف برداشت نہیں کرے گا تو یاد رکھیے اگر خدانخواستہ قبر و آخرت میں اللہ عزوجل کا عذاب شروع ہو گیا تو وہ کیسے برداشت کرے گا۔

اے نفس! دنیا کی زندگی پر مغرور مت ہو اور اپنا وقت ضائع مت کر کہ چند سانس گنتی کے تجھ کو ملے ہیں تیری زندگی مسلسل برف کی طرح گھٹتی چلی جا رہی ہے لہٰذا بیمار ہونے سے بیشتر تندرستی کو اور مشاغل سے بیشتر فارغ ہونے کو اور مفلسی سے پہلے تونگری کو اور بڑھاپے سے پہلے جوانی کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جان تو اس قدر ثواب و عذاب اور احوال قیامت سے غافل کیوں ہے۔ کیا تو دنیا کی لذتوں کو چھوڑ نہیں سکتا کہ اس کی مثال تو اس طرح کی ہے کہ کسی شخص کو بادشاہ اپنے محل کی سیر کرنے کا اور دوسرے دروازے سے نکل جانے کا حکم کرے اور وہ شخص کسی خوبصورت چیز کو دیکھ کر وہاں مصروف ہو جائے اور اس کا نکلنے پر جی نہ چاہے اور بادشاہ کے حکم اور آنے جانے کو بھول جائے اور آخر کار حکماً نکالا جائے تو بتایئے کہ ایسا شخص عاقل ہو گا یا عقل کا دشمن۔ اسی طرح دنیا مالک الملوک کا گھر ہے اور تم کو اس میں صرف اجازت گزرنے ہی کی دی گئی ہے اور جتنی چیزیں اس دنیا میں ہیں تو ان سے سفر کرنے والا ہے۔

اے نفس! تو گزرے ہوئے لوگوں کا حال نہیں دیکھتا کہ وہ اپنے عالی شان مکانوں، زمینوں اور ملکوں کو چھوڑ کر چل دیئے اور ایسی ایسی امیدیں کرتے تھے کہ جن تک پہنچ نہ سکے اور موت نے انہیں منوں مٹی تلے سلا کر رکھ دیا اور یہ کام تیرا دانش مندوں کا نہیں جب سے تو اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اس روز سے تو اپنی عمر کی دیوار گراتا چلا

Marfat.com

جا رہا ہے اور مال کے زیادہ ہونے سے خوش ہوتا ہے اور عمر کے کم ہونے کا غم نہیں کرتا اگر عمر کم ہوئی اور مال بڑھا تو ایسے مال سے تجھے کیا فائدہ ہے۔

اے کم بخت! تو آخرت سے دل چراتا ہے اور وہ تیری طرف دوڑ کر آ رہی ہے اور تو دنیا کی طرف ہمہ تن متوجہ ہے اور وہ تجھ سے روگردان ہو رہی ہے۔

اے نفس! تو بڑا ہی سرکش اور بے عقل ہے کہ نہ دنیا ہی ملی نہ دین ہی ملا اب یہ سمجھ کہ موت بالکل نزدیک آ گئی ہے جو کچھ کرنا ہے اب جلدی کر' ورنہ تیری طرف سے نہ کوئی نماز پڑھے گا نہ روزہ رکھے گا اور نہ عبادت کرے گا۔ اب تو خدا تعالیٰ کو راضی کر لے اور گناہوں بھری زندگی کو چھوڑ کر تائب ہو جا تو نہیں جانتا کہ موت تیرے وعدہ کی جگہ ہے اور قبر تیرا گھر ہے اور قیامت کا خوف تیرے پیچھے لگا ہوا ہے۔

اے کم بخت! تجھ کو ذرا شرم نہیں آتی کہ ظاہر کو تو خلقت کے واسطے بناتا ہے اور باطن میں گناہ کر کے خدا کو ناراض کرتا ہے خلق سے شرم ہے اور خالق عزوجل سے نہیں کیا وہ تجھے خلقت کی نسبت کم دیکھتا ہے۔ لوگوں کو تو خیر کی طرف بلاتا ہے اور آپ برے کام کرتا ہے اوروں کو یاد دلاتا ہے اور خود اس پاک ذات کو بھولا ہوا ہے۔ شیطان کی طرف نہیں دیکھتا کہ اس نے دو لاکھ سال عبادت کی اور آخر ایک نافرمانی کے سبب اس کا انجام کیا ہوا تو باوجود اتنی خطاؤں کے پھر بھی دنیا کو آباد کرتا ہے آخر تو اس دنیا کو چھوڑے گا نہیں۔ قبرستان والوں کا حال کیوں نہیں دیکھتا جنہوں نے بہت مال جمع کیا تھا اور مضبوط مکان بنوائے تھے اور بڑی بڑی امیدیں رکھتے تھے مگر سبھوں کے ارمان خاک میں مل کر رہ گئے اور کیا تجھ کو ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں ہوتی۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے یہ دیکھا ہے تو نے — جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے

Marfat.com

حسن ظاہر پر اگر تو جائے گا عالم فانی سے دھوکہ کھائے گا
یہ منقش سانپ ہے ڈس جائے گا کر نہ غفلت یاد رکھ پچھتائے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کوچ ہاں اے بے خبر ہونے کو ہے کب تلک غفلت سحر ہونے کو ہے
باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے ختم ہر فرد بشر ہونے کو ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

پیارے پیارے بھائیو! حقیقت میں یہ دنیا کی لذتیں خواب کی طرح ہیں جو بندہ دنیا کی رنگینیوں میں کھویا ہوا ہے وہ یقیناً غفلت کی نیند سویا ہوا ہے لیکن موت آنے پر وہ جاگ اٹھے گا یاد رکھئے نفس امارہ بندے کے حق میں ابلیس سے زیادہ دشمن ہے ابلیس اسی کے ذریعے سے آدمی پر غلبہ پا کر برائی کی طرف گامزن کرتا ہے اور نیکی کے کاموں سے دُور رکھتا ہے۔

لہٰذا نفس جس چیز کا خواں رہتا ہے اس کے خلاف کرنا چاہیے اپنے نفس کے کسی فریب میں نہ آنا چاہیے عموماً خواہشوں اور لذتوں سے دُور رکھنا ہی اس کا محاسبہ ہے۔

نفس کے مارنے اور اس کا محاسبہ کرنے سے متعلق یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر نفس ختم ہو جائے تو حقوق العباد اور دینوی نظام کیسے چلے گا تو اس کی آسان فہم مثال یہ ہے کہ جس طرح حکماء لوگ سنکھیا' ہڑتال ورقیہ' شنگرف یا چاندی وغیرہ مارتے ہیں اور ان کے اندر آتشی لطافت پیدا کرتے ہیں کہ ان کے اوصاف مضر ختم ہو کر تریاقیت قبول کریں حالانکہ پہلے ان کے زہریلے اثرات انسان کی جان پر اثر انداز ہو سکتے تھے مگر اب بوٹیوں کے پانیوں میں کھرل کر کے پھر ان کو آگ دے کر ان کے زہریلے اثرات ختم ہو کر اکسیری صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور چند خوراکوں سے ہی کمزوروں کو فائدہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اور امراض میں بھی تریاق ثابت ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اسی طرح نفس کے اوصاف زہریلا مزمومہ خبیثہ ذکر و اذکار کی بوٹیوں سے مرشد کامل شریعت کی آگ میں مارتا ہے اور اس کے اندر اوصاف حمیدہ آ جاتے ہیں اب یہی انسان چند روز قبل درندگی کا مجسمہ تھا اب یہی حسن اخلاق کا پیکر بن گیا اور نماز روزہ اور دیگر عبادات میں شب و روز لگا ہوا ہے۔

تزکیہ نفس کے واقعات

دیکھئے ہمارے بزرگان دین کس طرح نفس کے خلاف جہاد کرتے تھے۔ ایسے ہی ان کو ولایت اور بزرگیاں نہیں ملی تھیں' واقعی جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔

حضرت سہیل بن عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ پندرہ روز میں صرف ایک بار کھانا کھاتے۔ جب رمضان المبارک آتا تو صرف ایک نوالہ سحری اور افطاری میں کھاتے بعض اوقات ستر دن تک کھانا ہی نہ کھاتے۔ اگر کھانا کھاتے تو کمزور ہو جاتے اور جب فاقہ کرتے تو توانا ہو جاتے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت سری رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا میں نے حضرت جربانی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ستو دیکھے جس سے وہ بھوک مٹا لیتے تھے' میں نے کہا کہ آپ کھانا اور دوسری اشیاء کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا' میں نے چبانے اور ستو کھا کر گزارہ کرنے کے درمیان نوے تسبیحات کا فرق پایا ہے۔ (بحوالہ ایضاً)

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے کہ ایک بار انہوں نے جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھالی' اس رات کو ورد نہ ہو سکا' اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کیا تمہیں میرے گھر سے بہتر گھر مل گیا ہے یا میرے پڑوس سے بہتر پڑوس مل گیا ہے؟ میری عزت و جلال کی قسم! اگر تم جنت پر نظر کرو اور پھر جہنم کی طرف بھی ایک نظر کر لو تو آنسوؤں کی بجائے' خون رونے لگو اور کپڑوں کے بجائے لوہا پہن لو۔" (حوالہ مذکورہ)

حضرت احمد خضرویہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے نفس پر بے حد جبر سے کام لیتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ عوام جہاد پر روانہ ہوئی تو آپ کے نفس نے بھی جہاد کا تقاضا کیا لیکن

Marfat.com

آپ کو یہ خیال معلوم ہو گیا کہ نفس کا کام چونکہ ترغیب عبادت نہیں ہے لہٰذا یہ مجھے کسی مکر میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اور شاید اس کی ترغیب کا یہ مقصد ہو کہ دوران سفر روزے نہیں رکھنے پڑیں گے۔ رات کو عبادت سے چھٹی مل جائے گی اور لوگوں سے ربط و ضبط کا موقع مل جائے گا مگر نفس نے ان چیزوں سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے کوئی بات نہیں ہے پھر جب آپ نے یہ دعا کی اے اللہ! مجھ کو فریب نفس سے محفوظ رکھ تو اللہ تعالیٰ نے نفس کا فریب ظاہر فرما دیا کہ نفس کا یہ فریب تھا کہ چونکہ آج تک میری کوئی خواہش پوری نہیں ہوئی لہٰذا میں جہاد میں جا کر شہید ہو جاؤں اور تمام جھنجھوڑوں سے چھٹکارا مل جائے یہ سن کر آپ نے اس دن سے نفس کشی میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ کی تمام عمر اپنے نفس کے خلاف جنگ کرتے ہوئے گزر گئی آپ کا کہنا تھا کہ نفس سے صلح کرنے والا شخص خدا کا دوست نہیں ہو سکتا عام انسانوں کی طرح آپ کو بھی لذیذ کھانوں کی خواہش تھی لیکن کچھ اپنی خواہش پوری نہ کی۔ ایک مرتبہ عید کی شب جب میرے نفس نے تقاضا کیا کہ آج تو کوئی لذیذ غذا ضروری ملنی چاہیے تو فرمایا کہ اگر تو دو رکعت میں قرآن مکمل کر لے تو میں تیری خواہش پوری کر دوں گا۔ نفس نے آپ کی شرط منظور کر لی اور ختم قرآن کے بعد جب آپ لذیذ غذائیں لے کر آئے تو پہلا ہی لقمہ اٹھا کر ہاتھ کھینچ لیا اور نماز کیلئے کھڑے ہو گئے اور جب لوگوں نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ پہلے ہی لقمے پر نفس نے خوش ہو کر کہا کہ آج دس برس کے بعد تیری خواہش پوری ہو رہی ہے چنانچہ میں نے ہاتھ سے لقمہ چھوڑ کر کہا کہ میں تیری یہ خواہش کبھی پوری نہ ہونے دوں گا۔ لیکن اسی وقت ایک شخص عمدہ کھانے کی دیگ لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں بہت مفلس اور بال بچوں والا ہوں مگر صبح عید کی وجہ سے میں نے لذیذ کھانا پکوایا اور سو گیا چنانچہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور مجھ سے فرمایا کہ اگر تو محشر میں مجھ سے ملنے کا آرزو مند ہے' تو یہ کھانا ذوالنون کو دے آ اور میرا یہ پیغام پہنچا دے کہ وقتی طور پر اپنے نفس سے صلح کر کے اس کھانے کے دو ایک لقمے چکھ لے۔ تاجدار رسالت صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ پیغام سن کر میں نے دس سال کے دوران پہلی مرتبہ تھوڑا سا اچھا اور لذیذ کھانا چکھ لیا۔ (حوالہ مذکورہ)

حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں' ابن الکریبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار مجھے احتلام ہوگیا میں نے ارادہ کیا اسی وقت غسل کر لوں۔ چونکہ سخت سردی کی رات تھی' نفس نے سستی کی اور مشورہ دیا' ابھی کافی رات باقی ہے اتنی جلدی بھی کیا ہے صبح اطمینان سے غسل کر لینا۔ میں نے فوراً نفس کو سزا دینے کے لئے قسم کھائی کہ اسی وقت کپڑوں سمیت نہاؤں گا۔ نہانے کے بعد کپڑے نچوڑوں گا بھی نہیں اور ان کو اپنے بدن پر خشک کروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پیارے بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اسلاف رحمہم اللہ اپنے نفس کی چال سے بچنے کیلئے کیسی کیسی مصیبتیں جھیلتے تھے واقعی جو اللہ عزوجل کے کام میں ڈھیل کرے ایسے سرکش نفس کی سزا یہی ہے۔ (کیمیائے سعادت)

اے اللہ عزوجل ہمیں بھی اپنے بزرگان دین کی طرح نفس کے خلاف جہاد کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔ آمین

شیطان سے بچنے کی تدابیر

شیطان اللہ عزوجل سے دُور ہر بھلائی سے دُور جنت سے دُور اور دوزخ سے بہت قریب ہے۔ چونکہ شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے لہٰذا خدا تعالیٰ نے ہمیں شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ شیطان دراصل برائی کا مبداء ہے اور ایک سفلی طاقت ہے جس طرح رحمانی طاقت دنیا میں ہر جگہ موجود ہے اسی طرح شیطانی قوت بھی ہر جگہ پائی جاتی ہے اور یہ قوت انسان کو گمراہ کرنے پر تلی ہوئی ہے اور وہ ہمیشہ انسان پر اپنی شیطانیت کے جال ڈالتا ہے کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ مخلوق خدا اپنے خالق و مالک جل جلالہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی طرف نہ جائے اور انسان کے ایمان کو ضائع اور برباد کر دینا اس کا خاص مقصد ہے۔

Marfat.com

جن کلمات کے ساتھ شیطان سے جنگ کرنے اور اس کو دفع کرنے پر استقامت حاصل ہوتی ہے وہ اللہ عزوجل کا کثرت کے ساتھ ذکر ہے۔

حدیث قدسی میں ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لاالٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو شخص یہ کلمہ کہے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔

اعوذ باللہ پڑھنے سے بھی پانچ فوائد حاصل ہوتے ہیں اول دین پر استقامت' دوئم شیطان کے شر اور فساد سے بچاؤ' سوئم اللہ عزوجل کی پناہ کے مضبوط قلعہ اور قرب کے مقام میں داخلہ' چہارم صدیقین' شہداء' صالحین اور انبیاء کے ساتھ مقام امن تک رسائی' پنجم مالک زمین و آسمان کی امداد کا حصول۔ (غنیۃ الطالبین)

بعض کتابوں میں آیا ہے کہ جب شیطان لعین نے اللہ عزوجل سے کہا کہ میں تیرے بندوں کے آگے' پیچھے اور دائیں بائیں سے آ کر ان کو بہکاؤں گا تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ان کو میں حکم دوں گا کہ وہ تیرے اغوا سے بچنے کیلئے میری پناہ میں آنے کی درخواست کریں جب وہ مجھ سے درخواست کریں گے تو میں اپنی ہدایت کے ذریعے دائیں جانب سے اور اپنی عنایت کے ذریعے بائیں جانب سے اپنی نگہداشت کے ذریعے ان کی پشت سے اور اپنی اعانت کے ذریعے ان کے سامنے سے ان کی حفاظت کروں گا۔ اے ملعون تیرا بہکانا ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

بعض احادیث میں آیا ہے کہ جو بندہ ایک مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ دن بھر اس کی حفاظت فرماتا ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ کی پناہ طلب کر کے گناہوں کے دروازوں کو مقفل کر دو اور بسم اللہ پڑھ کر اطاعت و بندگی کے دروازوں کو کھول دو۔

روایت میں ہے کہ مومن کو گمراہ کرنے کیلئے ابلیس روزانہ ۳۶۰ لشکر بھیجتا ہے جب مومن اللہ عزوجل کی پناہ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف تین سو ساٹھ مرتبہ نظر فرماتا ہے اور ہر مرتبہ نظر فرمانے سے شیطان کا ایک لشکر تباہ ہو جاتا ہے۔

بہر حال جس چیز سے شیطان ڈرتا اور بھاگتا ہے (وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ) طلب

Marfat.com

کرنا ہے یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کا کثرت کے ساتھ ورد کرنا۔

بسم اللہ شریف کا بھی ورد کرنا چاہیے کہ اس سے شیطان چھوٹا بنتا ہے یہاں تک کہ وہ چیونٹی کے برابر بن جاتا ہے۔

"فیضان سنت" میں ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے سے شیطان اس طرح پگھلتا ہے جیسے شیشہ پگھلتا ہے۔

تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے سورہ اخلاص کو نماز فجر کے بعد دس مرتبہ پڑھا تو اس دن اسے کوئی گناہ نہ پہنچے گا اگرچہ شیطان کتنی ہی کوشش کرے شیطان سے بچنے کی ایک اہم صورت یہ بھی ہے کہ دنیا کی محبت سے اپنے آپ کو دُور رکھیں کیونکہ جو شخص مال و دولت کی حوس اور محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے اسے شیطان بڑی آسانی کے ساتھ گناہوں کے دلدل میں اتار دیتا ہے حرام اور اس کے شبہ سے بھی گریز کریں کیونکہ جو شخص اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ اس کا کھانا کہاں سے آتا ہے یعنی حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتا تو اللہ عزوجل بھی پروا نہ کرے گا کہ دوزخ کے کون سے دروازے سے داخل کرے۔

لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان تمام امور کا خیال رکھے جس کو قرآن و حدیث نے منع کیا ہے اور ان پر ایسا کاربند رہے کہ شیطان اس سے ناامید ہو جائے۔

نیز ہر وقت ایمان کی فکر کرتے رہنا بھی ضروری ہے علماء فرماتے ہیں جس کو زندگی میں سلب ایمان کا خوف نہیں ہوتا نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہونے کا شدید خطرہ ہے ایمان و عافیت کے ساتھ موت کی دعا مانگنے سے غفلت نہیں کرنی چاہیے۔

اے اللہ عزوجل نزع کے وقت ہمارے پاس شیاطین نہ آئیں بلکہ رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کرم فرمادیں۔ اے کاش! یہ دعا قبول ہو جائے۔

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب ﷺ دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رب
قبر میں گر نہ محمد ﷺ کے نظارے ہوں گے
حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یا رب

Marfat.com

باب دوئم

علم دین کی اہمیت

آج مسلمانوں کی اکثریت اسلامی تعلیمات اور دینی مسائل سے ناواقف اور نابلد ہے مسلمانوں میں دین سیکھنے کا ذوق ہی نہیں رہا۔ حالانکہ دین سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ارشاد ہے ''علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے یہاں علم سے مراد دنیوی علم نہیں ہے بلکہ اسلام سے متعلق علم حاصل کرنا ہے مثلاً جب بچہ بالغ ہوجائے تو اس پر نماز فرض ہو جاتی ہے روزہ فرض ہو جاتا ہے اب ان دونوں ارکان کو ادا کرنے کیلئے اس کے مسائل اور طریقے کا سیکھنا فرض ہوگیا کسی شخص پر زکوٰۃ فرض ہوئی تو زکوٰۃ کے مسائل سیکھنا بھی فرض ہو گیا۔ اگر کسی پر حج فرض ہو گیا تو اس کیلئے حج کے مسائل سیکھنا فرض ہو گیا۔ اگر شادی کرنی ہے تو نکاح و طلاق کے مسائل سیکھنا ضروری ہیں تجارت کرنی ہے تو اس کے احکامات جاننا ضروری ہے اسی طرح حلال و حرام' حقوق اللہ اور حقوق العباد' معیشت و معاشرت سے متعلق اسلامی احکامات کا جاننا ضروری ہے۔ لیکن موجودہ دور میں حالت یہ ہے کہ شاید پچیس فیصد بھی ایسے مسلمان نہ ہوں گے جو اسلامی معلومات رکھتے ہوں کس قدر دکھ کی بات ہے کہ لوگوں کی پوری کی پوری عمر نماز پڑھنے میں گزر جاتی ہے لیکن نماز پڑھنا ان کو نہیں آتی یعنی نماز کے فرائض اور واجبات وغیرہ کا انہیں علم نہیں ہوتا اور یونہی نمازیں بیکار ہو جاتی ہیں ہر سال لاکھوں افراد حج کو جاتے ہیں لیکن پانچ فیصد بھی حج کے مسائل سے واقف نہیں ہوتے۔

Marfat.com

بہر حال ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر شخص فکر کے ساتھ خود بھی دین سیکھے اور جہاں تک ممکن ہو دوسروں کو بھی سکھائے سابقہ امتوں پر تو صرف دین کا سیکھنا اور عمل کرنا ہی فرض تھا لیکن اس امت پر دین کا سکھانا بھی فرض ہے۔

چنانچہ چوتھے پارے میں ارشاد ہوتا ہے ''اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔'' قرآن مجید میں ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے ''تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو تم لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ عزوجل پر ایمان رکھتے ہو۔''

بعض حضرات کہتے ہیں کہ مسئلہ مسائل بیان کرنا صرف علماء ہی کا کام ہے یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں شخصیت پرستی نہیں ہے۔ یہاں پر ہر شخص نکاح پڑھا سکتا ہے نماز جنازہ پڑھا سکتا ہے۔ مردے کو غسل دے سکتا ہے نومولود بچے کے کان میں اذان پڑھ سکتا ہے دعا کر سکتا ہے قرآن پڑھا سکتا ہے نماز میں امامت کر سکتا ہے۔ کسی جماعت کا امیر بن سکتا ہے ثالث بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ اس کا شرعی طور پر اہل ہو دوسرے مذاہب میں یہ بات نہیں ہے۔

چنانچہ ہم میں سے ہر شخص کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ جتنا دین کسی کو آتا ہے وہ اسے دوسروں تک پہنچائے چاہے اس کو خود چل کر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''اور جو لوگ ہمارے دین کیلئے کوشش کرتے ہیں ہم ان کیلئے ضرور اپنے راستے کھول دیتے ہیں۔ (القرآن)

ہم اگر یہ سمجھیں کہ دین کا پھیلانا صرف علماء ہی کا کام ہے اور ہم بری الذمہ ہیں نہیں بلکہ سارے مسلمان مبلغ ہیں سب پر ہی فرض ہے کہ لوگوں کو اچھی بات کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص جتنا جانتا ہے اتنا دوسرے اسلامی بھائیوں تک پہنچائے جس کی تائید میں حضرت قبلہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر نعیمی میں نقل

Marfat.com

کرتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بلغوا عنی ولوایۃً ترجمہ میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

آج کے دور میں ہر شخص "یا شیخ اپنی اپنی دیکھ" کے تحت زندگی گزار رہا ہے اور اپنی ذات میں کچھ ایسا ہی گم ہو کر رہ گیا ہے تقریباً ہم سب کی ایک ہی فکر ہے یعنی میں میری بیوی' میرے بچے' میرا کاروبار وغیرہ اور اس فکر کا یہی نتیجہ ہے کہ انسان خدا پرستی کے بجائے نفس پرستی میں مبتلا ہو کر رہ گیا ہے اور اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے ہر جائز اور ناجائز طریقہ استعمال کر رہا ہے جس کی وجہ سے ہمارے دل و دماغ پر حجابات آ گئے ہیں حق و باطل کی تمیز ہی ختم ہوتی نظر آ رہی ہے توکل اور قناعت کی دولت سے محروم ہو گئے ہیں دل کا چین اور ذہنی سکون ختم ہو گیا ہے حرص و ہوس بڑھتی جا رہی ہے جس کے نتیجہ میں حسد کینہ' بغض و عداوت اور نفرت جیسی مہلک بیماریاں بڑھتی جا رہی ہیں بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے۔

جب ایسی حالت ہو جائے تو آدمی اللہ عزوجل کی رحمت سے دُور ہو جاتا ہے اور پوری طرح شیطان کے جال میں پھنس کر رہ جاتا ہے لہٰذا جس قدر جلد ممکن ہو اپنے تمام معاملات قرآن و حدیث کے مطابق درست کرنے چاہئیں اسی میں ہمارے مسائل کا حل اور اسی میں ہماری نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہنا کیسا؟

بہار شریعت حصہ سوئم میں فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالے سے لکھا ہے۔ "جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس کا معاذ اللہ ایمان پر خاتمہ نہ ہونے کا خوف ہے۔"

آج کل بدقسمتی سے اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ادھر سے اذان ہو رہی ہوتی ہے اور لوگ اپنی باتوں اور گپوں میں منہمک رہتے ہیں بلکہ گانے اور ٹی وی وغیرہ تک بند نہیں کرتے ایسے لوگوں کیلئے مذکورہ بالا روایت انتہائی عبرت ناک ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس

Marfat.com

عارضی اور فانی دنیا کی رنگینیوں میں مست ہو کر موت کے وقت برے خاتمے کا شکار ہو جائیں ۔لہٰذا برائے مدینہ! جب اذان شروع ہو جائے تو اتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جواب سلام اور تمام کام کاج موقوف کر دیں یہاں تک کہ تلاوت اور ذکر و اذکار بھی۔ اذان کو غور سے سنیں اور اس کا جواب دیں۔ جب پے در پے اذانوں کی آوازیں آ رہی ہوں تو پہلی اذان کا جواب دینا کافی ہے۔ نیز جب یا احتلام کی وجہ سے غسل کی حاجت ہو وہ بھی اذان کا جواب دے البتہ حیض و نفاس والی عورت' خطبہ سننے والے' نماز جنازہ پڑھنے والے جماع میں مشغول یا جو قضائے حاجت میں اس پر جواب نہیں۔

(قانون شریعت)

مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا۔''اے عورتو'' جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عزوجل تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہر ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا' خواتین نے یہ سن کر عرض کیا' یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا ''مردوں'' کیلئے دُگنا۔ (ابن عساکر)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی رحمت پر قربان! اس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا' اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرما دیا ہے مگر افسوس اتنی آسانیوں کے باوجود ہم پھر غفلت کا شکار کیوں رہتے ہیں۔

دوسرا بدقسمتی سے آج کل مسجد کے اندر ہی اذان دینے کا رواج پڑ گیا ہے حالانکہ اذان مسجد کے اندر دینا خلاف سنت ہے''عالمگیری'' وغیرہ میں ہے اذان خارج مسجد میں کہی جائے مسجد میں اذان نہ کہے۔ امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں''ایک بار بھی ثابت نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ مزید فرماتے ہیں کہ مسجد میں اذان دینا دربار الٰہی عزوجل کی گستاخی ہے۔ مسجد کے صحن کے نیچے جہاں جوتے اتارے جاتے ہیں وہ جگہ مسجد سے خارج ہوتی ہے وہاں اذان دینا بلا تکلف مطابق سنت ہے۔ جمعہ کی اذان ثانی جو آج کل مسجد میں خطیب کے منبر کے

Marfat.com

سامنے مسجد کے اندر ہی دی جاتی ہے یہ بھی خلافت سنت ہے جمعہ کی اذان ثانی بھی مسجد کے باہر دی جائے مگر موذن خطیب کے سامنے ہو۔ نیز اذان سے قبل درود سلام بھی پڑھیے۔

وسوسہ

ہوسکتا ہے کہ شیطان کسی کے دل میں وسوسہ ڈالے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری اور دور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں اذان سے پہلے چونکہ درود شریف نہیں پڑھا جاتا تھا لہٰذا ایسا کرنا گناہ ہے۔ (معاذ اللہ عزوجل)

جواب وسوسہ

اگر یہ قاعدہ تسلیم کر لیا جائے کہ جو کام اس دور میں نہیں ہوتا تھا وہ اب کرنا گناہ ہے تو پھر فی زمانہ نظام درہم برہم ہو جائے گا ذیل میں چند مثالیں پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اس دور میں نہیں تھے اور اب اس کو سب نے اپنایا ہوا ہے۔

(۱) قرآن پاک پر نقطے اور اعراب حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے۔ (۲) اسی نے قرآن پاک کو ۳۰ پاروں میں تقسیم کیا ہر پارے کو ربع نصف اور ثلث وغیرہ میں تقسیم کیا۔ (۳) اسی نے ختم آیات پر علامات کے طور پر نقطے لگائے۔ (۴) مسجد کے وسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نما محراب پہلے نہ تھی ولید مروانی کے دور میں سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایجاد کیا آج کوئی مسجد اس سے خالی نہیں۔ (۵) چھ کلمے (۶) علم صرف ونحو (۷) علم حدیث اور احادیث کی اقسام (۸) درس نظامی (۹) زبان سے نماز کی نیت (۱۰) ہوائی جہاز کے ذریعے سفر حج (۱۱) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذریعے جہاد۔ یہ سارے کام اس مبارک دور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا تو آخر اذان و اقامت سے پہلے بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا ہی کیوں گناہ ہو گیا یاد رکھیے کسی معاملے میں عدم جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیل جواز ہے یقیناً یقیناً یقیناً ہر وہ چیز جس کو شریعت نے منع نہیں کیا وہ جائز ہے اور

Marfat.com

یہ امر مسلم ہے کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں منع نہیں کیا گیا لہٰذا منع نہ ہونا خود بخود اجازت بن گیا اور اچھی اچھی باتیں اسلام میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجور نبیوں کے سرور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور ''مسلم'' کے باب کتاب العلم میں سلطان دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان اجازت نشان موجود ہے' من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ یعنی جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا حقدار ہے تو بلا شبہ جس خوش نصیب نے اذان و اقامت سے قبل درود و سلام کا رواج ڈالا ہے وہ ثواب جاریہ کا مستحق ہے قیامت تک جو مسلمان اس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے ان کو بھی ثواب ملے گا اور جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

(بحوالہ رسالہ ۲ کروڑ چونسٹھ لاکھ نیکیاں' امیر اہل سنت)

آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر درود شریف نہ پڑھنا کیسا؟

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے' بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔ (مشکوٰۃ) صلی اللہ علی محمد

''شفاء القلوب'' میں ہے ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس کیلئے جو قبر کھودی گئی اس میں ایک خوفناک کالا سانپ نظر آیا۔ لوگوں نے گھبرا کر وہ قبر بند کر دی اور دوسری قبر کھودی وہاں بھی وہی خوفناک کالا سانپ موجود تھا بالآخر تیسری جگہ قبر کھودی وہی کالا سانپ وہاں بھی موجود تھا آخر کار سانپ نے زبان سے پکار کر کہا کہ تم جہاں بھی قبر کھودو گے میں وہاں پہنچوں گا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ یہ قہر و غضب کیوں ہے؟ سانپ بولا'' یہ شخص جب سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی سنتا تھا تو درود پڑھنے سے بخل کرتا تھا۔ اب میں اس بخیل کو سزا دیتا رہوں گا۔''

Marfat.com

پیارے اسلامی بھائیو! لرز جاؤ اور کانپ اٹھو کہ اگر خدانخواستہ اس طرح کی عادت آپ میں پہلے موجود تھی تو گھبرا کر سچے دل سے توبہ کر لیجئے اور آئندہ کیلئے جب بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سنیں تو فوراً درود شریف یعنی صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پڑھنے کی عادت بنائیں۔

عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک لیا جا رہا ہو یا کوئی عالم صاحب اپنے بیان میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لے رہا ہو تو اکثر لوگ درود شریف پڑھنے سے کوتاہی کرتے ہیں نیز اذان کے وقت بھی جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آئے تو اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگائیں اور درود شریف پڑھیں۔ یہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے' سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے اس پیارے کی طرح کرے اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (مقاصد حسنہ) نیز فرمایا کہ ہم قیامت کی صفوں میں اس کو تلاش کر کے اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص اشھدان محمد رسول اللہ (ﷺ) سن کر اپنے انگوٹھے چومے اور آنکھوں پر لگائے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا نہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گی۔ (مقاصد حسنہ)

حضرت شیخ نور الدین خراسانی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بعض لوگ ان کو اذان کے وقت ملے جب انہوں نے موذن کو اشھد ان محمد رسول اللہ (ﷺ) کہتے ہوئے سنا تو انہوں نے اپنے انگوٹھے چومے اور آنکھوں پر لگائے تو لوگوں نے ان کو اس بارے دریافت کیا تو فرمانے لگے میں پہلے انگوٹھے چوما کرتا تھا پھر چھوڑ دیئے پس میری آنکھیں بیمار ہو گئیں۔ میں نے تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے اذان کے وقت انگوٹھے آنکھوں پر لگانے کیوں چھوڑ دیئے ہیں اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری آنکھیں تندرست ہو جائیں تو پھر یہ عمل دوبارہ کرنا شروع کر دو۔ جب میں بیدار ہوا تو یہ عمل کرنا شروع کر دیا پھر مجھ کو ایسا

Marfat.com

آرام آیا کہ اب تک وہ مرض نہ لوٹا۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے نور مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کی تمنا کی تو وہ نور ان کے انگوٹھوں کے ناخنوں میں چمکایا گیا انہوں نے فرط محبت سے ان ناخنوں کو چوما اور آنکھوں سے لگایا۔ (جاء الحق)

پیارے اسلامی بھائیو ان روایت و حکایت سے پتہ چلا کہ اذان میں انگوٹھے چومنا آنکھوں سے لگانا باعث برکت اور مستحب ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ درود شریف پڑھنے کے علاوہ لکھنے والے کا بھی بہت بڑا مقام ہے اور ادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہر بار سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اقدس کے ساتھ لفظ (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور لکھے اور صرف لکھنے پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ زبان سے بھی درود شریف پڑھے۔

اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم، عم، "ؐ" لکھتے ہیں یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔ یونہی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی جگہ "ؓ" رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ "ؒ" لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے جن لوگوں کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان ناموں پر "ؐ" بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ یہ شخص مراد ہے اس پر درود شریف کا اشارہ کیا معنی؟ بہار شریعت میں ہے اللہ تعالیٰ عزوجل کے نام مبارک کے ساتھ بھی جل جلالہ پورا لکھیں آدھے جیم (ج) پر اکتفا نہ کریں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج کل کیسا نازک دور ہے فضول مضامین میں تو ہزارہا صفحات سیاہ کر دیے جاتے ہیں لیکن جب میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا اسم گرامی آتا ہے لکھنے والے بھائی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مختصر عبارت لکھنے میں سستی کرتے ہیں۔ یہ بیماری عوام تو عوام ۱۴ ویں صدی کے بڑے بڑے اکابر وفحول کہلانے والوں میں بھی پھیلی ہوتی ہے، کوئی صلعم لکھتا ہے کوئی صللعم کوئی فقط "ؐ" کوئی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدلے عم یا "ؑ" ایک ذرہ سیاہی ایک انگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وقت بچانے کیلئے کیسی کیسی عظیم برکات سے محرومی ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں! ''پہلا شخص جس نے درود شریف کا اختصار ایجاد کیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔''

اللہ اکبر (عزوجل) کتنا محبت بھرا دور تھا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفف ایجاد کرنے والے کا ہاتھ ہی کاٹ دیا گیا کیوں نہ ہو کہ جو صرف مال کی چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس بدنصیب نے تو مال نہیں بلکہ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوری کرنے کی کوشش کی تھی اور جس کے دل میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم راسخ ہے وہ بخوبی سمجھتا ہے کہ مال کی چوری سے شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں چوری کرنا زیادہ سنگین جرم ہے اور مذکورہ بالا سزا پھر بھی کم ہے۔ لیکن افسوس کہ آج کل تو یہ چوری عام ہو چکی ہے ہر کتاب' ہر رسالہ' ہر اخبار' صلعم' اور '' سے بھرا پڑا ہے اب نوبت لکھنے ہی کی حد تک نہیں رہی بلکہ اب تو لوگوں کی زبان پر بھی صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے ''صلعم'' ہی سنائی دینے لگا ہے۔

یاد رکھیے صلعم ایک مہمل کلمہ ہے اس کے کوئی معنی نہیں بنتے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت رکھنے والے اسلامی بھائیو جلد بازی سے کام نہ لیا کریں۔ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ (فیضان سنت)

حضرت ابو سلیمان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے متعلق واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو سلیمان تو میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود شریف بھی پڑھتا ہے۔ ''وسلم'' کیوں نہیں کہتا؟ یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (القول البدیع) ''صلی اللہ علیہ'' یعنی ان پر اللہ کا درود ہو درود شریف ہے مگر اس میں سلام شامل نہیں ہے جب کہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی ان پر اللہ کے درود و سلام ہوں) میں درود و سلام دونوں شامل ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے' صرف لفظ ''وسلم'' ترک کرنے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں آ کر اظہار ناراضگی فرمائیں تو جو غافل اور سست لوگ پورا ہی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم غائب کر کے صرف "ؐ" یا صلعم' پر گزارہ کرتے ہیں ان سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کتنا ناراض ہوتے ہوں گے۔

اللہ عزوجل ہمیں دنیا' قبر اور محشر' ہر جگہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے بچائے۔ آمین

پیارے اسلامی بھائیو! صلی اللہ علیہ وسلم تو پورا لکھنا ہی ہے' اسی طرح صحابہ کرام اور اولیائے کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ بھی "ؓ" اور "ؒ" کا رواج بھی ختم ہونا چاہیے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پورا لکھنا اور پڑھنا چاہیے۔

سرکار ﷺ کو کملی والا کہنا کیسا؟

(از امیر اہل سنت ابو البلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ)

آجکل عموماً نعتوں میں کلمات تصغیر کا استعمال عام ہے۔ تصغیر کا معنی ہے تخفیف یعنی چھوٹا کرنا اس سلسلے میں حکم شریعت ملاحظہ ہو۔

حضرت بدرالعلماء مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی نوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' پیشوایان دین نے کلمہ تصغیر کی اصل وضع پر نگاہ رکھ کر سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اس کا بولنا اگر بطور تحقیر ہو تو صریح کفر قرار دیا ہے اور اگر بطور محبت ہو تو سخت ممنوع و حرام ٹھہرایا ہے۔ مثلاً سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس چادر کو چدریا' سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت نگر کو نگری یا نگریا' سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو مکھڑا' سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس آنکھوں کو انکھڑیاں' سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی قدسی نظر کو نظریا یا نجریا اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس کمبل کو کملی یا کملیا پڑھنا اور لکھنا تحقیر کی صورت میں کفر اور محبت کی صورت میں کفر نہیں مگر حرام ضرور ہے۔ (مقالہ نورانی ص ۹' ص ۱۰ سے مختصراً)

امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ رحمتہ الرحمٰن فرماتے ہیں۔ لہٰذا مکھڑا یا انکھڑیاں اور اس جیسے دوسرے کلمات تصغیر جنہیں ہروادی' ہر نالہ میں بھٹکنے والے بعض

Marfat.com

شعراء نے بزرگان دین رحمہم اللہ کیلئے بھی کلمات تصغیر کے استعمال سے بھی احتیاط کرنا چاہیے چنانچہ بارگاہِ امامِ اہل سنت رحمتہ اللہ علیہ میں سوال ہوا۔

مسئلہ: مجھے اپنا مکھڑا دکھا شاہ جیلاں' میں مکھڑے کا استعمال ٹھیک ہے یا نہیں۔

الجواب: یہ لفظ تصغیر کا ہے اکابر کی مدح میں منع ہے۔ (عرفان شریعت)

آج کل حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت سے لاہور کو داتا کی نگری کہا جاتا ہے یہ غلط ہے داتا نگر کہنا چاہیے۔ ہاں اپنی ذات کیلئے کلمہ تصغیر استعمال کرنے میں مضائقہ نہیں۔ جس طرح کوئی اپنے مکان کو جھونپڑی کہے تو کوئی حرج نہیں حالانکہ جھونپڑی جھونپڑا کی تصغیر ہے۔

بزرگوں کی قیام گاہ کو جھونپڑی نہیں کہہ سکتے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی جی کہنا مناسب نہیں معلوم ہوتا حالانکہ یہ کلمہ تصغیر نہیں ہے لیکن ''جی'' مشرکین ہند کے محاورے میں کلمہ تعظیم ہے جیسا کہ وہ بولتے ہیں' گنگا جی' گاندھی جی وغیرہ مسلمانوں میں بھی لفظ ''جی'' اب تعظیماً استعمال ہونے لگا ہے۔ جیسے حافظ جی' سیٹھ جی' میاں جی' پیر جی وغیرہ اور اس میں حرج بھی نہیں لیکن تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ساتھ ''جی'' کا استعمال مناسب نہیں معلوم ہوتا لہٰذا نبی جی کہنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(خلاصہ از حاشیہ مقالہ نورانی)

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے' کہنے کے بجائے بھی یا رسول اللہ' یا نبی اللہ لکھنا کہنا چاہیے۔ چنانچہ امام اہل سنت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سورہ نور کی آیت ۶۳ کے تحت نقل کرتے ہیں۔

تابعین کرام میں اکابر مفسرین امام علقمؒ' امام اسودؒ امام حسن بصریؒ' امام سعیدؒ امام قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

لا تقولوا یا محمد ولکن قولو یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہو بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ' یا نبی اللہ' یا رسول اللہ کہو۔ (تجلی الیقین)

ان پیارے نعت گو شعراء اور نعت خواں حضرات کی خدمت میں جو لاعلمی میں

Marfat.com

کلمات تصغیر وغیرہ استعمال کرنے کے مرتکب ہوئے ہوں' عرض ہے کہ علامت محبت یہ ہے کہ جو بھی الفاظ بولے یا لکھے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں کوئی لفظ بھی ایسا زبان وقلم پر نہیں آنا چاہیے جس میں کم تعظیمی کی بو آتی ہو۔ ہاں جو بھی نعت خواں حضرات کلمات تصغیر استعمال کرتے ہیں ان کے ساتھ یہ حسن ظن ضرور ہے کہ وہ تحقیر کی نیت سے نہیں ناواقفیت کی بنا پر محبت میں ایسا کرتے ہیں اور ابھی گزرا کہ محبت میں بھی ایسا کرنا حرام ہے لہٰذا وہ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں شیطان کے وسوسوں پر نہ جائیں' تاؤ میں نہ آئیں اور بل نہ کھائیں اور اسے انا کا مسئلہ نہ بنائیں کہ بات بارگاہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت کی ہے چند کلمات تصغیر سے توبہ کرنے اور انہیں اپنے کلام سے نکال دینے سے ان ثنا خوانوں کی شان میں کوئی کمی نہیں آئے گی بلکہ اپنی ناواقفیت کا اعتراف ان کی عزت کو چار چاند لگا دے گا بعض کلمات تصغیر کے متبادل الفاظ حاضر ہیں حسب ضرورت اشعار میں ترمیم کر لیجیے۔

کالی کملی والا کی جگہ	مکی مدنی آقا
کملی والا	پیارے آقا
کالی کملی	نوری چادر
نگری	کوچہ یا گلیاں
مکھڑا	چہرہ
کملی میں چھپالو	دامن میں چھپالو

جہاں شعر میں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو وہاں جان عالم کہنے سے وزن برابر ہو جائے گا۔

وضو میں پانی زیادہ بہانا کیسا؟

وضو کرنے کیلئے پانی کا استعمال کرنا ضروری ہے اور وضو میں جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے ان کو تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے لیکن بلا ضرورت اور بلا وجہ چار مرتبہ یا پانچ مرتبہ دھونا اسراف میں داخل ہے مثلاً ننگا پاؤں دھو رہے ہیں تو بلا ضرورت پانچ مرتبہ بلکہ دس

Marfat.com

مرتبہ پیر دھو دیئے یہ سب اسراف اور ناجائز ہے۔

لیکن زیادہ تر مرد حضرات اور خواتین اسراف کی ایک دوسری صورت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ دوسری صورت یہ ہے کہ وضو خانے میں وضو کرتے وقت یا بیسن پر وضو کرتے وقت ٹونٹی کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں اور مسلسل اس سے پانی گرتا رہتا ہے اور اسی حالت میں وضو کرنے والا اس سے پانی لے کر ہاتھ دھو رہا ہے' کلی کر رہا ہے' ناک میں پانی ڈال رہا ہے' چہرہ دھو رہا ہے' اس کو مل رہا ہے۔ داڑھی کا خلال کر رہا ہے' انگلیوں کا خلال کر رہا ہے اور پانی مسلسل تیزی کے ساتھ نالی میں بہہ رہا ہے' اس طرح پانی مسلسل گرانے کا عام معمول بن گیا ہے گھروں میں بیسن پر وضو کرتے وقت بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور مساجد میں وضو خانے پر وضو کرتے وقت بھی یہی حالت ہوتی ہے اسی طرح بلا دریغ پانی ضائع کرنا اسراف اور گناہ جس کا حساب دینا پڑے گا۔

حالانکہ وضو کا مقصد تو یہ تھا کہ جس طرح اس کے ذریعے ہم ظاہری پاکی اور طہارت حاصل کرتے ہیں اسی طرح گناہوں سے باطنی طہارت بھی حاصل کریں چنانچہ جب وضو کرنے والا جو جو اعضاء دھوتا ہے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں لیکن شیطان اور نفس نے ہمیں خفیہ طریقے سے اسراف کے گناہ میں مبتلا کر دیا ہے اور اب ہمارے خیال میں بھی نہیں آتا کہ یہ بھی کوئی گناہ ہے بلکہ اب ہم اس کے عادی ہو گئے ہیں عرصہ دراز سے ہم وضو کے دوران اس گناہ کے اندر مبتلا ہیں۔ چنانچہ ہر جگہ اکثر وضو کرنے والوں کے اندر یہ گناہ آپ کو نظر آئے گا۔ پانی جو اللہ عزوجل کی گرانقدر نعمت ہے اس کو ہم اس طرح بے جا بہا دیتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری اور ناشکری بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسراف کرنے کا گناہ بھی ہماری گردنوں پر آ جاتا ہے اور وہ وضو جو ہمارے لئے باعث مغفرت تھا' اس وضو کو ہم نے اپنی غفلت سے باعث گناہ بنا لیا اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب اپنے وضو کی طرف توجہ دیں اب تک جو گناہ اسراف کا ہو چکا ہے اس سے سچی توبہ کریں اور آج کے بعد جب بھی ہم وضو کریں تو اس گناہ سے ضرور بچیں۔

Marfat.com

بس اس کیلئے توجہ کی ضرورت ہے اور اپنے اندر اس احساس کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اسراف کے گناہ میں مبتلا ہیں اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پکڑ ہوگی اور جواب دینا ہوگا کہ تم نے پانی جیسی گرانقدر نعمت میں یہ گناہ کیوں کیا؟ اگر یہ ڈر اور خوف ہمارے دلوں میں آجائے تو پھر صرف ایک ہی نماز کے وضو میں یہ گناہ چھوٹ سکتا ہے۔

اس گناہ سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ٹونٹی نہ اتنی زیادہ کھولیں کہ پانی حاجت سے زیادہ گرے۔ نہ اتنی کم کھولیں کہ سنت بھی ادا نہ ہو بلکہ متوسط ہو۔

"بہار شریعت" میں ہے ناک میں پانی ڈالتے وقت آدھا چلو کافی ہے تو اب پورا چلو لینا اسراف ہے۔ ہر عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینا ناکافی ہے۔

سر کا مسح کرنے سے قبل بھی پانی کی ٹونٹی اچھی طرح بند کر دیں۔ (بلاوجہ نل کھلا چھوڑ دینا یا ادھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے یہ گناہ ہے)

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا کیسا؟

یہ گناہ بطور خاص مسجد کے اندر پایا جاتا ہے جو حضرات مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے آتے ہیں وہ بعض مرتبہ اس گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں خصوصاً وہ نمازی جو اپنا اکثر وقت مسجد میں گزارتے ہیں اور نماز کے وقت سے پہلے مسجد میں آجاتے ہیں اور صف اول میں جماعت کے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں مسجد میں بہت جلدی آجانا اور صف اول میں نماز کے انتظار میں بیٹھ جانا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔ اللہ عزوجل ہم سب کو نصیب فرمائے آمین لیکن جس عمل پر جتنا عظیم ثواب حاصل ہوتا ہے اس عظیم ثواب سے محروم کرنے کیلئے شیطان بھی اپنا پورا زور لگا دیتا ہے چنانچہ اس ثواب سے انسان کو محروم کرنے کیلئے شیطان یہ کرتا ہے کہ جو نمازی مسجد میں نماز سے پہلے آجاتے ہیں' چپکے سے ان کو اس گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مسجد میں آکر جتنی نیکیاں وہ

Marfat.com

کماتے ہیں وہ سب اس گناہ کی وجہ سے برباد ہو جاتی ہیں وہ گناہ ہے ''مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں'' کرنا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ یہ مساجد صرف نماز کیلئے ذکر و اذکار کیلئے تلاوت قرآن کیلئے تسبیحات' درود شریف پڑھنے کیلئے ہیں گویا مساجد کا مقصد یہ ہے کہ اس میں گناہ نہیں لیکن مسجد میں ان گناہوں کا ارتکاب کرنا تو اور بہت برا اور زیادہ گناہ ہے اس گناہ سے بچنے کیلئے صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنی زبان کو تالا لگائیں اگر زبان کھولیں تو ذکر اللہ عزوجل' تلاوت اور تسبیح کے علاوہ اور کچھ بھی ہماری زبان سے نہ نکلے۔

مسجد میں ضروری بات کرنا

تیسری قسم یہ ہے کہ بعض اوقات مسجد میں بیٹھے ہوئے اچانک دنیا کی کوئی بات کہنی پڑ جاتی ہے مثلاً کسی کو کوئی پیغام یا اطلاع دینے کی ضرورت پیش آ گئی اور اس شخص سے مسجد میں ملاقات ہو گئی اس قسم کی ضرورت کی بات مسجد میں کہنے کی گنجائش ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس سے وہ بات کہنی ہے اس کے قریب جا کر آہستگی سے وہ بات کہہ دیں تا کہ دوسروں کی عبادت میں خلل نہ آئے' البتہ بہتر یہ ہے کہ اس قسم کی جائز اور ضروری بات بھی مسجد میں نہ کریں اور جس سے بات کرنی ہے اس کو اشارہ کر کے باہر بلا لیں یا مسجد کے وضو خانے پر بلا لیں بہر حال مسجد میں فضول باتیں کرنا اور دنیوی باتیں کرنا بڑا گناہ ہے۔

حدیث میں ارشاد ہے کہ مسجد کے اندر دنیوی باتیں کرنے والے کی نیکیاں اس طرح ختم ہو جاتیں ہیں جس طرح آگ سے جل کر لکڑی ختم ہو جاتی ہے۔

مسجد میں تو ہم اس لئے آتے ہیں تا کہ نیکیوں کا ذخیرہ جمع کر لیں اس لئے نہیں آتے کہ نیکیاں جل کر ختم ہو جائیں یہ کتنے خسارے کی بات ہے۔

دوسری حدیث یہ ہے کہ جب کوئی مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے لگتا ہے تو ملائکہ اس شخص سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں۔ اسکت یاولی اللہ اے اللہ عزوجل کے ولی خاموش ہو جا تیرے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ تو اللہ عزوجل کے گھر میں بیٹھ کر ایسی

Marfat.com

باتیں کرے جس سے تیرا پروردگار ناراض ہو۔ اگر وہ شخص خاموش ہو جاتا ہے تب تو ٹھیک ہے لیکن اگر وہ باز نہیں آتا اور برابر باتیں کرتا رہتا ہے تو فرشتے دوبارہ ان الفاظ سے مخاطب ہوتے ہیں۔ اسکت یا بغیض اللہ اے اللہ عزوجل کی نظر سے گر جانے والے خاموش ہو جا۔ اب بھی اگر خاموش ہو جائے تو غنیمت ہے لیکن اگر خاموش نہ ہوا بلکہ مسلسل باتیں کرتا جا رہا ہے تو اب تیسری مرتبہ فرشتے اس سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اسکت لعنۃ اللہ علیک خاموش ہو جا تجھ پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔

(المدخل)

اب اس سے زیادہ اللہ عزوجل کا غضب اور ناراضگی کیا ہو گی اب ہم ذرا غور کریں کہ مسجد میں اللہ عزوجل کی عبادت کی جائے یہ مساجد بازار نہیں' یا جس طرح بازار یا اپنے گھر میں آزادانہ جو چاہیں کر سکتے ہیں؟ وہ سب مساجد میں بھی کریں بلکہ یہ تو خالص اللہ عزوجل کی عبادت کیلئے ہیں۔ لہٰذا جب ہم اللہ عزوجل کے گھر میں داخل ہوں تو بازار اور گھریلو اور دنیوی معاملات کو باہر ہی چھوڑ دیں اگر مسجد کے اندر آ کر بھی ہم دنیا کو نہ چھوڑیں بلکہ دنیا کی باتوں میں مشغول ہو جائیں تو یہ بدترین گناہ ہے۔

مسجد میں دنیوی باتوں کی ممانعت کے بارے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے ''میری امت کے آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے ان کے پاس دنیا کا تذکرہ ہو گا اور دنیا ان کو محبوب ہو گی ان کے پاس ہرگز نہ بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی حاجت نہیں۔

آج ہمیں یہ حلقے اپنی مساجد میں نظر آتے ہیں بڑی بڑی مساجد میں آپ دیکھیں گے کہ کہیں چار آدمی کہیں پانچ آدمی حلقے بنائے ہوئے اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے اپنے گھر کی بیٹھک میں بیٹھے ہیں اور دنیاوی باتیں ہو رہی ہیں اگر وہ بازار کی مسجد ہے تو بازار کے مسائل زیر بحث ہیں اور اگر دفاتر کی مسجد ہے تو وہاں دفتر کے مسائل پر تبصرہ ہو رہا ہے اگر تفریح گاہ کے پاس مسجد ہے تو تفریح کے موضوع پر گفتگو جاری ہے اگر گاؤں کی مسجد ہے تو گاؤں کے سارے مسائل اور کھیتی باڑی کی باتیں ہو رہی ہیں اب مسجد میں

Marfat.com

دنیاوی باتیں کرنے کی کئی قسمیں ہیں۔

۱- کاروباری باتیں

پہلی قسم کی باتیں وہ ہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر جو باتیں ہو رہی ہیں وہ اگرچہ گناہ کی باتیں نہیں ہیں لیکن دنیاوی باتیں ہیں مثلاً کاروباری معاملات کی باتیں آپس کے معاملات کی باتیں، حالات حاضرہ پر گفتگو وغیرہ بعض مرتبہ یہ تمام باتیں مسجد کی صف اول میں زوروشور سے ہوتی ہیں مسجد میں اس قسم کی دنیاوی باتیں کرنا بھی گناہ ہے اوراس مقصد کیلئے مسجد میں بیٹھنا بھی گناہ ہے۔

۲- گناہ کی باتیں

مسجد میں بیٹھ کر دوسروں کی غیبت کرنا، مسجد کی انتظامیاں کی برائیاں بیان کرنا، یا امام صاحب سے کوئی شکایت ہے تو اس کی غیبت کرنا یا موذن اور مسجد کے خادم کی غیبت کرنا، بعض اوقات امام یا موذن کو کسی نمازی سے کوئی شکایت ہوتی ہے تو وہ بھی اس گناہ میں شریک ہو جاتے ہیں عام حالات میں دوسری جگہوں پر بھی غیبت، بہتان، چغلی اور جھوٹ وغیرہ بہت بڑے گناہ ہیں۔ ہم اللہ عزوجل کو راضی کرنے کیلئے آتے ہیں یا اللہ عزوجل کے غضب کو دعوت دینے کیلئے آتے ہیں اس لئے جب بھی مسجد میں آئیں تو اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ اللہ عزوجل کے ذکر اور دینی بات کے علاوہ دنیا جہاں کی کوئی بات نہ کریں۔

ایک عبرت ناک روایت

"دقائق الاخبار" میں ہے کہ جو مسجد میں دنیاوی باتیں کرتا ہے جب قیامت کے روز تمام لوگ میدان محشر میں جمع ہوں گے تو بچھو کی نسل کا ایک جانور نکلے گا جس کا نام حریش ہوگا اس کا سر آسمان پر ہوگا اور اسکی دم زمین پر ہوگی، اتنا بڑا خوفناک جانور ہوگا اور وہ ستر مرتبہ یہ آواز لگائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ جنہوں نے رب العالمین جل جلالہ کو مقابلہ کی دعوت دی ہے؟ اور کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ عزوجل سے جنگ

Marfat.com

کا اعلان کیا ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام اس جانور سے مخاطب ہو کر پوچھیں گے۔ اے حریش! تجھے کن لوگوں کی تلاش ہے جواب میں وہ کہے گا مجھے پانچ قسم کے آدمیوں کی تلاش ہے: نماز چھوڑنے والے' زکوٰۃ نہ دینے والے' شراب پینے والے' سود کھانے والے' بیمہ کرنے اور کرانے والے' مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والے۔ دیکھئے! ایک تو اس جانور کے منہ کے اندر جانا اور پھر جہنم کے اندر جانا' یہ کتنا ہولناک اور دردناک عذاب ہوگا۔ لہٰذا ہمیں ان تمام گناہوں سے توبہ کر لینی چاہیے مسجد میں باتیں کرنے کا گناہ تو ہماری گھٹی میں ایسا پڑ گیا ہے کہ جب ہم میں سے کوئی حج یا عمرہ کیلئے جاتا ہے تو بیت الحرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ہم دنیاوی باتیں کرنے سے باز نہیں آتے اور وہاں اللہ عزوجل کے گھر میں بیٹھ کر وہاں کی چیزوں اور لوگوں پر تبصرہ شروع کر دیتے ہیں یہ ایک ایسی بری عادت ہے کہ وہاں جا کر بھی یہ عادت نہیں چھوٹتی بہرحال اس گناہ کو فوراً چھوڑنا ضروری ہے اور اس گناہ سے سچی توبہ کرنا لازمی ہے۔

چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانا کیسا؟

دنیاوی باتوں کے علاوہ جو گناہ مسجد میں ہوتا ہے وہ بچوں سے متعلق ہے۔ بچوں کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم بچوں کی وہ ہے جو ابھی معصوم اور چھوٹے ہوتے ہیں اور جن کو مسجد کا شعور ہی نہیں نہ ان کو مسجد کے آداب کا علم ہے اور ان بچوں سے یہ بھی خطرہ ہے کہ وہ مسجد میں پیشاب کر دیں یا مسجد میں کھیلیں کودیں اور اس کی بے حرمتی کریں جیسے پانچ چھ سال کی عمر تک کے بچے ہوتے ہیں ایسے بچوں کے بارے شرعی حکم یہ ہے کہ ان کو مسجد میں نہ لایا جائے اور ماں باپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ایسے بچوں کو مسجد میں نہ لائیں اگر وہ لائیں گے تو مسجد کی بے حرمتی کریں گے جس کا گناہ لانے والوں کو ملے گا مسجد کی انتظامیہ بھی ایسے بچوں کو مسجد میں آنے سے روک سکتی ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ شریعت میں ہر چیز کی حد مقرر ہے۔ ان حدود کی ہم سب کو پابندی کرنی چاہیے۔

Marfat.com

بچوں کی دوسری قسم وہ ہے جو ان سے ذرا بڑے ہوتے ہیں جو سات سال سے گیارہ سال کی عمر کے ہوتے ہیں ایسے بچے مسجد کو مسجد سمجھتے ہیں اس کا تھوڑا بہت احترام بھی کرتے ہیں لیکن ابھی پوری سمجھ نہ ہونے کی وجہ سے مسجد کا پورا احترام بجالانے سے قاصر ہیں ایسے بچوں کو مسجد میں لانا جائز ہے لیکن ان کو اپنی نگرانی میں ایسی کوئی حرکت نہ کرنے دیں جو مسجد کے آداب کے خلاف ہو۔

تیسری قسم بچوں کی وہ ہے جو بالغ ہونے کے قریب ہے جن کی عمر ۱۲ سے ۱۴ سال تک کی ہوتی ہے البتہ ۱۵ سال کی عمر کا بچہ شرعاً بالغ سمجھا جاتا ہے چاہے اس کے اندر بالغ ہونے کی علامات ظاہر ہوں یا نہ ہوں ایسے بچوں کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ان کو مسجد میں لانا چاہیے تاکہ ان کو نماز باجماعت پڑھنے کی عادت پڑ جائے۔ کیونکہ بالغ ہوتے ہی ان پر نماز فرض ہو جائے گی اور جماعت میں نماز جماعت پڑھنا واجب ہو جائے گا اگر ہم نے پہلے سے ان کو نماز باجماعت کا عادی نہیں بنایا تو بالغ ہونے کے بعد عادت پڑنے میں دیر لگے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ نمازیں بھی قضا کریں گے اور جماعت بھی چھوڑیں گے لہٰذا جب بچہ بالغ ہونے کے قریب ہو جائے تو اس کو مسجد میں لانا شروع کر دیں اور گھر میں اس کو بتاتے رہیں کہ مسجد کا احترام کرنا چاہیے۔

بے نمازی کا ہولناک انجام

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اقیموا الصلوٰۃ ولاتکونوا من المشرکین (سورہ روم) یعنی نماز قائم کرو اور مشرکین سے نہ بنو۔

مفسرین کہتے ہیں کہ ولا تکونوا من المشرکین توحید فطرتی کی تاکید ہے جس کا ذکر پہلی آیات میں فرمایا گیا ہے یا کہ نماز سے متعلق ہے کیونکہ ترک نماز عملی کفر ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس آیت مذکورہ سے پتہ چلتا ہے کہ مومن کی ظاہری علامت نماز کا پڑھنا ہے اور نماز کا چھوڑنا یہ علامت مشرک کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

الفرق بین العبدو بین الکفر ترک الصلوٰۃ (ترمذی شریف) یعنی کفر اور ایمان کے درمیان حد فاصل ترک نماز ہے۔ مطلب یہ کہ جس نے نماز چھوڑی اس نے گویا کفر سے بھائی بندی جوڑی۔ تو نماز کو چھوڑنا کفر سے رشتہ و ناطہ جوڑنا ہے۔

امام احمد بن حنبل اور محدث دارمی اور محدث بیہقی نے اپنی کتاب شعیب الایمان میں یہ حدیث نقل کی ہے جس کا مضمون یہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

بے نماز قیامت کے دن بے نور ہوگا

بے نماز اپنے ایمان پر کوئی دلیل قائم نہیں کر سکے گا۔

بے نماز کیلئے کوئی بھی ذریعہ رہائی کا نہ ہوگا۔

بے نماز کا حشر فرعون' ہامان' قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

اس سے ثابت ہوا کہ بے نمازی مسلمانوں کا ساتھی نہیں بلکہ کفار کے سرغنوں کا ساتھی ہے۔ قرآن پاک میں چودھویں پارے میں ارشاد ہوتا ہے۔ ''جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے تو عنقریب ایسے لوگ غی میں داخل کئے جائیں گے غی کیا ہے۔ غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک ہولناک کنواں ہے جس کا نام ہب ہب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ عزوجل اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے یہ ہولناک کنواں بے نمازیوں' زانیوں' شرابیوں' اور ماں باپ کو تکلیف دینے والے کیلئے ہے۔ سورہ مدثر میں ارشاد ہوتا ہے'' جنتی لوگ سوال کریں گے جہنمیوں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ کہیں گے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔''

ایک حدیث میں یہ مضمون موجود ہے کہ اگر جہنم کو سوئی کی نوک کے برابر دنیا کی طرف کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی تپش اور بدبو کیوجہ سے ہلاک ہو جائیں' مرجائیں تو جو بدنصیب خود جہنم میں داخل ہوگا اس کا کیا حال ہوگا؟

اے بے نمازیو تمہارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ناراض ہوگیا تو پھر بڑا برا حشر ہوگا۔ لہٰذا برائے مدینہ! ابھی اور اسی وقت سچے دل سے توبہ کرکے با جماعت

Marfat.com

نمازوں کا اہتمام کیجئے اور جتنی نمازیں قضا ہوئیں ان کا حساب لگا کر قضاء عمری کی صورت میں ادا کریں ...... مزید پڑھیے۔

معراج کی رات سرور کائنات شاہ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایسے لوگوں پر سے ہوا جن کے سر پتھر کے ساتھ پھوڑے جا رہے تھے اور جب وہ کچل دیئے جاتے تو دوبارہ پھر اصلی حالت پر لوٹ آتے اور یہ سلسلہ تھوڑی دیر کیلئے بھی بند نہیں ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا عظمت میں جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ نماز میں سستی کرنے والے لوگ ہیں۔ (از تفسیر در منثور للعلامہ سیوطی جلد ۴ ص ۱۴۴)

یہ حدیث بڑی مشہور ہے "نماز میں سستی کرنے والے کو قبر اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی نیز اس کی قبر میں آگ جلائی جائے گی اور دن رات اس میں الٹ پلٹ کیا جاتا رہے گا۔ اللہ عزوجل اس کی قبر میں ایک اژدہا (خوفناک سانپ مسلط کرے گا کس کا نام الشجاع الاقرع یعنی (گنجا سانپ) ہے اس کی آنکھ آگ کی اور ناخن لوہے کے۔ ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوگی وہ اس سے کہے گا مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نماز فجر ترک کرنے کی سزا میں ظہر تک ماروں اور نماز ظہر کے چھوڑنے پر ظہر تا عصر نماز عصر کے ترک کرنے پر عصر تا مغرب' نماز مغرب کے ترک پر مغرب تا عشاء اور عشاء کے ترک کرنے پر عشاء سے فجر تک مار لگاؤں وہ جب بھی مارے گا تو مردہ (بے نمازی) ستر گز زمین میں دھنس جائے گا پھر اژدہا اپنے ناخنوں کو زمین میں داخل کرکے اس کو نکالے گا بے نمازی کی یہ سزا تا قیامت جاری رہے گی۔

(قاطع لذات)

بے نمازی تیری شامت آئے گی
قبر کی دیوار بس مل جائے گی
توڑ دے گی قبر تیری پسلیاں
دونوں ہاتھوں کی ملیں جوں انگلیاں
عمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نماز
جلد ادا کر لے تو آ غفلت سے باز
کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

Marfat.com

کتاب الزواجر میں علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمتہ اللہ علیہ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر یہ عرض کرنے لگی کہ یا حضرت مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے اور میں نے اس گناہ سے توبہ بھی کر لی ہے مگر آپ بھی میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیں تو بہتر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ کون سا گناہ تجھ سے ہوا ہے۔ اس عورت نے جواب دیا کہ حضور! پہلے تو مجھ سے بدکاری (زنا) ہوا پھر اس زنا کے نتیجہ میں جو بچہ پیدا ہوا میں نے اسے قتل کر دیا۔ اس عورت کی یہ بات سن کر موسیٰ علیہ السلام کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ یہاں سے جلدی نکل کہ کہیں تیری وجہ سے ہم پر بھی عذاب نازل نہ ہو جائے وہ عورت آپ علیہ السلام کی یہ حالت دیکھ کر چلی گئی اس کا جانا تھا کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے موسیٰ! رب العالمین آپ سے یہ پوچھتا ہے کہ اس عورت سے زیادہ کوئی بری عورت' اور اس عورت کے اس برے فعل سے زیادہ کوئی برا فعل آپ کی نظر میں ہے موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ بھلا اس سے زیادہ دوسرا برا فعل کیا ہو گا۔ تو ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ علیہ السلام جو شخص قصداً نماز چھوڑ دے وہ اس بدکار و قاتلہ عورت سے بھی زیادہ خراب اور گناہگار ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور طلب بات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں صرف دو نمازیں فرض تھیں اور جب ان دو نمازوں کا تارک زانیہ و قاتلہ عورت سے زیادہ برا ٹھہرا۔ ہم پر تو پانچ نمازیں فرض ہیں اب ان کے تارک تو اور بھی زیادہ بدتر ہوں گے اور یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ اگر کسی شخص کی بیوی معاذ اللہ بدفعلی کی مرتکب ہو جائے تو غیرت مند خاوند کس قدر ناراض ہوتا ہے اور بالآخر ایسی عورت کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ مگر یہاں اکثر شریف خاندانوں کی عورتیں مطلق نماز نہیں پڑھتیں لیکن ان کے خاوندوں اور رشتے داروں کو ذرہ بھر پرواہ نہیں ہوتی حالانکہ مذکورہ بالا روایت کے مطابق بے نماز عورتیں بدکار عورتوں کی نسبت اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ بری ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ توفیق خیر عطا فرمائے۔

Marfat.com

اب دیکھئے ہمارے اسلاف میں جذبہ نماز کس قدر ہوتا تھا انہیں خوف خدا اور قیامت کا احساس اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا کس طرح پاس تھا امام منذری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب الترغیب والترہیب میں مسند بزاز کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر جاتی رہی تو لوگوں نے ان سے عرض کیا کہ ہم آپ کی آنکھیں بنوائے دیتے ہیں لیکن آپ کو کچھ روز نماز چھوڑنی پڑے گی کیونکہ دوران علاج حرکات وسکنات مضر ہے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ جس نے نماز چھوڑی قیامت کے دن اس پر اللہ تعالیٰ نہایت غیظ وغضب اور سخت غصہ فرمائے گا تو لوگو مجھے اندھا رہنا منظور ہے؟ میں اللہ عزوجل کے غضب کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھیں نہ بنوائیں اور نابینا ہی رہے کتاب شواہد النبوت میں عارف جامی رحمتہ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا ہونے کی حالت میں ایک لڑکا اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے جو نماز کے وقت آپ کی لاٹھی پکڑ کر آپ کو مسجد میں لایا کرتا۔ ایک دن وہ بچہ نماز کے وقت حاضر نہ ہوا اور آپ بہت بے چین ہو گئے نماز باجماعت کے شوق نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مضطرب کر دیا۔ آخر آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کی کہ اے اللہ عزوجل میرا نابینا ہونا مجھے قیامت کے دن کہیں رسوا نہ کرے اے اللہ عزوجل مجھے قیامت کی رسوائی سے بچا لے۔ اسی وقت آپ کی آنکھیں فوراً روشن ہو گئیں اور آپ مسجد میں چلے گئے اس کے بعد بھی ایسا ہونے لگا کہ جب بھی نماز کا وقت آتا آپ کی آنکھیں روشن ہو جاتیں اور جب نماز سے فارغ ہو کر اپنے گھر لوٹ آتے تو پھر نابینا ہو جاتے تھے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبہ کس قدر زبردست تھا جماعت ترک ہونے کے خوف نے کچھ ایسا غلبہ کیا کہ رحمت خداوندی جوش میں آ گئی اور اللہ عزوجل کے حکم سے نماز کے اوقات میں ان کی

Marfat.com

آنکھیں روشن ہو جایا کرتیں۔ حالانکہ شریعت مطہرہ میں نابینا اشخاص کو مسجد میں جا کر جماعت سے نماز ادا کرنا واجب نہیں ہے آہ! آج جماعت تو جماعت بلکہ سرے سے ہم نماز ہی نہیں پڑھتے۔

تو یاد رکھیے! زندگی بے حد مختصر ہے عنقریب موت آنے والی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ نمازوں کو چھوڑتے ہوئے اور گناہوں بھری زندگی سے توبہ کئے بغیر اس دنیا سے رخصت ہونا پڑ جائے تو پھر پچھتانے اور سر پھوڑنے سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا لہٰذا اب موقع ہے جلد تر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لیجئے۔ یاد رکھئے! جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز قضا کر دیتا ہے اسے "رونق المجالس" کی روایت کے خلاصے کے مطابق دنیوی زندگی کے حساب سے دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔

حدیث پاک میں آتا ہے جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "ململم" ہے اس میں اونٹ کی گردن کی طرح موٹے موٹے سانپ ہیں ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے۔ جب یہ سانپ بے نمازی کو ڈسے گا تو اس کا زہر اس کے جسم میں ستر سال تک جوش مارتا رہے گا اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "حب الحزن" ہے اس میں کالے خچر کی مانند بچھو ہیں اس کے ستر ڈنک ہیں اور ہر ڈنگ میں زہر کی تھیلی ہے وہ بچھو جب بے نمازی کو ڈنک مارتا ہے تو اس کا زہر اس کے سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور اس زہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے۔ اس کے بعد اس کی ہڈیوں سے گوشت جھڑتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (قرۃ العیون)

اب دیکھئے نماز پڑھنے کی برکتیں اور فائدے کتنے ہیں۔ حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ نماز دین کا ستون ہے نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ نماز سے رحمت نازل ہوتی ہے نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں نماز بیماریوں سے بچاتی ہے۔ نماز دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے۔ نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔ نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے نماز عذاب قبر سے بچاتی ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے نماز پلصراط کیلئے آسانی ہے نماز

Marfat.com

جہنم کے عذاب سے بچاتی ہے نماز میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نمازی کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو گی اور نمازی کیلئے سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ اسے بروز قیامت اللہ عزوجل کا دیدار ہو گا۔

علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب زواجر میں یہ حدیث نقل کی ہے جو شخص ہمیشہ پانچ وقت کی نمازیں با جماعت پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کو پانچ باتیں عنایت فرمائے گا۔

اول موت کی سختی سے بچائے گا' دوسرا قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا' تیسرا حشر کے دن ایسا شخص نہایت امن کے ساتھ رہے گا' نامہ اعمال اس کو داہنے ہاتھ میں ملے گا' چوتھا پلصراط سے تیز اڑنے والے پرندے کی طرح گزر جائے گا۔ پانچواں جنت میں بلاحساب وکتاب داخل ہو گا۔ دنیا کی زندگی ختم ہونے کے بعد انسان پر پانچ مصیبتیں آتی ہیں اول موت' دوسری قبر' تیسری حشر کا میدان یعنی قیامت کا خوفناک منظر' چوتھی پلصراط پانچویں جنت کا دروازہ بند ہونا۔ خدا تعالیٰ نے ان مصیبتوں کو رفع کرنے اور ان کو آسان کرنے کی غرض سے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

رمضان کے روزے نہ رکھنے کا خوفناک انجام

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جس نے بغیر صحیح مجبوری اور بیماری کے رمضان المبارک میں ایک روزہ بھی جان بوجھ کر چھوڑا تو وہ نو لاکھ سال دوزخ کی آگ میں جلایا جائے گا۔ (تذکرۃ الواعظین)

نیز جس نے ایک روزہ ضائع کر دیا تو اب عمر بھر اگر روزے رکھتا رہے تب بھی اس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت نہیں پا سکتا لہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز غفلت کا شکار ہو کر روزے جیسی عظیم الشان نعمت نہیں چھوڑنی چاہیے بعض اسلامی بھائی اور بہنیں روزہ رکھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے بعض اوقات توڑ ڈالتے ہیں وہ ذیل کی حدیث بار بار

Marfat.com

پڑھیں اور اللہ عزوجل کے قہر وغضب سے خوب ڈریں۔

حضرت سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' میں نے سرکار مدینہ سرور وقلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ میں سویا ہوا تھا تو خواب میں دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ پر لے گئے جب میں پہاڑ کے درمیانی حصہ پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آ رہی تھیں۔ تو میں نے کہا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ انہیں ان کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر (الٹا) لٹکایا گیا تھا اور ان لوگوں کے کلپھڑے پھاڑ دیئے گئے تھے اور ان کے کلپھڑوں سے خون بہہ رہا تھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ افطار کرتے تھے قبل اس کے کہ روزہ افطار کرنا حلال ہو۔ (فیضان سنت)

پیارے اسلامی بھائیو! روزہ سرے سے نہ رکھنا کبیرہ گناہ اور رکھ کر توڑ دینا بھی اشد گناہ ہے وقت سے پہلے افطار کرنے سے مراد یہی ہے کہ روزہ تو رکھ لیا مگر سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جان بوجھ کر کسی صحیح مجبوری کے بغیر توڑ ڈالا۔

اور جو بدنصیب روزہ رکھنے کے باوجود بھی تاش' شطرنج' وڈیو گیمز' فلمیں ڈرامے' گانے' باجے' گالی گلوچ وغیرہ وغیرہ ناجائز وحرام کاموں میں دن رات لگے رہتے ہیں یعنی روزہ دار جب رمضان شریف کے مبارک مہینے میں حلال وطیب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے تو وہ جھوٹ' چغلی' گالی گلوچ وغیرہ کام نہ چھوڑے اور ان کو بدستور جاری رکھے وہ کس قسم کا روزے دار ہے۔

یاد رکھیئے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔''جو بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ عزوجل کو کچھ حاجت نہیں۔

(بخاری)

ایک اور مقام پر فرمایا ''صرف کھانے پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے بچا جائے۔ (حاکم)

Marfat.com

مطلب یہ کہ روزہ دار کو چاہیے کہ وہ روزے میں جہاں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے وہاں جھوٹ، فریب، بدزبانی، لڑائی جھگڑا وغیرہ وغیرہ گناہ بھی چھوڑ دے۔ ایک مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے اگر کوئی لڑائی کرے۔ گالی دے تو تم اس سے کہہ دو "میں روزے سے ہوں۔"

پیارے اسلامی بھائیو! آج کل تو معاملہ ہی الٹ نظر آ رہا ہے بلکہ اب تو صورتحال یہ ہو گئی ہے کہ کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گرج کر یوں گویا ہوتا ہے "چپ ہو جا! ورنہ یاد رکھنا میں روزے سے ہوں اور روزہ تجھ ہی سے کھولوں گا۔" یعنی تجھے کھا جاؤں گا (معاذ اللہ) توبہ! توبہ! اس قسم کی بات ہرگز زبان سے نہ نکلنی چاہیے بلکہ عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہیے آہ! قیامت کے ہوشربا منظر کو یاد کیجئے جب ہر طرف "نفسی نفسی" کا عالم ہو گا سورج آگ برسا رہا ہو گا، زبانیں پیاس کی شدت کے سبب منہ سے باہر لٹک رہی ہوں گی بیوی شوہر سے، ماں اپنے لخت جگر سے اور باپ اپنے نور نظر سے نظر بچا رہا ہو گا۔ مجرموں کو پکڑ پکڑ کر لایا جا رہا ہو گا اور ان کے اعضاء ان کے گناہوں کی داستان سنا رہے ہوں گے۔ (فیضان سنت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا جس کے سر میں زہر کی دو تھیلیاں ہوں گی وہ سانپ اُس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا تو وہ اس کی باچھیں کاٹ کاٹ کر کھائے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

(بخاری)

مسلم شریف کی ایک روایت کے مطابق جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہو گا تو اس کیلئے وہ آگ کے پترے بنائے جائیں گے اور پھر ان پر دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے اس (تارک زکوۃ) کی کروٹ، پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا جب وہ ٹھنڈے ہونے لگیں گے

Marfat.com

تو پھر ویسے ہی گرم کر دیئے جائیں گے اور یہ عذاب کا معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ تمام بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ تارک زکوٰۃ اپنی راہ دیکھے گا جنت کی یا دوزخ کی۔

معراج کی رات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ ان کے آگے پیچھے مقام پر دھجیاں لٹک رہی ہیں اور وہ اونٹوں اور جانوروں کی طرح دوزخ کے کانٹے دار درخت چر رہے ہیں اور جہنم کے پتھر اور انگارے کھا رہے ہیں میرے دریافت کرنے پر جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا یہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دینے والے لوگ ہیں۔ (ابن کثیر)

زکوٰۃ فرض ہونے کیلئے مال و دولت کی ایک خاص حد اور مقدار معین ہے جس کو شریعت کی اصطلاح میں نصاب کہا جاتا ہے۔ زکوٰۃ اسی وقت فرض ہے جب کہ مال بقدرِ نصاب ہوگا۔ اس مقدار شرعی ''نصاب'' سے کم مال و دولت پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ نصاب زکوٰۃ کا اجمالی خاکہ یہ ہے۔

سونے کا نصاب زکوٰۃ	ساڑھے سات تولہ
چاندی کا نصاب زکوٰۃ	ساڑھے باون تولہ
مال تجارت کا نصاب زکوٰۃ	جو قیمت میں چاندی کے نصاب کے برابر ہو
اونٹ کا نصاب زکوٰۃ	پانچ عدد (سائمہ)
گائے بھینس کا نصاب زکوٰۃ	تیس عدد (سائمہ)
بھیڑ بکری کا نصاب زکوٰۃ	چالیس عدد (سائمہ)

شرائط زکوٰۃ

(۱) مسلمان ہونا' (۲) آزادی' لہٰذا غلام پر زکوٰۃ نہیں (۳) عقل یعنی عاقل پر فریضہ زکوٰۃ عائد ہوتا ہے۔ (۴) صاحب نصاب ہونا (۵) مالک یعنی مال کی ملکیت ضروری ہے (۶) نصاب کا حاجات اصلیہ سے زائد ہونا (۷) سال کا گزرنا (۸) مال کا قرض سے بے باک ہونا (۹) مال نامی یعنی بڑھنے والا مال کا بڑھنا یا تو فعل تجارت یا

Marfat.com

افزائش نسل جانوروں کی' (۱۰) بلوغت' بلوغت شرط ہونے پر اختلاف ہے بہر حال امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ نابالغ بچے پر زکوٰۃ نہیں۔ لہٰذا اس کے ولی سے زکوٰۃ کا مطالبہ نہ کیا جائے البتہ اس کے مال سے قرض' نفقہ' عشر اور صدقہ ادا کرنا واجب ہے۔ کیوں کہ یہ بندوں کے حقوق ہیں۔

رشوت اور سود کھانے کا انجام

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (کنز العمال)

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حرام کے دو دروازے ایسے ہیں کہ لوگ ان دونوں دروازوں سے کھاتے ہیں ایک رشوت' دوسرے زانیہ کی کمائی۔ (کنز العمال)

یاد رکھیئے حدیث مبارک میں ارشاد ہے ''وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہو گا جو حرام غذا سے بنا ہو گا اور وہ گوشت جو حرام غذا سے بنا ہو جہنم کا حقدار ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کھانے والے' کھلانے والے اور سود لینے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سودی مال کھایا اللہ عزوجل اس کے پیٹ کو جتنا مال کھایا آگ سے بھر دے گا اگرچہ مال محنت کر کے کھایا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو قبول نہ فرمائے گا اور وہ ہمیشہ خدا عزوجل کی ناراضگی میں ہے جب تک کہ اس کے پاس ایک ذرہ بھی سود کا باقی ہے۔ (قرۃ العیون)

طبرانی شریف کی حدیث ہے کہ سود کا ایک درہم جو انسان کھائے وہ اسے جانتا ہے تو یہ چھتیس بار زنا سے شدید ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے سود کے بہتر گناہ ہیں سب سے کمتر

Marfat.com

گناہ یہ ہے کہ جیسے کوئی اسلام کی حالت میں اپنی ماں سے بدکاری کرے۔

(مکاشفۃ القلوب)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''معراج'' کی رات جب ہم ساتویں آسمان پر پہنچے تو میں نے اوپر دیکھا تو گرج' بجلیاں اور شدید آندھیاں تھیں' پھر فرمایا ہم اس قوم کے پاس آئے جن کے پیٹ کمروں کی طرح بڑے بڑے تھے ان میں سانپ بچھو تھے جو ان کے پیٹوں سے باہر سے نظر آتے تھے میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ سود خور ہیں۔

مردہ اٹھ بیٹھا

جوہر آباد (ٹنڈو آدم) کے ایک کپڑے کے تاجر کی خوفناک داستان پڑھیے اور کانپیے۔

اخباری اطلاع کے مطابق قبرستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحب نے جونہی نماز جنازہ کی نیت باندھی مردہ اٹھ کر بیٹھ گیا لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی امام صاحب نے بھی نیت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لٹا دیا۔ تین مرتبہ مردہ اٹھ کر بیٹھا۔ امام صاحب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا کیا مرنے والا سود خور تھا۔ انہوں نے جواب دیا ''ہاں'' اس پر امام صاحب نے نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے جب لاش قبر میں رکھی تو قبر زمین کے اندر دھنس گئی اس پر لوگوں نے لاش کو مٹی دیرہ سے دبا کر بغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔

سود و رشوت میں نحوست ہے بڑی
اور دوزخ میں سزا ہو گی کڑی

قبر کے شعلے اور دھوئیں

یہ سنسنی خیز واقعہ نوائے وقت میگزین میں شائع ہوا تھا جس کو قبلہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے ایک رسالہ میں تحریر فرمایا ہے وہ پانچ وقت پابندی سے نماز

Marfat.com

پڑھتے تھے مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے سخی دل بھی تھے دل کھول کر غریبوں اور بیواؤں کی امداد کیا کرتے' کئی یتیم بچوں کی شادیاں بھی کرا دیں۔ حج بھی کیا ہوا تھا۔ ۱۹۷۳ء کی ایک صبح ان کا انتقال ہو گیا بے حد ملنسار اور با اخلاق تھے اہل محلہ ان سے بہت متاثر تھا لہٰذا سوگواروں کا تانتا بندھ گیا۔ ان کے جنازے میں لوگوں کا کافی اژدھام تھا سب لوگ قبرستان آئے قبر کھود کر تیار کر لی گئی جوں ہی میت قبر میں اتارنے کیلئے لائے کہ غضب ہو گیا یکایک قبر خود بخود بند ہو گئی سارے لوگ حیران رہ گئے' دوبارہ زمین کھودی گئی جب میت اتارنے لگے تو پھر قبر خود بخود بند ہو گئی۔ سارے لوگ پریشان تھے ایک آدھ بار مزید ایسا ہی ہوا آخر کار چوتھی بار تدفین میں کامیاب ہو ہی گئے فاتحہ پڑھ کر سب لوٹے اور ابھی چند ہی قدم چلے تھے کہ ایسا محسوس ہوا' جیسے زمین زور زور سے ہل رہی ہے لوگوں نے بے ساختہ پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک ہوش اڑا دینے والا منظر تھا' آہ! قبر میں دراڑیں پڑ چکی تھیں اس میں سے آگ کے شعلے اور دھوئیں اڑ رہے تھے اور قبر کے اندر سے چیخ و پکار کی آواز بالکل صاف سنائی دے رہی تھی۔ یہ لرزہ خیز منظر دیکھ کر سب کے اوسان خطا ہو گئے اور سب لوگ جس سے جس طرح بن پڑا بھاگ کھڑے ہوئے۔ سب لوگ بے حد پریشان تھے کہ بظاہر نیک' سخی اور با اخلاق انسان کی آخر ایسی کون سی خطا تھی جس کے سبب یہ اس قدر ہولناک عذاب قبر میں مبتلا ہو گیا! تحقیق کرنے پر اس کے حالات کچھ یوں سامنے آئے۔

مرحوم بچپن ہی سے بہت ذہین تھا۔ لہٰذا ماں باپ نے اعلیٰ تعلیم دلوائی جب خوب پڑھ لکھ لیا تو کسی طرح بھی سفارش یا رشوت کے زور پر ایک سرکاری محکمہ میں ملازمت اختیار کر لی۔ رشوت کی لت پڑ گئی رشوت کی دولت سے پلاٹ بھی خریدا اور اچھا خاصا بینک بیلنس بھی بنایا اسی سے حج بھی ادا کیا اور ساری سخاوت بھی اسی مال حرام سے کیا کرتا تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مال حرام کا کس قدر دردناک انجام ہوا۔ یاد رکھئے بحکم حدیث رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ مال حرام

Marfat.com

سے کئے جانے والے نیک کام بھی رائیگاں جاتے ہیں کیونکہ اللہ عزوجل پاک ہے اور پاک مال کو ہی قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جو شخص مال حرام کماتا ہے اور پھر صدقہ کرتا ہے اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اس سے خرچ کرے گا تو اس کیلئے اس میں برکت نہ ہوگی اور اسے اپنے پیچھے چھوڑے گا تو یہ اس کیلئے دوزخ کا زادراہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

راولپنڈی کے قبرستان رتہ امرال میں پیش آنے والا سرکاری محکمہ کے ایک افسر کا ایک اور دردناک واقعہ پڑھئے۔

۲۷ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ کو ایک پولیس افسر کا جنازہ قبرستان لایا گیا جب اسے قبر میں اتارا جانے لگا تو اس کی قبر یکایک ٹیڑھی ہو گئی پہلے پہل تو لوگوں نے اسے گورکن کا قصور قرار دیا دوسری جگہ جب قبر کھودی گئی اور میت کو اتارنے لگے تو قبر ایک بار پھر ٹیڑھی ہو گئی اب لوگوں میں خوف و ہراس پھیلنے لگا تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا قبر حیرت انگیز حد تک اس قدر ٹیڑھی ہو جاتی کہ تدفین ممکن نہ رہتی۔ بالآخر شرکائے جنازہ نے مل جل کر مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کی اور پانچویں قبر میں ہر حال میں تدفین کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ پانچویں بار قبر ٹیڑھی ہونے کے باوجود زبردستی پھنسا کر میت کو اتار دیا گیا۔

(بحوالہ رسالہ پراسرار بھکاری)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جو شخص کسی قوم کا والی اور قاضی مقرر ہوا وہ قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوگا پھر اگر وہ رشوت لینے والا نہ تھا اور اس کے فیصلے بھی حق پر بنی تھے تو وہ آزاد کر دیا جائے گا۔ اگر وہ رشوت خور تھا اور لوگوں سے مال لے کر حق کے خلاف فیصلے کرتا تھا تو اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور وہ پانچ سو برس کی راہ کے مثل گہرائی میں جا پڑے گا۔

Marfat.com

کم تولنا اور ملاوٹ کرنے کا خوفناک انجام

حدیث پاک میں آتا ہے کہ بلاشبہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے اہل جہنم روزانہ پانچ مرتبہ پناہ مانگتے ہیں اگر اس وادی میں پہاڑ ڈال دیا جائے تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائے اس وادی میں نماز میں سستی کرنے والا اور کم ناپنے والے اور کم تولنے والے قید کئے جائیں گے تو افسوس ہے کہ جس نے ایسی جنت کو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے ایک دانہ یا دو دانے کے بدلے فروخت کر دی۔

(قرۃ العیون)

جو شخص ناپ تول میں خیانت کرتا ہے قیامت کے دن اس کو دوزخ کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور دو آگ کے پہاڑوں کے درمیان بٹھا کر حکم دیا جائے گا ان پہاڑوں کو ناپو اور تولو' جب وہ تولنے لگے گا تو آگ اس کو جلا دے گی۔ (فیضان سنت)

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ ایک مریض کے سرہانے تشریف لائے جو قریب المرگ تھا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کئی بار اسے کلمہ تلقین فرمایا' لیکن وہ ''دس گیارہ' دس گیارہ کی آواز لگاتا رہا۔ جب اس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا' میرے سامنے آگ کا پہاڑ ہے جب میں کلمہ پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کیلئے لپکتی ہے۔ پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا' دنیا میں تم کیا کام کرتے تھے؟ اس نے کہا' میں کم تولا کرتا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

آہ! ناپ تول میں کمی کرنے والے تیری بربادی! چند سکوں کی خاطر اپنے آپ کو جہنم کے شعلوں کی نذر کرنے کی جسارت کرنے والو تمہارے لئے عبرت ہی عبرت ہے۔

بدقسمتی سے آج کل ناپ تول میں کمی کرنا بالکل عام ہو گیا ہے اور معاذ اللہ اس کو عیب ہی تصور نہیں کیا جاتا حالانکہ یہ حرام و گناہ کبیرہ ہے بندوں کی حق تلفی ہے اس طرح کرنے سے مال میں بظاہر وقتی طور پر اضافہ ہو بھی جائے تو کیا ہوا؟ نتیجۃً ہلاکت ہی ہلاکت ہے' دنیا میں بھی خسارہ اور آخرت میں عذاب الیم کی وعید ہے۔ دنیا میں بھی تو

Marfat.com

حرام مال بسا اوقات' بیماریوں' مقدمہ بازیوں اور بعض اوقات ڈاکوؤں کی نذر ہو ہی جاتا ہے۔

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں' بزاز (کپڑے کا تاجر) کپڑا لیتے وقت ڈھیلا رکھ کرناپے اور دیتے وقت سخت کر کے اور کھینچ کر دے وہ بدترین فاسق لوگوں کے گروہ میں داخل ہے اور جو قصاب اس ہڈی کو گوشت میں رکھ کر فروخت کرے جس کی فروخت کا رواج نہیں وہ بھی بدترین فاسقین میں داخل ہے اور جو شخص غلہ فروخت کرے اور عرف وعادت سے زیادہ مقدار میں مٹی اور خاک پڑی رہنے دے وہ بھی ان میں داخل ہے اور یہ سب باتیں حرام و ناجائز ہیں اور ہر قسم کے کاروبار اور معاملات میں لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف کرنا فرض وضروری ہے۔ (کیمیائے سعادت)

اسی طرح اچھا مال اوپر اور گھٹیا مال نیچے رکھنا جب کہ مقصود دھوکہ دینا ہو' اچھا مال دکھا کر گھٹیا مال دھوکہ سے پکڑا دینا' پھل وغیرہ پر پانی چھڑک کر وزن بڑھا دینا یہ سب حرام ہے (البتہ یہ عیوب گاہک کو دکھانے کے بعد مال فروخت کرنا پھر گناہ نہیں۔ (فیضان سنت)

اے ملاوٹ کرنے والو! تم بھی کان کھول کر سنو؟

بیہقی نے ابن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور کہا کہ ہم حج کیلئے آئے ہیں اور راستے میں ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا ہے ہم نے اس کیلئے قبر کھودی تو لحد میں خوفناک کالا سانپ بیٹھا نظر آیا۔ ہم نے وہ جگہ چھوڑ دی اور دوسری جگہ قبر کھودی' کیا دیکھا کہ اس قبر میں بھی وہی سانپ نظر آیا۔ پھر ہم نے تیسری قبر کھودی تو اس میں وہی سانپ نظر آیا ہم پریشان ہو کر اب آپ کے پاس آئے ہیں کہ کیا کریں؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم سانپ کے پاس ہی اسے دفن کردو۔ خدا کی قسم اگر تم ساری زمین بھی اس کیلئے کھود ڈالو گے تب بھی یہ سانپ تمہیں ضرور نظر آئے گا۔ چنانچہ ہم نے اس کیلئے ایک قبر کھود کر سانپ کے پاس ہی دفن کر دیا

Marfat.com

اور پھر واپسی پر اس کی بیوی سے اس کے حالات دریافت کیے تو اس نے بتایا کہ یہ آٹے کا سوداگر تھا اور آٹے میں لکڑی کا برادہ ملا کر بیچا کرتا تھا۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے من غش فلیس منا جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

چوری کرنے کا انجام

حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کا تھوڑا سا مال بھی چرایا' قیامت کے دن اس مال کو اپنی گردن میں آگ کے طوق کی شکل میں لٹکا کر آئے گا اور جس نے تھوڑا سا مال حرام کھایا تو اس کے پیٹ میں آگ دہکائی جائے گی اور اس کی ایسی خوفناک آواز ہو گی کہ جس دن سارے لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے یہ سن کر کانپ جائیں گے۔ مزید فرمایا کہ بلا شبہ ''پل صراط پر آگ کی بیڑیاں ہیں'' جس نے حرام کا ایک درہم بھی لیا اس کے پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ڈالی جائیں گی جس سے پل صراط سے گزرنا دشوار ہو جائے گا جب تک کہ درہم کا مالک اس کی نیکیوں میں سے بدلہ نہ لے لیکن اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو گناہوں کا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔ (قرۃ العیون) نیز جو شخص چور کا مال خریدے اور وہ جانتا ہو کہ یہ چوری کا مال ہے تو وہ بھی اس گناہ میں شریک ہو گیا۔ (بیہقی)

پیارے اسلامی بھائیو! حرام ذریعوں سے کمائے ہوئے مال کو کھانا' پینا' پہننا یا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گناہ ہے اس کی سزا دنیا میں مال کی قلت و ذلت اور بے برکتی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب ہے۔

یاد رکھیے! حرام کا پہلا لقمہ پیٹ میں جاتے ہی زمین و آسمان کے تمام فرشتے اس بندے پر لعنت کرتے ہیں اگر اسی حالت میں یعنی بغیر توبہ کیے وہ مر جائے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

Marfat.com

حرام کمائی کی چند مثالیں

(۱) ملازم کا اپنی ڈیوٹی تندہی اور بروقت ادا نہ کرنا' لیٹ آنا' جلدی چلے جانا' ڈیوٹی کے مقررہ اوقات میں اپنا کوئی دوسرا ذاتی کام کرنا یا ڈیوٹی ادا کرنے سے پہلوتہی کرنا' رشوت لینا' دکانداروں کا چیزوں میں ملاوٹ کرنا' ناپ تول میں کمی کرنا' ذخیرہ اندوزی کرنا' جھوٹی قسمیں کھا کر مال فروخت کرنا' اچھا مال دکھا کر گھٹیا مال دینا' نیز کسی مال یا چیز میں عیب ظاہر نہ کرنا۔

(۲) پیشہ وروں کا کام کرتے وقت نیت میں کھوٹ رکھنا' مثلاً ڈاکٹر کا جان بوجھ کر ایسی دوا دینا کہ مریض اور بھی چند دن زیر علاج رہے۔ وکیل کا جھوٹ بول کر یا جھوٹ بولنے کی ترغیب دے کر سچ کو چھپانا اور جانتے ہوئے بھی قصوروار کو بچانا اور بے قصور کو سزا دلوانا۔ کسی کاریگر کا کوئی چیز بناتے وقت اس میں کمزور اور ردی اور بے کار مسالہ لگانا۔

(۳) کسانوں کو دوسرے کی فصل چوری یا سینہ زوری سے کاٹ لینا' ناجائز طور پر دوسروں کا پانی کاٹ کر اپنے کھیت سیراب کرنا' اپنے مویشیوں کو چوری چھپے دوسروں کے کھیت میں چرانا' غرضیکہ کسی شخص کا ایمانداری اور خلوص سے کام نہ کرنا اور نیت میں کھوٹ رکھنا اس کی کمائی کو حرام بنا دیتا ہے۔

جس طرح من بھر دودھ میں پیشاب کے چند قطرے ڈال دینے سے سارا دودھ پلید ہو جاتا ہے اور کوئی اسے پینے کیلئے تیار نہیں ہوتا اسی طرح تھوڑی سی حرام کمائی بھی اگر حلال کمائی میں مل جائے تو ساری کا ستیاناس کر دیتی ہے۔ اس لئے حرام کمائی خواہ ایک پائی ہو یا سینکڑوں روپے سب سے بچنا ضروری ہے۔

افسوس کہ آجکل کسب حلال نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے لوگ بلا ضرورت جھوٹ بول کر معاذ اللہ جھوٹی قسمیں تک کھا کر اپنا مال فروخت کرتے ہیں مال کا عیب اور نقص اگر ہے بھی تو اسے ظاہر نہیں کرتے بے دریغ ملاوٹ کرتے ہیں' رشوت' سود' دھوکہ' جس بھی گناہ کا سہارا لینا پڑ جائے ضرور لیتے ہیں اور مال کماتے ہیں اور یوں ان کی روزی حرام ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

تو لہٰذا برائے مہربانی اپنے کمزور جسم پر رحم کریں اور اسے جہنم کا ایندھن بننے سے بچائیں۔ جس نے پیدا کیا ہے وہ رزق بھی عطا کرنے والا ہے اور جو کچھ مقدر میں ہے وہ مل کر ہی رہے گا اب یہ آپ پر ہے کہ آپ اسے کس طرح حاصل کرتے ہیں۔

چوری کرنے والوں کا عذاب یہ ہے کہ ان کا بند بند کاٹا جائے گا پھر انہیں ازسرنو جسم دیا جائے گا اور ستر ہزار فرشتے ان کے بند کاٹنے کیلئے چھریاں ہاتھ میں لئے ان کی طرف بڑھیں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

ذخیرہ اندوزی کا انجام

ذخیرہ اندوزی کو اسلام میں احتکار کہا جاتا ہے اس کا لفظی مطلب ظلم ہے لیکن شرعی اصطلاح میں ذخیرہ اندوزی ہے کہ کسی استعمال ہونے والی چیز کی فروخت کو اس غرض سے روک لیا جائے کہ وہ مہنگی ہو جائے اور جب اس کی قلت ہو جائے تو منہ مانگے داموں فروخت کی جائے چونکہ لوگوں کو اس کی اشد ضرورت ہوتی ہے تو وہ مجبوراً مہنگے داموں پر خریدنے کیلئے مجبور ہوتے ہیں شریعت میں یہ جائز نہیں بلکہ ایسا کرنا حرام اور جرم ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ فروخت کی غرض سے جمع شدہ سٹاک کو احتکار نہیں کہا جاتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن غلے کا ذخیرہ کرتا ہے اور اس کے مہنگے ہونے کا انتظار کرتا ہے وہ شخص اللہ عزوجل سے دُور اور اس کی ناراضگی میں ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ احتکار وہ ہے جس میں نرخوں کی گرانی مطلوب ہوتا کہ چیز کی کمیابی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نفع کمانے کی نیت ہو اور جو شخص اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے وہ محتکر ہوگا اور محتکر اللہ عزوجل کی رحمت سے دُور ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ غلہ لانے والا روزی لیا جائے گا اور احتکار کرنے والا ملعون ہے۔

Marfat.com

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اگر تاجر نیک نیتی سے تجارت کرے تو اس کے رزق میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اگر وہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا ہو تو اس پر خدا کی لعنت پڑتی ہے اور وہ آخرت میں سزا کا مستحق ہو گا۔

ایک حدیث پاک کے مطابق ذخیرہ اندوزی کرنے والا جذام اور افلاس میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا احتکار کرنے والا بندہ برا ہے اگر اللہ عزوجل بھاؤ سستا کر دے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے اگر مہنگا کر دے تو خوش ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں ذخیرہ اندوزی کرنے کا مزاج بیان کیا گیا ہے کہ ذخیرہ اندوز گرانی سے خوش ہوتا ہے اور بھاؤ سستا ہونے سے غمگین ہوتا ہے۔ اگر اللہ عزوجل پر استقامت ایمان اس درجے تک ہو کہ نفع نقصان تو اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے تو پھر انسان ہر حال میں اللہ عزوجل پر راضی رہتا ہے۔ بہر حال ذخیرہ اندوزی حرام ہے لیکن اس کے باوجود تاجر حضرات اس حرکت سے باز نہیں آتے اور اشیاء کو ذخیرہ کر کے قلت کے انتظار میں رہتے ہیں اور موقع پا کر منہ مانگی قیمت وصول کرتے ہیں ایسے حضرات کو اس فعل سے توبہ کر لینی چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مال کی مستی جہنم میں جھونک دے۔

لوگ حرام کیوں کھاتے ہیں؟

آج کل جب کہ مغربی تہذیب کی چمک دمک سے لوگوں کی آنکھیں چندھیا گئی ہیں اور دوسری دنیا سے ان کا ایمان اٹھ گیا ہے وہ صرف مادی وسائل کی فراوانی اور عیش و عشرت کو ہی زندگی کا مقصد سمجھ بیٹھے ہیں انہیں یوں محسوس ہوتا ہے گویا اور کوئی موت کبھی آئے گی نہیں اور آئے گی تو وہ مرنے کے بعد مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے اور کوئی ان سے حساب و کتاب لینے والا نہ ہو گا۔ اس لئے وہ قیامت اور جزا و سزا پر شاید دل سے یقین نہیں رکھتے حالانکہ زبان سے اس کا بار بار اقرار کرتے ہیں بہر حال وہ زندگی کے ہر

Marfat.com

لمحے اور کمائی کے ہر پیسے کو دنیوی عیش وعشرت میں صرف کرنے میں اس قدر محو ہیں کہ حلال وحرام کی تمیز ہی اٹھ گئی ہے۔

شراب و زنا' راگ رنگ اور کھانے پینے کی فکر میں دن رات مست رہتے ہیں ظاہر ہے جب یہ حالت ہو گی تو قارون کے خزانے بھی ختم ہو جائیں گے۔ مگر عیش و عشرت کے نت نئے ڈھنگ اور خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کا ذوق اور شوق بڑھتا ہی جائے گا ان کا ایک فرضی معیار زندگی جس میں بنک بیلنس' بنگلہ' بیوک کار' بیوٹی فل وائف شامل ہیں۔ انہیں بے چین رکھتا ہے اور اس کے حصول کی خاطر وہ بڑے سے بڑا ظلم کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ انہیں راتوں رات امیر کبیر بن جانے کی دُھن بڑی بڑی چالبازیاں کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں ان لوگوں کی عزت اور عظمت کا معیار کسی کی شرافت اور اخلاقی برتری نہیں ہے بلکہ دولت اور محض دولت رہ گیا ہے اس لئے حصول دولت کی خاطر ہر جائز و ناجائز طریقہ اختیار کرتے ہوئے انہیں بالکل شرم نہیں آتی بلکہ یہ اپنی کمائی کو صرف حلال تک محدود رکھتے ہوئے بہت شرمندہ ہوتے ہیں کیونکہ اس طرح وہ اپنی بڑی ہوئی خواہشوں کو پورا نہیں کر سکتے سوسائٹی میں ان کی امارت اور ٹھاٹ کا تذکرہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ رشوت لیتے ہیں بلیک مارکیٹ کرتے ہیں' دھوکہ بازی اور مکاری کی نت نئی تدبیریں سوچتے ہیں اور جی بھر کر فضول خرچی کرتے ہیں تا کہ ان کا رعب قائم رہے یاد رکھیئے' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تک حرام کمائی سے بنائے ہوئے لباس کا ایک تار بھی کسی کے بدن پر رہے گا' اس کی عبادت ہرگز قبول نہ ہو گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے' حلال سے یا حرام سے۔ (صحیح بخاری شریف)

آہ! واقعی اب وہ دور آ چکا ہے حلال وحرام کی تمیز اٹھ چکی ہے انسان مال کی محبت میں اندھا ہو چکا ہے اسے بس مال چاہیے چاہے وہ کسی بھی راستہ سے آئے کہاں کا حلال

Marfat.com

اور کہاں کا حرام جو صاحب کھلائے وہ چٹ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رزق حلال کمانے اور کھانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

بھیک مانگنا کیسا؟

یاد رکھیئے بطور پیشہ بھیک مانگنا حرام ہے۔ صرف اس کیلئے سوال حلال ہے جس کے پاس ایک دن کے بھی کھانے کا نہ ہو تو وہ کھانا مانگ سکتا ہے۔ اسی طرح جس کے پاس پہننے کیلئے نہ ہو کپڑے مانگ سکتا ہے اگر ایک دن کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے تو وہ سوال نہیں کر سکتا جو مستحق بھی ہو ہرگز اس طرح سوال نہ کرے کہ اللہ عزوجل کے نام پر مجھے کچھ دو اس طرح سوال کرنے پر لعنت کی وعید ہے۔ نیز مسجد میں بھی سوال نہیں کر سکتا کہ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ مسجد کے سائل کو اگر ایک پیسہ بھی دیا تو ستر پیسے مزید خیرات کرے کہ اس ایک پیسے کا کفارہ ہو۔

(بہار شریعت)

جو صرف مال بڑھانے کیلئے بھیک مانگتا ہے اس کے بارے میں مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو شخص مال بڑھانے کیلئے بھیک مانگتا ہے وہ جہنم کا انگارہ مانگ رہا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایسا کرنا تو ذلت ہے حلال روزی بالکل کمانی چاہیے اور حلال کے فضائل میں حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں حلال کا پہلا لقمہ پیٹ میں جاتے ہی پہلے کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کا ایک گٹھڑ اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو بیچ کر اپنی ذات کا گزارہ کرلے یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگے کہ کوئی اس کو دے گا اور کوئی منع کر دے گا۔ (مشکوٰۃ)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آدمی سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا یعنی نہایت بے آبرو ہو کر آئے گا۔ (بہار شریعت)

ہاں اگر بے مانگے مل جائے تو اس کے بارے میں ہے ''حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ کسی ایسے کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو ارشاد فرمایا' اسے لو اور اپنی ملکیت کر لو اور خیرات کر دو جو مال تمہارے پاس بے مانگے اور بے طمع آ جائے اسے لے لو اور جو نہ آئے تو اس کے پیچھے اپنے نفس کو مت ڈالو۔'' (بہار شریعت)

جواء کھیلنا کیسا؟

جوا کھیلنا کبیرہ گناہ ہے اور جوئے کے ذریعے حاصل ہونے والی آمدنی حرام ہے۔

حرام کی آفت

طبرانی شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کھانا عمدہ (حلال) رکھو تمہاری دعائیں قبول ہوں گے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ایک آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا ایک نوالہ ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور جس بندے کا گوشت حرام سے پیدا ہوا ہو تو آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

جواء کھیلنے کے تمام آلات و سامان مثلاً تاش' لوڈو' شطرنج وغیرہ کی خرید و فروخت بھی ناجائز ہے۔ آج کل ریفل ٹکٹ اور لاٹری وغیرہ کا بہت زور ہے یہ سب جوئے کی قسمیں ہیں اور اس پر انعام کے نام پر جو رقم دی جاتی ہے یہ بھی حرام ہے۔ صرف تفریح کیلئے بھی

Marfat.com

شطرنج کھیلنا ناجائز ہے اور وقت گزارنے کیلئے بھی تاش کھیلنا حرام ہے کہ اس میں جانداروں کی تصویریں بنی ہوتی ہیں۔ (احکام شریعت)

نیز لوڈو اور ویڈیو گیمز جو آج کل چل پڑے ہیں یہ بھی اپنے بچوں کو نہ کھیلنے دیں گھوڑے گاڑی، گدھا گاڑی کی ریس میں شرط لگائی جاتی ہے یہ بھی حرام ہے ہاں یک طرفہ شرط جائز ہے مثلاً ایک نے دوسرے سے کہا کہ آؤ دوڑ لگاتے ہیں تو جیت گیا تو دس انعام اگر میں جیتا تو مت دینا۔ یہ جائز ہے۔

دھوکہ بازی کرنا کیسا؟

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی مسلمان کے ساتھ مکر کرے یا نقصان پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (کنز العمال)

دھوکہ اور فریب سے ایک دوسرے کا حق تلف ہوتا ہے اس لئے اسلام میں دھوکہ بازی کو قطعاً حرام اور گناہ کبیرہ قرار دیا ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہوگا۔ اصل چیز کو نقل کے ساتھ ملا کر فروخت کرنا اسلامی اقدار کے بالکل منافی ہے دھوکہ اور فریب بھی ایک طرح کا جھوٹ ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سچ کو جھوٹ سے نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔ (البقرہ)

مزید فرمایا کہ اے ایمان والو تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ۔ غرضیکہ دھوکہ بازی سے کسی چیز کا حاصل کرنا سخت گناہ ہے اس لئے زندگی کے کسی شعبہ میں بھی دھوکے کا راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ بہر حال دھوکہ بازی اللہ عزوجل کو ناراض کرنے والا فعل ہے لہٰذا ہر ممکن دھوکہ بازی سے اجتناب کرنا چاہیے

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ (۱) دھوکہ باز (۲) بخیل (۳) احسان جتانے والا۔ (کنز العمال)

Marfat.com

حضرت ابو صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کو ضرر پہنچائے اللہ تعالیٰ اس کو ضرر پہنچائے گا اور مسلمانوں کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا۔ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ بازی سے منع فرمایا۔ (بخاری شریف)

امانت میں خیانت کرنا کیسا؟

امانت میں خیانت بھی ایک برا اخلاقی جرم ہے بغیر مالک کی اجازت کے کسی کی چیز کو اپنے تصرف میں لے آنا خیانت ہے یہ بھی ایک طرح کی چوری ہے کیونکہ جو حق واجب الادا ہو اسے ایمانداری سے ادا نہ کرنا خیانت ہے۔ ایسے ہی ہر حقدار کا حق ادا نہ کرنا خیانت ہے۔ ایسے ہی میاں کے ذمے جو حقوق بیوی سے متعلقہ واجب الادا ہوتے ہیں ان کا غلط استعمال خیانت ہے کسی بھی محکمے کا افسر یا ملازم اگر پوری ڈیوٹی سرانجام نہیں دیتا یہ بھی خیانت ہی میں شامل ہے اس کے علاوہ خیانت جسم کے ہر عضو سے ہو سکتی ہے لہٰذا دل، زبان، ہاتھ، پاؤں کو احکام الٰہی کے خلاف استعمال کرنا بھی خیانت ہے۔

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''اللہ تمہاری آنکھوں کی خیانت اور سینے میں چھپے ہوئے راز کو جانتا ہے۔ (المومن) اگر کوئی کسی سے بات کرے اور کہے کہ کسی دوسرے کو مت بتانا اگر بتا دی گئی تو یہ بھی خیانت ہے۔ کسی دوسرے کا بغیر اجازت خط پڑھنا بھی خیانت ہے۔

بدقسمتی سے آج خیانت بہت عام ہو چکی ہے لہٰذا اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے مومن ہر قسم کی خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے ماسوئے خیانت اور جھوٹ کے۔ (احمد، بیہقی)

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم نور مجسم شاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے منافق کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱) جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔

(۲) جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

(۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔ (بخاری شریف)

جو لوگ خیانت کرتے ہیں ان کو ان چیزوں کے ساتھ لایا جائے گا جن میں انہوں نے خیانت کی ہوگی پھر ان کو جہنم کے دریا میں ان چیزوں کے ساتھ ڈال دیا جائے گا پھر ان سے کہا جائے گا کہ دریا میں غوطہ لگاؤ اور ان چیزوں کو نکالو جن میں تم نے خیانت کی تھی وہ دریا کی تہ تک جائیں گے اس کی گہرائی کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے وہ اس دریا میں غوطہ لگائیں گے اور جب سانس لینے کیلئے سر اٹھائیں گے تو ستر ہزار فرشتے لوہے کے گرز سے اس کو ماریں گے یہ عذاب مسلسل ہوتا رہے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

وعدہ خلافی پر کنٹرول

وعدہ خلافی کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے کرنے کا اقرار کر کے اسے پورا نہ کیا جائے۔ اکثر لوگ اسے گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بھی ایک قسم کا جھوٹ ہے جس کا شمار کبیرہ گناہ میں ہے۔ قصداً وعدہ خلافی پر گرفت زیادہ ہے اور اگر کسی وجہ سے بلانیت ہو جائے تو اس پر گرفت کم ہوگی کسی قوم کی عظمت اور بلندی کا راز اسی میں ہے کہ وہ وعدہ خلاف نہ ہو کیونکہ وعدہ ایک قول ہے جس پر دنیا جہاں کے کاروبار، تعلقات اور لین دین کا دارومدار ہے۔ غرضیکہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں وعدہ کا تعلق نہ ہو اس لئے وعدہ کر کے اسے پورا کرنا ترقی کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔

امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار، شافع روز شمار دوعالم کے مالک ومختار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے اس پر اللہ عزوجل اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی

Marfat.com

فرض قبول ہوگا نہ نفل۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چار قسم کی باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا۔

(۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

(۲) جب وعدہ کرے تو وعدہ پورا نہ کرے۔

(۳) جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے۔

(۴) جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔ (بخاری شریف)

پیارے اسلامی بھائیو! وعدہ کرنے کے بعد اسے پورا کرنا اسلام کی تعلیمات کا لازمی جزو ہے کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے اس امر کو ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جس شخص کے ساتھ وعدہ کیا جائے اسے پورا کیا جائے ایسا کرنے سے بھائی چارہ کو فروغ ملتا ہے اور وعدہ خلافی سے نفرتیں جنم لیتی ہیں اس لئے وعدہ خلافی سے منع کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں وعدہ پورا کرنے کی تاکید کی گئی ہے کیونکہ وعدہ کے بارے میں آخرت میں باز پرس ہوگی وعدہ کے متعلق یہ بھی تاکید ہے کہ انسان جب وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہے کیونکہ اللہ عزوجل کی توفیق اور مرضی کے بغیر کوئی وعدہ پورا نہیں کرسکتا۔

عملی زندگی میں یہ بات اکثر مشاہدے میں آتی ہے کہ کاروباری حضرات لین دین میں وعدہ خلافی کرتے ہیں اور اسے معمولی بات سمجھتے ہیں اور گاہک کا کوئی کام اگر آرڈر پر تیار ہو رہا ہو تو خواہ مخواہ اسے بار بار آنے جانے کی تکلیف دیتے ہیں کہ فلاں دن آنا تمہارا کام مکمل ہو جائے گا پھر جب گاہک کرایہ خرچ کرکے یا تکلیف اٹھا کر جاتا ہے تو ہنس کر یا ڈانٹ ڈپٹ کر ٹال دیتے ہیں کہ تم فلاں دن کو آنا' پھر وہ اس دن جاتا ہے تو پھر کسی اور وعدے پر ٹال دیتے ہیں حتیٰ کہ لوگوں کو اس طرح سے بے حد پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسی وعدہ خلافیوں میں معاشرہ بے حد آگے نکل جا چکا ہے لیکن اپنے قصور کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا اور وعدہ خلافی کو برائی نہیں سمجھتا اور کہتا ہے کہ کاروبار میں یہ تو معمولی چیز ہے۔

Marfat.com

اس چھوٹی سی برائی کی طرف توجہ نہ دینے سے انسان بے حد گنہگار ہوتا رہتا ہے اور جب اسے اپنے اعمال کی شامت میں سزا ملتی ہے تو پھر اللہ عزوجل سے گلہ کرنے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کونسی برائی کرتا ہوں۔ نمازیں بھی پڑھتا ہوں اور روزے بھی رکھتا ہوں تو پھر یہ شامت کیوں؟ مگر رزق کمانے کیلئے لوگوں سے جو وہ وعدہ خلافیاں کرتا ہے اس کی طرف اس کی نظر نہیں پڑتی۔ لہٰذا اس گناہ کی طرف خاص توجہ دیجئے اور اس سے پکی توبہ کیجئے۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ وعدہ پورا کرنے کی غرض سے تین دن تک ایک مقام پر کھڑے رہے۔ (ابو داؤد)

یہ حدیث ہمیں یہی درس دیتی ہے کہ وعدہ کرنے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے اور کسی سے کوئی وعدہ کرلو تو اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ باتوں کی اگر کوئی ضمانت دے دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۱) بات کرو تو سچ بولو' (۲) وعدہ پورا کرو' (۳) امانت میں خیانت نہ کرو' (۴) شرم گاہوں کی حفاظت' (۵) نگاہیں نیچی رکھو' (۶) اپنے ہاتھ بند رکھو۔ (احمد)

مغفرت میں رکاوٹ کا ایک عمل؟

کسی کے خلاف دل میں انتقامی جذبہ رکھنا جب کہ وہ قصور وار نہ ہو' بغض اور کینہ کہلاتا ہے ایسے ہی کسی دشمنی اور عداوت کا دل میں دیرپا رکھنا بھی بغض و کینہ کہلاتا ہے بغض اور کینہ ایسی بد اخلاقی بیماری ہے کہ اس سے دین اور ایمان خراب ہو جاتا ہے اور نیکی برباد ہو جاتی ہے۔ بغض اور کینے سے دل کی پاکیزگی قائم نہیں ہوتی جس سے نیک اعمال میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اس لئے اللہ عزوجل سے دعا مانگنی چاہیے کہ اللہ دل کو بغض سے پاک رکھے بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اے مومنو! یوں مجھ سے دعا مانگو کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے صاحب ایمان

Marfat.com

ہوئے، معاف فرما اور ہمارے دلوں میں بغض و کینہ پیدا نہ ہونے دے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ہفتے میں دو مرتبہ بندوں کے اعمال اللہ عزوجل کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ہر بندہ مومن کو بخش دیتا ہے لیکن اس بندے کو اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بغض و کینہ ہو اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرماتا۔ (کنز العمال)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب برات میں اللہ تعالیٰ تمام بخشش مانگنے والوں کی مغفرت فرما دیتا ہے اور رحمت طلب کرنے والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے لیکن کینہ رکھنے والے کے معاملہ کو موخر اور ملتوی فرما دیتا ہے۔ (کنز العمال).

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے کہ مسلمان بغض و کینہ کے سبب تین دن سے زیادہ تعلق کاٹ کر اس کو چھوڑ دے جو تین دن سے زیادہ اس طرح تعلق چھوڑے رہے گا اور اسی حالت میں مر جائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف بحوالہ ابو داؤد)

بغض و کینہ کا طبی نقصان

شمالی کیرولینا کی ڈیوک یونیورسٹی کے ان ۲۲۵ ماہرین قلب نے جنہوں نے ۲۵ سال قبل میڈیکل کے طلباء کی حیثیت سے جو میڈیکل ٹیسٹ لئے تھے دریافت کیا کہ بغض و عناد رکھنے والے افراد میں سے تین فیصد کی موت واقع ہوئی۔ یہ وہ لوگ تھے جن میں یہ جذبہ اوروں کے مقابلہ میں پچاس فیصد کم تھا جبکہ دیگر اسباب کے علاوہ ایسے شدید جذبات والوں میں موت کی شرح ۱۵ فیصد ریکارڈ کی گئی اس یونیورسٹی کے میڈیکل سنٹر میں ہونے والی سات سالہ تحقیق کے مطابق اور کینہ رکھنے والوں کی موت شریانوں کی خرابیوں کی وجہ سے واقع ہوئی۔ ان میں موت کے دیگر اسباب شامل نہیں ہیں۔

اگرچہ ڈاکٹر ولیمز بغض اور کینے کی وجہ سے ہلاکتوں کی بالکل ٹھیک شرح کے تعین

Marfat.com

سے قاصر ہیں تاہم ان کے مطابق اس میں دوسرے لوگوں پر عدم اعتماد' غصہ' معمولی باتوں پر برافروختہ ہونا اور بات بات پر ناک بھوں چڑھانا جیسی عادات کا بڑا دخل ہے۔ ایسے لوگ جب بھی ان کیفیات میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے امراض قلب میں مبتلا ہونے کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں ان میں ہارمونی توازن تیزی سے بگڑنے لگتا ہے جب کہ گروپ "ب" سے تعلق رکھنے والے افراد میں یہ بات نہیں ہوتی۔ مزید تحقیق اور قطعی نتائج کی نشاندہی تک ماہرین کے مشورے کے مطابق یہی مناسب ہے کہ امراض قلب کی تدابیر بچاؤ کے ساتھ خود کو کینے' حسد' دشمنی اور غصے جیسی منفی و مضر عادات سے دور رکھا جائے۔ (سائیکالوجی ان میڈیکل) (سنت نبوی اور سائنس)

ظالم کا عبرتناک انجام

ظلم کا مطلب ناجائز سختی اور زیادتی کرنا ہے اسلام نے مخلوق خدا کے ساتھ ظلم کی بجائے رحم کا درس دیا ہے۔ ظالم دوسرے پر بلا وجہ سختی کرتا ہے اور اس کی حق تلفی کرتا ہے اس لئے اس سے منع کیا گیا ہے اور اسے گناہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا اور نہ ہی ظالموں کو نجات دے گا۔ قیامت کے روز ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ ہی مددگار۔

صابروں کو آزمانے کیلئے اللہ تعالیٰ ظالموں کو ڈھیل دے دیتا ہے مگر جب کسی کا ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ عزوجل اسے فوراً اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ گویا کہ ظلم کرنے والے کی دنیا میں بھی ہلاکت اور بربادی ہے اور آخرت میں بھی ان کیلئے دردناک عذاب ہے اس لئے ظلم سے ہر ممکن طریقے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ظلم کی مذمت سے متعلق سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھئے۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ظلم کرنے سے بچتے رہو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے میں رہنے کا سبب ہے اور بخیلی سے بھی بچتے رہو۔ اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی بخیلی ہی نے ان کو

Marfat.com

اس بات پر ابھارہ تھا کہ انہوں نے اپنے خونوں کو بہایا اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہرایا۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مقدمے میں کسی ظالم کی مدد کرے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے۔ (کنز العمال)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کیلئے حلال نہیں کہ بغیر حق کے جاندار کو اذیت پہنچائے اگرچہ چڑیا ہی ہو جب انسان چڑیا سے شغل کرتا ہے حتیٰ کہ وہ مر جائے اور اسے بغیر حاجت کے ذبح کیا وہ چڑیا قیامت کے روز اس حال میں آئے گی کہ دلوں کو پھاڑ دینے والی کڑک کی مانند اس کی آواز ہو گی وہ کہے گی' اے اللہ عزوجل میں سوال کرتی ہوں اس نے بغیر ضرورت کے مجھے کیوں اذیت پہنچائی اور کس لئے مجھے مار ڈالا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی میں تیرا حق ضرور دلاؤں گا میں ضرور اس شخص کو عذاب دوں گا جس نے بغیر حق کے کسی جان کو اذیت دی ورنہ میں خود ظالم ٹھہروں گا جب کہ ظالم سے مظلوم کو پورا پورا حق نہ دلاؤں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں ملک الدیان ہوں میں آج کے دن کسی پر ظلم نہ کروں گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی میں ظلم کا بدلہ ضرور لوں گا۔

(۱) اگر کسی نے کسی کو طمانچہ مارا یا ہاتھ مروڑا میں اسے آگ کے سینگوں سے ضرور گھائل کروں گا اگر کسی نے کسی کو لکڑی چبھوئی ہے تو میں اسے لکڑی کی سولی پر چڑھا دوں گا۔

(۲) اگر کسی کو پتھر سے زخمی کیا ہے تو میں اس کو پتھر کی سولی دوں گا اور وہ جنت میں داخل نہ ہو گا جس پر مظلوم کا حق ہے جب تک کہ اپنی نیکیوں سے اس کا حق ادا نہ کر دے اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں تو وہ مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا اور جہنم میں جائے گا۔ (قرۃ العیون)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے عرض گزار ہوئے کہ جس کے پاس دراہم و دینار اور مال و متاع نہ ہو فرمایا کہ میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز' روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن دنیا میں اس نے کسی کو گالی دی ہو گی' کسی پر تہمت لگائی ہو گی' کسی کا مال کھایا ہو گا کسی کا خون بہایا ہو گا کسی کو پیٹا ہو گا اس کی تمام نیکیاں ان مظلوموں کو دے دی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں سب کے حقوق پورے ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں تو باقی لوگوں کے گناہ اس کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچاؤ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ کسی حق والے کے حق کو روکتا نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ)

کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنے کی سزا

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی نے کسی دوسرے کی ایک بالشت زمین ظلم سے دبا لی تو یہ زمین قیامت کے دن اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دی جائے گی اور یہ ایک بالشت کی مقدار بھی ساتوں زمینوں تک ہو گی یعنی زمین کے ساتوں حصے پورے کیے جائیں گے اور اوپر سے لے کر زمین کی گہرائی تک کا پورا حصہ طوق بنایا جائے گا اور اس غاصب کی گردن میں وہ طوق پہنایا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

مطلب یہ کہ اس کو مجبور کیا جائے گا کہ اس وزن کو اٹھائے یا اس آدمی کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور گردن تک دھنسنے کے بعد زمین خود بخود طوق کی طرح گردن میں آ جائے گی۔

جادو کی مذمت

اسلام میں جادو حرام اور گناہ کبیرہ ہے کیونکہ جادو میں شیطانی طاقت سے ایسے کام

Marfat.com

کروائے جاتے ہیں جو خلاف شرع ہوتے ہیں جس سے اسلام کا ضابطہ عدل غیر متوازن ہو جاتا ہے جادو کے ذریعے ایسے لوگوں کا برا چاہا جاتا ہے جنہیں معلوم تک نہیں ہوتا لیکن سفلی طاقت کے ذریعے انہیں نقصان پہنچا دیا جاتا ہے جو سراسر ظلم اور زیادتی ہوتی ہے اس لئے اسلام جادو کا سخت مخالف ہے۔

لہٰذا جو لوگ جادو کرتے ہیں اور جو کرواتے ہیں اور خود سیکھتے اور سکھلاتے ہیں وہ گنہگار اور مجرم ہیں اس سے انسان کا دین و دنیا دونوں تباہ ہو جاتے ہیں لہٰذا جو لوگ اس برے فعل میں ملوث ہیں انہیں پہلی فرصت میں اس سے توبہ کر لینی چاہیے۔

طبرانی شریف کی حدیث ہے جس نے گرہ میں پھونکا اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا وہ شرک کا مرتکب ہوا۔

مزید فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو برا شگون لے یا اس کیلئے برا شگون لیا جائے یا جس کیلئے کہانت کی جائے یا جو جادو کرے یا جادو کرائے۔ (البزاز)

"جنت میں شرابی داخل نہ ہو گا اور نہ جادو پر اعتقاد رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا۔" (ابن حبان)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے جوتشی یا ساحر یا کاہن کے پاس جا کر سوالات کیے اور اس کی باتوں کو سچ مانا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ سے کفر کیا۔ (بزاز)

اسلام نے جس طرح نجومی کے پاس غیب اور راز کی باتیں معلوم کرنے کی غرض سے جانا حرام ٹھہرایا ہے اسی طرح جادو سیکھنے یا جادوگروں کے پاس کسی مرض کے علاج یا کسی مشکل کو حل کرنے کیلئے جانا بھی حرام قرار دیا ہے۔

نیز جادو پر اعتقاد رکھنے والے اس کی حوصلہ افزائی کرنے والے اور جادوگر کی باتوں کو صحیح سمجھنے والے بھی شامل ہیں اور یہ مذمت اس صورت میں اور بڑھ جاتی ہے جب کہ جادو کا استعمال ایسے اغراض کیلئے ہو جو فی نفسہ حرام ہیں مثلاً میاں بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرنے، کسی کو جسمانی نقصان پہنچانے وغیرہ کیلئے ہو۔

Marfat.com

قاتل کی ہولناک سزا

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تمام آسمان و زمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔ (مشکوۃ بحوالہ ترمذی)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقتول کی رگوں میں سے خون بہتا ہو گا اور وہ اپنے قاتل کے سر کا اگلا حصہ اپنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گا کہ اے میرے پروردگار عزوجل اس نے مجھ کو قتل کیا ہے یہاں تک کہ وہ عرش کے قریب پہنچ کر خدا عزوجل کے دربار میں اپنا مقدمہ پیش کرے گا۔ (ایضاً)

افسوس صد افسوس! کہ آج کل قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔ مسلمانوں کو خوف خدا بالکل ہی نہیں رہا۔ آج کسی کی عزت محفوظ نہیں، کسی کا مال محفوظ نہیں، کسی کو اپنی جان کا خطرہ لاحق ہے۔ کس قدر حالات ناگفتہ بہ ہوتے جا رہے ہیں، مسلمانوں میں بھائی چارہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ایک دوسرے کی خیر خواہی کے بجائے، ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ حدیث پاک میں مسلمان کی تعریف کے یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن گرایا ہوا (حمل ساقط کیا ہوا) بچہ آئے گا اور اس کی آواز بجلی کی کڑک کی آواز کے مشابہ ہو گی اور وہ فریاد کرے گا میں مظلوم ہوں اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر حاضر ہو گا اور کہے گا اے اللہ عزوجل! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھے کس بناء پر قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ بچے کی گرانے والی ماں سے پوچھا گا، سن لے میں نے قتل نفس کو حرام قرار دیا ہے بجز کسی حق کے اے میرے فرشتو! اس عورت کو داروغہ جہنم مالک علیہ السلام کے سپرد کر دو تا کہ وہ اسے احزان کے کنوئیں میں قید کر دے تو فرشتے اس عورت کو جھڑکتے ہوئے پکڑ لیں گے

Marfat.com

کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں پھر وہ فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق و زنجیر ڈال دیں گے اور منہ کے بل اسے جہنم کی طرف اسے گھسیٹ کر لے جائیں گے اور داروغہ جہنم "احزان" کے کنوئیں میں پھینک دے گا۔ وہ کنواں بہت گہرا ہے اور اس آگ سے بھرا ہوا ہے جس کا نام نارالانیار ہے۔ جب جہنم سرد ہونے پر آتا ہے تو اس کنوئیں کا منہ کھول دیتے ہیں۔ تو جہنم اس کی حرارت سے پھر تپنے لگتا ہے اس میں درندے' بھیڑیئے' سانپ اور بچھو ہیں جو معذبین کو ڈستے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے خنجر ہوں گے جس سے قاتلوں کو گھائل کریں گے پچاس ہزار برس تک اس کنوئیں میں رکھ کر انہیں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کے حق میں جو چاہے حکم فرمائے۔ (قرۃ العیون)

کسی پر تہمت لگانا کیسا؟

اپنی طرف سے گڑھ کر کسی پر کوئی جھوٹا الزام یا عیب لگانا اس کو افتراء تہمت اور بہتان کہتے ہیں یہ بہت خبیث اور ذلیل عادت ہے اور بہت بڑا گناہ ہے خاص کر کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کاری کی تہمت لگانا یہ تو اتنا بڑا گناہ ہے کہ امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کسی بے قصور پر بہتان لگانا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے۔ (کنز العمال)

نیز حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر زنا کا بہتان (تہمت) لگانا ایک سو برس کے اعمال صالحہ کو غارت و برباد کر دیتا ہے۔ (کنز العمال)

خودکشی کرنے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ خودکشی کرنا ہے اور جس نے اپنی جان کو چھری سے قتل کیا فرشتے اس کو چھری سے جہنم کی

Marfat.com

وادیوں میں ابدالا باد تک برابر گھائل کرتے رہیں گے اگر معاذ اللہ اس کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوا ہو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور میری شفاعت سے محروم ہوگا اور اگر اپنی جان کو کسی اونچی جگہ سے گرایا اور وہ مر گیا تو فرشتے ابدالا باد تک جہنم کی وادی میں اونچے ٹیلے سے اسے گراتے رہیں گے اور خودکشی کرنے والے لوگ' آگ کے کنوؤں میں قید کئے جائیں گے اور اگر اپنی جان کو پہاڑ پر لٹکایا اور مر گیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ آگ کی ٹہنی میں معلق (لٹکا) رہے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم و مایوس رہے گا اگر کسی جان کو ناحق قتل کیا تو یہ قتل کھلی گمراہی ہے اور فرشتے ہمیشہ ہمیشہ آگ کی چھریوں سے اسے ذبح کرتے رہیں گے جب بھی اسے ذبح کیا جائے گا تو اس کے حلق سے قطران کا سیاہ خون بہے گا اس کے بعد وہ ایسا ہی ہو جائے گا جیسا پہلے تھا اس کے بعد پھر اسے ذبح کیا جائے گا اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ (ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں وہی رہے گا جس کا خاتمہ کفر پر ہوا ہو اور جو ایمان پر مرے گا وہ بالآخر جہنم سے ضرور نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا) اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم کے کنوؤں میں مقید رکھا جائے گا اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے اس عذاب سے پناہ مانگتے ہیں اور یہی حال اس عورت کا جو اپنے پیٹ کے بچے کو گرائے یعنی حمل ساقط کرے۔ (قرۃ العیون)

Marfat.com

باب سوئم

ماں باپ کو ستانے کا خوفناک انجام

خاندانی زندگی میں ماں باپ کا مقام بہت بڑا بلند ہے اور ماں باپ اپنی اولاد کیلئے انمول نعمت ہیں اولاد کو جو محبت' الفت اور اخلاص ماں باپ سے میسر آتا ہے اور کسی سے نہیں آ سکتا کیونکہ ان کی محبت و شفقت بالکل بے لوث ہوتی ہے اور ماں باپ کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ ان کی اولاد دنیوی زندگی میں بلند سے بلند مقام حاصل کرے اس لئے اولاد کے سکھ میں انہیں بذات خود بے شمار دکھ بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں اس لحاظ سے ہمارے ماں باپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور اللہ عزوجل نے ان کی اطاعت و خدمت کو ضروری قرار دیا ہے والدین کے سامنے اف تک کہنا جائز نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ والدین کو جھڑکنے کا تو تصور تک نہیں کیا جا سکتا اور صرف یہی کافی نہیں کہ اف تک نہ کریں اور جھڑکنے سے احتراز کریں بلکہ والدین سے قولاً کریماً یعنی ادب سے بات کرنے کا حکم ہے۔

سورۂ لقمان میں بتایا گیا کہ ماں حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے کیونکہ ماں تکلیف اٹھا کر نو مہینے بچے کو اپنے پیٹ میں رکھتی ہے اس کے بعد ناقابل برداشت تکلیف اٹھا کر اسے جنتی ہے' اپنا دودھ پلاتی ہے پھر پرورش کے مراحل برداشت کرتی ہے۔ معلوم ہوا کہ جب ماں اولاد کیلئے ہر طرح کی تکالیف برداشت کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا مقام بلند کر رکھا ہے۔

Marfat.com

ماں باپ کو ستانے کا لرزہ خیز عذاب

شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اتنا کسی کے عذاب نے رنج و ملال میں نہ ڈالا جتنا ماں باپ کے نافرمانوں نے مجھے رنجیدہ کیا میں جنت میں تھا وہاں میں مار اور عذاب سے ان کی چیخوں کی آواز سن رہا تھا۔ میں نے ان کے رونے کی آواز سنی میرا دل ان پر شفقت سے بھر آیا اور میں نے عرش کے نیچے سجدہ کیا اور اس جگہ ان کی شفاعت کی اللہ رب العزت نے فرمایا ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنا سر اٹھائیں اور جو آپ مانگیں گے میں عطا کر دوں گا لیکن ماں باپ کے نافرمانوں کے سوا۔ کیونکہ وہ جہنم سے نہ نکلیں گے جب تک ان کے ماں باپ راضی نہ ہو جائیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نعوذ باللہ رد فرما دی گئی بلکہ یہ اصول تو ہمیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی بتا دیا پھر میں اپنی جگہ پر آ گیا اور میں نے ان کو بھلا دیا اس کے بعد میں نے پھر ان کی آہ و زاری اور رونا سنا تو میں نے عرض کیا' اے اللہ عزوجل! داروغہ جہنم ملک علیہ السلام کو حکم دے کہ ان کے طبقے کے دروازوں کو کھولے تاکہ میں ان کے عذاب کا معائنہ کروں کیونکہ میں ان کی چیخوں کی آواز سن رہا ہوں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا' میں نے اسے حکم دے دیا ہے اس وقت میں (مالک) علیہ السلام کے پاس پہنچا اس نے میرے لئے دروازہ کھولا تو میں نے بہت سے لوگوں کو آگ کی شاخوں پر معلق (لٹکا ہوا) دیکھا اور عذاب کے فرشتے آگ کے کوڑے ان کی پیٹھوں اور رانوں پر مار رہے ہیں اور ان کے پاؤں کے نیچے سانپ اور بچھو دوڑ رہے ہیں جو انہیں ڈس رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں ان کی شفقت میں رونے لگا اور میں نے تیسری مرتبہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کیا اور اللہ عزوجل نے فرمایا۔ ''ان کا نکلنا بغیر والدین کی رضامندی کے نہیں ہے۔ اس وقت میں نے عرض کیا اے پروردگار عزوجل! ان کے والدین کہاں ہیں؟ اللہ عزوجل نے فرمایا جنت میں اپنی منزلوں میں ہیں اور ان میں سے کچھ اعراف میں ہیں اور کچھ لوگ جنت الماوی میں ہیں اور کچھ اس کے سائے میں ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا' اے میرے اللہ عزوجل مجھے پہچان عطا فرما

Marfat.com

ہر اس شخص کی جس کا والد جنت میں ہے۔ تو اللہ عزوجل نے مجھے ان کی پہچان عطا فرمائی اور میں نے ان کے پاس پہنچ کر کہا۔

اگر تم اپنی اولاد کو دیکھو جو عذاب کے فرشتے ان پر مقرر ہیں اور انہیں عذاب دے رہے ہیں میرا دل تو ان کے رونے اور چیخنے چلانے سے بھر گیا ہے یہ سن کر ان کے ماں باپ نے وہ بیان کیا جو دنیا میں ان کی اولاد سے ان پر گزرا تھا اور ان کی ماؤں میں سے ایک نے تو یہ کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو عذاب میں ہی رہنے دیجئے اس لئے کہ انہوں نے میری توہین کی ہے اور مجھے گالی دی ہے اور میرا دل پاش پاش کیا ہے وہ دنیا اور مال دنیا پر قادر تھا اور میں بھوکی رات گزارتی تھی وہ بیوی کو زرق برق لباس پہناتا تھا اور میں ننگی رہتی تھی اور دوسرے نے کہا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چھوڑیئے کہ وہ مجھے مارتے تھے اور مجھے اپنے گھر سے نکال دیتے تھے اور ایسا سلوک میرے ساتھ برابر کرتے رہے اور جو کچھ بیتی ہے اس سے ان کے دلوں میں کینہ پڑ گیا ہے یہ سن کر میں نے کہا کہ دنیا گزر چکی ہے اور جو کچھ وہاں پر ہوا' وہ بھی گزر چکا ہے اب معاف کر دو اور ان سے میری خاطر درگزر کرو میں خود تمہارے پاس ان کا سفارشی ہو کر آیا ہوں اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کے اوپر گرانبار نہ ہوں' قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی' میں جہنم سے ان کی اولاد کو نہ نکالوں گا جب تک کہ ان کے والدین کے دل راضی نہ ہو جائیں اس وقت میں نے عرض کیا اے میرے رب عزوجل! انہیں حکم دے کہ وہ میرے ساتھ جہنم کی طرف جائیں تاکہ ان کے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں' شاید کہ انہیں ان پر رحم آ جائے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ساتھ جانے کا حکم دیا تو وہ جہنم کی طرف آئے اور داروغہ جہنم نے ان کیلئے جہنم کے دروازے کو کھول دیا جب انہوں نے اپنی اولاد کی طرف دیکھا تو وہ رونے لگے اور کہنے لگے' خدا تعالیٰ کی قسم! ہمیں معلوم ہی نہ تھا کہ یہ لوگ اتنے شدید عذاب میں ہیں! اور ہر ایک ماں اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کیلئے چیخ پڑی اگر وہ والد تھا تو وہ اپنی اولاد کیلئے چیخ پڑا۔ جب اولاد نے اپنے اپنے والدین کی آوازیں سنیں تو ہر ایک رد

Marfat.com

کر اپنی ماں سے کہنے لگا کہ اے ماں! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے اے اماں جان! میں تم پر اس سے بہت آسان تھا اگر میں دھوپ میں بیٹھتا اور ایک گھڑی اس کی حرارت میں رہتا تو تم اسے برداشت نہیں کرتیں تھیں' اے اماں جان! تم میرے جسم اور میری ہڈیوں پر رحم نہیں کرتیں؟

یہ سن کر ان کے والدین سب رونے لگے اور کہنے لگے' اے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے شفاعت کیجئے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میں ان کو ہرگز نہ نکالوں گا مگر تمہاری شفاعت سے اس کیلئے کہ ان پہ میرا قہر و غضب تمہاری وجہ سے ہے تو انہوں نے عرض کیا۔

اے ہمارے معبود عزوجل! ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر فضل و احسان فرما۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے والدین سے فرمایا! کیا تم اپنی اولاد سے راضی ہو گئے؟ انہوں نے عرض کی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر وہ شخص جس کے والدین نکلنے سے راضی ہوں اسے نکال دو اور ہر وہ شخص جس کے ماں باپ اسے نکالنا نہ چاہیں' اسے چھوڑ دو کہ عذاب میں رہے جب تک کہ میں چاہوں فیصلہ فرماؤں تو ان کے والدین نے ان کو نکال لیا اور وہ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ تھے۔ پھر ان پر نہر الحیوٰۃ کا پانی بہایا گیا اور ان کے جسموں پر گوشت جلد اور بال اگے اور وہ جنت میں داخل ہوئے۔ (قرۃ العیون)

مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جو ماں باپ کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو نہیں کرے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا گویا کہ ماں باپ انسان کی جنت بھی ہے اور دوزخ بھی جس کا جی چاہے ان کی خدمت کر کے جنت اختیار کرے اور جس کا جی چاہے ان کی نافرمانی کر کے دوزخ اختیار کرے۔

ماں باپ کی اطاعت کا دنیوی فائدہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جو پسند کرتا ہے کہ اس کی روزی کشادہ کی جائے اور عمر بڑھا دی جائے تو اسے

Marfat.com

چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۴۱۹)

اس حدیث پاک میں تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلہ رحمی کی دو دنیاوی برکتیں بیان فرمائی ہیں ایک روزی میں وسعت اور فراوانی اور دوسری عمر میں برکت یعنی صلہ رحمی کرنے والا انسان اپنی عمر میں اتنے عظیم کارنامے سرانجام دیتا ہے کہ اس کے مقابلے میں لاکھوں افراد مل کر بھی ایسا کام نہیں کر سکتے اور اس کے بعد یعنی مرنے کے بعد بھی یہ کارنامے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کے یہ فوائد بیان فرمائے ہیں اور اس سلسلہ میں والدین اور خصوصاً والدہ تو سب سے مقدم ہے۔ معلوم ہوا کہ جب عام اقارت کے ساتھ صلہ رحمی کا یہ انعام ہے۔ تو والدین کے ساتھ اور خصوصاً والدہ کے ساتھ احسان کرنے کا یقیناً یقیناً یہ صلہ اور انعام ملے گا تو انسان کو چاہیے کہ مقدور بھر ماں باپ کی خدمت اور اطاعت پر کمر بستہ رہے اگر کسی انسان پر کوئی مصیبت آ جائے تو اللہ تعالیٰ ماں باپ کی خدمت کی برکت سے اس مصیبت کو دور بھی فرما دیتا ہے۔

گزشتہ زمانہ میں تین آدمیوں نے پہاڑی سفر اختیار کیا بارش ہوئی تو اس کی وجہ سے انہوں نے ایک غار میں پناہ لی اوپر سے ایک بڑی چٹان گری جس نے غار کا منہ بند کر دیا ان آدمیوں کو ہلاکت کا خطرہ لاحق ہوا۔ انہوں نے باہم مشورہ کر کے اپنی اپنی نیکیوں کا وسیلہ پیش کیا جن میں سے ایک نے اپنے والدین کی خدمت کا وسیلہ پیش کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اتری ہوئی مصیبت ٹال دی اور ان کو اس ہلاکت سے نجات بخشی۔

(خلاصہ تفسیر القرآن جلد خامس)

ماں باپ کی نافرمانی کا دینوی نقصان

عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس قوم میں قطع رحمی ہوتی ہو۔ (رواہ البیہقی شعب الایمان)

Marfat.com

اس حدیث پاک میں اللہ کے پیارے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے نسل انسانی کو ایک بہت بڑے عذاب سے آگاہ فرمایا ہے اور وہ قطع رحمی ہے اور اس میں بنیادی حیثیت ماں اور باپ کی ہے باقی رشتے اپنے مقام پر ہیں انہیں کے طفیل سے فرمایا جس قوم میں قطع رحمی کرنے والا ہوگا وہاں رحمت خداوندی نہیں اترے گی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جتنے بھی رشتے ہیں مثلاً ماں باپ' بھائی بہن' تایا چچا' ماموں خالہ' پھوپھی' دادی دادا' نانی نانا وغیرہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت کے نزول کا ذریعہ بنایا ہے۔ ماں باپ کے دل میں اپنی اولاد کی جو محبت موجزن ہوتی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے اور پھر ان کے واسطے سے باقی انسان خویش و اقارب کی محبت کا مرکز بنتا ہے اور جب انسان پر تکلیف آتی ہے تو اس وقت ماں باپ اور بقیہ رشتے داروں کے دل سے جو گزرتی ہے وہ وہی جانتے ہیں لیکن جو شخص ان رحیمانہ رشتوں کو توڑتا ہے تو وہ درحقیقت رحمت خداوندی کا دروازہ اسے وہ خود بند کرتا ہے اور اس سے وہ اکیلا متاثر نہیں ہوتا بلکہ پوری برادری متاثر ہوتی ہے مثلاً اگر وہ اپنی ماں کو کوئی تکلیف یا اذیت پہنچائے گا تو ماں کی طرف کے سارے رشتے اس سے کٹ جائیں گے اسی طرح اگر وہ اپنے باپ کو تکلیف دے گا تو باپ کی طرف کے سارے رشتے اس سے کٹ جائیں گے خون ریزی جنگ و جدل تک نوبت آئے گی بیسیوں بلکہ بسا اوقات سینکڑوں آدمی اس فساد کی زد میں آتے ہیں اور قتل ناحق سے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور قطع رحمی کے اس ایک گناہ کی وجہ سے ہزاروں گناہ ہوتے ہیں۔ اس لئے تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بنیادی گناہ سے بچنے کی تعلیم دی ہے اور اس کے اندر جو خطرات مضمر ہیں ان سے آگاہ فرمایا یہی وجہ ہے کہ آج وہ قومیں یا ممالک جہاں ان رشتوں کا پاس نہیں ہے ان میں درندگی وحشت اور بربریت پائی جاتی ہے ان کے دلوں میں اور انسان تو کجا اپنے والدین کے ساتھ بھی کوئی الفت اور محبت نہیں ہے وہاں باہم انسانوں کو اس طرح چیر اور پھاڑ رہے ہیں جس طرح ایک جنگل کا درندہ شکار کو پکڑ کر پھاڑتا ہے اور جہاں ان رشتوں کا پاس ہے وہاں انسان تو کجا حیوانات پر بھی شفقت اور رحم کے مظاہرے ہیں۔

Marfat.com

خلاصہ یہ نکلا کہ صلہ رحمی انسانی ترقی اور عروج کی بنیاد اور ستون ہے اگر اس کا تحفظ ہوگا تو انسان ترقی کرے گا۔ ورنہ ترقی نہیں کر سکتا۔

ایک حدیث پاک میں تین آدمیوں پر جبریل علیہ السلام کی بددعا کا ذکر ہے اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین فرمانے کا ذکر ہے آمین کے معنی ہیں۔ اے اللہ اس بددعا کو قبول فرما۔ وہ تین آدمی یہ ہیں تارک روزہ، تارک درود شریف اور والدین کا نافرمان۔

ہمیں اس وقت پہلے دو کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت صرف تیسرے کے بارے میں غور کرنا ہے کہ اس کے خلاف اتنی اونچی دو ہستیوں کی بددعا کیوں ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام فرشتے بشمول جبرائیل امین علیہ السلام کے سارے شفیع المذنبین ہیں ان کے کام تو گناہگاروں کی شفاعت کرنا اور ان کیلئے معافی مانگ کر انہیں تباہی، بربادی اور ہلاکت سے بچانا ہے نہ کہ ان کی ہلاکت کیلئے بددعائیں کرنا۔ اسی لئے مقام طائف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کیلئے بددعا نہیں فرمائی حالانکہ ان درندہ خصلت کافروں کی سنگ باری سے آپ کا جسم اطہر زخموں سے چور چور ہو چکا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے بددعا مانگیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ عزوجل نے ان کیلئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے زحمت بنا کر نہیں اور دعا فرمائی اے اللہ میری اس قوم کو ہدایت عطا فرما یہ نا سمجھ ہیں۔

اب والدین کے نافرمان کیلئے بددعا کیوں فرمائی۔ بات اصل میں یہ ہے کہ یہ جو رشتے ہیں ترقی اور تعمیر انسانی میں ان کی حیثیت بنیادی اجزاء اور عناصر کی ہے اور ماں باپ ان کا محور ہیں ان رشتوں کے باہم تعاون سے ہی معاشرہ اور قوم ترقی پذیر ہوتی ہے اور ان میں خامی اور کمزوری آنے سے پوری قوم تباہی کا شکار ہوتی ہے اور ماں باپ سے قطع رحمی کرنے والا پوری قوم کو تباہی کے گڑھے میں دھکیلنے والا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام اقوام عالم کی نجات کیلئے مبعوث فرمائے گئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بنیادی اجزاء عناصر اور رشتوں کو جوڑ کر نسل انسانی کو ترقی کی راہ پر

Marfat.com

گامزن کر دیا تھا اور لوگ ملت اسلامیہ کی ضیاء پاشیوں سے محفوظ و مستفید ہو رہے تھے اور صدیوں سے ان ٹوٹے ہوئے رشتوں کو از سر نو جوڑ رہے تھے' اخوت' بھائی چارے اور ہمدردی کی نمونہ ایک ایسی جماعت تیار ہو چکی تھی جو تا قیامت آنے والی نسل انسانی کے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ مگر آپ کو اندیشہ تھا کہ شاید کوئی ایسا منچلہ عنصر پیدا ہو کر ان بنیادی اجزاء میں رخنہ نہ ڈالے اور لوگ اس کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوں اور اس کی طرف عدم توجہ سے پھر تباہی کا شکار نہ ہو جائیں اس لئے جبرائیل امین علیہ السلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا دے کر بتا دیا کہ ایسا انسان صرف اپنے ماں باپ کا دشمن ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کا دشمن ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت پر پانی پھیرنے والا ہے اور علماء نے لکھا ہے کہ ایسا آدمی مشرکوں سے بھی بدترین ہے کیونکہ مشرک تو انسانیت کی اس عمارت کے بنانے میں رکاوٹ پیدا کر رہے تھے اور ایسا آدمی بنی ہوئی عمارت کو زمین بوس کرتا ہے غرض کہ ماں باپ کی نافرمانی کے رجحان سے دنیا میں ایسی نحوست پڑتی ہے اس لئے آج وہ ممالک جہاں یہ رجحان ہے وہاں ماں باپ اولاد کی ہمدردیوں اور اولاد ان کی شفقتوں سے محروم ہے اور آج وہ پوری انسانیت کیلئے تباہی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

تین نیکیوں کے دینوی فائدے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسروں کے ساتھ احسان کرنے سے آدمی بری موت مرنے سے بچا رہتا ہے اور حادثاتی موت سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص پوشیدہ صدقہ کرتا ہے وہ خدا کے غضب سے بچا رہتا ہے اور جو رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا ہے اس کی عمر میں برکت ہوتی ہے۔

بڑے بھائی کا احترام والد کے برابر ہے

حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے بھائی کا حق مثل والد کے ہے۔ (بیہقی) بحوالہ مشکوٰۃ ص ۴۲۱)

Marfat.com

اس حدیث پاک میں تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے بھائی کا حق باپ کے برابر قرار دیا یعنی چھوٹے بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے بڑے بھائی کی عزت اور احترام اپنے باپ کی طرح کریں اور بڑے بھائی کو چاہئے کہ اپنے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ باپ کی طرح شفقت اور محبت سے پیش آئے اور ان کی تربیت اور کفالت کرے۔ اسی طرح بڑی بہن کا درجہ ماں کے برابر ہے یعنی بقیہ بھائی اور بہنوں کو چاہیے کہ ماں کے برابر اس کی عزت کریں ان کا ادب بجا لائیں اگر اس پر کوئی مصیبت آئے تو اس سے تعاون کریں اور بڑی بہن کو چاہیے کہ چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ماں کی طرح شفقت سے پیش آئے ان کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ ماں کی مانند کرے۔

ضرورت سے زیادہ مکانات بنانا کیسا؟

محترم اسلامی بھائیو! یاد رکھیئے' ہر تعمیر انسان کے لیے وبال ہے جو ضرورت سے زائد ہو۔ طبرانی شریف کی روایت ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ضرورت سے زیادہ مکان بنائے گا تو قیامت کے روز ان مکانات کو اس شخص پر لادنے کا حکم دیا جائے گا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بلا ضرورت وجاحت گیارہ فٹ سے زیادہ اونچی تعمیر لے جاتا ہے تو اس کو افسق الفسقین کہہ کر پکارا جاتا ہے اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ آخر کہاں تک بلندی کا ارادہ ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

ہمسایہ کو تکلیف دینے پر کنٹرول

اپنے پڑوسیوں کو ستانا حرام ہے۔ اس لئے ان کو تنگ کرنا' گالیاں دینا یا آوازیں کسنا اور بلا وجہ نفرت کرنا ناجائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسی کو ستانے سے ان الفاظ میں منع فرمایا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے

Marfat.com

پڑوسی کو نہ ستائے۔ (بخاری ومسلم)

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پڑوسی کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے خدا عزوجل کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اپنے پڑوسی سے لڑائی کی اس نے مجھ سے لڑائی کی اور جس نے مجھ سے لڑائی کی اس نے خدا سے لڑائی کی (ترغیب) اس سے معلوم ہوا کہ پڑوسی کو ستانا بہت بڑا گناہ ہے ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے امن میں نہ ہو۔ (مسند احمد)

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں' خدا کی قسم وہ مومن نہیں' خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا جس کی ایذا رسانی سے اس کا پڑوسی مامون نہ ہو۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہمسایہ کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ حقیقت میں اہل ایمان وہی ہیں جن کے پڑوسی ان سے راضی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ہمسایوں کی عزت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلانی عورت نماز و روزہ صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جہنم میں ہے اس شخص نے پھر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلانی عورت کے روزہ' نماز وصدقہ یعنی نوافل میں کمی ہے وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ عورت جنت میں ہے۔ فقیہہ ابو اللیث نقل کرتے ہیں کہ مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے تین ہمسایہ ہوں اور وہ سب کے سب اس سے راضی ہوں تو اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔

Marfat.com

ایک شخص تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے ہمسائے کا شکوہ کیا۔ مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صبر کر دوسری' تیسری اور چوتھی بار بھی جب شکایت کی تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنا سامان راستے میں ڈال دے راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے جب اس کا سامان باہر راستہ پر پڑا دیکھا تو پوچھا' کیا بات ہے؟ اس نے کہا' مجھے ہمسایہ ستاتا ہے'' لوگ وہاں سے گزرتے رہے' پوچھتے رہے اور کہتے رہے ''اللہ تعالیٰ اس ہمسائے کو ہدایت کرے' جب اس ہمسائے کو پتہ چلا تو بے حد نادم ہوا اور معذرت چاہنے لگا اور درخواست کی کہ اپنا سامان واپس لے آؤ' بخدا میں پھر تمہیں کبھی تکلیف نہ دوں گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

سبحان اللہ! سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے قربان! اگرچہ ہمسایہ لاکھ جھگڑہ کرے ہمیں اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی اجازت نہیں گھر چھوڑ دو مگر پڑوسی سے نہ لڑو۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا اس مکان کے پڑوس میں ایک یہودی کا مکان تھا اور حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا حجرہ اس یہودی کے مکان کے قریب تھا۔ اس یہودی نے ایک پرنالہ بنا رکھا تھا اور ہمیشہ اس پرنالے کی راہ سے نجاست حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں پھینکا کرتا تھا اس نے مدت تک ایسا ہی کیا مگر حضرت مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کبھی یہ شکایت نہ فرمائی آخر ایک دن اس یہودی نے خود ہی حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا' حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میرے پرنالے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہوتی تو ہے مگر میں نے ایک ٹوکری اور جھاڑو رکھ چھوڑی ہے' جو نجاست گرتی ہے' اس سے صاف کر دیتا ہوں۔ اس یہودی نے کہا آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں؟ اور آپ کو غصہ کیوں نہیں آتا؟ فرمایا کہ میرے پیارے اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ہے اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں۔ (پ۴ ع۵)

یہ آیات مقدسہ سن کر وہ یہودی بے حد متاثر ہوا اور یوں عرض گزار ہوا یقیناً آپ کا

Marfat.com

دین نہایت ہی عمدہ ہے آج سے میں سچے دل سے اسلام قبول کرتا ہوں' پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ (فیضان سنت بحوالہ تذکرۃ الاولیاء)

کسی کی دل آزاری کرنا کیسا؟

حضرت سیدنا مجاہد رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے''دوزخیوں پر خارش مسلط کر دی جائے گی وہ اس قدر خارش کریں گے کہ ان کے چمڑے اور گوشت اتر کر ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی پھر آواز دی جائے گی کہ کیا تم کو اس سے تکلیف ہوتی ہے وہ کہیں گے ہاں! جواب ملے گا یہ اس کا بدلہ ہے جو تم مومنوں کو ایذا دیا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی طرف تیز نظر (دکھنے والی) نظر سے دیکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے مزید فرمایا اللہ تعالیٰ مومنوں کے ایذا دینے والے کو ناپسند کرتا ہے۔طبرانی کی روایت میں ہے جس کسی نے بلا وجہ شرعی کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ عزوجل کو تکلیف دی۔ جس نے ناحق کسی مومن فقیر کو دکھ دیا گویا اس نے کعبہ کو ڈھایا اور ایک ہزار مقرب فرشتوں کو قتل کیا۔ (بحوالہ کتاب محک الفقر)

اف اتنا بڑا گناہ! پتہ نہیں مسلمان کہلانے والوں کو کیا ہو گیا۔آج ہر طرف ہی ظلم و ستم کا بازار گرم ہے بلا وجہ دوسروں کی عزتوں کو پامال اور ان کی جانوں پر تشدد کیا جا رہا ہے آئے دن ایسے واقعات اخبارات میں آپ بھی پڑھتے اور سنتے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔

ملازم سے برا سلوک کرنے پر کنٹرول

اسلام نے مالک اور ملازم میں اخوت ہمدردی اور اعتدال کو فروغ دینے کا درس دیا ہے یہ نظام فطرت ہے کہ کوئی حاکم ہے اور کوئی اس کا ماتحت' کوئی مالک ہے اور کوئی نوکر

Marfat.com

لیکن دونوں میں حقوق کی ایک حد ہے تا کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اس لئے ملازموں اور نوکروں سے نرمی کا سلوک کرنا چاہیے۔

''کیمیائے سعادت'' میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کسی کام کیلئے بھیجا وہ دیر سے واپس آیا تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر قیامت میں انتقام نہ لیا جاتا تو میں تجھے مارتا' دیکھا آپ نے ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی اپنے نفس کی خاطر انتقام نہیں لیتے تھے اور ایک آج کل کا مسلمان ہے کہ نوکر اگر کسی کام میں کوتاہی کر دے تو گالیوں کی بوچھاڑ بلکہ مار دھاڑ پر اتر آتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے غلام سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(ترمذی' ابن ماجہ)

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام سے اچھا سلوک کرنا خوش بختی ہے اور بدخلقی سے پیش آنا بدبختی ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس تمہارے بھائی کو اللہ تعالیٰ تمہارا ماتحت کر دے' جس کو اللہ تعالیٰ تمہارا مملوک بنا دے اسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اسے وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور ایسے کام کی اسے تکلیف نہ دو جو اس پر غالب آ جائے اگر غالب آنے والے کام کی تکلیف دو تو اس کی مدد کرو۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا اور پہننا مملوک کا حق ہے اور اسے طاقت سے باہر کام کی تکلیف نہ دی جائے۔ (مسلم شریف)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ ہم خادم کو

Marfat.com

کہاں تک معاف کر سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے دوبارہ انہوں نے یہی بات پوچھی تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ جب تیسری مرتبہ پوچھا تو فرمایا روزانہ اس سے ستر دفعہ درگزر کرو۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو پیٹے اور وہ اللہ عزوجل کو یاد کرے تو اس سے اپنے ہاتھوں کو اٹھا لو۔ (ترمذی)

مسلم شریف میں ہے حضرت سیدنا ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں کسی قصور پر اپنے غلام کی پٹائی کر رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی' اے ابو مسعود! اللہ عزوجل کو تجھ پر زیادہ قدرت حاصل ہے اس قدرت سے جو تجھے اس غلام پر حاصل ہے۔ میں نے توجہ کی تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ مجھے فوراً اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور میں نے اپنی خطا کی تلافی کرتے ہوئے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اللہ عزوجل کیلئے اس غلام کو آزاد کیا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تم یہ احسان نہ کرتے تو دوزخ تم پر کھلتی اور تمہیں چھو جاتی۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے' لیکن آہ! آج ہم اپنے زیر دستوں کو بلا ضرورت شرعی جھاڑتے مارتے وقت اس بات کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتے کہ اللہ عزوجل جو ہم سے زبردست ہے وہ ہمارے ظلم و عدوان کو دیکھ رہا ہے۔ بس اپنے ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک' نرمی اور درگزر ہی میں عافیت ہے۔

جانوروں پر سختی کرنے کی ممانعت

انسانوں کی طرح جانور بھی ایک مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں انسانوں کے فائدے اور عزت کیلئے پیدا فرمایا ہے بلکہ بعض جانور تو ایسے ہیں کہ جن کا انسانی زندگی میں خاصا دخل ہے ان سے کئی قسم کی حیواناتی خوراک حاصل ہوتی ہے یا ان سے بار برداری کا کام لیا جاتا ہے پھر کھیتی باڑی کا دارومدار کسی حد تک پالتو جانوروں پر ہے

Marfat.com

جانور خواہ کیسی نوعیت کا ہو اس پر رحم کرنا چاہیے کیونکہ اسلام نے ہمیں یہی درس دیا ہے۔ اللہ عزوجل رحمٰن ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اپنے ماتحتوں پر جذبہ رحم کا اظہار فرمائے جانوروں پر رحم کرنے کے بارے میں حضور اکرم نور مجسم شاہ نبی آدم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حسب ذیل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر بلبلانے لگا اس نے درد بھری آواز نکالی اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دست شفقت پھیرا تو اونٹ خاموش ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اونٹ کس کا ہے ایک انصاری نے عرض کیا میرا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس بیچارے جانور کے بارے میں اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتے جس نے تمہیں اس کا مالک بنایا ہے اس نے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو زیادہ کام لے کر اسے دکھ دیتے ہو۔ (سنن ابو داؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بدچلن عورت اس عمل پر بخش دی گئی ہے کہ وہ ایک کنویں کے قریب سے گزری اس نے دیکھا کہ ایک پالتو کتا یوں زبان نکالے ہوئے ہے کہ گویا پیاس سے مر ہی جائے گا اس نے اپنا چمڑے کا موزہ پاؤں سے نکالا اور اس کو اپنے سر کی اوڑھنی سے باندھا اور یوں پانی نکال کر اسے پلایا وہ عورت اس عمل نیک سے بخش دی گئی۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جانوروں کے کھلانے پلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! ہر ذی حس جانور کو کھلانے پلانے کا اجر ہے۔

(بخاری شریف)

اونٹ' گھوڑے' گدھے یقیناً سواری کے جانور ہیں لیکن اس میں بھی ان کی راحت کا خیال رکھنا ضروری ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کے جانوروں کے ساتھ ظلم کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حج کے موقع پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اونٹوں کو مارنے اور ہانکنے کی آواز سنی۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے مڑ کر لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ا ۔ وگو! آرام سے کام لو کیونکہ سواری کا دوڑانا نیکی کا کام نہیں ہے۔

معلوم ہوا کہ جانوروں کو بلاضرورت دوڑانا اور خواہ مخواہ ایک دوسرے سے آگے نکالنے کی کوشش کر کے جانور کو پریشان کرنا جیسا کہ تانگے والے اور بیل گاڑی والے کیا کرتے ہیں۔ یہ منع اور نادرست ہے بعض اوقات ہم جانوروں کو قابو میں رکھنے کیلئے ظالمانہ رویہ رکھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سختی سے روکا ہے اسی طرح اونٹ کے گلے میں تانت ڈالنا بھی منع ہے کیونکہ اس سے اونٹ کو تکلیف ہوتی ہے۔

اسی طرح پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لینا یا پرندوں کو پنجروں میں بند کر دینا اور بلا ۔ رت ان پرندوں کے ماں باپ اور جوڑے کو دکھ پہنچانا بہت بڑی بے رحمی اور ظلم ہے جو کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں۔

حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے' پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو۔ (ابو داؤد)

معلوم ہوا کہ پرندوں کو گھونسلوں سے اور ان کے رہنے سہنے کی جگہ سے ہٹانا اور اڑانا درست نہیں ہے بعض لوگ کسی جاندار کو باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اور اس پر غلیل یا بندوق سے نشانہ بازی کی مشق کرتے ہیں یہ بھی اعلیٰ درجہ کی بے رحمی اور ظلم ہے جو ہر مسلمان کیلئے حرام ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازی وغیرہ کیلئے جانوروں کو باندھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (بخاری و مسلم)

نیز جانوروں میں لڑائی کرانا بھی منع ہے مرغ بازی' بٹیر بازی اور مینڈھے لڑانا اسی

Marfat.com

طرح کسی اور جانور کا لڑانا بدقسمتی سے آج کل جاہلوں میں کتوں کا لڑانا ایک رواج بنتا جا رہا ہے یہ بھی ممانعت میں داخل ہے یہاں تک کہ بچوں کو کھیلنے کیلئے پرندہ دینا بھی منع ہے۔ اس سے پرندہ کو ایذا پہنچتی ہے اس ضمن میں ایک مشہور حدیث ہے کہ کوئی شخص کمبل میں کسی مادہ پرندہ اور اس کے بچوں کو لپیٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا جب اس نے کمبل کھولا تو مادہ بچوں پر گر گئی تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بچوں کی وجہ سے اس کو کس نے دکھ دیا۔ انہیں واپس جا کر چھوڑ دو۔

جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے جب تک وہ ایذا نہ پہنچائیں بلا ضرورت ان کو قتل کرنا منع ہے وہ جانور نہ موذی ہو نہ اس کا گوشت کھایا جاتا ہو تو اس کا مارنا بالکل جائز نہیں بلکہ فضول ہے جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کو بھی جب کہ کھانے کیلئے نہ ہو بلکہ محض تفریح کیلئے قتل کرنا منع ہے جیسا کہ بعض شکاری لوگ کھانے یا کوئی فائدہ اٹھانے کیلئے شکار نہیں کرتے بلکہ محض کھیل کود کے طور پر ان کا خون کر کے ان کو ضائع کر دیتے ہیں یہ شریعت میں جائز نہیں۔

Marfat.com

باب چہارم

چند بری رسمیں

جب تک اسلام عرب کی زمین تک محدود رہا اس وقت مسلمانوں کا معاشرہ اور ان کا طرز زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق تھا۔ لیکن جب اسلام عرب سے باہر دوسرے ممالک میں پہنچا تو دوسری قوموں اور دوسرے مذاہب والوں کے میل جول اور ان کے ماحول سے مسلمانوں کے طریقہ زندگی پر بہت زیادہ اثر پڑا اور کفار ومشرکین اور یہود و نصاریٰ کی بہت سی غلط اور من گھڑت رسموں کا مسلمانوں پر ایسا جارحانہ حملہ ہوا کہ مسلمان بھی ان میں ملوث ہو گئے آج بھی بدقسمتی سے شادی، بیاہ، خوشی، غمی اور دیگر تقریبات میں باپ داداؤں کی روایتی رسمیں پائی جاتی ہیں جو کچھ تو یقیناً حرام و ناجائز ہیں اور کچھ جائز بھی ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ جائز رسموں کی پابندی اس حد تک ہونی چاہیے کہ اس میں کوئی فعل حرام شامل نہ ہو۔

اکثر مسلمانوں میں رواج ہے کہ بچوں کی پیدائش یا عقیقہ یا ختنہ یا شادی بیاہ کے موقعوں پر محلہ یا رشتہ داروں کی عورتیں جمع ہو جاتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ ناجائز و حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام، پھر عورتوں کا گانا اور زیادہ برا، عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق اور ہجر و وصال کے اشعار اور گیت یہ سب چیزیں کتنے فتنوں کا سرچشمہ ہیں۔ اسی طرح عورتوں کا رتجگا بھی ہے کہ رات بھر عورتیں گاتی بجاتی رہتی ہیں اور گلگلے پکتے رہتے ہیں پھر صبح کو گاتی بجاتی ہوئی مسجد میں طاق بھرنے

Marfat.com

کیلئے جاتی ہیں اس میں بہت سی خرافات پائی جاتی ہیں نیاز گھر میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جا سکتے ہیں عورتوں کو جانے کی کیا ضرورت؟ ان عورتوں کے ہاتھ میں ایک آٹے کا بنا ہوا چار بتیوں والا چراغ بھی ہوتا ہے جو گھی سے جلایا جاتا ہے حالانکہ جب صبح ہوگئی تو چراغ کی کیا ضرورت؟ اور پھر تیل کی جگہ گھی کا چراغ جلایا جاتا ہے۔ بہر حال یہ سب کچھ اسراف اور فضول خرچی اور مال کو برباد کرنا ہے جو کہ شرعاً حرام ہے۔

دولہا دلہن کو ابٹن ملوانا اور مائیوں بٹھانا جائز ہے لیکن دولہا کے ہاتھ پاؤں میں زینت کیلئے مہندی لگانا جائز نہیں ابٹن بھی غیر عورتیں دولہا کو نہیں مل سکتیں یونہی دولہا کو ریشمی پوشاک یا زیورات پہننا حرام ہے خالص پھولوں کا سہرا جائز ہے بلا وجہ اس کو ممنوع نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں سونے چاندی کی تاروں، گوٹوں، لچھوں اور کلابتوں وغیرہ کا بنا ہوا ہار یا سہرا دولہا کیلئے حرام اور دلہن کیلئے جائز ہے۔

ناچ باجہ، آتش بازی حرام ہے شادیوں میں دو قسم کے ناچ کرائے جاتے ہیں ایک رنڈیوں کا ناچ جو مردوں کی محفل میں ہوتا ہے۔ دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے کہ کوئی ڈومنی یا مراثن ناچتی ہے اور کمر کو لچکے مٹکا مٹکا کر اور ہاتھوں سے چمکا چمکا کر تماشہ کرتی ہے یہ دونوں قسم کے ناچ سخت حرام و ناجائز ہیں۔

رنڈی کے ناچ میں جو گناہ اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ان کو سب جانتے ہیں کہ ایک نامحرم عورت کو سب مرد بے پردہ دیکھتے ہیں یہ آنکھوں کا زنا ہے اس کی شہوت انگیز آواز کو سنتے ہیں یہ کانوں کا زنا ہے۔ اس سے باتیں کرتے ہیں یہ زبان کا زنا ہے۔ بعض اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں یہ ہاتھوں کا زنا ہے بعض اس کی طرف چل کر داد دیتے ہیں اور انعام کا روپیہ دیتے ہیں یہ پاؤں کا زنا ہے۔ بعض بدنصیب بدکاری بھی کر لیتے ہیں یہ اصل زنا ہے۔

آتش بازی خواہ شب برات میں ہو یا شادی ہر جگہ ہر حال میں حرام ہے اور اس میں کئی گناہ ہیں۔ اس میں اپنے مال کو فضول برباد کرنا ہے قرآن مجید میں فضول مال اڑانے والے کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے اور ان لوگوں سے اللہ عزوجل اور اس کے

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہیں۔ پھر اس میں ہاتھ پاؤں کے جل جانے یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف ہے اور بلا وجہ جان یا مال کو ہلاکت اور خطرے میں ڈالنا شریعت میں حرام ہے۔

اسی طرح شادی بیاہ میں دولہا کو مکان کے اندر بلانا اور عورتوں کا سامنے آ کر یا تاک جھانک کر اس کو دیکھنا' اس سے مذاق کرنا' اس کے ساتھ چوتھی کھیلنا یہ سب رسمیں حرام و ناجائز ہیں۔

نیز عورتوں کا بہت باریک کپڑے پہننا یا بجتے ہوئے زیور پہننا جن کی آواز غیر مرد سنے یہ سب رسمیں ناجائز ہیں۔ عورت ایسی خوشبو لگائے جس کی مہک غیر مردوں تک پہنچے ناجائز ہے لیکن آہ! آج حالت تو یہ ہے خصوصاً شادیوں میں' عورتیں بن سنور کر غیر مردوں کے جھرمٹ میں دندناتی پھر رہی ہوتی ہیں حالانکہ بے پردگی حرام ہے کاش کہ ہماری ماں بہنیں پردے کی اہمیت کو سمجھتیں اور ان کے اندر خوف خدا پیدا ہوتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد بے پردگی مہنگی پڑ جائے اور خدا عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے سبب جہنم میں جھونک دیا جائے۔

اے میری بہنوں سدا پردہ کرو — تم غیر مردوں کے سامنے مت پھرتی رہو
ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی — سانپ بچھو دیکھ کر چلاؤ گی

عقیقہ میں سنت صرف یہ ہے کہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکرا ذبح کرنا اور اس کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کر دینا اور بچے کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کر دینا اور بچے کے سر میں زعفران لگا دینا یہ سب کام تو جائز ہیں۔ باقی اس کے علاوہ جو رسمیں ہوتی ہیں کہ نائی سر مونڈنے کے بعد سب کنبہ و برادری کے سامنے کٹوری ہاتھ میں لے کر اپنا حق مانگتا ہے اور لوگ اس کٹوری میں پیسے ڈالتے ہیں۔ اس طرح نائی کی کٹوری میں جو کچھ ڈالا جاتا ہے وہ گھر والوں کے ذمہ ایک قرض ہوتا ہے کہ جب ان دینے والوں کے یہاں عقیقہ ہوگا تو یہ لوگ اتنی ہی رقم ان کے نائی کی کٹوری میں ڈالیں گے اسی طرح سوپ میں کچا اناج رکھ کر نائی کے سامنے رکھا جاتا

Marfat.com

ہے۔ اسی طرح عقیقہ میں لوگوں نے یہ رسم مقرر کر لی ہے کہ جس وقت بچے کے سر پر استرا رکھا جائے فوراً اسی وقت بکرا بھی ذبح کیا جائے یہ سب رسمیں بالکل ہی غلط ہیں شریعت میں صرف بات اتنی ہے کہ نائی کو سر مونڈنے کی اجرت دے دی جائے اور بکرا خواہ سر مونڈنے سے پہلے ذبح کریں خواہ بعد میں سب جائز و درست ہے۔ اسی طرح ختنہ میں بعض جگہ اس رسم کی بے حد پابندی کی جاتی ہے کہ بچے کا لباس' بستر' چادر سب کچھ سرخ رنگ کا تیار کیا جاتا ہے' اور چوبیس گھنٹے بچہ کے ہاتھ میں چاقو یا چھری کا رکھنا لازم سمجھا جاتا ہے یہ سب رسمیں من گھڑت خرافات ہیں۔ شریعت میں ان باتوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

جہیز

ماں باپ کچھ کپڑے' کچھ سامان' جائے نماز' قرآن مجید یا دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر اس کو سسرال بھیجتے ہیں یہ لڑکی کا جہیز کہلاتا ہے بلا شبہ یہ جائز ہے بلکہ سنت ہے کیونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جہیز میں کچھ سامان دے کر رخصت فرمایا تھا لیکن یاد رکھئے کہ جہیز میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی شفقت اور محبت کی نشانی ہے۔

اور ان کی خوشی کی بات ہے ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض یا واجب نہیں ہے لڑکی اور داماد کیلئے یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کر کے اپنی پسند کا سامان جہیز میں وصول کریں۔ ماں باپ کی حیثیت اس قابل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی اور داماد کی خواہش پوری کریں یہ خلاف شریعت بات ہے بلکہ آج کل ہندوؤں کے تلک جیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی چنانچہ بہت سی غریبوں کی لڑکیاں اسی لئے بیاہی نہیں جا رہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ رسم یقیناً خلاف شریعت ہے اور جبراً قہراً ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز

Marfat.com

لینا یہ ناجائز ہے لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس بری رسم کو ختم کر دیں۔

تہواروں کی رسمیں

مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ عید کے دن سویاں پکاتے ہیں بقر عید کے دن گوشت بھری پوریاں اور قسم قسم کے کباب تیار کرتے ہیں شب برات میں حلوہ پکاتے ہیں محرم میں کھچڑا پکاتے ہیں۔ شربت بناتے اور پلاتے ہیں رجب کے مہینے میں تبارک کی روٹیاں پکاتے ہیں اور بزرگوں کی فاتحہ دلاتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر کھاتے پلاتے ہیں۔ عزیزوں اور دوستوں کے یہاں تحفہ بھیجتے ہیں ایک دوسرے کے بچوں کو تہواریاں دیتے ہیں ان سب رسموں میں چونکہ شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں ہے اس لئے یہ سب رسمیں جائز ہیں۔ بعض لوگ ان چیزوں کو ناجائز قرار دیتے ہیں اور نیاز و فاتحہ کے کھانوں کو حرام ٹھہراتے ہیں اور خواہ مخواہ یہ مسلمانوں پر یہ الزام تھوپتے ہیں کہ یہ ان رسموں کو فرض و واجب سمجھتے ہیں اور طرح طرح سے کھینچ تان کر ان جائز رسموں کو ممنوع و حرام بتاتے ہیں یہ ان کی کم عقلی کا مظاہرہ ہے کہ خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو بغیر کسی شرعی دلیل کے حرام ٹھہراتے ہیں ان رسموں کو ہرگز ہرگز کوئی مسلمان فرض و واجب نہیں سمجھتا بلکہ ہر مسلمان ان باتوں کو ایک جائز رسم و رواج ہی سمجھ کر کیا کرتا ہے اور یقیناً یہ سب باتیں جائز ہیں بلکہ اگر اچھی نیت سے ہوں تو مستحب اور کار ثواب بھی ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

بعض فرقوں نے مسلم معاشرہ کی جائز رسومات کو حرام و بدعت بلکہ کفر و شرک تک ٹھہرا دیا ہے اور یہ لوگ یہاں تک حد سے بڑھ گئے ہیں کہ دولہا کے سر پر سہرا باندھنے کو کفر و شرک لکھ دیا اور زیب و زینت کیلئے دیواروں پر دیوار گیری اور چھتوں پر چھت گیری لگانے کو بدعت و حرام لکھ مارا اور دوسری بہت سی جائز چیزوں مثلاً قبروں پر چادر ڈالنے' بزرگوں کی نیاز اور فاتحہ دلانے' مردوں کا تیجہ' چالیسواں کرنے کو بدعت و حرام قرار دیا۔ میلاد شریف کی محفلوں کو حرام و بدعت قرار دیا' بزرگان دین کے عرسوں کو ناجائز و حرام لکھا محرم میں ذکر شہادت اور سبیلوں سے منع کیا اور غور کرنے کی بات یہ ہے کہ ان لوگوں

Marfat.com

سے جب ان رسومات کے کفر و شرک اور بدعت و حرام ہونے پر دلیل طلب کی جاتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے احتیاطاً ان چیزوں کو کفر و شرک اور حرام و بدعت قرار دیا ہے تا کہ لوگ ڈر کر ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔ خدا کیلئے کوئی ان سے پوچھے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو کفر و شرک اور حرام و ناجائز ٹھہرانا یہ احتیاط ہے یا اعلیٰ درجے کی بے احتیاطی ہے۔

بہر حال خلاصہ کلام یہ ہے کہ جن رسموں کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ناجائز و حرام نہیں بتایا۔ ان کو خواہ مخواہ کھینچ تان کر حرام ٹھہرانا یہ خود بہت بڑا جرم ہے۔

الحمد للہ! ہم سب اہل سنت و جماعت ہیں جس کے بڑے بڑے علمبرداروں میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ' مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ' مولانا فضل رسول بدایوانی رحمتہ اللہ علیہ' اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ' مولانا سردار احمد محدث اعظم رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ بزرگان دین ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے ان مقدس بزرگوں کا مسلمانوں کی رسموں کے بارے میں یہ فتویٰ ہے کہ مسلمانوں کی وہ رسمیں جن کو شریعت نے منع کیا ہے وہ تو یقیناً حرام و ناجائز ہیں مثلاً ناچ گانا' باجہ بجانا' آتش بازی دولہا کو چاندی سونے کے زیورات پہنانا' تقریبات میں عورتوں مردوں کا بے پردہ جمع ہونا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بلانا اور عورتوں کا بے پردہ اس کے سامنے آنا۔

سالیوں وغیرہ کا ہنسی مذاق کرنا' دولہا کے جوتوں کا چرا لینا پھر زبردستی دولہا سے انعام وصول کرنا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن شریعت نے جن رسموں کو جائز بتایا یا وہ رسمیں جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے ان کو ہرگز ہرگز ناجائز اور حرام نہیں کہا جا سکتا خلاصہ یہ ہے کہ جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے نہ ثابت ہو۔ اس وقت تک اسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ خواہ مخواہ مسلمانوں کی تمام رسوبات کو کھینچ تان کر ممنوع اور حرام قرار دینا اور بلا وجہ مسلمانوں کو بدعتی اور حرام کا مرتکب کہنا یہ دین میں حد سے بڑھ جانا ہے

Marfat.com

کیونکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مسلمانوں کی رسموں اور رواجوں کی بنیاد عرف پر ہے بہر حال یہ کوئی بھی نہیں سمجھتا کہ یہ سب رسمیں شرعاً واجب ہیں۔

بعض مولویوں کا یہ کہنا کہ فلاں رسم کو لوگ فرض سمجھنے لگے ہیں اس لئے ہم ان کو اس رسم سے روکتے ہیں کہ لوگ ایک غیر فرض کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! خوب سمجھ لیجئے کہ یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے اور درحقیقت یہ لوگ خود بھی ایک دھوکے میں ہیں اور دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ یاد رکھئے کہ کسی اچھی چیز کو ہمیشہ کرتے رہنے سے اس کا کرنے والا فرض سمجھ کر نہیں کرتا۔ مثال کے طور پر وضو کرنے والا ہمیشہ وضو میں کانوں اور گردن کا مسح ضرور کرتا ہے کبھی بھی گردن اور کانوں کے مسح کو نہیں چھوڑتا تو کیا کوئی بھی اس پر یہ بات عائد کر سکتا ہے کہ وہ سر کے مسح کی طرح گردن اور کانوں کے مسح کو بھی فرض سمجھتا ہے۔

بس اسی طرح جو لوگ ہمیشہ عید کے دن سویاں اور شب برات کو حلوہ پکاتے ہیں اور میلاد شریف میں ہمیشہ شیرینی بانٹتے ہیں اور کبھی بھی اس کو ترک نہیں کرتے مگر اس کو ہمیشہ کرنے سے یہ الزام نہیں آتا کہ لوگ ان کاموں کو فرض سمجھنے لگے ہیں جس طرح گردن اور کانوں پر ہمیشہ مسح کرنے والا ہمیشہ یہی عقیدہ اور ذہن رکھتا ہے کہ کانوں اور گردن کا مسح فرض نہیں بلکہ سنت و مستحب ہے۔ اسی طرح ہمیشہ تہواروں میں کوئی چیز پکا کر بانٹنے والا یہی سمجھتا ہے کہ یہ فرض نہیں ہیں بلکہ جائز و مباح ہیں۔ بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں رواج پا جانے والی تمام رسومات حرام و ناجائز نہیں۔ بلکہ کچھ رسمیں ناجائز ہیں اور کچھ جائز ہیں جن کا ذکر مختصراً کیا جا چکا ہے۔

مہینوں اور دنوں کی نحوست

جاہل مسلمان عورتوں میں یہ رسم و رواج ہے کہ وہ ذوالقعدہ کے مہینے کو ''خالی چاند'' اور صفر کے مہینے کو ''تیرہ تیزی'' کہتی ہیں اور ان دونوں مہینوں کو منحوس سمجھتی ہیں اور ان دونوں مہینوں میں شادی بیاہ اور ختنہ وغیرہ کو نامبارک جانتی ہیں۔ اسی طرح ہر مہینے کی ۳-۱۳-۲۳ تاریخوں کو اور ۸-۱۸-۲۸ تاریخوں کو منحوس سمجھ کر ان تاریخوں میں شادی

Marfat.com

بیاہ اور دوسری تمام تقریبات کرنے کو بہت ہی برا اور نحوست والا کام سمجھتی ہیں کچھ جاہل مرد اور عورتیں قمر و عقرب میں شادی بیاہ کرنے کو منحوس اور نا مبارک مانتے ہیں اسی طرح کچھ لوگ منگل کے دن کو منحوس سمجھ کر سفر نہیں کرتے۔ کچھ عورتیں ان مہینوں اور تاریخوں کی نحوست سے بچنے کیلئے طرح طرح کو ٹوٹکے کرتی کراتی ہیں کہیں کہیں رواج ہے کہ ہر تیرھویں کو کچھ گھونگنیاں پکا کر تقسیم کرتے ہیں تا کہ اس تاریخ کی منحوسیت سے حفاظت رہے۔

یاد رکھیئے اس قسم کے تمام اعتقادات سراسر شریعت کے خلاف ہیں اس لئے ان سے بچنا چاہیے۔ شریعت اسلام میں نہ کوئی مہینہ منحوس ہے نہ کوئی تاریخ اور نہ کوئی دن۔ ہر مہینہ ہر تاریخ ہر دن اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی کو منحوس بنایا ہے نہ نا مبارک۔ یہ سب اعتقاد مشرکوں' نجومیوں اور رافضیوں کے من گھڑت عقیدوں کی پیداوار ہیں جو جاہل عورتوں اور جاہل طبقوں میں چل پڑے ہیں ان رسموں کو مٹانا بہت ضروری ہے لہٰذا آپ خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اللہ عزوجل اس جہاد کا ثواب آپ کو بھی دے گا۔

محرم کی رسمیں

محرم کے مہینے میں صرف اتنی بات ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس روضوں کی تصویر یا نقشہ بنا کر رکھنا اور ان کو دیکھنا یہ تو جائز ہے کیونکہ یہ ایک غیر جاندار چیز کی تصویر یا نقشہ ہے لہٰذا جس طرح خانہ کعبہ' بیت المقدس' نعلین شریفین وغیرہ کی تصویریں اور ان کے نقشے بنا کر رکھنا شریعت نے یہ جائز ٹھہرایا ہے۔ اسی طرح شہدائے کربلا کے روضوں کی تصویریں اور نقشے بھی یقیناً جائز ہی رہیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ محرم کے مہینے میں جو بہت سی بدعتیں اور خرافاتی رسمیں چل پڑی ہیں وہ یقیناً ناجائز اور گناہ کے کام ہیں۔ مثلاً ہر سال سینکڑوں ہزاروں روپے کے خرچ سے روضہ کربلا کا نقشہ بنا کر اس کو پانی میں ڈبو دینا یا زمین میں دفن کر دینا یا جنگلوں میں پھینک دینا یہ یقیناً حرام و ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ اپنے مال کو برباد

Marfat.com

کرنا ہے اسی طرح کی دوسری بہت سی خرافات ولغویات مثلاً ڈھول تاشہ بجانا' تعزیوں کو ماتم کرتے ہوئے گلی گلی پھرانا' سینے کو ہاتھوں یا زنجیروں یا چھریوں سے پیٹ پیٹ کر اور مار مار کر اچھلتے کودتے ہوئے ماتم کرنا' تعزیوں کے نیچے اپنے بچوں کو لٹانا تعزیوں کی تعظیم کیلئے ان کے سامنے سجدہ کرنا۔ تعزیوں کے نیچے کی دھول اٹھا اٹھا کر بطور تبرک چہروں' سروں اور سینوں پر ملنا۔ اپنے بچوں کو محرم کا فقیر بنا کر محرم کی نیاز کیلئے بھیک منگوانا بچوں کو کربلا کا پیک اور قاصد بنا کر اور ایک خاص قسم کا لباس پہنا کر ادھر ادھر دوڑاتے رہنا' سوگ منانے کیلئے خاص قسم کے کالے یا سبز کپڑے پہن کر ننگے سر ننگے پاؤں گریبان کھولے ہوئے یا گریبان پھاڑ کر گلی گلی بھاگے بھاگے پھرنا وغیرہ وغیرہ کی لغویات و خرافات کی رسمیں جو پھیلی ہوئی ہیں یہ سب ممنوع و ناجائز ہیں اور یہ سب زمانہ جاہلیت اور رافضیوں کی نکالی ہوئی رسمیں ہیں۔ جن سے آپ توبہ کر کے خود بھی ان حرام رسموں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اسی طرح تعزیوں کا جلوس دیکھنے کیلئے عورتوں کا بے پردہ گھروں سے نکلنا اور مردوں کے مجموں میں جانا اور تعزیوں کو جھک جھک کر سلام کرنا یہ سب کام بھی شریعت میں منع اور گناہ ہیں۔

(فتاویٰ عزیزیہ و رسالہ تعزیہ داری' بہار شریعت)

محرم میں کیا کرنا چاہیے محرم کی دسویں تاریخ جس کا نام "عاشورہ" ہے روزہ رکھنا چاہیے کہ اس روزہ کا بہت بڑا ثواب ہے دنیا کی تاریخ میں بہت بڑا عظمت وفضیلت والا دن ہے عاشورہ کے دن دس چیزوں کو علماء نے مستحب لکھا ہے بعض عالموں نے ان کو ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہے اور بعض نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بتایا ہے بہر حال یہ سب اچھے اعمال ہیں۔

لہٰذا ان کو کرنا چاہیے۔ (۱) روزہ رکھنا (۲) صدقہ کرنا (۳) نماز نفل پڑھنا (۴) ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ پڑھنا (۵) علماء کی زیارت (۶) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا (۷) اپنے اہل وعیال کے رزق میں وسعت کرنا (۸) غسل کرنا (۹) سرمہ لگانا (۱۰) ناخن تراشنا۔

اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ان چیزوں کے علاوہ تین چیزیں اور بھی مستحب

Marfat.com

ہیں۔

(۱) بیمار مریضوں کی عیادت کرنا (۲) دشمنوں سے ملاپ کرنا (۳) دعا عاشورہ پڑھنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے بال بچوں کے کھانے میں خوب زیادہ فراخی اور کشادگی کرے گا۔اللہ تعالیٰ سال بھر تک اس کے رزق میں وسعت اور خیر و برکت عطا فرمائے گا۔ (ماثبت من السنۃ)

عاشورہ کی رات میں چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر ایک سو مرتبہ قل ھو اللہ کی سورہ پڑھیں۔تو گناہوں سے پاک ہو گا اور جنت میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔ (فضائل الشہور والصیام)

عشرہ محرم بالخصوص دسویں محرم عاشورہ کے دن مجلس منعقد کرنا اور صحیح روایتوں کے ساتھ شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کے فضائل و واقعات کربلا کو بیان کرنا جائز اور باعث ثواب ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جن مجالس میں صالحین کا ذکر ہو۔ وہاں رحمت نازل ہوتی ہے پھر چونکہ ان واقعات میں صبر وتحمل اور تسلیم و رضا اور پابندی شریعت کا بے مثال عملی نمونہ بھی ہے اس لئے کربلا کے واقعات کو بار بار بیان کرنے سے مسلمانوں کو دین پر استقامت حاصل ہو گی جو اسلام کا عطر اور ایمان کی روح ہے۔مگر ہاں اس بات کا خیال رہے کہ ان مجلسوں میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی ذکر خیر ہو جانا چاہیے تاکہ اہل سنت اور دوسروں کی مجلسوں میں فرق امتیاز رہے۔ (بہار شریعت)

میلاد شریف اور گیارھویں شریف کی محفلوں کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ یہ سب جائز اور بہت ہی بابرکت محفلیں ہیں اور یقیناً باعث ثواب اور مستحب ہیں اس لئے ان کا نہایت اخلاص و محبت سے اہتمام کرنا چاہیے اور ان محفلوں اور مجلسوں میں نہایت ہی عقیدت و محبت کے ساتھ حاضری دینا چاہیے۔ان محفلوں سے لوگوں کو روکنا یہ گمراہوں کا طریقہ ہے۔لہٰذا ان کی باتوں پر ہرگز کان نہ دھرنا چاہیے۔

Marfat.com

فاتحہ

محرم کے دس دنوں خصوصاً عاشورہ کے دن پانی یا شربت وغیرہ پلانا' کھانا کھلانا شیرینی پر یا کھچڑا پکا کر شہداء کربلا کی فاتحہ دلانا اور ان کی روحوں کو ثواب پہنچانا یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں اور ان سب چیزوں کا ثواب یقیناً شہداء کربلا کی روحوں کو پہنچتا ہے اور اس فاتحہ وایصال کے مسئلہ میں حنفی' شافعی' مالکی اور حنبلی ان چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔ (وہدایہ وشرح عقائد)

محرم کا کھچڑا

عاشورہ کے دن کھچڑا پکانا فرض یا واجب نہیں ہے لیکن اس کے حرام و ناجائز ہونے کی کوئی دلیل بھی شریعت میں نہیں ہے۔ بلکہ ایک روایت ہے کہ خاص عاشورہ کے دن کھچڑا پکانا حضرت نوح علیہ السلام کی سنت ہے۔

چنانچہ منقول ہے کہ جب طوفان سے نجات پا کر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو عاشورہ کا دن تھا آپ نے کشتی میں سے تمام اناجوں کو باہر نکالا تو فول بڑی مٹر گیہوں' جو' مسور' چنا' چاول' پیاز' سات قسم کے غلے موجود تھے آپ نے ان ساتوں اناجوں کو ایک ہی ہانڈی میں ملا کر پکایا' چنانچہ علامہ شہاب الدین قلیوبی نے فرمایا ہے کہ مصر میں جو کھانا عاشورہ کے دن "طبیخ الحبوب" (کھچڑا) کے نام سے پکایا جاتا ہے اس کی اصل دلیل حضرت نوح علیہ السلام کا عمل ہے۔ (القلیوبی)

شب برات کا حلوہ

یہ نہ تو فرض و سنت ہے نہ حرام و ناجائز۔ بلکہ حق بات یہ ہے کہ شب برات میں دوسرے تمام کھانوں کی طرح حلوہ پکانا بھی ایک مباح اور جائز کام ہے اور اگر اس نیک نیتی کے ساتھ ہو کہ ایک عمدہ اور لذیذ کھانا فقراء مساکین اور اپنے اہل و عیال کو کھلا کر نیکی حاصل کرے تو یہ بالکل درست اور ثواب ہے۔

درحقیقت اس رات میں حلوے کا دستور یوں نکل پڑا کہ یہ مبارک رات صدقہ و

Marfat.com

خیرات اور ایصال ثواب و صلہ رحمی کی خاص رات ہے لہٰذا انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ اس رات میں کوئی مرغوب اور لذیذ کھانا پکایا جائے۔ بعض عالموں کی نظر بخاری شریف کی اس حدیث پر پڑی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوہ (شیرینی) اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔

لہٰذا ان علماء کرام نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس رات میں حلوہ پکایا پھر رفتہ رفتہ عوام میں بھی اس کا چرچا اور رواج ہو گیا چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قبلہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات میں ہے کہ ہندوستان میں شب برات کو روٹی اور حلوہ پر فاتحہ دلانے کا دستور ہے اور سمرقند و بخارا میں "قتلحا" پر جو ایک میٹھا کھانا ہے الغرض شب برات کا حلوہ ہو یا عید کی سویاں، محرم کا کھچڑا ہو یا مالیدہ، محض ایک رسم و رواج کے طریقہ پر لوگ پکاتے کھاتے اور کھلاتے ہیں کوئی بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ یہ فرض اور واجب ہیں لہٰذا ان کو ناجائز کہنا قطعی درست نہیں۔ یاد رکھیئے کہ کسی حلال کو حرام ٹھہرانا سراسر حماقت اور بدترین گناہ ہے۔

نیز شب برات یا کسی بھی اور دن آتش بازی حرام ہے۔ لہٰذا آپ اپنی اولاد کو اس کام پر سختی سے منع کریں ورنہ نہ روکنے کیوجہ سے آپ بھی گناہگار ہوں گے۔ اسی طرح پتنگ اڑانا بھی ناجائز ہے۔ اس کی ڈور لوٹنا بھی حرام ہے۔

بری صحبت سے گریز

صحبت کا اثر مسلمہ ہے انسان اپنے ہم نشین کی عادات و اخلاق سے ضرور متاثر ہوتا ہے بری صحبت کو اپنانے والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ وہ مکھی کی دوسری قسم کی روش کو اپناتے ہیں یعنی چمنستان موجود ہے اطراف سرسبز و شاداب اور گل و گلزار بھی ہے مگر وہ مکھی غلاظت ہی کا انتخاب کرتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ وہ تمام خوبصورت جسم کو چھوڑ کر صرف اسی مقام کا انتخاب کرتی ہے جو زخمی ہوتا ہے جس میں خون و پیپ بھرا ہوتا ہے اسی لئے لوگ اس سے متنفر ہوتے ہیں

Marfat.com

اور یہ بات کون نہیں جانتا کہ غلیظ ماحول سے تعلق رکھنے والی مکھیاں وباء اور بیماری ہی کا ذریعہ بنتی ہیں۔

معلوم ہوا کہ غلیظ اور بری صحبت میں بیٹھنے والے افراد اپنے وقار ہی کو مجروح نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی عزت اور وقار کے بھی درپے ہوتے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ ہم برے ماحول اور بری سوسائٹی سے اجتناب کریں۔

علامہ جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

صحبت صالح ترا صالح کند　　　صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی اچھوں کی صحبت تجھے اچھا بنا دے گی جبکہ بروں کی صحبت تجھے برا بنا دے گی۔

اچھی صحبت کی برکتیں اور اس کے نتائج جاننے کیلئے اس مثال پر غور وفکر کیجئے کہ ایک شخص عطر فروش کی دکان پر پہنچے اگر عطر نہیں پھر بھی عطر کی دلآویز خوشبو تو ضرور پائے گا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اور برے ساتھی کی مثال مشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے۔ مشک ایک بہترین خوشبو کا نام اٹھانے والا یا تجھے ویسے ہی دے گا یا تو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

حضرت مجاہد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ کوئی نہیں مرتا مگر اس کے اہل مجلس اس پر پیش کئے جاتے ہیں اگر وہ مرنے والا نیک لوگوں سے ہوتا ہے تو وہی نیک لوگ اور اگر برے لوگوں سے تعلق رکھنے والا ہے تو وہی اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں نیکوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے تاکہ جب ہم مرتے وقت اہل ذکر ملاحظہ کریں تو ہماری زبان پر بھی اللہ عزوجل کا ذکر جاری ہو۔

حدیث شریف میں اچھے دوست کی پہچان بتا دی گئی ہے چنانچہ فرمایا' اچھا ہم نشین

Marfat.com

وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (فیضان سنت)

اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیا میں سودمند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن نافع رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مدینہ میں انتقال کر گیا پھر کسی نے اس کو خواب میں دیکھا گویا وہ اہل دوزخ والوں میں سے ہے تو اسے اس پر غم ہوا پھر سات یا آٹھ روز کے بعد دوبارہ اسے دیکھا گیا گویا وہ اہل جنت سے ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اس سے یہ معاملہ پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہمارے ساتھ ایک نیک مرد صالح دفن کیا گیا پس اس نے اپنے پڑوس میں سے چالیس آدمیوں کیلئے سفارش کی تو ان میں سے ایک میں بھی تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برے ہم نشین سے بچ کہ تو اس کے ساتھ پہچانا جائے گا۔ یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست و برخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! بری صحبت سے دین و دنیا دونوں تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں برے ماحول میں انسان کی عادات و اطوار بگڑ جاتے ہیں اللہ عزوجل کی نافرمانیوں سے گناہوں کی کثرت ہونے لگتی ہے آہستہ آہستہ انسان فسق و فجور کا مجسمہ بن جاتا ہے اور شیطان کو مسرت اور فرحت ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر صورت میں بری صحبت سے گریز کرنا چاہیے اور اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے تاکہ دنیا اور آخرت میں ہمیں سرخروئی حاصل ہو۔

خیالی پلاؤ اور خواہشات کا علاج

اس دنیا میں زندگی گزارنے کیلئے ہمیں بہت سی چیزوں کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے پھر ان ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کئی قسم کے کام کرنے پڑتے ہیں اور نام ونمود اور

Marfat.com

آرائش و زیبائش کا جذبہ ہمیں دوسروں سے آگے بڑھ جانے پر مجبور کرتا ہے۔ بہر حال ضروریات زندگی کے مطابق جو خواہشات ہیں وہ زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتیں۔ لیکن جو خواہشات ضروریات زندگی سے بڑھ کر عیش وعشرت تک جا پہنچتی ہیں یا جن خواہشات کا پورا کرنا معاشرے یا مذہب کی نگاہ سے جرم اور گناہ ہو وہ خواہشات ہمارے ذہن میں کئی قسم کی الجھنیں پیدا کر دیتی ہیں کیونکہ جرم اور گناہ کا احساس ہر آدمی کو پریشان کرتا رہتا ہے جب خواہشات پوری نہیں ہوتیں اور ان کو ہم اپنے دماغ سے کھرچ کر باہر نکال دینے کی قوت نہیں پاتے بلکہ ان کو دبانے میں ناکام رہتے ہیں اور ان سے نجات حاصل کرنے کے بجائے دل ہی دل میں ان کا لطف اٹھاتے اور چٹخارے لیتے رہتے ہیں تو اسے خیالی پلاؤ کہتے ہیں اس طرح تصور ہی تصور میں ان خواہشات کو پورا کرنے لگتے ہیں جس سے ہماری عملی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم زندگی کی دوڑ میں ناکام رہتے ہیں اور ذلیل وخوار ہو جاتے ہیں۔ پھر زندگی کی گہما گہمی، اس کی رنگینی اور دوستوں کی محفل سب پھیکی اداس اور خشک سی محسوس ہونے لگتی ہے اور ہم ان میں کوئی کشش نہیں پاتے اس طرح ترقی کرنے کا جذبہ مدھم پڑ جاتا ہے اور ہم شکستہ دل، مایوس، ناکام اور ناپسندیدہ انسان بن کر رہ جاتے ہیں یہاں تک کہ احساس کمتری ہمیں ذلت کی گہرائیوں میں پھینک دیتا ہے۔ خالق کائنات جل جلالہ نے ہمیں بڑی طاقتور قوتوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اگر ہمیں ان کا احساس ہو جائے اور ہم ان سے کام لینے کا تہیہ کر لیں تو ان خواہشات اور الجھنوں سے نجات حاصل کر لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اندر ایک ایسی قوت موجود ہے جسے ہم قوت ارادی کہتے ہیں خواہشات پر قابو اور اس کا آسان علاج یہ ہے کہ اس قوت سے کام لیا جائے۔ جونہی کوئی خراب قسم کی خواہش پیدا ہو فوراً قوت ارادی کو عمل میں لایا جائے مثلاً راہ چلتے ہوئے اگر کسی عورت کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہو تو اس وقت قوت ارادی سے کام لے کر کہنا چاہیے۔ "یہ شیطانی کام ہے میں اس عورت کو ہرگز نہیں دیکھوں گا۔" میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے جب پورے جوش وخروش اور عمل و ارادہ کی طاقت کے ساتھ یہ کہا جائے گا

Marfat.com

آنکھیں حرام کی طرف کبھی نہیں اٹھیں گی۔ اس طرح قوت ارادی کو ابھارنا، اس سے کام لینا اور اسے ہمیشہ بلند رکھنا خواہشات کو کچلنے کا بہترین طریقہ علاج ہے۔

اس میں ایک خاص بات یاد رکھیئے کہ خواہش اگر بری ہو یعنی گناہ کی بات ہو تو اسے پیدا ہوتے ہی کچل دیا جائے۔ ورنہ اگر اسے قدم جمانے کا موقع مل گیا تو پھر اس کا کچلنا ذرا مشکل ہو جائے گا اور اگر نیک خواہشات پیدا ہوں تو ان کو پورا کرنے کیلئے حتی الامکان کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

موسیقی روح کی غذا یا کہ سزا؟

رقص اور گانا دونوں شیطانی ہتھکنڈوں میں سے ہیں ان سے شیطان انسان کو راہ راست سے گمراہ کرتا ہے اس لئے اسلام میں ناچ اور گانا حرام ہے اور اسے بطور پیشہ اختیار کرنا بھی حرام۔ ناچ اور گانا اور حیا سوز ایکٹنگ اور اس قسم کی دوسری فحش اداؤں سے طبیعت میں جنسی میلان ابھرتا ہے اور یہ تمام زنا کے راستے کے معاون حربے ہیں۔ لیکن افسوس! کہ آج بدقسمتی سے ترقی پسند اور بعض اپٹوڈیٹ لوگ موسیقی اور رقص کو گناہ ہی نہیں سمجھتے بلکہ اسے باعث تفریح' ثقافت اور روح کی غذا اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں مگر یہ حقیقت میں روح کی غذا نہیں بلکہ روح کی سزا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے دو آوازوں سے جن میں حماقت اور فجور پایا جاتا ہے منع فرمایا ہے ایک نغمہ کی آواز' دوسری مصیبت کے وقت چیخ کر رونے' منہ پیٹنے گریبان پھاڑنے اور نوحہ کرنے سے ایک اور حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے منہ اور ہاتھ سے بجائے جانے والے آلات موسیقی کو توڑنے اور سازوں کو مٹانے کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ (مسند امام احمد)

ایک حدیث میں فرمایا ''گانا'' دل میں نفاق پیدا کرتا ہے ایک روایت میں گانے کو شیطان کی آواز بھی کہا گیا ہے۔

Marfat.com

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا جس کے ہاں عورت ہو اور وہ اس سے توجہ کے ساتھ گانا سنے تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

ناچ اور گانے کو حرام جانتے ہوئے بھی بہت سے لوگ اس لعنت میں ملوث ہیں اور اسے ذریعہ معاش بنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ بہر حال حقیقت کے آگے آنکھیں بند کر لینا نادانی ہے اس لئے ناچ اور گانے اور سننے والے حضرات کو اس سے توبہ کر لینا چاہیے پہلے دور کے مسلمانوں کی غیرت کا یہ عالم تھا کہ قیام پاکستان سے پہلے مساجد کے سامنے کوئی جلوس گاتے ہوئے اور ڈھول بجاتے ہوئے گزرتا تو اس پر مسلمان مشتعل ہو جاتے اور غیرت مند مسلمان خصوصاً نوجوان تو جان تک دینے سے گریز نہ کرتے' لیکن آج مساجد کے سائے میں فحش اور عریاں فلمیں چلتی ہیں گانے باجے چلتے ہیں مگر کسی نوجوان کی غیرت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ پہلے دور کے مسلمانوں کے گھروں میں تلاوت قرآن پاک کی آوازیں سنائی دیتی تھیں لیکن آج ہر گھر سینما ہاؤس بنا ہوا ہے۔

پہلے گانے والوں کو میراثی' بھانڈ' کنجر اور ڈوم کہا جاتا تھا اور میراثیوں کو یہ جرأت نہ ہوتی تھی کہ وہ معزز لوگوں کے ساتھ کسی چارپائی یا کرسی پر بیٹھیں بلکہ انہیں نیچے بیٹھنا پڑتا تھا۔ آج میراثیوں اور کنجروں کو فنکار اور گلوکار کا نام دیا جاتا ہے اور ان کی ایسی آؤ بھگت کی جاتی ہے جو کسی بڑے سے بڑے عالم دین اور بزرگ کی بھی نہیں ہوتی۔ ہمارے ملک پاکستان میں اگر ہندو کا کوئی مشہور میراثی اور کنجر آ جاتا ہے تو پوری قوم نیچے سے لے کر اوپر تک دیدہ و دل فرش راہ کر دیتی ہے بہت سے خوف خدا سے عاری لوگ بڑے فخر سے کہتے پھرتے ہیں کہ جناب موسیقی روح کی غذا ہے' مگر راقم کہتا ہے کہ یہ کیسی غذا ہے؟ جس سے نفاق اور دل میں قساوت پیدا ہوتی ہے۔

جس کی وجہ سے ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت کی لذت ختم ہو جاتی ہے نیز جو مسلمان خواتین کو بے حجاب اور بے حیاء بنا دیتی ہے اس لئے راقم یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ موسیقی روح کی غذا نہیں بلکہ سزا اور عذاب ہے یہ تو ایک نشہ ہے ہم غذا

Marfat.com

سمجھ بیٹھے ہیں۔

یہ قیصر وکسریٰ اور یہود و ہنود کی غذا ہے۔ مسلمانوں کی نہیں۔

مسلمانوں کی روح کی غذا تو اللہ کا ذکر اور قرآن حکیم کی تلاوت ہے۔

مسلمانوں کی روح کی غذا اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف ہے۔

مسلمانوں کی روح کی غذا نماز اور ذکر و استغفار ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے' جب لوگ محصول مملکت کو اپنی دولت بنالیں گے اور امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے اور غیر دین کیلئے علم پڑھیں گے اور آدمی اپنی بیوی کا تابعدار بن جائے گا اور ماں باپ کا نافرمان ہو جائے گا اپنے دوست کو آرام پہنچائے گا اور باپ کو ستائے گا' اور لوگ مسجدوں میں شور مچائیں گے اور خاندان کا سردار فاسق شخص ہو گا اور قوم کا رئیس ایک رذیل آدمی ہو گا اور انسان کے شر فساد سے ڈر کر لوگ اس کی تعظیم کریں گے اور گانے بجانے والیاں اور گانے بجانے کی چیزیں عام ظاہر ہوں گی اور شراب پی جانے لگے گی اور اس امت کے پچھلے لوگ اپنے پہلے والوں پر لعنت بھیجیں گے اس حالت میں لوگ منتظر رہیں کہ ایک سرخ آندھی اٹھے گی' زلزلہ آئے گا' خسوف واقع ہو گا' صورتیں مسخ ہو جائیں گی' آسمان سے پتھر برسیں گے اور ان کے علاوہ دیگر علامتیں بھی پے در پے ظاہر ہوں گی جس طرح کسی ہار کا دھاگہ توڑ دیا جائے تو موتی لگاتار گرتے چلے جاتے ہیں۔ (پچاس تقریریں)

برادران اسلام! اپنے گردوپیش پر نظر ڈالئے اور دیکھئے کہ ان علامتوں میں سے کون سی علامت ایسی ہے جو ہمارے معاشرے میں نہیں پائی جاتی۔

کیا حکمرانوں نے عوام کے محصولات کو ذاتی جاگیر نہیں سمجھ رکھا ہے؟

کیا والدین اور اقرباء کو ستایا نہیں جارہا؟

کیا قوم کے بدترین افراد کو لیڈر اور رہنما بنے ہوئے نہیں ہیں؟

Marfat.com

کیا ریڈیو ٹی وی' وی۔ سی ۔آر اور سینما کے ذریعے گانے بجانے کو عام نہیں کیا جا رہا؟

کیا زکوٰۃ کو تاوان اور ٹیکس نہیں سمجھا جا رہا؟

کیا گھر گھر میں رقص و سرور کی محفلیں برپا نہیں کی جا رہی ہیں؟

علامات تو پوری ہو چکی ہیں' بس اب عذاب الٰہی کا انتظار کیجئے بلکہ انتظار کے کیا معنی' عذابوں میں تو ہم مبتلا ہیں' بلاؤں اور آفتوں کا تو ہم شکار ہیں۔

کیا ظالم اور فاسق حکمران عذاب الٰہی نہیں؟

کیا بین الاقوامی تحقیر و تذلیل عذاب الٰہی نہیں ہے؟

کیا باہمی قتل و قتال اور نفاق و افتراق عذاب الٰہی نہیں؟

کیا عدم تحفظ اور خوف و ڈر عذاب الٰہی نہیں؟

کیا خون انسانیت کی ارزانی عذاب الٰہی نہیں؟

کیا دلوں کا اضطراب اور روحوں کی بے چینی عذاب الٰہی نہیں؟

کیا عزت و ناموس کی پامالی عذاب الٰہی نہیں؟

کیا یہ زلزلے' یہ دھماکے' یہ سیلاب یہ دہشت گردی اور یہ جنگیں عذاب الٰہی نہیں یہ سب بلائیں اور مصیبتیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور ہمیں پھر بھی اپنے اعمال کی اصلاح اور توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی بلکہ ہم تو رات دن گانے بجانے اور لغو ولہب جیسے فضول کاموں میں لت پت ہیں۔

معراج کی رات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منظر ملاحظہ فرمایا کہ کچھ لوگوں کے کانوں اور آنکھوں میں آگ کے کیل ٹھکے ہوئے ہیں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں بتایا گیا یہ وہ سنتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنتے یہ وہ دیکھتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیکھتے۔ یعنی حرام سننے اور دیکھنے والوں کے کانوں میں کیل ٹھونک دیئے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حرام سننے والوں کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

Marfat.com

قرۃ العیون میں یہ حدیث ہے کہ حرام دیکھنے والوں کی آنکھوں کو آگ سے بھرا جائے گا۔

تو فلمیں ڈرامے اور گانے باجے سننے والوں اور والیوں کے لئے عبرت اور عبرت ہے۔

افسوس صد افسوس کہ آج ان گنت برائیاں پھیلنے کے سبب تقریباً تمام کا تمام معاشرہ ہی تباہی کے عمیق گڑھے میں گرتا چلا جا رہا ہے۔

آہ! راگ آیا	عبادت گئی
ٹی وی آیا	نیند گئی
ڈش آئی	غیرت گئی
ویڈیو آئی	ہدایت گئی
فلم آئی	علم گیا
فیشن آیا	حیاء گئی
کلب آیا	مذہب گیا
کرکٹ آئی	کام گیا
سیاست آئی	امن گیا
بینک آیا	برکت گئی
ہوس آئی	سکون گیا
نشہ آیا	صحت گئی

آوارگی سے اجتناب

آج کل بے حیائی اور فحاشی عروج پہ ہے نوجوانوں پر عیش وعشرت کی دھن سوار ہے اور عورتیں معاذ اللہ بناؤ سنگھار کر کے بازاروں اور گلیوں کی زینت بن چکی ہیں۔ ماں باپ سے شرم اور خوف خدا دونوں ہی نہیں ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! آپ اپنے والدین کی تمناؤں کا مرکز ہیں ان کی آنکھوں کی

Marfat.com

ٹھنڈک ہیں ان کی امیدیں آپ سے وابستہ ہیں کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ دوسروں کیلئے کس قدر قیمتی سرمایہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان گنت صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ جس میں آپ اپنی زندگی میں بہت کچھ اپنے لئے اور دوسروں کیلئے کر سکتے ہیں علم حاصل کر کے اپنا مستقبل شاندار بنا سکتے ہیں مختلف فن سیکھ سکتے ہیں ایک اچھے اور باوقار انسان بن کر معاشرے میں اپنا نام پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ نے اس عمر کو یونہی آوارہ گردی میں ضائع کر دیا اور لڑکوں اور لڑکیوں کے چکر میں پھنس کر اپنی صحت اور عمر کا سنہری حصہ ضائع کر دیا تو پھر ساری زندگی پچھتاتے رہیں گے اور اس آوارہ گردی کی وجہ سے ایک نہ ایک دن اپنی اور اپنے خاندان کی ناک بھی کٹوا بیٹھیں گے اور صحت الگ خراب ہو جائے گی۔ اس آوارگی کے نتیجہ میں پریشانی کیوجہ سے صحت، بھوک اور نیند اور سکون برباد ہو جاتا ہے۔ پڑھنے لکھنے میں دل نہیں لگتا۔ گھر والے بھی بیزار ہو جاتے ہیں اسکول میں بدنامی اور محلے کے لوگ بھی نفرت سے دیکھتے ہیں اور ماں باپ کی عزت بھی ساتھ برباد ہو جاتی ہے۔

بعض نادان بھائی برے دوستوں کے جھانسے میں آ کر یا بذات خود یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ فلاں بہت خوبصورت ہے اس لئے سارا دن اس کے تعاقب میں گزار دیتے ہیں اور راتوں کو بھی اس کے خیال میں ہی سوتے اور خواب دیکھتے ہیں۔

یاد رکھیئے اگر کسی لڑکی سے معاذ اللہ آپ کی انڈرسٹینڈنگ ہو بھی جائے اور آپ سمجھیں کہ اس سے لطف اٹھانے اور شادی کر لینے میں بڑا مزہ ہے تو یقین جانئے آپ بالکل نادان ہیں۔ کیونکہ جو شادی والدین کی مرضی کے خلاف ہوتی ہے وہ عموماً کامیاب نہیں ہوتی اور اگر آپ بضد ہو کر اس سے شادی کر بھی لیں تو چند مہینوں کے بعد آپ کو ایک دوسرے سے نفرت ہو جائے گی اور پھر زندگی کا مزہ خاک میں مل جائے گا یہ ہرگز نہ بھولئے کہ جو لڑکی خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی نافرمانی کر کے اور اپنے ماں باپ کی عزت خاک میں ملا کر آپ سے ناجائز تعلقات پیدا کر سکتی ہیں وہ کسی دن بھی آپ کی عزت برباد کر کے کسی دوسرے کی بیوی یا محبوبہ بن سکتی

Marfat.com

ہے۔ جب چاہت کا اُبال اتر جاتا ہے۔ دونوں میاں بیوی بن کر رہنے لگتے ہیں اور گھر کی ذمہ داری سر پر آن پڑتی ہے۔ تو دونوں کی اصلیت ظاہر ہونے لگتی ہے اس سے پہلے دونوں ایک دوسرے کو اچھے سے اچھا بن کر دکھائی دینے کی کوشش کیا کرتے تھے اور ان کے عیب اور نقص چھپے رہتے تھے لیکن اب چوبیس گھنٹے کے ملاپ سے ان کی چھپی ہوئی کمزوریاں اور بے وقوفیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں اور دونوں میں تو تو میں میں ہونے لگتی ہے۔

یاد رکھیئے ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی اور نہ ہی ہر محبوبہ اچھی بیوی بن سکتی ہے۔

چنانچہ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ یورپ میں طلاق' خودکشی اور بوریت کا بہت زور ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ لڑکے لڑکیاں نوجوانی میں عیش وعشرت کرتے رہتے ہیں اور بعد میں ایک دوسرے کی صورت تک بیزار ہو جاتے ہیں۔

آوارگی کے متعلق ہم آپ کو اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بتاتے ہیں آپ انہیں یاد رکھیں اور ان پر عمل کریں تا کہ دنیا اور آخرت دونوں میں آپ کو امن اور مسرت ہو۔

۱- ہر دین کا ایک ممتاز اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا ممتاز اخلاق صاحب شرم بنتا ہے۔
۲- حیا بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔
۳- حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں جب ایک چیز گئی تو سمجھو دوسری بھی گئی۔
۴- فحش عیب ہے' حیا زینت ہے جس میں فحش ہوگا عیب ظاہر ہو جائے گا مگر حیادار میں زینت کی خوبی پیدا ہوگی۔
۵- حیا یہ ہے کہ خیالات پر پورا پورا قابو رکھا جائے۔ پیٹ کو حرام سے بچایا جائے موت کو یاد رکھا جائے قبر میں ہڈیوں کے گھل جانے کا دھیان رکھا جائے۔ جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہے وہ دنیا کی زینت اور عیش ترک کر دے۔
۶- اگر غیر عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو فوراً منہ پھیر لو۔
۷- یاد رکھیئے اگر اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ دوبارہ دیکھنا گناہ

Marfat.com

ہے اور ایسی آنکھ میں قیامت کے روز پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا جائے گا۔

۸- عورت چھپانے کی چیز ہے لہٰذا جب عورت بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف دیکھنے کیلئے مردوں کو راغب کرتا ہے۔

۹- غیر مردوں کو دیکھنے والی عورت اور غیر عورتوں کو دیکھنے والے مردوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے۔ بحوالہ (نوجوانوں کے مسائل)

فلم دیکھنے کے نقصانات

اسلام ایک پاکیزہ اور محتاط مذہب ہے۔ زندگی گزارنے کے نمایاں اصول وضوابط قدم قدم پر مسلمان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہی حالت جب اسلام کے اس قانون کی طرف آتی ہے جس قانون کو نگاہوں کی حفاظت کا قانون کہتے ہیں کسی غیر محرم عورت کو دیکھنے سے جو نقصانات پیدا ہوتے ہیں اس میں سب سے بڑا نقصان ایمان کی حلاوت کا سلب ہو جانا ہے۔ یہ تو اس وقت ہے جب ایک غیر محرم عورت نگاہوں سے اوجھل بھی ہو جائے لیکن علماء نے جدید ایجادات کے استعمال کیلئے جو مسائل وضع کئے ہیں ان میں ٹی وی' وی سی آر یا ڈش پر غیر محرم عورت دیکھنا انتہائی حرام ہے۔ یا عورتوں کو بھی غیر مرد دیکھنا ایسا ہی ہے۔ بالکل اسی طرح کسی دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھنا اسلامی اصول سے یہ عمل قابل لعنت ہے اور جو عمل اسلام میں حد سے بڑھ جائے لعنت اسی پر کی جاتی ہے اس لئے ایک عام فلمیں ہیں جس میں نگاہوں کی حفاظت' ایمان کی حفاظت اور اعمال کی اصلاح قطعی ممکن نہیں اس کے نقصانات ہمارے معاشرے میں کیا ہو رہے ہیں زیر نظر مضمون میں اس کی کچھ وضاحت ملاحظہ فرمایئے۔

اخلاقیات کے لحاظ سے فلموں اور سینماؤں نے معاشرے کو گھناؤنا اور بے انتہا گندہ بنا دیا ہے بوڑھے' جوان' مرد اور عورتیں حتیٰ کہ بچے تک فلم کی عادت میں مبتلا ہیں اور ان بچوں اور بچیوں کے دل و دماغ برائیوں کے اثرات فوراً ہی قبول کر لیتے ہیں اور آنکھوں دیکھی اور کانوں سنی باتوں کو دل و دماغ پر مسلط کر لیتے ہیں۔ بے حیا رقص و سرور اور عشق

Marfat.com

ومحبت کے مکالمے' بے محابانہ ادائیں اور نگاہوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی آرائش وحیا سوز لباس وزیبائش سے خیالات کا برگزشتہ ہو جانا حقیقی بات ہے پھر تو عام نوخیز اور کم سن افراد کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ وہ تو فلم بینی کے بعد کیا کھو کر اور کیا حاصل کر کے گھر واپس آتے ہوں گے نادان معصوم لڑکے اور لڑکیوں کا دل و دماغ کورا کاغذ ہوتا ہے۔ اس پر جیسا چاہو نقش و نگار بنا ڈالو۔ ان معصوموں کے بارے یہ تاثرات رکھنا کہ وہ اخلاقی باتیں فلم سے سیکھیں اور بھلائی کا راستہ اپنائیں گے بالکل فریب دینے والی باتیں ہیں۔

نوجوان طبقہ تو فلم بینی کی طرف مائل ہے ہی۔ لیکن آج کی ماں بہنیں بھی نوجوانوں سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ چار قدم آگے ہی ہیں کیا دل بہلانے کیلئے ایک ذریعہ فلم بینی ہی رہ گیا ہے کچھ عرصہ پہلے نظام آباد کی خبر ہے کہ ایک عورت نے سینما حال میں ایک بچے کو جنم دیا ذرا سوچئے کہ اس لڑکے کے بڑا ہونے کے بعد اس کے خیالات کیا ہوں گے۔

دور حاضرہ میں صحت کی بربادی پر غور کریں تو سینما بینی کا اثر نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی اور اخلاق و کردار پر بھی پڑ رہا ہے۔ مزید شہوت انگیز نظارے دیکھنے کی وجہ سے نوجوانوں کے جذبات بے قابو ہو کر اغوا عصمت ریزی' مشت زنی اور اغلام بازی کے واقعات عام ہوتے جا رہے ہیں تو جوان نسلوں کیلئے جسمانی اخلاقی اور آئندہ نسلوں کی تباہی کا باعث بن رہے ہیں نیز آزادانہ میل ملاپ کی وجہ سے امراض خبیثہ سوزاک و آتشک عام ہوتا جا رہا ہے بلکہ اب تو مرض ایڈز کی تباہ کاریاں عام ہو رہی ہیں جو خلاف وضع فطری عمل کا نتیجہ ہیں علاوہ ازیں دنیا کے کام کاج پر بھی سینما اور فلم کے اثرات بالکل واضح ہیں۔

یہ مسلمہ اصول ہے کہ سحر خیزی بچوں بوڑھوں' جوانوں کیلئے یکساں وصحت مندی کی علامت ہے لیکن سینما دیکھنے کے دلدادہ رات ایک بجے کے بعد گھر پہنچتے ہیں اور دوسرے دن دس گیارہ بجے سے پہلے بیدار نہیں ہوتے اس طرح دوسرے دن کے تمام کام کاج ٹھپ ہو کر رہ جاتے ہیں نیز سینما اور فلم کے ذوق میں اپنی کمائی بھی ضائع کرتے ہیں۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات چند خوفناک عذاب ملاحظہ

Marfat.com

فرمائے جن میں ایک عذاب یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگوں کے کانوں اور آنکھوں میں آگ کے کیل ٹھونکے جا رہے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ وہ سنتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنتے یہ وہ دیکھتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیکھتے' یعنی حرام سننا اور دیکھنا'

اُف اتنا دردناک عذاب اگر خدانخواستہ گلے پڑ گیا تو پھر کیا بنے گا کون زخموں پر مرہم اور پٹی لگائے گا کون آ کر آپریشن کرے گا آج تو خوب مزے اڑائے جا رہے ہیں لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد یہ مزے انتہائی مہنگے پڑ جائیں اور ہم اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث بن کر عذاب کا شکار ہو جائیں۔

بے پردگی کی تباہ کاریاں

عورت عفت و عصمت کی پیکر ہے۔ یہ حیاء کی چادر ہے لیکن افسوس کہ آج کل ہماری ماں بہنوں میں پردہ اٹھتا چلا جا رہا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ گویا بے پردگی کو کوئی گناہ تسلیم کرنے کیلئے بھی تیار نہیں حالانکہ بے پردگی حرام ہے قرآن مجید میں پردے کی خاص تاکید کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (الاحزاب پ۲۲)

آیت بالا بازاروں اور شاپنگ سنٹروں میں بے پردگی کے ساتھ گھومنے والیوں' اسکول یا کالج میں نامحرم استادوں سے پڑھنے والیوں' دفتروں' کارخانوں' شفاخانوں اور مختلف اداروں میں مردوں کے ساتھ مل جل کر کام کرنے والیوں کو دعوت فکر دے رہی ہے اب گھر کے برآمدوں' کھڑکیوں اور دروازوں میں سے مردوں کی آمد و رفت والی گلیوں اور بازاروں کے مناظر دیکھنے والی اسلامی بہنوں میں اگر تھوڑی بہت شرم و حیا بھی باقی ہے تو ذیل کی حدیث پڑھ کر اپنے ضمیر سے سوال کریں کہ غیر مردوں کو دیکھنا کیسا؟

حضرت سیدتنا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت سیدتنا میمونہ رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہا دونوں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھیں کہ ایک نابینا صحابی حضرت سیدنا عبداللہ بن اُمِ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گئے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کر لو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ نابینا نہیں ہیں یہ تو ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ فرمایا کہ کیا تم دونوں نابینا ہو؟ کیا تم دونوں ان کو نہیں دیکھتیں۔ (ترمذی' ابوداؤد)

باحیا خواتین خواہ کچھ بھی ہو جائے وہ بے پردگی نہیں کیا کرتی تھیں چنانچہ سیدتنا ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردہ کئے منہ پر نقاب ڈالے اپنے شہید فرزند کی معلومات کیلئے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں کسی نے کہا' آپ اس حالت میں بیٹے کی معلومات حاصل کرنے کیلئے آئی ہیں کہ آپ کے چہرے پر نقاب پڑا ہوا ہے۔ کہنے لگیں۔ "اگر میرا بیٹا جاتا رہا تو کیا ہوا میری حیا تو نہیں گئی۔" (ابوداؤد)

اس حکایت سے وہ بہنیں درس حاصل کریں کہ جو بے پردگی کیلئے طرح طرح کے بہانے تراشتی ہیں کوئی کہتی ہے کیا کروں میں تو بیوہ ہوں' کوئی بچوں کا پیٹ پالنے کیلئے دفتر میں نوکری کرنی پڑ گئی ہے حالانکہ حصول معاش کیلئے کوئی گھریلو کسب بھی ممکن تھا۔ لیکن مدنی سوچ کہاں سے لائیں۔ کیا پہلے کی باپردہ خواتین بیوہ نہیں ہوتی تھیں؟ ان پر مصیبتیں نہیں پڑتی تھیں؟ کیا اسیران کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر آفتوں کے پہاڑ نہیں ٹوٹے تھے؟ کیا معاذ اللہ کربلا والی عفت مآب بیبیوں نے پردہ ترک کیا تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مہربانی فرما کر اپنی ناتوانی پر ترس کھائیں اور اپنے کمزور وجود کو قبر و جہنم کے عذاب سے بچانے کی خاطر پردہ اختیار کریں۔

اب میں آپ کی خدمت میں ایک طویل حدیث میں سے منتخب کر کے عورتوں کے چند لرزہ خیز عذاب کا ہولناک منظر پیش کرتا ہوں پڑھئے اور خوف خدا سے لرزیئے۔

حضرت مولائے کائنات مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ آقائے نامدار بے کسوں کے غمخوار صلی اللہ علیہ وسلم اشکبار تھے۔ ہم نے سبب گریہ

Marfat.com

دریافت کیا تو ارشاد فرمایا میں نے شب معراج عورتوں کے عذاب دیکھے تھے آج وہ منظر پھر یاد آ گیا' اسی لئے رونا آ گیا' عرض کیا ہمیں بھی ارشاد ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا ملاحظہ فرمایا؟

میں نے دیکھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ کھول رہا ہے یہ اس عورت کی سزا تھی جو اپنے بال غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی۔

مزید ایک عورت کو دیکھا کہ اس طرح لٹکائی گئی ہے کہ چاروں ہاتھ پاؤں پیشانی کی طرف بندھے ہوئے ہیں سانپ اور بچھو اس پر مسلط ہیں یہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی تھی اور حیض و نفاس سے غسل نہیں کرتی تھی اس سے وہ بہنیں درس عبرت حاصل کریں جو نیل پالش لگاتی ہیں۔ یاد رکھئے نیل پالش میں اسپرٹ ہے اور اسپرٹ شراب ہے اور شراب ناپاک' نیز نیل پالش کا جرم (تہ) ناخنوں پر جم جاتی ہے اور اس طرح نہ وضو ہوتا ہے اور نہ غسل۔

مزید ایک عورت کو دیکھا کہ اس کا جسم آگ کی قینچی سے کاٹا جا رہا تھا یہ اس عورت کی سزا تھی جو اپنا جسم اور زینت غیر مردوں کو دکھاتی تھی۔

ایک عورت کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ کتے کی مانند ہے اور سانپ اور بچھو اس کے قبل (یعنی آگے) سے گھستے ہیں اور دبر یعنی پیچھے سے نکلتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ فرشتے آگ کے ہتھوڑے بھی اسے مار رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بتایا گیا یہ اپنے شوہر سے بغض رکھنے والی تھی۔ (درۃ الناصحین)

پچاس ساٹھ سانپ

۱۹۸۶ء کے اخبار جنگ میں کسی دکھیاری ماں نے یہ بیان دیا تھا "میری سب سے بڑی لڑکی کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے اسے دفن کرنے کیلئے جب قبر کھودی گئی تو دیکھتے ہی دیکھتے اس میں پچاس ساٹھ سانپ جمع ہو گئے۔ دوسری قبر کھدوائی گئی اس میں بھی وہی سانپ آ کر کنڈلی مار کر ایک دوسرے پر بیٹھ گئے پھر تیسری قبر تیار کی اس میں ان دونوں قبروں سے زیادہ سانپ تھے سب لوگوں پر دہشت سوار تھی' وقت بھی کافی گزر چکا

Marfat.com

تھا۔ ناچار باہم مشورہ کر کے میری پیاری بیٹی کو سانپوں بھری قبر میں دفن کر کے لوگ دور ہی سے مٹی پھینک کر چلے آئے میری مرحومہ بیٹی کے ابا جان کی قبرستان سے گھر آنے کے بعد حالت بہت خراب ہوگئی اور وہ خوف کے مارے بار بار اپنی گردن جھٹکتے تھے۔ دکھیاری ماں کا مزید بیان ہے کہ میری بیٹی یوں تو نماز و روزہ کی پابند تھی مگر وہ فیشن کیا کرتی تھی میں اسے پیار و محبت سے سمجھانے کی کوشش کرتی تھی مگر وہ اپنی آخرت کی بھلائی کی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے الٹا مجھ پر بگڑ جاتی اور مجھے ذلیل کر دیتی تھی افسوس میری کوئی بات میری نادان ماڈرن بیٹی کی سمجھ میں نہ آئی۔

(بحوالہ رسالہ زخمی سانپ)

پیارے اسلامی بھائیو! ہرگز ہرگز شیطان کے اس بہکاوے میں مت آؤ جیسا کہ بعض نادان لوگ اس طرح کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ دنیا ترقی کر گئی ہے معاذ اللہ چادر اور چار دیواری تو انتہا پسند مسلمانوں کا نعرہ ہے اب تو مردوں اور عورتوں کو شانے سے شانہ ملا کر کام کرنا چاہیے وغیرہ یقیناً ایک مسلمان کیلئے قرآن اور حدیث کی دلیل کافی ہوتی ہے۔ (بحوالہ رسالہ زخمی سانپ)

قبلہ حضرت صاحب امیر دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں ایک نوجوان حاضر ہوا اس پر خوف طاری تھا اس نے حلفیہ بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوانی بیٹی اچانک فوت ہوگئی جب ہم تدفین سے فارغ ہو کر پلٹے تو مرحومہ کے والد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہم کاغذات تھے وہ غلطی سے میت کے ساتھ قبر ہی میں دفن ہوگیا ہے۔ چنانچہ بامر مجبوری ہم نے جا کر دوبارہ قبر کھودنی شروع کی جونہی ہم نے قبر سے سل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں۔ کیونکہ جس جوان لڑکی کو ابھی ابھی ہم نے ستھرے کفن میں لپیٹ کر سلایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی چھوٹے چھوٹے نامعلوم خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے تھے یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھگی بندھ گئی اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر جوں توں مٹی پھینک

Marfat.com

کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے گھر آ کر میں نے عزیزوں سے اس لڑکی کا جرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں کوئی فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا جرم تو نہیں تھا۔ البتہ یہ تمام لڑکیوں کی طرح فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی ابھی انتقال سے چند روز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اس نے فیشن کے بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورتوں کی طرح بے پردہ' شادی کی تقریب میں شرکت کی تھی۔

کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستان غم نشان پڑھ کر ہماری وہ بہنیں درس عبرت حاصل نہیں کریں گی جو شیطان کے اکسانے پر اس طرح کے حیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا' خاندانوں کے رواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے' سادہ اور باپردہ لڑکی کیلئے یہاں کوئی رشتہ بھی نہیں بھیجتا بس دل کا پردہ ہوتا ہے ہماری نیت تو صاف ہے وغیرہ وغیرہ۔

کیا خاندانی رسم و رواج اور نفس کی مجبوریاں آپ کو عذاب قبر و جہنم سے نجات دلادیں گی؟ کیا آپ بارگاہ خداوندی میں اس طرح کی کھوکھلی مجبوریاں بیان کر کے چھٹکارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو پھر آپ کو ہر حال میں فیشن پرستی اور بے پردگی سے توبہ کرنی پڑے گی۔

یاد رکھیے! لوح محفوظ پر جس کا جہاں جوڑا لکھا ہوتا ہے وہیں شادی ہو جاتی ہے ورنہ آئے دن کئی پڑھی لکھی ماڈرن کنواری لڑکیاں پلک جھپکتے میں موت کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دلہن اپنی رخصتی سے قبل ہی موت کے گھاٹ اتر جاتی ہے اور اسے روشنیوں سے جگمگاتے' خوشبوؤں کے بھبکے اڑاتے حجرہ عروسی میں پہنچانے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے لبریز تنگ و تاریک قبر میں اتار دیا جاتا ہے۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک
تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک

اور ان شوہروں سے متعلق جو اپنی بیگمات کو فاحشہ بنانے ہیں ہاتھوں میں ڈال کر

Marfat.com

بازاروں تفریح گاہوں وغیرہ میں بے پردہ گھماتے ہیں۔ وہ کان کھول کر سن لیں۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے' جس کی بیوی زیورات پہن کر خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلتی ہے اگر شوہر اس پر رضامند ہے تو اس عورت کے ایک ایک قدم کے بدلے میں اس شوہر کیلئے اللہ عزوجل جہنم میں ایک ایک گھر تیار کرتا ہے۔ (درۃ الناصحین)

حضرت سیدنا ابو السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک نوجوان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نئی نئی شادی ہوئی تھی ایک بار جب باہر سے وہ اپنے گھر تشریف لائے تو یہ دیکھ کر انہیں بڑی غیرت آئی کہ ان کی دلہن گھر کے دروازے پر کھڑی تھی۔ مارے جلال کے نیزہ تان کر اپنی دلہن کی طرف لپکے وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی اور رو کر پکاری' مرے سرتاج! مجھے مت مارؤ میں بے قصور ہوں' ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھو کہ کس چیز نے مجھے باہر نکالا ہے۔ چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زہریلا سانپ کنڈلی مارے بچھونے پر بیٹھا ہے۔ بے قرار ہو کر نیزے سے سانپ پر حملہ کیا اور اس کو نیزے میں پرولیا۔ زخمی سانپ نے تڑپ تڑپ کر ان کو ڈس لیا۔ زخمی سانپ تڑپ تڑپ کر مر گیا اور وہ غیرت مند صحابی بھی سانپ کے زہر کے اثر سے جام شہادت نوش کر گئے۔ (رسالہ زخمی سانپ بحوالہ' مشکوٰۃ شریف)

غیرت مند اسلامی بھائیو دیکھا آپ نے ہمارے صحابہ کرام علیہم الرضوان کس قدر با مروت ہوا کرتے تھے انہیں یہ بھی منظور نہ تھا کہ ان کے گھر کی عورت گھر کے دروازے پر کھڑکی میں کھڑی رہے۔ لیکن آج ہماری حالت تو یہ ہے کہ اپنی زوجہ کو بنا سنوار کر بے پردگی کے ساتھ شادی ہال' شاپنگ سنٹروں اور بازاروں میں پھراتے اور خریداری کرواتے ہیں۔

یاد رکھیئے! خالہ زاد' ماموں زاد' پھوپھی زاد' چچا زاد' دیور' جیٹھ نیز پھوپھا' بھتیجی' خالو بھانجی' ممانی بھانجا اور چچی بھتیجا ان سب میں پردہ ہے۔ حتیٰ کہ لے پالک بچہ جب مرد و عورت کے معاملات کو سمجھنے لگے تو اس سے بھی پردہ ہے۔ جی ہاں پیر اور مریدنی میں بھی پردہ ہے۔ مریدنی اپنے پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتیں اور نہ اپنے سر پر اپنے مرشد کا ہاتھ پھروا

Marfat.com

سکتی ہے۔

عورت کیلئے اگر گھر سے نکلنا ضروری ہو جائے تو ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں موزے اور جرابیں پہن لیں' سفید یا جاذب نظر چادر یا خوبصورت برقع اوڑھ کر سیدنا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے باہر نکلنے سے منع فرمایا ہے کہ اس طرح گندے لوگ اس کی چادر یا برقع کو دیکھ کر لذت اٹھاتے ہیں۔ لہٰذا موٹے بھدے کپڑے کا خیمہ نما کشادہ برقع پہننے کی امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہدایت فرمائی ہے اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پہننے والی کی عمر کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کاش تمام اسلامی بہنیں خیمہ نما برقعہ پہننا سیکھ لیں۔

حدیث شریف میں ہے اللہ عزوجل اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں' اس سے عورتوں کو غور کرنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز دعا کے رد ہونے کا سبب ہے تو خود عورت کی اپنی آواز (جو بے ضرورت شرعی غیر مردوں تک پہنچتی ہے) اور اس کی بے پردگی اللہ عزوجل کے غضب کو کس قدر ابھارتی ہو گی اور ایسی عورت کی دعا کس طرح قبول ہو گی (بحوالہ خزائن العرفان) اس سے وہ بہنیں درس عبرت حاصل کریں جو غیر مردوں سے بے تکلفی کے ساتھ گفتگو کرتی ہیں انہیں تو گھر کی چار دیواری میں بھی آہستہ آواز نکالنی چاہیے تاکہ دروازے کے باہر والے لوگ یا پڑوسی وغیرہ آواز نے سننے پائیں۔ بچوں پر بھی گرجتے برستے وقت یہی احتیاط رکھیں۔

بدنگاہی اور اس کا علاج

یاد رکھیے؟ کسی غیر محرم عورت کو دیکھنے سے جو نقصانات پیدا ہوتے ہیں ان میں سب سے بڑا نقصان ایمان کی حلاوت کا سلب ہو جانا ہے اور بدنگاہی زنا کی پہلی سیڑھی ہے اس سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے۔ قرآن حکیم نے بے حیائی کو دور کرنے کیلئے اول اسی سوراخ کو بند کرنا چاہا ہے یعنی مرد و عورت کو حکم دیا ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی خواہشات کو قابو میں رکھیں۔ بہر حال مردوں اور عورتوں کو عفت

Marfat.com

اور پاک دامنی حاصل کرنے کیلئے بہترین علاج اپنی نظروں کو جھکانا ہے۔ خاص طور پر اس معاشرے اور گندے ماحول میں بے شرمی اور بے حیائی اس قدر عام ہے کہ نظروں کو محفوظ رکھنا بہت ہی مشکل کام ہے اس سے بچنے کیلئے ظاہری عمل شکل تو یہی ہے جو قرآن نے ہمیں بتایا کہ چلتے پھرتے اپنی نگاہوں کو پست رکھیں اور دل میں اللہ عزوجل کا خوف ہو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے جس قدر اللہ عزوجل کا خوف زیادہ ہوگا اتنا ہی حرام چیزوں سے بچنا آسان ہوگا۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا نامحرم عورت کو دیکھنا ہے اور یہ حرام ہے روایت میں آتا ہے کہ حرام دیکھنے والوں کی آنکھوں میں قیامت کے روز آگ بھری جائے گی۔ لہٰذا ہمیں بدنگاہی کے سارے ہی انواع سے پرہیز کرنا چاہیے۔ مثلاً ٹی وی یا وی سی آر پر رقص کرتی عورتوں اور بے ریش لڑکوں کو بنظر شہوت دیکھنا اپنی ران دوسرے کے سامنے ظاہر کرنا یا کسی دوسرے کی ران دیکھنا نیز اپنی شرمگاہ دکھانا یا دوسروں کی شرمگاہ دیکھنا۔ جب کہ کوئی (شرعی عذر نہ ہو) حرام ہے۔ ناف سے لے کر گھٹنے کے ختم تک کسی بھی مرد کو کسی مرد کی طرف دیکھنا حلال نہیں ہے۔

آج کل جو کھیل مثلاً فٹ بال، ہاکی، ٹیبل ٹینس اور کبڈی وغیرہ کے میچوں میں اکثر رانیں کھلی رہتی ہیں اور لوگ دیکھتے ہیں بہر حال کسی کے سامنے ستر کھولنا یا کسی دوسرے کا ستر کا کوئی حصہ دیکھنا دونوں حرام ہیں عورت دوسری عورت کا ستر بھی بغیر شرعی عذر کے نہیں دیکھ سکتی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اے علی! اپنی ران دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف نہ دیکھو۔ (مشکوٰۃ ص ۲۹۶)

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدنظری کرنے والے پر اور جس کی طرف بدنظری کی جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (بیہقی)

گویا اپنے ستر کو برہنہ کرنے والے اور ران کے برہنہ ستر کو دیکھنے والی عورتیں اور

Marfat.com

مردملعون ہیں۔

بدنگاہی کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اس کے سرزد ہو جانے کے بعد آنکھوں پر ظلمت چھا جاتی ہے آنکھیں بے نور ہو جاتی ہیں اور دل پر پریشانی مسلط ہو جاتی ہے اور ایک نقصان یہ بھی ہے کہ یہ گناہ خواہ کتنا ہی کیا جائے چاہے ہزاروں لڑکوں اور لڑکیوں کو گھورا جائے اور گھنٹوں گھورا جائے' سیری نہیں ہوتی نتیجہ لعن اللہ الناظر والمنظور کا مصداق بن جاتا ہے اور یہ کتنا عظیم نقصان ہے کہ اس گناہ کے ارتکاب کے زمانہ میں آدمی اللہ عزوجل کی رحمت سے دور رہے۔ ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اس مرض کے بعد عبادت کی حلاوت ختم ہو جاتی ہے۔

دو بھائیوں کا برا خاتمہ

حضرت عبداللہ بن احمد موذن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں طواف کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ غلاف کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دعا کی تکرار کر رہا تھا "یا اللہ عزوجل مجھے دنیا سے مسلمان ہی رخصت کرنا" میں نے اس سے پوچھا' اس کے علاوہ کوئی اور دعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس نے کہا' میرے دو بھائی تھے میرا بڑا بھائی ایک عرصہ تک مسجد میں بلا معاوضہ اذان دیتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے قرآن پاک مانگا۔ ہم نے اسے دیا تاکہ اس سے برکتیں حاصل کرے مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا "تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتقادات و احکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور نصرانی (عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں۔"

چنانچہ وہ کفر کی حالت میں مر گیا۔ پھر دوسرے بھائی نے تیس برس تک مسجد میں فی سبیل اللہ اذان دی مگر وہ بھی آخری وقت نصرانی ہو کر مرا۔ لہٰذا میں اپنے خاتمے کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن احمد موذن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے پوچھا' کہ تمہارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے جس کے سبب ان کا خاتمہ برا ہوا؟ اس نے بتایا "وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور امردوں (یعنی بے ریش

Marfat.com

لڑکوں) سے دوستیاں کرتے تھے۔ (برے خاتمے کے اسبابِ)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غضب ہو گیا! کیا اب بھی غیر عورتوں سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچاؤ گے۔ نیز بھابھی، سالی، چچی، تائی، ممانی یہ بھی غیر عورتیں ہیں اور خبردار! امرد (بے ریش لڑکا) کا قرب، اس کی دوستی جہنم میں جھونک سکتی ہے۔ امرد سے دور رہنے ہی میں عافیت ہے اگرچہ اس بیچارے کا کوئی قصور نہیں۔ امرد ہونے کے سبب اس کی دل آزاری بھی نہ کریں مگر ان سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضروری ہے ہر گز امرد کو سکوٹر پر اپنے پیچھے نہ بٹھائیں نہ خود اس کے پیچھے بیٹھیں کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اس کی تپش ہر صورت میں پہنچے گی شہوت نہ ہو جب بھی امرد سے گلے ملنا ناجائز ہے امرد کو شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔

امرد کا بوسہ لینے والے کے لیے پانچ سو سال تک جہنم کا عذاب ہے بہر حال ایسی عورت جس سے شادی جائز ہے اس سے اور امرد سے اپنی آنکھوں اور اپنے وجود کو دور رکھنا ضروری ہے ورنہ ابھی آپ نے دونوں بھائیوں کے نصرانی ہو کر مرنے کا اقعہ سنا جو بظاہر نیک تھے۔

بدنگاہی کا علاج

۱ - راستہ چلتے وقت آنکھ سے صرف اس قدر کام لیا جائے جتنا راستہ دیکھنے کے لیے ضروری ہو راستہ چلنے سے پہلے اس کا ارادہ کیا جائے اور راستہ چلتے وقت اس پر عمل کیا جائے اور راستہ ختم ہونے پر اس کا جائزہ لیا جائے کہ آیا نگاہیں نیچی رکھنا نصیب ہوا یا نہیں۔

۲ - غیر محرم عورت کی طرف اگر نظر اٹھانے کو جی چاہے تو فوراً نظر نیچی کر کے جہنم کا تصور کیا جائے اور سوچا جائے کہ اس کی سزا میں آنکھوں میں آگ بھری جا رہی ہے۔

۳ - جب معاذ اللہ بدنگاہی ہو جائے تو ہر بدنگاہی پر اتنی رکعتیں نفل پڑھیں اور اس کے بعد تین ہزار تیرہ مرتبہ درود شریف ایک ہی وقت میں پڑھیں۔

۴ - جب بدنگاہی ہو جائے تو ایک مخصوص رقم بطور جرمانہ کے صدقہ کریں تا کہ نفس پر

Marfat.com

گراں گزرے۔

۵- ادنیٰ درجہ کی بدنگاہی کی برانگیختگی پر اپنی بیوی سے اپنی خواہش کو پورا کر کے شیطانی تیروں کا ترکش خالی کر دیجئے۔

۶- بلا ضرورت ادھر ادھر نظریں گھمانے سے بھی پرہیز کریں کہ یہ سنت نہیں۔

۷- گفتگو کرتے وقت بھی نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنائیں کیونکہ مخاطب کے چہرے پر نظر گاڑنا سنت نہیں۔

۸- گاڑی میں سفر کرتے وقت احتیاط فرمائیں کہ آنکھیں فحش تو فحش فضول نظاروں میں بھی مشغول نہ ہوں۔

تنبیہ

یاد رکھیے نگاہوں کی حفاظت نہ کرنے سے انسان ڈیپریشن، بے چینی اور مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے جس کا علاج ناممکن ہے کیونکہ نگاہیں آدمی کے خیالات اور جذبات کو منتشر کرتی ہیں ایسی خطرناک پوزیشن سے بچنے کیلئے مذکورہ بالا علاج ضرور کرتے رہنا چاہیے۔

وگرنہ آدمی بے شمار امراض و علل میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ نگاہیں جس جگہ جمتی ہیں ان کا اچھا یا برا اثر اعصاب دماغ اور ہارمونز پر پڑتا ہے شہوت کی نگاہ سے دیکھنے سے ہارمونزی سسٹم کے اندر خرابی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ان نگاہوں کا اثر زہریلی رطوبت کا باعث بن جاتا ہے اور ہارمونزی گلینڈ ایسی تیز اور خلاف جسم زہریلی رطوبتیں خارج کرتے ہیں جس سے تمام جسم درہم برہم ہو جاتا ہے اس خطرناک کیفیت سے بچنے کیلئے نگاہوں کو نیچا رکھنے کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

اولاد کی تربیت کا طریقہ

حضرت ایوب بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت

Marfat.com

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشد فرمایا اچھی تعلیم و تربیت سے زیادہ ایک باپ کا اپنی اولاد کے لئے کوئی عطیہ نہیں ہے۔ (ترمذی شریف)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم نور مجسم شاہ نبی آدم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان رحمت نشان ہے آدمی کیلئے کسی کو خیرات میں ڈھیر سارا مال دینے سے یہ بہتر ہے کہ اپنے بیٹے کو اچھی تربیت کرے اور ان کو نیک عادتیں سکھانے میں روپیہ خرچ کرے.....

عام طور پر باپ کا عکس ان کی اولاد پر مرتب ہوتا ہے جیسا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کتنی بے مثال تربیت کی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب عورتوں سے بڑھ کر دانا تھیں' انداز کلام حسن اخلاق اور وقار و متانت میں اپنے بابا جان' رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔

ہر ماں باپ کو یہ جان لینا چاہیے کہ بچپن میں جو اچھی یا بری عادتیں بچوں میں پختہ ہو جاتیں ہیں وہ عمر بھر نہیں چھوٹتیں ہیں اس لئے ماں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو بچپن میں اچھی عادتیں سکھائیں اور بری عادتوں سے بچائیں۔ جو لوگ یہ کہہ کر کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہو گا تو ٹھیک ہو جائے گا' بچوں کو شرارتوں اور غلط عادتوں سے نہیں روکتے' وہ لوگ در حقیقت بچوں کے مستقبل کو خراب کرتے ہیں اور بڑے ہونے کے بعد بچوں کے برے اخلاق اور گندی عادتوں پر روتے اور ماتم کرتے ہیں۔ لہٰذا نہایت ضروری ہے کہ بچپن ہی میں اگر بچوں کی کوئی شرارت یا بری عادت دیکھیں تو اس پر روک ٹوک کرتے رہیں۔ بلکہ سختی کے ساتھ ڈانٹتے پھٹکارتے رہیں اور طرح طرح سے بری عادتوں کی خوبیوں اور اچھی عادتوں پر خوب خوب شاباش کہہ کر ان کا من بڑھائیں بلکہ کچھ انعام دے کر ان کا حوصلہ بلند کریں۔

۱- اگر بچہ کہیں سے کوئی چیز اٹھا لائے اگرچہ کتنی ہی چھوٹی چیز کیوں نہ ہو اس پر سب

Marfat.com

گھر والے فوراً خفا ہو جائیں اور تمام گھر والے بچے کو چور چور کہہ کر شرم دلائیں اور بچے کو مجبور کریں کہ وہ فوراً اس چیز کو جہاں سے وہ لایا ہے اسی جگہ رکھ کر آئے پھر چوری سے نفرت دلانے کی خاطر اس کا ہاتھ دھلائیں اور کان پکڑ کر اس سے توبہ کرائیں تاکہ بچوں کے ذہن میں اچھی طرح یہ بات جم جائے کہ یہ پرائی چیز لینا چوری ہے اور چوری بہت ہی برا کام ہے۔

۲- چلا کر بولنے اور جواب دینے سے ہمیشہ بچوں کو روکیں۔ خاص کر بچیوں کو تو خوب خوب ڈانٹ پھٹکار کریں۔ ورنہ بڑی ہونے کے بعد بھی یہی عادت پڑی رہے گی تو میکے اور سسرال دونوں جگہ سب کی نظروں میں ذلیل و خوار بنی رہے گی اور منہ پھٹ اور بدتمیز کہلائے گی۔

۳- بچے غصے میں آ کر اگر کوئی چیز توڑیں پھوڑیں۔ یا کسی کو مار بیٹھیں تو بہت زیادہ ڈانٹو بلکہ مناسب سزا دو تاکہ پھر بچے ایسا نہ کریں اس موقع پر لاڈ پیار مت کیجئے۔

۴- بچوں کی ہر ضد پوری مت کرو کیونکہ اس سے بچوں کا مزاج بگڑ جاتا ہے اور وہ ضدی ہو جاتے ہیں اور یہ عادت عمر بھر نہیں چھوٹتی۔

۵- بچوں کو بچپن ہی سے اس بات کی عادت ڈالو کہ وہ اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کریں' اپنا بچھونا خود اپنے ہاتھ سے بچھائیں اور صبح کو خود اپنے ہاتھ سے اپنا بستر لپیٹ کر اس کی جگہ پر رکھیں کھانے پکانے' گھر اور سامان کی ستھرائی اور سجاوٹ' کپڑا دھونے' کپڑا رنگنے' سینے پرونے کا سب کام ماں کو سکھانا لازم ہے تاکہ بچپن ہی سے لڑکیوں کو محنت و مشقت اٹھانے کی عادت پڑ جائے۔

۶- بچوں کے سامنے زیادہ کھانے کی مذمت کرتے رہو اور ہر وقت کھاتے پیتے رہنے سے بھی بچوں کو نفرت دلاتے رہو۔ مثلاً یوں کہا کرو جو زیادہ کھاتا ہے وہ جنگلی اور بدو ہے اور ہر وقت کھاتے پیتے رہنا یہ بندروں کی عادت ہے۔

۷- بعض عورتیں اپنے بچوں کو مٹھائی کثرت سے کھلاتی ہیں۔ یہ سخت مضر ہے۔ زیادہ مٹھائی کھانے سے دانت خراب' معدہ کمزور اور کئی صفراوی بیماریاں اور پھوڑے

Marfat.com

پھنسی بچوں کو لگ جاتی ہیں مٹھائیوں کی بجائے گلوکوز کے بسکٹ بچوں کیلئے اچھی غذا ہے۔ نیا میوہ' نیا پھل پہلے بچوں کو کھلائیں پھر خود کھائیں کہ بچے بھی تازہ پھل ہیں نئے پھل کو نیا پھل دینا اچھا ہے۔

۸- بچے اور بچیاں چھپ چھپا کر علیحدہ کھیلیں یا کوئی کام کریں تو ان کی روک ٹوک کریں کہ یہ اچھی عادت نہیں۔

۹- اولاد کو کچھ دیتے وقت والدین کو چاہیے کہ عدل و انصاف کو مدنظر رکھیں اسلام میں چھوٹے بڑے لڑکے اور لڑکیوں کے حقوق یکساں ہیں لہٰذا کسی کو چیز دینا اور کسی کو نہ دینا یہ جائز نہیں بلکہ کسی کو محروم رکھنا یہ ظلم ہے۔ اولاد سے ناانصافی کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بہن بھائیوں میں عداوت اور دشمنی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔

۱۰- جب بچے بچیاں تعلیم کے قابل ہو جائیں تو سب سے پہلے ان کو قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم دلائیں جب بچہ یا بچی سات برس کے ہو جائیں تو ان کو طہارت اور وضو و غسل کا طریقہ سکھائیں اور نماز کی تعلیم دے کر ان کو نمازی بنائیں اور پاکی و ناپاکی' حلال و حرام اور فرض و سنتیں وغیرہ سکھائیں۔

۱۱- اگر گھر میں ملازمین ہوں خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں ان کے ساتھ بچوں کو بے تکلف نہ ہونے دیں خصوصاً جن ملازمین کے اخلاق مشتبہ نظر آئیں ان کی نگرانی میں بچوں کو ہرگز نہ رکھیں۔ چھوٹے بچوں کو دوسرے بڑے بچوں کے ساتھ رہنے اور کھیلنے سے روک دیں اور نہ بچوں کو ایک ساتھ سونے کا موقع دیں نیز محلے کے برے بچوں کے ساتھ بھی میل جول سے منع کر دیں۔

۱۲- ۱۲ سے ۱۴ سال کی عمر میں بچے کو تنہا غسل خانے میں غسل نہ کرنے دیں بلکہ اسے کپڑا وغیرہ بندھوا کر اپنی نگرانی میں نہلائیں اور نہ ہی سونے کیلئے رات کو علیحدہ کمرے میں اجازت دیں بلکہ اس کی چارپائی تمام گھر والوں کے پاس ہونی چاہیے۔

Marfat.com

۱۳- لڑکیاں جب بالغ ہو جائیں تو ان کو پردہ کروا دیجئے عموماً نو سال کی عمر میں ہی پردہ کروا دینا ضروری ہے۔

۱۴- والدین کا فرض ہے کہ بچے جب جوان ہو جائیں تو ان کی شادی کر دیں لیکن شادی میں لڑکے اور لڑکی کا رضامند ہونا ضروری ہے کیونکہ اسلام میں زبردستی نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں بچہ پیدا ہو وہ اسے اچھا نام دے۔ اس کی تربیت کرے جب بالغ ہو جائے اس کی شادی کرے اگر بالغ ہونے پر اس کی شادی نہ کی اور وہ گناہ میں پڑ گیا تو اس گناہ میں اس کا باپ بھی شریک ہے۔

۱۵- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

۱- جب بچہ ایک ہفتے کا ہو جائے تو اس کا عقیقہ کرو اور نام رکھو اور اسے پاک کرو۔
۲- چھ سال کا ہو جائے تو اسے آداب کی تعلیم دو۔
۳- نو سال کا ہو جائے تو اس کا بستر علیحدہ کر دو۔
۴- تیرہ سال کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر اسے سزا دو۔
۵- سولہ سال کا ہو جائے تو اس کی شادی کر دو۔

۱۶- خراب لڑکوں اور لڑکیوں کی صحبت' ان کے ساتھ کھیلنے نیز ناچ گانے' سینما' تھیٹر اور ٹی وی وغیرہ سے بچوں کو خاص طور پر بچائیں اور خود بھی بچیں۔ کیونکہ یہ تمام چیزیں لغویات میں سے ہیں ان میں ملوث رہنے والی اولاد کبھی بھی اخلاقی طور اچھی نہیں بن سکتی۔ بلکہ یہ چیزیں بے شمار فتنوں اور دنیا و آخرت کیلئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ ان کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ خدانخواستہ اگر آپ نے ان چیزوں ٹی وی یا وی سی آر یا ڈش وغیرہ لا کر دیا اور آپ کو پورے گھر والوں کے برابر گناہ ملے گا۔ نیز اس سے بچوں اور بچیوں کی تربیت پر غلط اثر پڑے گا اور وہ بری عادتوں کا شکار ہو تباہ ہو

Marfat.com

جائیں گے......ایک واقعہ بھی آپ عبرت کیلئے سن لیجئے۔

عرب شریف میں دو باعمل دوست رہتے تھے ایک ریاض میں اور دوسرا جدہ شریف میں ریاض والے دوست کا انتقال ہو گیا ایک دن جدہ شریف والے دوست نے ریاض والے مرحوم دوست کو خواب میں دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے۔ اس نے عذاب کا سبب دریافت کیا' تو مرحوم دوست کہنے لگا ''مجھے فلموں اور ڈراموں سے اگرچہ نفرت تھی مگر اپنے بچوں کے اصرار پر میں نے ان کو ٹی وی خرید کر لا دیا۔ آہ! میں جب سے فوت ہوا ہوں اپنے گھر والوں کو ٹی وی لا کر دینے کے سبب عذاب میں مبتلا ہوں۔ ہائے! وہ تو مزے لے کر ٹی وی پر ڈرامے دیکھتے ہیں اور میں قبر میں عذاب بھگت رہا ہوں بھائی مہربانی کرو! مجھ پر ترس کھاؤ! اور میرے گھر والوں کو سمجھاؤ کہ وہ ٹی وی کو گھر سے نکال دیں۔''

جب صبح ہوئی تو جدہ شریف والے دوست کو رات والا خواب یاد نہ رہا دوسری شب پھر اسی طرح کا خواب دیکھا جس میں اس کا مرحوم دوست چلا رہا تھا' تم میرے گھر سے جلدی ٹی وی نکلوا دو۔'' چنانچہ وہ بذریعہ ہوائی جہاز فوراً ریاض پہنچ گیا تمام گھر والوں کو جمع کر کے اس نے اپنا خواب سنایا۔ سنتے ہی سب رونے لگے۔ بڑا بیٹا جذبات کے عالم میں اٹھا اور اٹھ کر ٹی وی کو اچک کر زور سے زمین پر پٹخ دیا۔ ایک دھماکے کے ساتھ ٹی وی کے پرخچے اڑ گئے اس نے گھر میں اعلان کیا! انشاء اللہ عزوجل آج کے بعد کبھی بھی منحوس ٹی وی ہمارے گھر میں داخل نہیں ہوگا کہ اسی کی وجہ سے ہمارے پیارے ابو جان قبر میں عذاب میں گرفتار ہو گئے جدہ شریف والا دوست جب رات سویا تو اس نے اپنے مرحوم دوست کو خواب میں اچھی حالت میں دیکھا۔ مرحوم مسکرا کر کہہ رہا تھا جس وقت میرے بیٹے نے ٹی وی زمین پر پٹخا الحمد للہ اسی وقت سے مجھ سے عذاب دور ہو گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ٹی وی کس قدر تباہ کار ہے۔ آہ! آج ہر کس و ناکس اس تباہ کار کا شکار ہے۔ افسوس! آج کل ٹی وی اور وی سی آر پر فلمیں ڈرامے دیکھنا اکثر لوگوں کے نزدیک معاذ اللہ عیب ہی نہیں رہا۔ اگر کوئی سمجھائے تو بعض

Marfat.com

اوقات جواب ملتا ہے' جناب! ہمیں فلمیں دیکھنے کا شوق نہیں ہم نے تو فقط بچوں کیلئے لیا ہے اگر ہم گھر میں ٹی وی نہ رکھیں تو بچے پڑوسیوں کے گھروں میں جا کر دیکھتے ہیں پیارے اسلامی بھائیو! کیا یہ جواب آپ کو قبر اور محشر میں چھڑا لے گا؟ نہیں ہر گز نہیں بلکہ اپنے بال بچوں کی اصلاح کی بھی ذمہ داری آپ پر ہے۔ چنانچہ سورۂ تحریم کی آیت نمبر ۶ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ''اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

واقعی اگر والدین اس آیت کو سامنے رکھیں تو نہ صرف خود ان کو اپنی فکر لاحق ہو گی بلکہ اولاد کی تربیت کیلئے ان میں زیادہ جذبہ پیدا ہو گا اور اپنی مدنی ذمہ داریوں کو زیادہ عمدگی سے ادا کر سکیں گے۔ دیکھ بھال اور اسلامی تربیت سے بچے کے اخلاق درست ہوں گے اور جسم صحت مند' توانا عقل و علم و پختہ ہو گا اور بچہ نفسیاتی و معاشرتی لحاظ سے کامل و مکمل ہو گا اور دیکھ بھال و نگرانی سے بچہ برے دوستوں اور بری صحبت اور آزاد و بے راہ رو ساتھیوں سے بچ جائے گا اور ان تمام چیزوں سے بھی بچ جائے گا جو اسے کج رو اور خراب بنا دیتی ہیں چنانچہ وہ سینما بینی' ٹیلی ویژن و فحش مخرب اخلاق گندی فلموں اور ڈراموں سے محفوظ رہے گا اور ان رسالوں کے پڑھنے سے بچ جائے گا جو جذبات انگیز ہیجان اور فحش ہوتے ہیں اس طرح ہیجان خیز جنسی قصے کہانیاں اور اخلاق سے گرے ہوئے اور شاندار اسلامی کردار کو مسخ کرنے والے ڈراموں سے بچ جائے گا۔

ایسے ماں باپ کتنے اچھے ہوتے ہیں۔ جو شام اور صبح کو اپنے بچوں کے ساتھ وقت گزارتے ہیں اور اپنے جگر گوشوں کی اسلامی تعلیم کیلئے مناسب نظام و پروگرام کرتے ہیں۔ بلکہ اللہ عزوجل کے یہاں اس وقت ان کو کتنا اجر و ثواب ملتا ہو گا جب وہ بچوں کے پاس ان کا سبق سننے کیلئے بیٹھتے ہیں۔ یا کسی عمدہ اخلاق کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یا عمدگی سے قرآن اور قرات کی تعلیم دیتے ہیں۔

اور وہ باپ کس قدر ظلم کرتا ہے اور ان کے حق کو برباد کرتا ہے اور اس کی انسانیت کا قاتل ہوتا ہے جب وہ اپنے فارغ اوقات کو اپنے دوستوں کے ساتھ ہوٹل یا کلبوں

Marfat.com

میں فضول گزارتے یا کسی بیہودہ قسم کے ڈرامے دیکھنے میں اپنے آزاد بے راہ رو بد اخلاق دوستوں کے ہمراہ وقت برباد کرتا ہے۔ ماں باپ کے علاوہ کون بچے کو اعلیٰ اخلاق اور بہترین ادب کی تربیت دے سکتا ہے۔ ماں باپ کے علاوہ بچے کی نفسیاتی اور عقل سمجھ کے بنیادی اصول وقواعد وضوابط پر کون تربیت کرسکتا ہے۔

ماں باپ کے علاوہ بچے کو یہ کون تربیت دے سکتا ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے اور لوگوں اور معاشرے کے آداب کا پابند رہے اور اگر ماں باپ کھیل اور لہو و لعب میں مصروف رہتے ہوں تو بچے میں یہ فضائل و مناقب کون پیدا کرے گا۔

لہٰذا ماں باپ ہی اولاً و آخراً بچے کی ایمانی و اخلاقی تربیت' نفسیاتی وقار اور بردباری پیدا کرنے کے حقیقی ذمہ دار اور اچھے علوم سے آراستہ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

خودلذتی اور اس سے بچنے کا طریقہ

اپنے ہاتھ سے شہوت پوری کرنا حرام ہے۔ اس کے بے شمار نقصانات ہیں حدیث پاک میں ایسے شخص کو معلوب کہا گیا ہے۔ اس بدعات میں مبتلا رہنے والا عموماً شادی کے قابل نہیں رہتا اس لعنت کے برے اثرات سے عضو خاص ٹیڑھا اور جڑ سے پتلا ہو جاتا ہے اس میں روح' ریح اور خون کا دورہ پورے طور پر نہیں ہوتا بلکہ اس کے بدلے زرد رنگ کا مواد رگوں میں بھر جاتا ہے۔ صحت بھی دن بدن گرتی جاتی ہے۔ عام جسمانی اور اعصابی کمزوری پیدا ہوکر قوت مردمی تباہ ہوکر رہ جاتی ہے۔

مریض' بزدل' مغموم' متفکر' بے ہمت' پریشان حال اور قوت حافظہ اور دماغ بے حد کمزور ہو جاتا ہے کام کرنے کو جی نہیں چاہتا بسا اوقات وہ زندگی سے متنفر اور پریشان ہو کر موت کو ترجیح دیتا ہے۔

خودلذتی کی خاص علامات یہ ہیں۔ مریض کی نگاہیں عموماً لوگوں کے سامنے جھکی ہوئی ہوں گی۔ آنکھیں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جانا' سر چکرانا اگر بیٹھ کر اٹھے تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ پیشاب تیز اور جلا ہوا آنا۔ ہاتھ بالکل ٹھنڈے یا بہت گرم رہنا۔

Marfat.com

گالوں پر کبھی سفیدی کبھی جھریاں ناک کی نوک خمیدہ' زیادہ چلنے سے سانس پھول جانا' بے طاقتی کا روز بروز بڑھتے جانا۔ مشت زنی کی تباہ کن عادت سے بے چینی بڑھتی ہے۔ دماغ انتہائی کمزور ہو جاتا ہے قوت ارادی گھٹتی چلی جاتی ہے اور ذہنی الجھنیں ایسے نوجوانوں کیلئے ترقی اور صحت وتندرستی کی تمام راہیں بند کر دیتی ہیں۔

اس کا سبب عام طور پر بری سوسائٹی اور گندے دوست ہیں جو اپنے بے تکلف عزیز' دوست یار رشتے دار وغیرہ نوعمر بھولے بھالے لڑکوں کو اس بدعادت میں لگانے اور اس کی ترغیب دینے میں زیادہ حصہ لیتے ہیں اور طرح طرح سے غلط بیانی کر کے ان کو اس گندی عادت کا غلام بنا دیتے ہیں۔ اگرچہ اس کی کئی اور صورتیں بھی ممکن ہیں۔ مثلاً فحش مناظر' فحش ناول اور حیوانات کی مجامعت کے نظارے بھی اکثر نوجوانوں کو اس مرض کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔

اس مرض سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اچھی صحبت اور اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مصروف اور کام کاج کی طرف توجہ بڑھائی جائے۔ بیکاری' تنہائی اور اخلاق بگاڑنے والے لٹریچر اور گندے خیالات سے بچیں اور چلتے وقت نگاہوں کو نیچا رکھیں۔

اگر بے سمجھی کے باعث خدانخواستہ اس مرض میں مبتلا ہوں تو فوراً ترک کر کے توبہ کریں اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

اس خوف کو ذہن سے نکال دیا جائے کہ مجھ میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے کیونکہ بعض نوجوان گھبرا کر الٹے سیدھے علاج کرتے ہیں اور طرح طرح کی دواؤں میں الجھ کر اپنا جنسی نظام خراب کر لیتے ہیں زہریلی اور خطرناک قسم کی دوائیں عضو خاص پر لگا لگا کر اسے اور زیادہ بے کار بنا لیتے ہیں حالانکہ عموماً ان کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی البتہ سادہ قسم کی مالش سے بھی کام چل سکتا ہے۔ مثلاً دار چینی کا تیل یا انڈوں کا تیل وغیرہ کام میں لایا جا سکتا ہے۔

بہر حال اس مرض کیوجہ سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کا علاج صرف یہ ہے کہ عام جسمانی صحت پہ خاص توجہ دی جائے اس مقصد کیلئے اچھی اور مناسب غذا استعمال

Marfat.com

کریں اس طرح رفتہ رفتہ سب خرابیاں دُور ہو جائیں گی۔

اطباء اس مرض میں دوا کی بجائے غذا کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

اگر اس بدعادت کو چھوڑنے کے بعد احتلام بار بار ہوتا ہو تو اس کا مناسب علاج کیا جا سکتا ہے۔

نسخہ احتلام

تخم قنب ۶ ماشہ اجوائن خراسانی ۶ ماشہ مغز بلوط ۶ ماشہ پوٹاشیم برومائیڈ ۶ ماشہ کافور ۶ ماشہ تمام ادویات کو باریک پیس کر ملا لیں۔

مقدار خوراک ۲ ماشہ صبح و شام ہمراہ پانی کھائیں۔ قبض کیلئے رات کو چھلکا اسبغول دودھ کے ساتھ کھائیں اس سے ذکاوت حس چند دنوں میں دور ہو کر احتلام بند ہو جاتا ہے۔ (نصاب ۱۵ دن) اس کے بعد منی کی اصلاح اور گاڑھا کرنے کیلئے معجون آرد خرما کسی اچھے پنسار سٹور سے لے کر تقریبا دو ہفتے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (دوران علاج گرم اور ترش اشیاء) سے پرہیز۔ اگر احتلام وغیرہ جملہ شکایات نہ ہوں تو پھر ان دواؤں کو استعمال کرنے کی حاجت نہیں ہے۔...... مذکورہ بالا مشورہ ہی بطور علاج کافی ہے۔

کمزوری کی دوائیں شوقیہ بھی نہ کھائیں بادام سات عدد اخروٹ دو عدد چار پستے آٹھ چلغوزے ایک انگلی کے برابر ناریل (گری) اور تھوڑا سا شہد یا مصری ملا کر نہار منہ کھا لیا کریں تو قوت مردمی کی کمی نہ ہو گی۔ اگر آپ ہر دوسرے تیسرے مہینے پندرہ بیس روز کیلئے کھاتے رہیں تو کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہو گی حافظہ بھی تیز رہے گا۔

کثرت احتلام کی مفید تدابیر

۱- تیز مصالحہ دار غذا تمباکو چائے اور گوشت کی زیادتی سے پرہیز کیا جائے۔

۲- شام کا کھانا غروب آفتاب کے فوراً بعد کھا لینا چاہیے۔

۳- پیشاب کر کے سونا چاہیے۔

Marfat.com

۴- عین سوتے وقت دودھ یا پانی پینے سے گریز کیجئے۔

۵- ہمیشہ داہنی کروٹ کے بل لیٹ کر سونے کی عادت بنانی چاہیے۔

۶- نرم گدا اور بستر استعمال نہ کیا جائے بلکہ سخت بستر پر سویا جائے۔

۷- عشقیہ قصے کہانیاں اور فحش ناول وغیرہ سے توبہ کیجئے۔

۸- صبح وشام پیدل ہوا خوری کو اپنا معمول بنائیے۔

۹- کھانا بھوک سے کم کھائیے خصوصاً رات کا کھانا۔

۱۰- ہفتہ میں دو مرتبہ چھلکا اسبغول دودھ کے ہمراہ ایک چمچ کھا لینا چاہیے۔

نوٹ: عام نوجوان کو مہینہ میں دو تین بار احتلام ہو جائے تو بیماری نہیں ہے جب اس سے زیادہ ہو تو علاج کی فکر کرنی چاہیے۔

لواطت کی تباہ کاریاں

مرد کا مرد سے اپنے جنسی میلان کا پورا کرنا' یہ اپنے پیچھے ایک لمبی تاریخ رکھتا ہے۔

آپ نے قرآن مجید میں ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر پڑھا ہوگا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے اور اردن کے اس علاقہ میں رہا کرتے تھے جہاں اب بحر مردار واقع ہیں اس وقت اس جگہ سدوم اور عمورہ نام کے دو بڑے بڑے شہر آباد تھے لوگ بڑے خوشحال تھے اور بڑی ٹھاٹ باٹ سے رہتے تھے۔ شیطان نے ان لوگوں کو ایک ایسے برے کام میں پھنسا دیا جو ان سے پہلے دنیا کی کسی قوم یا فرد نے نہیں کیا تھا اور نہ کسی کو اس کی خبر تھی وہ برا کام یہ تھا کہ مرد نوجوان لڑکوں سے بدفعلی کرتے تھے اور اپنی یہ خواہش عورتوں کی بجائے لڑکوں سے پوری کیا کرتے تھے۔ اس پر اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر حضرت لوط علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ اپنی قوم کو اس سے باز رکھنے کیلئے وعظ ونصیحت کریں۔ بالآخر وہ بدبخت اور ملعون لوگ اس گناہ کبیرہ سے باز نہ آئے بلکہ یہ برا کام ان کے نزدیک اچھا بن گیا اور نوبت یہاں تک آ گئی کہ وہ اعلانیہ اپنی مجلسوں میں ایسا کام کرنے میں انہیں کوئی جھجک محسوس نہ ہوتی تھی۔

Marfat.com

ان کی شیطانیت کا یہ حال تھا کہ جہاں کسی خوبصورت چہرے والے کو دیکھا تو اس پر ٹوٹ پڑتے۔ مہمان کی بھی اس سلسلے میں پروانہ کی جاتی۔

سورہ ہود ساتویں رکوع میں رب العزت نے اس وقت کا نقشہ کھینچا ہے جب عذاب کے فرشتے نوجوانوں کی صورت میں مہمان بن کر لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو قوم لوط علیہ السلام ان مہمانوں کی بے حرمتی پر آمادہ ہوگئی۔ لوط علیہ السلام کی پریشانی کا یہ عالم تھا۔ قوم کو سمجھا رہے ہیں کہ عورتوں سے اپنی جنسی تسکین چاہو۔ اس غیر فطری فعل پر تم کیوں مصر ہو۔

بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور بری طرح سے قوم لوط تہہ و بالا ہوئی زمین کو الٹ کر اس قوم پر دے مارا اور آسمان سے پتھر برسائے اور ان دونوں شہروں کو غرق کر کے وہاں سمندر بنا دیا اسے آج کل بحر مردار کہتے ہیں جس کا پانی نہایت بدبودار اور کڑوا ہے۔

حتیٰ کہ اس پانی میں مچھلی بھی زندہ نہیں رہ سکتی غرض ان ظالموں میں سے ایک آدمی بھی زندہ نہ رہا اور اس برے کام کیوجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو ان کے سارے مال و اسباب اور شان و شوکت کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے غرق کر دیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! قرآن پاک میں لوط علیہ السلام کا واقعہ متعدد مقامات پر تفصیل سے آیا ہے اور اس برائی سے حضرت لوط علیہ السلام نے جس طرح اپنی قوم کو سمجھایا اور اس طرف اشارہ کیا گیا کہ جس قوم میں امرد پرستی کی عادت ہو جاتی ہے اس کی اخلاقی حالت کس قدر پست اور ذلت آمیز حد تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر قوم کی عبرت انگیز سزا کا نقشہ پیش کیا تا کہ قرآن کے پڑھنے والے اس برائی کے انجام سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور اس طرح اپنے آپ کو اس غیر فطری فعل سے محفوظ رکھیں۔

اس برے کام کو اغلام یا لواطت بھی کہتے ہیں اور اس سے بچنا نہایت ضروری ہے جو بھولے بھالے بچے خوبصورت ہوتے ہیں وہ ایسے شیطانوں کا شکار بن جاتے ہیں برے اور گندے لوگ ان کو دوست بنا کر اور طرح طرح کے لالچ دے کر ان سے یہ

Marfat.com

شیطانی حرکت کرتے ہیں اس طرح خود بھی تباہ ہوتے ہیں اور ان معصوم بچوں کو بھی غلط راستے پر ڈال دیتے ہیں۔

عہد صحابہ کا واقعہ

حضرت خالد بن ولید کو اطلاع دی گئی کہ ایک شخص ایسا ہے جو لواطت کرتا ہے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ خلیفہ المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ کر بھیجا اور مشورہ طلب کیا چونکہ یہ نئی طرح کا واقعہ تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت بلائی اور یہ مسئلہ پیش کیا۔ اس سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائے دیتے ہوئے فرمایا کہ اس عمل کا تعلق قوم لوط علیہ السلام کے عمل سے ہے۔ سزا بھی اسی نوعیت کی مناسب ہے۔

دو مردوں کا ایک ساتھ لیٹنا یا سونا

اس سلسلے میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ اسی فتنہ کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چادر میں دو مرد نہ سوئیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ آئے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ ایک کپڑے میں لیٹنے سونے سے جنسی میلان میں ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس سے کبھی کبھی لواطت کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث کو دلیل بنا کر امام رازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ ”دو مردوں کا ایک ساتھ لیٹنا جائز نہیں ہے گو دونوں بستر کے کنارے کنارے ہی کیوں نہ ہوں۔“

یہ حکم نفسیات کے بالکل مطابق ہے۔ دو شخصوں کا یکجا ہونا کسی حال میں شر سے خالی نہیں ان بزرگان دین جو اپنے علم وعمل اور زہد وتقویٰ میں مسلم ہیں اور یقیناً ان کی ہدایات بالکل درست اور قابل عمل ہیں اور ہمارے لئے ان کے واقعات انتہائی اصلاح آموز ہیں جو حضرات مرد لڑکوں سے پاؤں دبواتے ہیں اور تنہائی یا بے تکلفی کے ساتھ ان

Marfat.com

سے ملتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ ان کی نیتوں میں فتور ہے۔ بلکہ آگاہ یہ کرنا ہے کہ فتنہ کے داعی سے اپنی حفاظت ایک ضروری فریضہ ہے۔

فقہائے کرام کے نزدیک امرد کے چہرے پر نظر ڈالنا حرام ہے جب کہ جنسی میلان کا اندیشہ ہو"امرد" اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی داڑھی ابھی نہ نکلی ہو۔ بعض علماء تو لکھتے ہیں کہ امرد اگر حسین ہے تو عورت کے حکم میں ہے یعنی سر سے پاؤں تک اس کا جسم ستر ہے۔ اس کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔ ابن القطان فرماتے ہیں امرد جس کی داڑھی ابھی نہ نکلی ہو تلذذ کا باعث ہے اور اس کی خوبصورتی سے متمتع ہونے کے ارادے سے ایسے لڑکوں کو دیکھنا متفقہ طور پر حرام ہے اور تلذذ مقصد نہ ہو اور دیکھنے والا فتنہ سے مامون ہو تو جائز ہے۔ (در المختار)

بہر حال شہوت علت یعنی سبب ہے چاہے بے ریش لڑکے کو دیکھ کر پیدا ہو یا داڑھی والے کو دیکھ کر بلکہ جانور کو دیکھنے سے بھی شہوت آئے تو اس کو بھی دیکھنے سے بچیں۔ عورت کو بلا شہوت بھی نہیں دیکھ سکتے۔

شہوت کس کو کہتے ہیں اس کی تفسیر میں مختلف قول ہیں مگر زمانہ کے لحاظ سے علامہ بیہقی کی تفسیر زیادہ صحیح ہے کہ "شہوت نام ہے دل کے میلان کا"

سزا بھی اسی نوعیت کی مناسب سے میری رائے ہے اس شخص کو جلا ڈالا جائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ رائے پسند آئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ بھیجا۔ چنانچہ جب حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرمان والا تو آپ نے اسے گرفتار کیا اور آگ میں جلوا ڈالا۔ (الجواب الکافی)

یہ ایسا ملعون فعل ہے جس کا ارتکاب کرنے والے پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار لعنت فرمائی اور اس کی قباحت کا اظہار فرمایا۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمی جن پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اور بروز قیامت ان کی طرف نہ نظر فرمائے گا بلکہ یہ حکم ہو گا کہ تم بھی جہنمیوں کے ساتھ جہنم میں جاؤ۔ (۱) فاعل (۲) مفعول جنہوں نے قوم لوط علیہ السلام کی مانند

Marfat.com

بدفعلی کی (۳) ماں اور اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے والا (۴) اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والا (۵) اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے کے مقام میں جماع کرنے والا (۶) اپنے ہاتھ سے منی نکالنے والا (۷) اور جو اپنے ہمسایہ کو تکلیف دے۔

(قرۃ العیون)

بچنے کی تدابیر

اسلام چاہتا ہے کہ اس غیر فطری تباہ کن فعل سے انسان اپنے آپ کو محفوظ رکھے اس کی صورت یہی ہے کہ خوبصورت لڑکوں سے اجتناب کیا جائے بلکہ ان کے چہروں کو غور سے دیکھنے سے گریز کیا جائے اور ان سے الگ تھلگ رہنے کی سعی کی جائے۔ حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں۔ مالداروں کے لڑکوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ یہ اپنی شکل وصورت اور لباس و پوشاک سے سراپا فتنہ ہیں کہ بسا اوقات عورتوں سے بڑھ کر ثابت ہوتے ہیں۔

پھر انہوں نے حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک دن حضرت سفیان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ غسل خانے میں داخل ہوئے۔ اتفاق سے اسی وقت ایک لڑکے نے بھی غسل خانے میں داخل ہونا چاہا۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا اسے یہاں سے نکالو اور جلد نکالو اور وجہ یہ بیان فرمائی کہ عورت کے ساتھ مجھے ایک ہی شیطان دکھائی دیتا ہے۔ مگر امرد کے ساتھ کچھ اور دس شیطان اسی طرح ایک واقعہ حضرت امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کا لکھا ہوا ہے کہ امام موصوف کی خدمت میں ایک شخص کسی ضرورت کے تحت حاضر ہوا اس شخص کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا اسے دیکھ کر آپ نے پوچھا یہ کون ہوتا ہے۔ اس شخص نے کہا بھانجا ہوتا ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا دیکھو اب دوبارہ اسے ہمارے یہاں نہ لانا اور تم بھی اس کو ساتھ لے کر بازار میں دوبارہ چکر نہ لگانا تاکہ کسی کو تمہارے متعلق بدگمانی کرنے کا موقع نہ ملے۔ (مفتاح الخرج) اور غالباً اور وجوہ کے ساتھ یہ بھی تھی کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم کرو اور دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کو نماز کیلئے پیٹو اور الگ الگ بستر پر سلاؤ۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

عمر کے اس حصہ میں بچوں کا بستر علیحدہ کر دینے سے نفسیاتی طور پر بھی بڑا فائدہ ہو گا اور صحت کے اعتبار سے بھی بچے فائدہ میں رہیں گے عمر کے اس حصہ میں جنسی میلان اور سوجھ بوجھ شروع ہونے لگتی ہے۔

ہمارے اس دور میں خصوصیت سے اس پر عمل ہونا چاہیے کہ اس دور میں ان چیزوں کی کثرت ہے جو جنسی میلان کو مشتعل کرتی رہتی ہیں اور کم وبیش اس کا اثر بھی پڑتا ہے۔ پھر اس چیز کو بھی پیش نظر رہنا چاہیے کہ جس طرح یہ حرام ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کے حصوں کو نہ دیکھے جن کو ستر سے تعبیر کرتے ہیں اور یہ بھی سخت احتیاط کی جائے کہ بغیر ضرورت دو مردوں کے جسم اس طرح نہ ملیں کہ بیچ میں کوئی چیز حائل نہ رہے۔ ہاں اس حکم سے مصافحہ وغیرہ طرح کی چیزیں مستثنٰی ہیں۔

بعض لوگ معانقہ کے وقت رانیں بھی ایک دوسرے سے چمٹا لیتے ہیں اس سے بھی بچنا چاہیے صرف چھاتی کے ساتھ چھاتی لگانا سنت ہے۔

مصافحہ یا معانقہ میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ محل فتنہ نہ ہو اگر معاذ اللہ شہوت کے ساتھ کسی سے مصافحہ یا معانقہ کیا یا ہاتھ اور پیشانی کا بوسہ لیا تو یہ حرام ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو مرد کسی لڑکے کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے گا اسے پانچ سو برس جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔ (بحوالہ فیضان سنت' مکاشفۃ القلوب)

حافظ ابن حجر اسکی بھی صراحت فرماتے ہیں کہ دوسرے کے ستر کو ہاتھ لگانا حرام ہے اس میں کوئی فرق نہیں کہ بدن کے کسی حصہ سے بھی ستر چھوئے سب حرام ہے۔
(فتح الباری)

ہمارے اس دور میں ان لوگوں کیلئے عبرت کا بصیرت کا سبق ملتا ہے جو لڑکوں کے سامنے گھٹنے کھولنا اور تیل کی مالش وغیرہ کرانا معیوب نہیں سمجھتے۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ایک مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے۔

ہم جنسی کے میڈیکل نقصانات

سابقہ اوراق میں آپ نے ہم جنسی کے دینی اور تاریخی نقصانات پڑھ لئے اب

Marfat.com

اس کے طبی و میڈیکل اور جسمانی نقصانات درج کرتا ہوں۔

ہم جنس پرستی کی وجہ سے دنیا کی سب سے خطرناک اور لا علاج مرض ایڈز نے پوری دنیا' خاص طور پر یورپ اور انڈیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر جینٹ گریسن نے اپنی تحقیق میں مندرجہ ذیل امراض کی تحقیق کی۔

۱- ایسا آدمی ہمیشہ دائمی دردسر میں مبتلا ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے اس کی نگاہ کمزور اور آنکھ کی پتلی ختم ہو سکتی ہے میرے مشاہدے میں ایسے لوگ بھی جو مسلسل اس فعل بد میں مبتلا رہے اور اندھے ہو گئے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جن کی نگاہ کمزور اور یادداشت ختم ہو چکی ہے۔

۲- جنسی ناکام بالکل ناکارہ ہو جاتا ہے اور اعصابی نظام مفلوج اکثر ان کی چال میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہو جاتی ہے عورت سے ان کو نفرت اور خوبصورت لڑکوں کی جانب مکمل توجہ اور محبت ہو جاتی ہے۔

۳- ایسے دائمی نظام ہضم ناکارہ کر چکے ہوتے ہیں دائمی قبض یا دائمی پیچش ان کا مقدر ہوتی ہے اگر یہ نہیں ہوتا تو صالح خون کی پیدائش تو بہر حال رک جاتی ہے۔

(جنسی زندگی اسلام اور جدید سائنس)

ایسے لوگوں کی عقلیں چوبیس گھنٹے اس فعل بد کے بارے میں سوچتی رہتی ہیں ان کی نگاہیں ہر وقت نئے سے نئے شکار کی متلاشی رہتی ہیں اور رفتہ رفتہ وہ نفسیاتی مرض کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اغلام کے عادی لوگوں کی دماغی حالت اور قلب اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اغلام کے وقت جس قسم کی رگڑ اور حرکت ہوتی ہے اور گندا فضلہ رگوں اور پٹھوں میں جذب ہونے سے کچھ عرصہ بعد ایسی کمزوری اور نامردی پیدا ہو جاتی ہے جسے اطباء متقدمین نے لا علاج لکھا ہے۔ اغلام کا عادی بیوی سے سخت شرمندگی اٹھاتا ہے کیونکہ اس کے عضو کو صرف اغلام کی عادت ہوتی ہے اس لئے اس کا انتشار فوراً زائل ہو جاتا ہے اغلام کے عادی کے چہرہ پر سیاہی پھیلتی ہے اس کے چہرہ پر کبھی بھی بشاشت پیدا نہیں ہوتی۔

Marfat.com

جوانی کی حفاظت

انسانی زندگی کے تین دور ہیں۔ ابتدائی زمانہ کو بچپن' انتہائی عمر کو بڑھاپا اور ان دو زمانوں کی درمیانی مدت کو جوانی یا شباب کہتے ہیں۔ شباب کے آغاز یا جوانی کی ابتداء انسانی زندگی کی بہار کا سماں ہے۔ بالغ ہونے کی عمر آب و ہوا۔ غذا' حالات اور ماحول کے لحاظ سے ہر ملک میں مختلف ہوتی ہے پاکستان میں اکثر چودہ سال کے لڑکے بالغ ہو جاتے ہیں۔ بالغ ہونے کے بعد والے زمانہ کو ''عنفوان شباب'' کہتے ہیں جو تقریباً اٹھارہ یا بیس سال تک جاری رہتا ہے اس زمانہ میں جسمانی اعضاء کے ساتھ ساتھ دماغ اور عقل و شعور میں پوری پختگی حاصل کر کے لڑکا ایک پختہ آدمی بن جاتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ زندگی کا بوجھ خود اٹھا سکے اور باپ بن سکے زمانہ بلوغ میں جسمانی اعضاء اور ان کے افعال میں تیز و تند تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں انسانی عادت و فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ جب کسی شخص میں کوئی کمال پیدا ہوتا ہے۔

فوراً اس کے اظہار و نمائش کے ولولے قلب میں خاص گدگداہٹ پیدا کرتے ہیں' شاعر جب کوئی شعر تصنیف کرتا ہے اس کا دل چاہتا ہے کہ کوئی اہل فن اس کو سنے' حسین و جمیل چاہتا ہے کہ میرے حسن و جمال کے قدر داں آئیں اور مجھے دیکھیں۔ مقرر چاہتا ہے کہ میری تقریر سن کر لوگ محظوظ ہوں' اور میں اپنے کمال دیکھاؤں' سنار' لوہار' نجار' کاتب غرض ہر اہل فن کمال حاصل کرنے کے بعد اپنا کمال دکھانا چاہتا ہے کسی شخص کے پاس دولت آتی ہے' ثروت ملتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اظہار و نمائش کا خیال بھی پیدا ہوتا ہے کبھی وہ اس کے اظہار کیلئے عالی شان مکان بناتا ہے' فرنیچر سجاتا ہے' عمدہ پوشاک پہنتا اور دوست و احباب کو بلاتا ہے' بادشاہی ملتی ہے تو شان و شوکت کے اظہار کیلئے بڑے بڑے دربار منعقد کرتا ہے روسا و امراء طلب کئے جاتے ہیں عجائب و غرائب سامان ہوتے ہیں۔ غرض کہ انسانی فطرتی جذبہ ہے کہ کمال کا اظہار کیا جائے

Marfat.com

اسی طرح قوت کے اظہار کیلئے بھی ایک عجیب و غریب انتشار ہوتا ہے اور مادہ مخصوص اپنے استعمال میں لائے جانے کیلئے بعض اوقات انسان کو مجبور اور بے قرار کر دیتا ہے بلکہ ایسا از خود رفتہ بنا دیتا ہے کہ اگر اس حالت کو جنون سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہو گا۔الشباب شعبة من الجنون ٥

بہر حال ''جوانی دیوانی'' سے یہی مراد اور مطلب یہ بالکل درست ہے کہ وہ جوہر' جب اپنے کمالات دکھانے کی آرزوئیں لئے میدان میں آنا چاہتا ہے تو جہاں اس کا استعمال فضول ہی نہیں بلکہ تباہ کرنے والی صورتوں سے ضائع کرنا سخت ترین ظلم سمجھا جائے گا۔

دن رات کی عرق ریزی اور پوری محنت و مشقت کے ساتھ تجارت کے ذریعے جو دولت ہاتھ آئی یہ ضرور ہے کہ اس کا ضروری کاموں کیلئے بھی صرف میں نہ لانا بخل اور اخلاقی خرابی سے تعبیر کیا جاتا ہے' لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس کا بے جا استعمال اور آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا انسان کو ایک نہ ایک دن ضرور کنگال بنا دے گا اور پریشانیاں الگ ستائیں گی۔

سمجھداروں کا یہ کام ہے کہ اگر تجارت کو ترقی دینا مقصود ہو تو کم از کم کچھ دنوں نفع کو بھی اصل میں شامل کر کے تجارت کے سرمایہ کو ترقی دیتے ہیں۔

انسانی جواہرات (مادہ منویہ) کا یہ انمول خزانہ انسانی جسم کی بیش قیمت کانوں اور زندگی کے سمندر کی گہرائیوں سے نکل کر جسم انسانی کی بعض محفوظ کوٹھریوں میں پہنچتا ہے اگر شباب کے زمانہ میں اس صندوق میں بند رہے تو وہ دوبارہ خون میں جذب ہو کر خون کو تقویت دینے والا' صحت کو درست اور بدن کو مضبوط بنانے والا ہو گا رعب داب حسن و جمال کو بڑھانے والا اور مردوں میں مردانہ' عورتوں میں زنانہ خصوصیات کو چار چاند لگانے والا ثابت ہو گا۔ دماغ کی ذکاوت ترقی پائے گی' قوت حافظہ میں تیزی آئے گی' آنکھوں میں سرخ ڈورے اس مالداری پر دلالت کرنے والے اور ہمت کی بلند پروازی حوصلہ کی سربلندی اس دولت میں زیادتی کی علامت ہو گی۔ البتہ اس کے

Marfat.com

بعد جب یہ (سرمایہ حیات) کافی مقدار کو پہنچ جائے کہ مالداروں کی فہرست اور اعلیٰ تاجروں کی فرد میں نام شمار ہونے لگے۔ اس وقت میدان عمل کی طرف جائز قدم اٹھایئے یعنی نکاح کیجئے لیکن اگر آپ نے اس سے بہت پہلے ہی اس انمول دولت کو ضائع کر دیا اور صبر سے کام نہ لیا تو پھر بری طرح پچھتاؤ گے اور ضرور پچھتاؤ گے شاید تم نے ابھی تک نہیں سمجھا کہ اس قیمتی خزانہ میں کیا کیا جواہرات موجود ہیں۔ یہ کیا کچھ بننے والا ہے یہ ایک بیج ہے جس سے بہت سے پودے اگیں گے' بہت سے پھل نکلیں گے' بہت سے پھول نکلیں گے' آج اگر یہ بیج محفوظ رہا تو اسی میں تمہاری آئندہ زندگی اور نسل کی بہار پوشیدہ ہے۔

لہٰذا اس کے ضائع نہ کرنے کی بھرپور فکر رکھیں اور اس کے ضائع کرنے کے جو شیطانی اسباب ہیں ان سے کوسوں دور رہیں۔ ٹی وی' وی سی آر' فحش ناول' سینما دیکھنا' عشق و محبت کی کہانیاں پڑھنا' بری صحبت کی وجہ سے گندے دوستوں کی بیہودہ باتوں میں دلچسپی لینا اور نظروں کو جھکا کر نہ چلنے سے بہت مشکل ہے کہ آپ اپنی جوانی کو محفوظ کر سکیں۔

زناکاری کا عبرت ناک انجام

اسلام ایک دین فطرت ہے اس کے پیروکار یعنی مسلمان اسلام کے فرمان پر ہمیشہ سکون امن اور چین سے رہتے ہیں اور جب یہی مسلمان یہود و کفار کے طریقے پر چلتے ہوئے اسلام کی سرحدیں اور حدیں توڑتا ہوا آگے بڑھا تو تنزلی اور گمراہی کے گڑھے میں گرتا چلا گیا۔

نکاح اور شادی سے انسانی جذبات اور خواہشات کی تکمیل اور نسل انسانی کا سلسلہ آگے بڑھتا ہے لیکن اگر نکاح اور شادی نہیں تو پھر اسلام نے نگاہوں کی حفاظت' روزہ برائے ضبط نفس اور شرمگاہ کی حفاظت کے احکام جاری فرمائے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ یہ انسان زنا سے بچا رہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ولا تقربوا الزنی انه کان

Marfat.com

فاحشة وساء سبیلا○ ترجمہ: اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ' بے شک یہ (بے حیائی) اور برا راستہ ہے۔(پ ۱۵ ع ۴)

زنا کا عام مفہوم یہ ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت بغیر جائز رشتہ زن وشو قائم کئے باہم مباشرت کا ارتکاب کریں اور ایسے تمام امور جن کا انجام جو''زنا'' پر منتج ہوتا ہے (جس کو مبادی زنا کہا جاتا ہے) اسلام نے ان راستوں کو بھی بند کر دیا ہے۔ مثلاً اجنبی عورت کی طرف بلا شرعی عذر نظر کرنا'

آنکھ کا زنا: بدنگاہی' سینما بینی' بے پردگی۔

کان کا زنا: غیر محرم کی آواز' گانے سے لطف اندوز ہونا۔

ناک کا زنا: غیر عورت کی خوشبو سے محظوظ ہونا' اسی لئے شریعت نے عورتوں کو تیز خوشبو لگانے سے منع کیا ہے۔

ہاتھ کا زنا: غیر محرم کو چھونا' مس کرنا' ہم آغوش ہونا' بوس وکنار شامل ہیں۔

پاؤں کا زنا: شہوت سے قدم اٹھا کر غیر محرم کی طرف چلنا۔

دل کا زنا: یہ ہے کہ شہوت سے خواہش کرنا اور طمع کرنا۔

رُسوا کن سزائیں

بدترین گناہوں میں اسلامی شریعت نے عبرت ناک سزائیں رکھی ہیں تاکہ ان کے ارتکاب یا عمل آوری کے نتیجہ میں دنیا فتنہ فساد اور غارت گری سے محفوظ رہے۔

۱- شادی شدہ مرد اور عورت اگر زنا کریں تو ان کو سنگسار (پتھر مارنا) کرو تاکہ دونوں ہلاک ہو جائیں۔

۲- زنا کرنے والی عورت اور زانی مرد اگر غیر شادی شدہ ہوں تو دونوں میں سے ہر ایک ایک کو سو سو کوڑے مارے جائیں گے۔

بہر حال یہ تو دنیا میں دی جانے والی سزائیں ہیں لیکن اگر دنیا میں کسی طریقے سے بچ بھی گئے تو اللہ عزوجل کے ہاں ان لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

''حدیث مبارک میں ہے کہ زانی بروز قیامت اس حال میں لائے جائیں گے کہ

Marfat.com

ان کے چہروں سے آگ بھڑکتی ہو گی اور شرمگاہوں کی بدبو کے سبب لوگوں کے درمیان پہچانے جائیں گے۔ان کو منہ کے بل زمین پر گھسیٹا جائے گا پھر جب وہ جہنم میں داخل کیے جائیں گے' تو داروغہ جہنم ان کو آگ کی قمیص پہنائے گا اگر زانی کی اس قمیص کو اونچے پہاڑ کی چوٹی پر لمحہ بھر کیلئے رکھ دیا جائے تو یقیناً وہ پہاڑ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔اس کے بعد داروغہ جہنم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دو وہ حرام کی طرف نظریں ڈالتے تھے اور آگ کی زنجیروں سے ان کے ہاتھ باندھ دو کہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے اور آگ کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں پہنا دو کہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے۔

چنانچہ فرشتے ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں اور پاؤں کو آگ کی بیڑیوں سے جکڑ دیں گے اور آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دیں گے وہ تکلیف سے چیخ کر پکاریں گے۔اے فرشتو ہم پر رحم کرو اور لمحہ بھر کیلئے ہم پر سے عذاب میں کمی کرو فرشتے کہیں گے ہم تم پر کیسے رحم کریں جب کہ رب العالمین جل جلالہ تم پر غضب ناک ہے۔
(قرۃ العیون)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوف خداوندی سے لرز اٹھئے زنا اور اس کے لوازات یعنی آنکھوں کا زنا' ہاتھوں کا زنا' دل کا زنا' ذہن کا زنا' اور ہر طرح کے زنا سے سچی توبہ کر لیجئے روایت میں آتا ہے کہ جس نے حرام کردہ عورت سے زنا کیا اللہ عزوجل اسے اس کی قبر سے پیاسا' روتا ہوا' غمگین اور سیاہ رو (یعنی کالے چہرے) والا اٹھائے گا اور اسے تاریکی میں کھڑا کرے گا اور اس کی گردن میں آگ کا ہار ہو گا اور اس کے جسم پر قطران کا لباس ہو گا۔اللہ عزوجل نہ اس سے کلام فرمائے گا نہ ہی اسے پاک کرے گا جسم پر قطران کا لباس ہو گا۔اللہ عزوجل نہ اس سے کلام فرمائے گا نہ ہی اسے پاک کرے گا اور اس کیلئے دردناک عذاب ہو گا۔

معراج کی رات سرور کائنات شاہ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مردوں اور عورتوں کو سانپ اور بچھوؤں کے ساتھ قید میں دیکھا۔بچھو انہیں ڈنک مار رہے تھے اور

Marfat.com

سانپ انہیں ڈس رہے تھے ان کی شرمگاہ کی جگہ سوراخ بنا ہوا تھا۔ جس میں گھس گھس کر بچھو ڈنگ مارتے اور گوشت کاٹتے تھے۔ ان شرمگاہوں سے پیپ بہتی تھی' جس کی بدبو سے دوزخی چیختے تھے اور ان کی چیخ و پکار سے بے نیاز تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے استفسار پر سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کیا' یہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں۔ (قرۃ العیون)

تڑپتا لاشہ

ایک ڈاکٹر کا بیان ہے ایک رات میں نے ایک سنسنی خیز خواب دیکھا خواب ہی خواب میں' میں ایک قبر کے اندر داخل ہوا اُس میں مجھے تڑپتا لاشہ نظر آیا چیخنے کے انداز میں منہ کھولنے کے باوجود اس کے منہ سے آواز نہیں نکلتی تھی کافی دیر کے بعد وہ ساکن ہو گیا اتنے میں ایک شخص نے چابک نما چمکدار سلاخ اس مردے کے عضو تناسل کے سوراخ میں داخل کر دی اس کی اذیت سے وہ لاشہ ایک بار پھر پہلے کی طرح تڑپنے لگا۔ مردے کی اس اذیت ناک حالت پر مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے اس شخص سے پوچھا اس میت کو یہ دردناک عذاب کیوں دیا جا رہا ہے؟ اس نے بتایا یہ مردہ اپنی دنیوی زندگی میں زنا کار تھا۔ اب جب سے مرا ہے اسے یہی عذاب دیا جا رہا ہے مجھے اس مردے کی حالت پر بہت رحم آ رہا تھا اتنے میں کسی نے مجھے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور ویسی ہی سلاخ میری پیشاب گاہ کے سوراخ میں بھی داخل کر دی۔ میں شدید تکلیف کی وجہ سے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا کافی دیر کے بعد میری آنکھ کھلی تو میں سخت تکلیف میں تھا میرا بستر گیلا تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ میرا پیشاب نکل گیا ہے مگر دیکھا تو بستر تکیہ تک پانی میں تربتر تھا۔ میں نے جب اٹھ کر پیشاب کیا تو خون کی طرح سرخ تھا اور یہ خون والا پیشاب چھ ماہ تک جاری رہا اس دوران میں بہت کمزور ہو گیا ہر قسم کے لیبارٹری ٹیسٹ' گردے مثانے کے ایکسرے وغیرہ کروائے کئی ڈاکٹروں سے مشورہ کیا مگر نہ بیماری کی وجہ سامنے آئی نہ ہی مرض میں کمی ہوئی۔ اس دوران میں نے ملازمت سے لمبی چھٹی کر لی۔ جب ہر طرح کی دوا ناکام ہو گئی تو پھر میں نے دعا و استغفار کی طرف رجوع کیا اور

Marfat.com

اللہ عزوجل نے مجھے اس مصیبت سے نجات بخشی۔ آج بھی وہ تڑپتا لاشہ جب یاد آتا ہے تو خوف کے مارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں سزا ہو گی ورنہ کڑی

زنا کرنے سے برکت اٹھ جاتی ہے منہ کی رونق جاتی رہتی ہے، چہرے پر نحوست چھا جاتی ہے فکر اور پریشانی لاحق ہو کر زانی ذلیل وخوار، بیمار اور نادار ہو کر بے بس ہو جاتا ہے خاندان کی عزت و آبرو کا جنازہ بھی نکل جاتا ہے۔

زنا کاری سے اکثر آتشک اور سوزاک کا مرض پیدا ہو جاتا ہے سوزاک کی وجہ سے فریقین کے تناسلی اعضاء کے اندرونی جھلیوں میں جراثیم کی موجودگی سے ورم، پیپ، جلن اور دیگر تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے گرام نیگٹیو انٹر سلولر یہ جرثومے عام طور پر بدکار عورتوں سے زنا کاری کے نتیجہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہو جاتے ہیں جب ان جراثیم کا اثر منی بنانے والے اعضاء (خصیتین) میں پہنچ جاتا ہے تو مرد بانجھ ہو جاتا ہے۔

خورد بین میں گول گول جراثیم جن کو Gono-Coal کہتے ہیں آتشکی جراثیم لانبے اور لہر دار ہوتے ہیں عضو تناسل پر ایک گندہ اور پیپ سے بھرا ہوا پھوڑا ہو جاتا ہے اسے آتشک کہتے ہیں اس میں خارش درد اور جلن بھی ہوتی ہے اور اس کا اثر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اس کی وجہ سے انسان اندھا اور کوڑھی بھی ہو جاتا ہے گنٹھیا کا شکار بھی ہو جاتا ہے اگر مہینوں علاج کرانے کے بعد آرام بھی ہو جائے تو اس کا اثر آئندہ نسلوں تک رہتا ہے یعنی باپ کا مرض بیٹے اور پوتے میں منتقل ہو جاتا ہے لہٰذا زنا جیسے گناہ جس کا دنیا اور آخرت میں نقصان ہی نقصان ہے۔ بچنا ضروری ہے۔

حرام کاری کے لیے بن سنور کر نکلنے والوں کی سزا

ایک مرتبہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات کچھ مردوں کی ایک جماعت دیکھی کہ ان کے بدن آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا

Marfat.com

کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زینت اختیار کرتے تھے (یعنی حرام کاری کے لیے بن سنور کر نکلتے تھے) پھر میں نے ایک کنواں دیکھا جس میں سے نہایت سخت بدبو آ رہی تھی اور چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو حرام کاری کے لیے بنتی سنورتی تھیں اور ناجائز کام کرتی تھیں۔ (دارالمنثور)

اسباب زنا پر کنٹرول

اللہ تعالیٰ نے انسان میں جس طرح زنا کرنے کی طاقت رکھی ہے' نہ کرنے کی بھی طاقت رکھی ہے اور یہ ہاتھ پاؤں اور آنکھیں وغیرہ یہ اس کے اسباب ہیں۔

اور دونوں کے نتائج بھی بیان فرما دیئے ہیں اور اب جو شخص یہ اسباب استعمال کرے گا تو لامحالہ یہ فعل متصور ہو گا اور پھر اس کا خمیازہ دونوں جہاں میں بھگتے گا۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ ان اسباب پر کنٹرول کرے تاکہ زنا جیسے قبیح فعل سے بچ جائے۔

☆ فتنہ زنا سے بچنے کیلئے نظروں کو نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

☆ فتنہ زنا سے بچنے کیلئے عورتوں کو نرم و لچکدار گفتگو کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

☆ فتنہ والی آواز' زیوروں کی جھنکار اور گانا بجانا وغیرہ سے روکا گیا ہے۔

☆ فتنہ خوشبو' عورتوں کو تیز خوشبو کی اجازت نہیں دی گئی ہے کیونکہ خوشبو بھی ہیجان پیدا کرتی ہے۔

☆ فتنہ عریانی' اسلام میں لباس کی اہمیت و زینت سے زیادہ ستر پوشی کی ہے وہ عورت مرد دونوں کو جسم کے وہ تمام حصے چھپانے کا حکم دیتا ہے جن میں جنسی کشش پائی جاتی ہے۔ عورت کو غیر مردوں سے پورا جسم ڈھانپنے کا حکم ہے۔

☆ عریانی ایک ایسی ناشائستگی ہے جس کو اسلامی حیاء کے کسی حال میں بھی برداشت نہیں کرتی۔

☆ اسلام تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے سامنے ننگے ہوں۔

Marfat.com

☆ ابن ماجہ کی حدیث ہے جب کوئی تم میں سے اپنی بیوی کے پاس جائے تو وہ پردہ کرے بالکل ننگے نہ ہوں گدھوں کی طرح۔

☆ برہنگی کی حالت میں وہ فرشتے جدا ہو جاتے ہیں جو تم پر متعین ہیں۔(سوائے رفع حاجت اور مباشرت کے (ترمذی شریف)

زنا سے بچنے کا انعام

خوشبو دار آدمی

بصرہ میں ایک بزرگ رحمتہ اللہ علیہ مسکی کے نام سے مشہور تھے۔ مسک عربی میں ''مشک'' (کستوری) کو کہتے ہیں لہٰذا مسکی کے معنی ہوئے ''مشکبار'' یعنی مشک کی خوشبو میں بسا ہوا۔ ان بزرگ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خاصیت یہ تھی کہ یہ ہر وقت معطر و مشکبار رہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جس راستے سے گزر جاتے وہ راستہ بھی مہک اٹھتا۔ جب داخل مسجد ہوتے تو ان کی خوشبو سے لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ حضرت مسکی تشریف لے آئے ہیں کسی نے باصرار دریافت کیا کہ آخر آپ رحمتہ اللہ علیہ کون سا عطر استعمال فرماتے ہیں جو آپ رحمتہ اللہ علیہ سے اس قدر خوشبو آتی ہے؟ انہوں نے فرمایا' میں کوئی خوشبو نہیں لگاتا۔ میرا قصہ بڑا عجیب ہے۔ میں بغداد معلیٰ کا رہنے والا ہوں۔ میرے والد محترم نے میری اسلامی اصولوں کے مطابق تربیت فرمائی۔ میں جوانی میں نہایت ہی حسین وجمیل تھا اور صاحب شرم وحیا بھی۔ ایک بزاز (کپڑے والے) کی دوکان پر میں نے ملازمت اختیار کی۔ ایک روز ایک بڑھیا آئی اور اس نے کچھ قیمتی کپڑے نکلوائے پھر صاحب دوکان سے کہا کہ ان کپڑوں کو میں اپنے ساتھ لے جانا چاہتی ہوں اس نوجوان کو میرے ساتھ بھیج دیجئے جو پسند آئیں گے وہ رکھ لئے جائیں گے پھر ان کی قیمت اور بقیہ کپڑے اس نوجوان کے ہاتھ بھیج دیئے جائیں گے چنانچہ مالک دوکان کے کہنے پر میں بڑھیا کے ساتھ ہولیا۔ وہ مجھے ایک عالیشان کوٹھی پر لے آئی اور مجھے ایک کمرہ میں

Marfat.com

بٹھا دیا کچھ دیر بعد ایک نوجوان عورت کمرے میں داخل ہوئی اور اس نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا پھر میرے پاس قریب بیٹھ گئی میں گھبرا کر نگاہیں نیچی کیے فوراً وہاں سے ہٹ گیا مگر اس پر شہوت سوار تھی وہ میرے پڑ گئی میں نے بہت کہا کہ اللہ عزوجل سے ڈر وہ ہمیں دیکھ رہا ہے لیکن وہ میرے ساتھ کالا منہ کرنے پر مصر تھی۔ میرے ذہن میں اس گناہ سے بچنے کی ایک تجویز آ گئی لہٰذا اس سے میں نے کہا کہ مجھے بیت الخلاء میں جانے دو' اس نے اجازت دے دی۔ میں نے بیت الخلا میں جا کر دل مضبوط کر کے وہاں کی نجاست اپنے ہاتھ' منہ اور کپڑوں پر مل لی اب جونہی میں باہر آیا میری عاشقہ گھبرا کر بھاگی اور کوٹھی میں پاگل پاگل کا شور اٹھا میں نے وہاں سے بھاگ کر ایک باغ میں پناہ لی اور وہاں جا کر غسل کیا اور کپڑے پاک کیے گھر جا کر رات جب میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی آیا ہے اور میرے چہرے اور لباس پر اپنا ہاتھ پھیر رہا ہے اور کہہ رہا ہے' مجھے جانتے ہو میں کون ہوں؟ سنو میں جبرائیل علیہ السلام ہوں جب میری آنکھ کھلی تو میرے سارے بدن اور لباس سے خوشبو آ رہی تھی جو آج تک قائم ہے اور یہ سب سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے مبارک ہاتھ کی برکت ہے۔ (فیضان سنت بحوالہ روض الریاحین)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا' گناہ سے بچنے کا کس قدر عظیم الشان انعام حضرت مسکی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا ہوا۔ اپنے نفس کو خواہش سے روکنے والے کو انعام میں جنت عطا فرمائی جائے گی۔ چنانچہ پروردگار عزوجل کا ارشاد خوشبودار ہے اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بیشک جنت ہی ٹھکانہ ہے۔ (پ ۳۰ ع ۴)

اسی طرح کی ایک اور ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمائیں۔

بنی اسرائیل کا ایک حسین وجمیل نوجوان ٹوکریاں بنا کر فروخت کیا کرتا تھا ایک بار وہ ٹوکریاں لئے شاہی محل کے قریب سے گزرا۔ بادشاہ کی ملکہ کی جب اس پر نظر پڑی تو وہ اس پر عاشق ہو گئی۔ کسی حیلے سے اس نے اپنے محل میں بلا لیا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے اپنی شہوت کی تسکین چاہی۔ وہ نوجوان چونکہ نہایت ہی پاکباز اور پرہیزگار تھا

Marfat.com

پریشان ہو گیا اور اس نے گناہ کرنے سے انکار کیا ملکہ نے اس کو لالچ دیا کہ میں تجھے مالا مال کر کے ٹوکریاں بیچنے سے بے نیاز کر دوں گی میری بات مان جا۔ اس نے پھر بھی انکار کیا۔ لیکن ملکہ پر مستی سوار تھی اس نے کہا' تو میری خواہش پوری کیے بغیر یہاں سے نہیں نکل سکتا۔ اس نے جب ساری راہیں مسدود دیکھیں تو ملکہ سے کہا' اچھا مجھے چھت کے استنجا خانے پر جانے کی اجازت دے دو اس نے یہ سوچتے ہوئے کہ یہ اس قدر اونچے محل کی چھت سے بھاگ تو نہیں سکتا اجازت دے دی۔ وہ چھت پر چڑھا اور خوف خدا کے سبب گناہ سے بچنے کیلئے چھلانگ لگا دی۔

بحکم خداوندی عزوجل سیدنا جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنے پروں پر لے کر زمین پر یوں رکھ دیا جیسے مشفق والد اپنے لخت جگر کو رکھتا ہے۔

وہ خوف خدا رکھنے والا خوش نصیب نوجوان بہت بڑے امتحان سے کامیاب ہو کر مغرب کے وقت گھر پہنچا۔ زوجہ نے کہا' ٹوکریوں کی کمائی کہاں ہے؟ وہ بولا آج کوئی قیمت وصول نہیں ہوئی۔ وہ کہنے لگی' آج کیا کھائیں گے؟ وہ بولا ان شاء اللہ عزوجل صبر کر لیں گے۔

پھر کہا تنور میں آگ روشن کر دو کہ آگ نہ دیکھ کر پڑوسیوں کو تشویش ہو گی۔ چنانچہ سعادت مند بیوی نے تنور میں آگ سلگا دی اور چلی آئی۔ اتنے میں پڑوسن آگ لینے کیلئے تنور پر آئی اور وہیں سے پکار کر کہا اے فلانی! تو بے فکر بیٹھی ہوئی ہے اور یہاں تنور میں روٹیاں پک کر تیار ہو گئی ہیں جلدی نکال لے ورنہ جل جائیں گی وہ اٹھی اور دیکھا تو واقعی تنور روٹیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے روٹیاں نکالیں اور برتن میں رکھ کر اپنے شوہر کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور کہنے لگی' اللہ عزوجل نے آپ پر بڑا فضل و کرم کیا ہے آپ نے آج کرامت دکھائی ہے آپ اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ ہماری بقیہ زندگی خوشحال گزرے' اس نیک بندے نے کہا' کہ اے اللہ عزوجل کی بندی صبر کر' لالچ مت کر' بیوی دعا کیلئے مصر رہی۔ چنانچہ مجبور ہو کر اس نے آدھی رات کو اٹھ کر نوافل کے بعد دعا مانگنی شروع کی۔ یا اللہ عزوجل میری بیوی نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ ہماری

Marfat.com

بقیہ عمر خوشحال گزرے۔ ابھی اتنا کہا تھا کہ چھت شق ہوئی اور ہیرے جواہرات سے بھری ہوئی ایک طشت اتر پڑی سچے موتیوں کی چمک دمک سے سارا گھر منور ہو گیا۔ اس نے قریب ہی سوئی ہوئی بیوی کو جگاتے ہوئے کہا کہ اٹھو اور جو دنیا کی دولت مانگی ہے وہ لے لو۔ اس نے بیدار ہو کر بتایا کہ ابھی ابھی میں نے خواب میں دیکھا کہ سرخ یاقوت اور سبز زمرد سے جڑی ہوئی سونے کی کرسیاں بچھی ہوئی ہیں مگر ان میں سوراخ ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کس کیلئے ہیں؟ بتایا گیا یہ تیرے شوہر کیلئے ہیں میں نے پوچھا یہ سوراخ کیسے ہیں؟ آواز آئی یہ تیری جلد بازی کے سبب ہیں۔

خواب بتانے کے بعد بیوی نے کہا میرے سرتاج مجھے معاف کر دیجئے! میری جلد بازی کی مجھے اس خواب سے نصیحت مل گئی ہے۔ اب مجھے دنیا کی دولت اور آسائش نہیں آخرت کی نعمتیں اور آسائشیں درکار ہیں مہربانی فرما کر دعا کریں کہ یہ ہیرے اور جواہرات واپس چلے جائیں۔ چنانچہ اس نے پھر دعا کی اور طشت لوٹ گئی اور چھت واپس مل گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے خوف خدا کے سبب گناہ سے بچنے پر بنی اسرائیل کے نوجوان پر خدائے رحمٰن کس قدر مہربان ہو گیا اور اس نوجوان کو کیسی کیسی کرامات حاصل ہوئیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کی آسانیوں کیلئے جلدی مچانا اور مال و دولت کو جلد پا لینے کی تڑپ بھی مناسب نہیں۔ ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں دنیا میں جو کوئی نعمت ملتی ہے اس کے سبب آخرت کی نعمتوں میں سے حصے کی آ جاتی ہے۔

Marfat.com

باب پنجم

منشیات کے نقصانات

یہ ایک ایسا مرض ہے جو انسان کا اپنا پیدا کردہ ہے اس میں کچھ دخل ہمارے معاشرے کی ناہمواریوں کا بھی ہے۔ نشہ بیچنے والے وہ زہریلے ناگ ہیں جو قوم کے بچوں کا خون پی رہے ہیں کوئی متعدی مرض اتنی تیزی سے نہیں پھیلتا جس تیز رفتاری سے نشہ ہمارے ملک میں پھیل رہا ہے۔ یہ وہ آگ ہے جو بجھانے سے نہ بجھے۔

نشہ سے انسان کی کارکردگی اور صحت دونوں متاثر ہوتے ہیں رنگ پیلا یا نیلا' آنکھیں خمار آلودہ اور اندر دھنسی ہوئیں' پاؤں میں لڑکھڑاہٹ' بھوک کی کمی' جگر کی خرابی اور اعصابی و دماغی امراض لاحق ہو جاتے ہیں اگر کوئی ہارٹ اٹیک' بلڈ پریشر' دق وسل' ذیابیطس وغیرہ کا مریض ہوگا تو اس کی خواہش ہوگی کہ میں اچھے سے اچھا علاج کراؤں تاکہ مجھے شفاء حاصل ہو ان بیماریوں میں مبتلا افراد کو صحت کی فکر ہوتی ہے اور یہ علاج کی طرف رجوع کرتے ہیں لیکن نشہ کرنے والا کبھی نہیں چاہے گا کہ میں نشہ چھوڑ دوں یا اس کا مناسب علاج کراؤں بلکہ یہ لوگ اپنی اس مرض کو دوسروں سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور والدین اور دیگر عزیز و اقارب کو اس وقت پتہ چلتا ہے جب ان کا بچہ نشہ کے میدان میں اتنا آگے نکل چکا ہوتا ہے کہ جہاں سے واپسی ناممکن ہوتی ہے۔

منشیات کے عادی افراد شروع میں نشہ کی حالت میں بے حال ہو جاتے ہیں لیکن بعد میں جب انہیں نشہ نہ ملے تو ان کی حالت غیر ہونے لگتی ہے۔ سر میں درد اور جسم میں

Marfat.com

شدید دردوں کا احساس ہوتا ہے جسم کپکپاتا ہے۔ زبان بھاری محسوس ہوتی ہے نیند نہیں آتی اور اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ نشہ کی حالت میں یہ لوگ بے تاج بادشاہ بنے ہوتے ہیں خیالی پلاؤ پکاتے ہیں خود کو سب سے اعلیٰ سمجھتے ہیں ان کا دماغ اتنا چکرایا ہوتا ہے کہ چھوٹی سی نالی بھی نہر نظر آتی ہے اور نالی کو نہر سمجھ کر پار کرتے ہوئے اسی میں گر جاتے ہیں منہ ڈھیلا کر کے بولتے ہیں آواز بدل جاتی ہے اور چال لڑکھڑانے لگتی ہے جب گر جاتے ہیں تو کتے ان کا منہ صاف کرتے ہیں۔

ایسے ہی ایک نشئی گندی نالی میں گرا پڑا تھا کتا اس کا منہ چاٹنے لگا لیکن وہ کہہ رہا تھا۔ ''تم بھی سائیں میں بھی سائیں'' یاری نبھائیں' جب کتے نے اس پر پیشاب کیا تو کہنے لگا رحمت دا مہینہ پائیں مینوں چھڈ کے نہ جائیں۔ یعنی رحمت کا مہینہ پانا مجھے چھوڑ کر نہ جانا اس قسم کی کئی مثالیں آپ نے بھی دیکھی اور سنی ہوں گی اور اندازہ ہوگا کہ نشہ کرنے سے انسان' انسان نہیں رہتا پاگلوں جیسی حرکات کرتا ہے۔ معاشرہ اس کا مذاق اڑاتا ہے جب نشہ اتنی بری حالت کر دیتا ہے تو سوچنے کی بات یہ ہے ایسے لوگ جانتے ہوئے بھی ہماری حالت ابتر ہو جاتی ہے نشہ کیوں کرتے ہیں اس سوال کا جواب ذرا طویل ہے۔

اسلام میں نشے کی مذمت

اللہ عزوجل قرآن مجید یں ارشاد فرماتا ہے۔ ''اے ایمان والو! بیشک شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب گندے کام ہیں شیطان کے سوان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (المائدہ ۹۰)

جب بھی قرآن و حدیث کے حوالے سے نشے کی بات آتی ہے تو نشے سے مراد شراب لی جاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن کا مندرجہ بالا حکم صرف شراب سے متعلق نہیں اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جو نشہ طاری کرتی ہے ذیل کی حدیث نشے کی وسعت واضح کرتی ہے۔

چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہر وہ چیز خمر کے زمرے میں آتی ہے جو نشہ

Marfat.com

آور ہو اور وہ حرام ہے ہر آ نشہ آور چیز سے پرہیز کرو۔ (جامع صغیر)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جمعہ کے خطبے میں خمر کے معنی کسی چیز کو ڈھانپ دینا یا پردہ ڈال دینا' اور خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈالتی ہے۔ یہی تو نشے کا اثر ہوتا ہے کہ عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور نیک و بد کی تمیز ختم ہو جاتی ہے ان دو آیات (سورۃ المائدہ ۹۱/۹۰) میں شراب اور جوئے سے متعلق حتمی حکم آیا ہے کہ یہ حرام ہیں اور شیطانی کام ہیں ان دو آیات کے علاوہ اور بھی احکام آئے ہیں یہاں تک تو بات ہوئی شراب کی' جب بات ہوتی ہے نشے کی تو اس میں بھنگ' چرس' افیون' ہیروئن اور ہر وہ چیز جو نشے کی خاطر کھائی یا پی جاتی ہے۔

نشہ کی اس سے بھی زیادہ اصطلاح ہے نشہ دولت کا بھی ہوتا ہے۔ اونچے رتبے اور جاگیرداری کا بھی نشہ ہے اور بعض نادان کسی خوبرو عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات بنا کر اپنے آپ پر اسے نشے کی طرح طاری کر لیتے ہیں ان میں سے کوئی بھی نشہ ہو جائے وہ عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے' دولت رتبے اور جاگیرداری کا نشہ انسان میں شیطانی عادات پیدا کر دیتا ہے اور عورت کا نشہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرواتا ہے۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی ملاحظہ فرمائیں۔

میرے بعد میری امت شراب نوشی کرے گی ان کے اپنے امراء (حکام اور لیڈر) شراب نوشی میں ان کے معاون اور مددگار ہوں گے۔ (ابن عساکر)

آہ! آج ہم اسی دور سے گزر رہے ہیں اس حدیث میں بھی لفظ خمر فرمایا گیا ہے جس میں شراب ہی نہیں بلکہ تمام نشی اشیاء شامل ہیں۔

اب یہ جاننا انتہائی ضروری ہے کہ آخر وہ کون سی چیز ہے کون سی محرومی یا کون سا فائدہ ہے جو انسان سے حیوان اور معاشرے سے علیحدہ کر دیتا ہے۔

Marfat.com

لوگ نشہ کے عادی کیوں بنتے ہیں؟

اس کی چند ایک وجوہات درج ذیل ہیں۔

کاروباری پریشانیاں

جن لوگوں کے کاروبار میں نقصان ہو جائے تو ان حالات میں راتوں کی نیند اڑ جاتی ہے اور ایسے لوگ سکون آور ادویہ کا استعمال شروع کر دیتے ہیں یا کسی عزیز کا انتقال یا محبت میں ناکامی پر غم کو دور کرنے کیلئے بعض افراد سکون آور ادویہ کا استعمال کرتے ہیں اور رفتہ رفتہ عادی ہو جاتے ہیں۔

صدمہ کا نفسیاتی علاج جو اسلام نے بتایا ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو دل کو سکون اور تسلی آ جاتی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رنج یا دکھ پہنچے تو کہو انا للہ وانا الیہ راجعون' ان الفاظ میں اس زخم کا مرہم ہے جو صدمہ سے لگا ہو نیز اور بھی ایسی دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں۔ کئی ناکام سیاستدان بھی نشے کے میدان میں اتر آتے ہیں۔

بری سوسائٹی

نشہ کے پھیلانے میں برے دوست سب سے بڑا سبب ہیں' جو شخص تمباکو نوشی کرتا ہو فضول خرچ اور آوارہ ہو ایسا شخص دوستی کے قابل نہیں۔ اس سے تو کوسوں دور بھاگنا چاہیے۔ سکولوں اور کالجوں کے علاوہ ہر محلے اور گلی میں بدقسمتی سے ایسے چند نشئی ہوتے ہیں جن کو نشہ کی لت ہوتی ہے یہ اپنے سے کم عمر کے لوگوں کو دوست بنا کر انہیں بھی اس کی رغبت دلاتے ہیں شروع میں اپنے پاس سے یہ مفت نشہ فراہم کرتے ہیں لیکن بعد میں جب دیکھتے ہیں کہ یہ عادی ہو چکا ہے پھر اپنے اخراجات بھی اس کی جیب سے پورے کرتے ہیں۔

Marfat.com

جنسی وجوہات

جنسی عیاشی کیلئے نشہ کا استعمال بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔نشہ آور اشیاء چونکہ بے حس کر دیتی ہیں اور ان سے وقتی طور پر امساک بڑھ جاتا ہے اس لئے بعض لوگ ایسی اشیاء کا استعمال کرتے ہیں نیز بعض حکیم بھی جنسی مریضوں کو ایسی ادویات دیتے ہیں ان ادویہ سے ان کے اعضائے جنسی دن بدن نیم مردہ ہو جاتے ہیں اور ان کی جنسی طاقت بالکل ختم ہو جاتی ہے نشہ کے عادی افراد میں ہیجڑے پیدا ہونے کی شرح بہت زیادہ ہے۔

ناسازگار حالات اور ذہنی پریشانیاں

بعض لوگ اتنے حساس ہوتے ہیں کہ ذراسی بات بھی انہیں بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے معمولی پریشانی سے عہدہ برآ نہیں ہو پاتے۔ ہر شخص کو زندگی کے سفر میں قدم قدم پر کسی نہ کسی پریشانی اور الجھن سے واسطہ پڑتا ہے۔ جن لوگوں کی قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے وہ بڑے حوصلے کے ساتھ ناسازگار حالات سے عہدہ برآ ہوتے ہیں لیکن نازک طبیعت کے مالک ان پریشانیوں کو ذہن پر سوار کر لیتے ہیں ہر وقت سوچ بچار میں کھوئے رہتے ہیں تنہائی پسند ہو جاتے ہیں اور نشہ آور ادویات میں سکون تلاش کرتے ہیں زندگی سے بیزاری اور موت کی خواہش ان میں پیدا ہو جاتی ہے عملی کام کرنے سے کتراتے ہیں اور نشہ کی دنیا میں اپنا جہاں آباد کر لیتے ہیں جن تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ملازمت نہیں ملتی وہ بھی اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

بطور فیشن یا شوقیہ

بعض لوگ دوسروں کو دیکھا دیکھی بطور فیشن نشہ پینا شروع کر دیتے ہیں اور بڑے خاص انداز سے کش لگاتے ہیں اور بڑے فخر سے اپنے ہمنواؤں سے کہتے ہیں کہ آج میں نے اتنی پی ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ نشہ کا مریض عام آدمی سے اتنے فوائد بیان کرتا ہے کہ دوسرا آدمی بطور تجربہ وہی نشہ استعمال کرنے لگ جاتا ہے۔

Marfat.com

تجسس

یہ فطرت انسانی ہے کہ جس چیز سے اسے روکا جائے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ کام ضرور کر کے دکھائے ٹی وی پر اشتہارات اور اخبارات کے صفحات پر ہیروئن اور منشیات کا ہر روز تذکرہ سننے سے بعض لوگ اس کے منفی اثرات لیتے ہیں۔ بس یہی سوچ انہیں لے ڈوبتی ہے آج کل چھوٹے بچے بھی نشہ آور چیزوں کے ناموں سے واقف ہیں بعض غیر ملکی فلمیں اس رجحان کو فروغ دیتی ہیں اس لئے بہت سے لوگ محض تجسس کی بناء پر اس کے عادی ہو رہے ہیں۔

والدین کی غفلت

جو والدین اپنی اولاد پر کڑی نظر نہیں رکھتے اپنی اولاد کی مناسب نگرانی نہیں کرتے اولاد کو شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دیتے ہیں ان کی اولاد سگریٹ نوشی سے ابتداء کر کے ہیروئن کے سٹیج پر جا پہنچتی ہے بعض لوگ اپنی نشہ کی چیزیں اولاد کے ذریعے منگواتے ہیں جس سے اولاد بھی اس راہ پر چل نکلتی ہے اگر آپ کو اولاد کی زندگی کی فکر ہے تو ان سے سگریٹ بھی نہیں منگوانے چاہئیں وگرنہ کل کو اگر وہ سگریٹ پئے گا تو آپ اسے روک نہیں سکیں گے کیونکہ آپ کا کردار اس کے سامنے ہوگا۔

والدین کا کام جہاں اولاد کیلئے خوراک' لباس اور ان کی دیگر ضروریات پوری کرنا کرنا ہے وہاں یہ بھی آپ پر فرض ہے کہ ان کی اخلاقی تربیت بھی کریں وگرنہ وہی اولاد بد اخلاقی اور نشہ کی ذلت میں ڈوب کر ایک دن آپ کے گریبان میں ہاتھ ڈالے گی۔

Marfat.com

انسانی اعضاء پر نشہ کے اثرات

(از حکیم محمد عباس عامر)

امراض تنفس

نشہ کرنے والوں کی اکثریت امراض تنفس کا شکار ہو جاتی ہے سگریٹ کے ساتھ ہیروئن کے کش لگانا سونے پر سہاگہ کا کام کرتے ہیں پھیپھڑوں میں زخم اور سانس کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں افیون چرس اور بھنگ کے عادی افراد کے پھیپھڑوں میں بلغم جم جاتی ہے۔ نالیاں اور پھیپھڑے خشک ہو جاتے ہیں ڈاکٹری ادویہ بھی یہی کام انجام دیتی ہیں۔ ان سے مراد وہ ادویہ ہیں جو بطور نشہ استعمال ہوتی ہیں پھیپھڑوں کی حرکات سست اور لمبے لمبے سانس لینے پڑتے ہیں جسم کو آکسیجن کم ملتی ہے۔

ان منشیات کا استعمال کرنے والے تپ دق' دمہ' برونکائی ٹس اور سانس لینے میں وقت کا سامنا کرتے ہیں ان کے اعضاء تنفس میں زخم ورم اور سوراخ ہو سکتے ہیں جن کی وجہ سے خون منہ یا ناک کے راستے جاری ہو سکتا ہے اور موت چند قدم دور رہ جاتی ہے۔

امراض معدہ اور منشیات

تمام منشی اشیاء معدہ کے گیسٹرک جوس پر برا اثر ڈالتی ہیں اور کچھ منشیات گیسٹرک جوس کی پیداوار کم کرتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جن سے گیسٹرک جوس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے جن سے بدہضمی' سوزش معدہ' زخم معدہ' معدہ کا سرطان' بھوک میں کمی' متلی اور خونی قے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں بعض نشے قبض اور بعض پیچش لگا دیتے ہیں ہر نشہ کرنے والا معدہ کے ان امراض میں ضرور مبتلا ہوتا ہے۔ وہ لوگ احمقوں کی سوچ رکھتے ہیں جو نشہ کرتے اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہم آج ان امراض کا شکار نہیں ہوئے کل بھی بچے رہیں گے انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کسی درخت کے تنے پر روزانہ آری

Marfat.com

چلائی جائے تو وہ ٹوٹ کر ضرور گرے گا۔ میں نے یہاں نشہ کے ذریعے لاحق ہونے والے جو امراض بتائے ہیں وہ ہر نشہ کرنے والے کو ضرور ہوتے ہیں یہ میرا تجربہ ہے میں نے اپنی آنکھوں سے انہیں ان امراض کا شکار ہوتے دیکھا ہے۔

دماغی امراض اور منشیات

سب سے زیادہ مضر اثرات دماغ پر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ پہلی سٹیج میں نشہ کرنے والا دماغی امراض میں مبتلا ہوتا ہے دماغ کی کارکردگی سب سے پہلے سست ہوتی ہے جس سے جسم کے ہر نظام کا فعل سست پڑ جاتا ہے۔ وہ دماغی امراض جو نشہ سے لاحق ہوتے ہیں ان میں نسیان' مرگی' سر چکرانا' نیند میں کمی' مالیخولیا' پاگل پن' سوچنے اور قوت فیصلہ میں کمی قابل ذکر ہیں۔

اعصابی امراض اور منشیات

جسم میں خشکی اور زہریلے مادوں کی کثرت کی وجہ سے' رعشہ' فالج' لڑکھڑاتی چال' حرکت میں سستی اور اعصابی تناؤ پیدا ہوتا ہے۔

امراض جگر اور منشیات

جگر خون بنانے سے قاصر ہو جاتا ہے بہت کم خون پیدا ہوتا ہے۔ خون کی کمی چہرہ کی زردی' یرقان' جگر کا سکڑ جانا یا متورم ہو جانا جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

منشیات اور جسمانی کمزوری

مریض دن بدن سوکھتا چلا جاتا ہے سردی گرمی برداشت نہیں ہوتی کیونکہ جس آدمی کے پھیپھڑے' دماغ' معدہ اور جگر تباہ ہو چکے ہوں وہ سوکھ کر کانٹا نہیں بنے گا تو کیا ہو گا۔

قوت مدافعت میں کمی

جسم میں بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔ ایسا مریض بیماریوں کا بہت جلد شکار ہوتا ہے۔ اگر کوئی وبائی مرض پھیلے تو سب سے پہلے نشہ کرنے والے اس کا شکار

Marfat.com

ہو کر لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔

امراض کا دبے رہنا

نشہ کرنے والے کے جسم میں بعض شدید قسم کے امراض موجود ہوتے ہیں لیکن بے حسی کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتے مثلاً اگر کسی کے گردہ میں پتھری ہے تو درد محسوس نہیں ہوتا تب پتہ چلتا ہے جب پتھری بڑی ہو کر پیشاب پر اثر انداز ہوتی ہے اور گردہ میں شدید درد کی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔

منشیات اور جلدی امراض

نشہ کرنے والے خارش' چہرے پر جھریاں' جلد کی خشکی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

گردوں پر اثر

گردے خون سے گندے مادے صاف کرنا کم کر دیتے ہیں اور بعض اوقات گردوں کے مسام بند ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے پیشاب میں خون آتا ہے۔ گردے فیل ہو جاتے ہیں کبھی پیشاب بہت زیادہ آتا ہے لیکن زیادہ تر پیشاب بننا بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

نشہ اور نامکمل اولاد

نشہ کرنے والوں کے ہاں جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ دماغی طور پر کند ذہن یا کسی پیدائشی خرابی میں مبتلا ہوتی ہے ان کے بچے کمزور اور مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

بینائی میں کمزوری

جسم میں یبوست (خشکی) بڑھ جانے کا اثر آنکھوں پر بھی پڑتا ہے اور نظر دن بدن کمزور ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی حفاظت کرنے والی ضروری رطوبات کا اخراج رک جاتا ہے اور آنکھوں کے مسلز سکڑ جاتے ہیں۔

Marfat.com

خانہ بربادی

نشہ کرنے والوں کی بیویاں طلاق لے لیتی ہیں۔ بھائی بہن ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اولاد بھی آنکھیں پھیر لیتی ہیں۔ نشہ پر جو رقم خرچ ہوتی ہے اس سے آدمی محلوں سے نکل کر در در کا محتاج ہو جاتا ہے کوئی اس سے بات کرنا گوارہ نہیں کرتا اس ڈر سے کہ کہیں لوگ مجھے بھی نشئی نہ سمجھنے لگیں۔

نشہ اور چوری

ہر نشہ کرنے والا عموماً چور ضرور ہوتا ہے کیونکہ کسی کے پاس قارون کا خزانہ نہیں ہوتا کہ بغیر کمائے ہاتھ پر ہاتھ دھرا بیٹھا رہے اور دولت کو نشہ میں لٹاتا جائے اس نشہ کی طلب پوری کرنے کیلئے رقم نہ ملنے کی صورت میں پہلے یہ گھر میں چوری کرتا ہے اور پھر لوگوں کی دکانوں سے چوری چکاری کرنے لگ جاتا ہے۔

جوانی کی موت اور نشہ

عام طور پر نشہ کے عادی نوجوانوں کو مرتے دیکھا گیا ہے شاذ و نادر ہی کسی بیماری کے باعث یا حادثہ کی وجہ سے نوجوان مرتے ہیں لیکن اکثریت انہیں کی ہوتی ہے نشہ سے دل، دماغ، جگر، معدہ اور گردوں کو ناکارہ کر دیتا ہے اس لئے انسانی زندگی کی گاڑی ان کے بغیر چلنا محال ہے۔ جس کی وجہ سے نشہ کرنے والے جوانی کی عمر میں مر جاتے ہیں۔

اب ہر ایک نشہ آور اشیاء کے نقصانات کا الگ الگ تفصیلی ذکر ملاحظہ فرمائیں۔

تمباکو نوشی کے بھیانک اثرات

سگریٹ نوشی ایسا دروازہ ہے جو نشہ کی دنیا میں لے جاتا ہے ہر نشہ کرنے والا پہلے سگریٹ پیتا ہے اور بعد میں دیگر نشہ آور چیزوں کا شکار ہو کر موت کے منہ میں جاتا ہے اور ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو اسی تا سو سگریٹ روزانہ پیتے ہیں آج کل

Marfat.com

سانس کی نالیوں میں نکوٹین تہہ در تہہ جمی ہوتی ہے اس سے پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہوتے ہیں سگریٹ پینے والا آکسیجن گیس کا خاتمہ کرتا جاتا ہے زیادہ نقصان انہیں پہنچتا ہے جو سگریٹ پینے والے کے پاس بیٹھتے ہیں ان کا دھواں ان کے پھیپھڑوں میں جا کر خرابیاں پیدا کرتا ہے اگر ٹی بی والے سگریٹ نوش کا دھواں کسی اور کے پھیپھڑوں میں چلا جائے تو سوچیں اس غریب کا کیا حال ہوگا۔

فی زمانہ ریل، بس، ایئر پورٹ اور تفریحی مقامات پر سگریٹ کے دھوئیں کے مرغولے نظر آتے ہیں اور سگریٹ نوشی سے نفرت کرنے والے مجبور ہوتے ہیں کہ وہ بھی دوسروں کے منہ سے نکلا ہوا مضر صحت دھواں اپنے پھیپھڑوں میں پہنچائیں لہٰذا سگریٹ کی ڈبیوں پر لکھنے کی بجائے عملی طور پر ریل بس اور دیگر عوامی مقامات میں سگریٹ نوشی ممنوع ہونی چاہیے۔

سگریٹ نوشی کی تاریخ

☆ جنوبی امریکی پیداوار جس کو ہسپانوی باشندہ کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں معلوم کیا۔

☆ ۱۵۵۶ء میں امریکی سرخ باشندوں سے سیکھا۔

☆ ۱۵۶۵ء امریکہ سے برطانیہ پہنچا۔

☆ ۱۷۵۰ء پہلا امریکی سگار جنوبی امریکہ میں۔

☆ ۱۷۸۸ء کارخانہ سگار ہمبرگ

☆ دوسری جنگ عظیم میں ۲۵ کروڑ سگریٹ روزانہ برطانیہ میں تیار ہوتے تھے۔ اب پوری دنیا میں ۱۵۰ ارب سگریٹ تیار ہوتے ہیں۔

☆ دل کے سو مریضوں میں سے ۹۹ سگریٹ نوش ہوتے ہیں۔

☆ دل کے درد اور سگریٹ نوشی کا گہرا تعلق ہے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ۴۰ ہزار سگریٹ نوشی کی وجہ دل کی شریانیں سکڑ جاتی ہیں جس کہ وجہ دل کا صحیح دوران خون متاثر ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

سگریٹ میں دس زہر

☆ نکوٹین: ۲۰ ملی گرام فی سگریٹ جو مہلک زہر کتے تک جانور کیلئے کافی ہے۔ کتے کو ۱۰ فیصد لوشن ۳-۴ منٹ میں ہلاک کر سکتا ہے۔

☆ کاربن مانو آکسائیڈ: دھوئیں میں 2½ فیصد یہ (ہر کلو) خون کے سرخ مادہ میں جذب ہو کر سانس کو روکتی ہے اور زیادتی پر موت واقع ہو جاتی ہے۔

☆ گارسینو جنک: کینسر پیدا کرنے والا ۱۶ کیمیائی مادے اس کے دھوئیں سے جانوروں پر تجزیہ کرنے سے کینسر پیدا کرنا ثابت ہوا۔

☆ بھاپ بن کر اڑنے والا مہلک تیزاب۔

☆ کربول: یہ بھی مہلک زہر ہے۔ (سانائیڈ)

☆ سنکھیا: جو سگریٹ سے دھوئیں میں پایا جاتا ہے۔ اگر کسی جانور کو کھلایا جائے تو وہ سر کے بل لوٹ لوٹ کر دم توڑتا ہے۔

☆ امونیا: یہ بھی مضر صحت ہے دم گھٹنے لگتا ہے' پھیپھڑوں کو جلا کر دائمی تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔

☆ کولتار: یہ بھی زہر ہے ایک کلو روزانہ ایک سال تک پینے پر ایک پیالہ کولتار کے مساوی ہے۔ جو مہروں کو جانے والی باریک نالیوں کو مفلوج کر دیتی ہیں علاوہ مہروں کے اندرونی جلد کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔

☆ فضول اور الکحل: یہ بھی مہلک زہر ہیں۔

یہ وہ تمام زہر ہیں جو ایک عام سگریٹ نوش کے جسم میں جذب ہوتے ہیں جو اس کی شاداب اور شگفتہ زندگی کو خشک کر دیتے ہیں خوف' وحشت' کمزوری' ذہنی الجھن' کشمکش' انتشار کا شکار ہو جاتا ہے جو زندہ رہ کر بھی زندگی کو ترستا ہے۔

ہر سگریٹ پینے والا یہی کہے گا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں نقصان ہی نقصان ہے لیکن پھر بھی پئے جا رہے ہیں سگریٹ نوش کو دھواں اڑانے سے وقتی طور پر نفسیاتی سکون ملتا ہے سگریٹ نوشی کیلئے ان لوگوں نے تاویلیں بنا رکھی ہیں کہ اگر چھوڑ دیں تو گیس پیدا

Marfat.com

ہوتی ہے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ قبض کی شکایت ہو جاتی ہے، سکون ختم ہو جاتا ہے یہ بہانہ بازی ہے نہ چھوڑنے کی نیت ہے وگرنہ سو سگریٹ روزانہ پینے والوں نے بھی یکلخت سگریٹ بند کیے لیکن کوئی خاص ردعمل نہیں ہوا اگر کچھ علامات پیدا ہو جائیں تو ان کا علاج بھی ہوسکتا ہے قبض دور کی جاسکتی ہے گیس کا خاتمہ بھی علاج معالجہ سے ہوسکتا ہے سگریٹ چھوڑنے سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں ان کا تو کامیاب علاج ہے لیکن سگریٹ نوشی جاری رکھنے سے جو بیماریاں پیدا ہوں گی کبھی آپ نے غور کیا کہ ان کا علاج کتنا مشکل ہے۔

۱۷جون ۱۹۶۸ء کو امریکی سائنس دانوں نے کتوں کو سگریٹ نوشی کا عادی بنا کر مصنوعی طور پر ان کو پھیپھڑوں کے امراض میں مبتلا کیا گیا تا کہ "نکوٹین" تمباکو کے زہر کے اثرات کا مشاہدہ کیا جاسکے۔ امریکی ایسوسی ایشن کانگریس کے بموجب سائنسدانوں نے دس کتوں کا انتخاب کیا۔ کتوں کے انتخابات کی اصل وجہ یہ ہے کہ کتوں کے پھیپھڑے اور عضلات انسانی پھیپھڑوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ کتوں کو روزانہ ۱۲ سگریٹ کا باقاعدہ طریقہ سے عادی بنایا گیا۔ سگریٹ نوشی کا عادی انسان بھی روزانہ اوسطاً اتنے ہی سگریٹ پیتا ہے کتوں نے ابتداء بچوں کی طرح کھانسنا شروع کیا۔ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور وہ بیمار ہو گئے جب انہیں سگریٹ نوشی کے کمرے کی طرف لے جایا جاتا وہ دم ہلا کر اپنی خوشی کا اظہار کرتے تجربہ کے دوران قلب و خون کے امراض میں مبتلا ہو کر اس میں سے پانچ کتے مر گئے اور بقیہ تمام کتوں کے پھیپھڑے متاثر ہو گئے۔

(ماخوذ از رہنمائے دکن جون ۱۹۶۸ء)

آکسفورڈ یونیورسٹی کے سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق کہ جو لوگ ۳۴ برس سے کم عمر میں سگریٹ پینا چھوڑتے ہیں ان کیلئے پھیپھڑوں کے کینسر کا خطرہ ۹۰ فیصد سے زیادہ کم ہو جاتا ہے اور جو لوگ پچاس برس کی عمر میں سگریٹ نوشی چھوڑتے ہیں ان میں پھیپھڑوں کے کینسر کا خطرہ پچاس فیصد سے کم ہوتا ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ اب یہ بات بھی ثابت ہو گئی ہے کہ سگریٹ چھوڑنے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں ہے۔ یہ تحقیق انگلینڈ میں

Marfat.com

آکسفورڈ یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے کی ہے جس کے نتائج برطانیہ کے میڈیکل جرنل میں شائع کئے گئے ہیں پھیپھڑوں کے سرطان سے سب سے زیادہ وہ لوگ ہلاک ہوتے ہیں جو سگریٹ نوشی کرتے ہیں اس کے علاوہ ۲۰ سے زائد بیماریوں کا تعلق تمباکو سے بھی ہے جن میں دل کی بیماری اور مثانے کا کینسر شامل ہے اس تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ سگریٹ پینے سے پھیپھڑوں کو جو نقصان پہنچتا ہے اس میں کوئی بیماری ایسی ہوتی ہے جس کا کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ (بحوالہ روزنامہ خبریں ۱۸ ستمبر ۲۰۰۰ء)

پریس ایشیا انٹرنیشنل نے برازیل کے ماہرین کے حوالے سے یہ خبر دیتے ہوئے کہا ہے کہ سگریٹ پینے سے جسم میں ایک طرح کا زہر پھیل جاتا ہے جو جنسی لطف اٹھانے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ (راہنما شکم مارچ ۱۹۸۲ء)

میٹریا میڈیکا میں ڈاکٹر جیلانی نے تحریر کیا ہے کہ تمباکو سے خون کا دباؤ گھٹ جاتا ہے اور اس کی زیادتی سے (قوما) اور موت واقع ہو سکتی ہے سگریٹ نوشی کرنے سے تپ دق (ٹی بی) کا ڈر ہوتا ہے سانس کی نالیاں تنگ ہو کر دمہ کا خطرہ بھی ہوتا ہے علاوہ ازیں نیند میں کمی واقع ہو جاتی ہے ضعف باہ ہو جاتا ہے جسم میں وٹامنز کی شدید کمی گلے کی سوزش اور معدہ کی نالی میں خراش واقع ہو جاتی ہے۔ امراض قلب اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے تمباکو نوشی انتہائی مضر ہے دانت سیاہ ہو جاتے ہیں زبان پر زخم بن جاتے ہیں منہ کے اعضاء یا پھیپھڑوں میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے جس سے سگریٹ نوش طبعی موت مرنے سے پہلے مر جاتا ہے سگریٹ پینے والے کا مزاج گرم رہتا ہے گھر میں بیوی بچوں یا ماں باپ سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے اور دفتر میں اپنے ساتھیوں پر سختی کرتا ہے۔ ایسا آدمی معاشرے اور مذہب سے ہٹ کر رہ جاتا ہے اسی وجہ سے کسی کو ملنے ملانے سے کتراتا ہے کہ دوستوں میں بیٹھ کر دھواں چھوڑوں گا تو وہ نفرت کریں گے رمضان المبارک کے روزے سگریٹ پینے والے کم ہی رکھتے ہیں کیونکہ سگریٹ کے دھوئیں سے طویل جدائی انہیں برداشت نہیں ہوتی۔ ایسے کم ظرف اور بدقسمت لوگ نماز، روزہ بھی چھوڑ دیتے ہیں سگریٹ نہیں چھوڑ سکتے تمباکو نوشی کرنے والا بسوں میں صحیح طور

Marfat.com

سے سفر نہیں کر سکتا کہ جب بھی سگریٹ سلگائی جائے تو عورتیں ٹوک دیتی ہیں کہ ہمیں تے آتی ہے سگریٹ پینا بند کرو اس نامراد سگریٹ کی وجہ سے الٹی سیدھی باتیں سننا پڑتی ہیں۔

سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ

سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ یکلخت چھوڑ دیں کیونکہ جو ایک ایک کم کر کے چھوڑنے کا کہتے ہیں اس طرح وہ پھر سگریٹ کی مقدار بڑھانا شروع کر دیتے ہیں لہٰذا پختہ نیت اور ارادہ کر کے یکلخت چھوڑ دیں اور اپنے دوست احباب میں تشہیر کر دیں کہ میں نے سگریٹ چھوڑ دیئے ہیں تا کہ دوبارہ پینے کا حوصلہ نہ رہے کہ یہ کیا سوچیں گے کل سگریٹ چھوڑنے کا کہا اور آج پھر پی رہے ہیں سگریٹ چھوڑتے ہی آپ دوسرے سگریٹ نوشوں کو سمجھائیں تا کہ آپ کے جذبات کی تسکین ہو اور سگریٹ کے خلاف مزید نفرت ذہن میں آئے۔ سگریٹ چھوڑنے کے بعد خدانخواستہ اس کی طلب محسوس ہو تو مکئی بھونی ہوئی چبائیں یا چیونگم منہ میں ڈال لیں میٹھی سونف بھی بوقت ضرورت استعمال کریں میٹھی سونف چبانے کا فائدہ یہ ہو گا کہ گیس اور قبض پیدا نہیں ہو گی۔ نیز سگریٹ چھوڑنے کے بعد ذہن میں یہ خوش کن خیالات رکھیں کہ سگریٹ سے نجات پا کر میں نے فلاں فلاں بیماری سے نجات پائی اب میں صحت مند ہوں اور دوسرے آدمیوں کی طرح نارمل ہوں اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ بہت بڑی بلا سر سے اتر گئی ہے۔

یاد رکھیے سگریٹ چھوڑنے کے بعد کبھی صرف ایک سگریٹ پینے کی کوشش بھی مت کیجئے کیونکہ ایک سگریٹ کے کش لینے سے دوبارہ نئے سرے سے آپ اس کے عادی ہو جائیں گے۔

شراب کے نقصانات

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے دس شخصوں پر لعنت کی۔

(۱) بنانے والا (۲) بنوانے والا (۳) پینے والا (۴) پلانے والا (۵) اٹھا کر لے

Marfat.com

جانے والا (۶) رکھنے والا (۷) بیچنے والا (۸) خریدنے والا (۹) مفت دینے والا (۱۰) دام کھانے والا۔ (ترمذی)

امراض معدہ اور شراب

شراب کی وجہ سے معدے کی خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ اس لئے ہوتا ہے کہ یہ خون میں موجود لائیپڈ جو ایک خاص قسم کی چربی ہوتی ہے اس کے استعمال سے تحلیل ہو جاتی ہے یعنی لائیپڈ ایک طرح کی حفاظتی تہہ مہیا کرتا ہے جس پر تیزابیت کا نقصان دہ اثر نہیں ہوتا اور اسی تہہ کی وجہ سے معدہ خود اپنے آپ کو ہضم نہیں کر سکتا اگرچہ یہ فی الحال پوری طرح ثابت نہیں ہوا کہ جس طرح شراب گلے اور خوراک کی نالی میں کینسر کا ذریعہ بنتی ہے معدہ کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہے لیکن اس خیال کو تقویت ہوتی جا رہی ہے کہ معدے کے سرطان میں بھی شراب کی کارستانی ہوتی ہے۔

امراض امعاء اور شراب

شراب کا سب سے زیادہ نقصان دہ اثر بارہ انگشتی آنت پر ہوتا ہے اس جگہ نہایت نازک کیمیائی اثرات وقوع پذیر ہوتے ہیں شراب اس کی اس خاصیت کو متاثر کرتی ہے جو مخصوص ہاضم لعاب خارج کرنے کی صلاحیت سے تعلق رکھتی ہے اور اس کی کیمیائی حساسیت پر اثر انداز ہوتی ہے ہاضمہ کیلئے اس اہم راستے کی تباہی کے بعد شراب جگر سے پیدا ہونے والے ہاضم لعاب BILE کے اخراج پر بھی اثر انداز ہوتی ہے تمام شرابیوں کی بارہ انگشتی آنت اور پتہ کی جھلی ہمیشہ بیماری کا شکار ہوتی ہیں یا ان کا فعل اکثر صحیح نہیں ہوتا۔ یہ حالت ہر شرابی کو گیس بدہضمی کے ذریعے مصیبت میں ڈالے رکھتی ہے۔ معدے کی یہ تکالیف آنتوں پر بھی اثر ڈالتی ہے۔

امراض جگر اور شراب

انسانی جگر وہ حساس لیبارٹری ہے جو شراب کے ہر چھوٹے سے چھوٹے سالمے کو زہر کی طرح محسوس کرتا ہے جگر پر شراب کا اثر دو طرح سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

۱- شراب خوری کی صورت میں جگر کے خلیے الکحل ختم ہونے کی ذمہ داری میں پوری طرح مصروف ہوتے ہیں اس طرح وہ اپنے دوسرے کاموں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

۲- جگر کے کیمیاوی عمل جو ایک سے ایک بڑھ کر حساس ہوتے ہیں شراب کے بلا روک ٹوک اثر کے تحت درہم برہم ہو جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جگر کو ایک ہی عمل بار بار دہرانا پڑتا ہے اور اس طرح بے پناہ مسلسل اور بلا ضرورت محنت اور مشقت سے جگر کی کمزوری واقع ہو جاتی ہے یہ اثرات جگر کیلئے خطرناک نتائج پیدا کرتے ہیں ان اثرات میں زیادہ مشہور جگر کا سکڑنا ہوتا ہے جو اس کا زندہ ثبوت ہوتا ہے کہ جگر کی بربادی مکمل طور ہو چکی ہے۔

مزید برآں جگر کی وجہ استطاعت جس کی وجہ سے جسمانی تحفظ کے اعضاء جیسے مختلف قسم کے گلوبین بنتے ہیں شرابیوں میں خطرناک حد تک کم ہو جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں بیماریوں کے خلاف مدافعت کم سے کم ہو جاتی ہے۔

شراب بعض اوقات جگر کے فعل کے اچانک رک جانے کی وجہ بھی بن جاتی ہے اس صورت میں ایک شرابی بے ہوشی کے عالم میں ہی مر جاتا ہے اسے جگر کا دیوالیہ پن کہتے ہیں جگر کے سلسلے میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جس میں اس پر شراب کے نقصان دہ اثرات کا ثبوت نہ ملتا ہو۔

گردوں پر شراب کا اثر

انسانی گردے جنہیں دوران خون کے نظام کا آخری مقام سمجھا جائے ان کو شراب کے استعمال سے سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے کہ گردے انتہائی حساس کیمیائی جوہر کی ملاپ VALENCE کے مقام پر چھلنی کا کام دیتے ہیں لیکن شراب اس نازک عمل کو بھی تہہ و بالا کر دیتی ہے یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وہ شرابیں جن میں الکحل کی مقدار کم ہوتی ہے گردوں کیلئے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں چنانچہ زیادہ مقدار میں بیئر پینے والوں کے گردے اکثر خراب ہوتے ہیں۔

Marfat.com

لمف والے (LYMPHATIC) نظام کی انسانی جسم میں بے حد اہمیت ہے اس نظام کی خون والی نالیاں شراب کے ہاتھوں نا قابل علاج نقصان اٹھاتی ہیں اس لئے کہ چربی والے نامیاتی مرکب لائیپڈ کا اس نظام میں ایک بہت اہم مقام ہوتا ہے۔ شراب کا نقصان دہ اثر اس حیران کن حد تک حفاظت بہم پہنچانے والے نظام کو برباد کر دیتا ہے۔

امراض قلب اور شراب

جسم میں دوران خون قائم رکھنے والی قلبی نالیوں اور طبی اور شریانوں کے امراض میں اضافہ ہو رہا ہے اس کیلئے شراب کے استعمال کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ اب وہ بات نہیں رہی کہ بیماریاں خال خال نظر آتی تھیں۔ اس بیماری کے آغاز کی کئی وجوہات ہیں انہیں خطرناک امکانات میں ایک عنصر خوراک جسم اور خون میں موجود چربی ہے۔ جسم میں زیادہ گرمی پیدا کرنے والے الکحل کی اقسام مثلاً برانڈی اور وسکی سے انسان کی حرکت قلب بند ہو جانے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

تازہ چھان بین کے مطابق چربی کی جو قسمیں خون بھیجنے والی نالیوں میں (شریانوں) کے امراض پیدا کرتی ہے ان میں ٹرائی گلی سیرائیڈ سب سے زیادہ اہم ہے اور یہی مادہ ہے جو الکحل کے استعمال سے خون میں بڑھ جاتا ہے جو الکحل کثیر مقدار میں نوش کئے جاتے ہیں وہ گردش خون کو متاثر کرتے ہیں اور حرکت قلب بند کر دینے کا باعث بن سکتے ہیں عادی اور بھاری مقدار میں شراب پینے والوں میں ایک بیماری پیدا ہوتی ہے جسے الکو لک کارڈیو مایو تھی کہتے ہیں۔

شراب کے اثرات اعصابی نظام پر

شراب سے دماغ پر اتنا بُرا اثر پڑتا ہے کہ رفتہ رفتہ تمام اعصابی نظام تباہ ہو کر رہ جاتا ہے اس سے سوچنے اور فیصلہ کرنے کی قوت کم ہو جاتی ہے شرابی کی قوت مدافعت کمزور ہو جانے سے عام دوائیں بھی اس پر اثر نہیں کرتیں اس لئے شرابی کو اگر کوئی مرض

Marfat.com

لاحق ہو جائے تو اس کا علاج نہایت مشکل سے ہوتا ہے۔

شراب عصبی خلیوں کی اس باریک جھلی میں داخل ہو جاتی ہے جو نامیاتی چربی جیسے مرکب یعنی لائپڈ کی حفاظت میں ہوتی ہے اس کا برا اثر اعصابی نظام کے مراکز پر نا قابل علاج حد تک ہوتا ہے۔ الفاظ کا بھولنا اور ہاتھوں کا رعشہ اس اعصابی نقصان کی نشانیاں ہوتی ہیں شراب میں چربی پگھلانے کی صلاحیت ہوتی ہے تخلیقی خلیوں میں داخل ہو کر ان کو بے حد نقصان پہنچاتی ہیں اس کی عام فہم مثال میں نئی نسل کی ذہانت میں کمی اور ناقص بالیدگی شامل ہیں۔ بہت سے مطالعہ جات اور سروے کے بعد یہ حقیقت ظاہر ہوتی جا رہی ہے کہ ذہنی طور پر غبی بچوں کے والدین اکثر و بیشتر شدید قسم کی شراب نوشی کرتے تھے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شراب عورت کے غم اور بیضہ حیات کے خلیے کو بہت آسانی سے نقصان پہنچاتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ شرابی ماؤں کے .بچے اکثر موروثی طور پر دماغی یا قلبی قدمہ یا جھٹکے کا شکار ہو جاتے ہیں شرابی باپ کی طرف سے ایسے واقعات کی تعداد تیس فیصد سے زیادہ تک ہوتی ہے۔ شراب میں شروع سے جنسی قوت بڑھ جاتی ہے لیکن بعد میں اتنی کمزوری پیدا ہوتی ہے جو باعث ندامت بنتی ہے۔

دنیا اس وقت ایڈز کے خطرے سے لرزاں ہیں لیکن ایڈز کے پیدا کرنے میں شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کا ہاتھ ہے۔

معاشرے پر اثرات

۱- مخمور انسان ایسی ایسی عجیب' نازیبا اور انسانیت سوز حرکات کا ارتکاب کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ کوئی باوقار انسان انہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔

۲- شرابیوں میں زود رنجی یا غصہ کے فوری حملہ' ان کو معاشرے میں لا تعداد تنازعات میں الجھائے رکھتے ہیں۔ شراب میں بدمست کبھی جوش میں آ کر گالیاں بلکہ مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔ کبھی رونے لگتا ہے اور کبھی خوفزدہ ہو کر کانپنے لگتا ہے۔

۳- لاتعداد متواتر طلاقیں معاشرے کی بنیادی ڈھانچوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہیں اور نتائج میں مجرمانہ ذہنیت کے حامل بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے تمام معاشرہ

Marfat.com

خطرناک حد تک متاثر ہوتا ہے۔

۴- مختلف قسم کے کام کرنے والے مزدوروں اور کاریگروں پر شراب کی وجہ سے بے دلی اور کاہلی کا غلبہ ہو جاتا ہے اس طرح ان کی کارکردگی اور مہارت پر برا اثر پڑتا ہے جس کا آخری نقصان معاشرے کو پہنچتا ہے۔

۵- شراب کی وجہ سے انسانوں میں ایک دوسرے کی طرف غیر ہمدردی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قومی تفکر، معاشرتی اتحاد اور معاشرتی مسائل کے خلاف جہاد کا جذبہ مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

۶- شیطان شراب اور جوئے کے ذریعے انسانوں کے درمیان منافقت اور فساد پیدا کرتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے سورۂ مائدہ میں فرمایا "یہ گندے کام شیطانی عمل ہیں پس ان سے بچتے رہو تا کہ تمہاری زندگی اچھی گزرے' گویا یہ کام ہلاکت و بربادی کے موجب ہوتے ہیں۔

ہیروئن کی تباہی

پہلے لوگ افیون اور بھنگ کا نشہ کرتے تھے۔ لیکن اب مارفیا اور ہیروئن نے تباہی مچا رکھی ہے ان چیزوں کی عادت سکولوں کالجوں سے شروع ہوتی ہے ایک بار کسی لڑکے نے کش لگوا دیا اور تمام عمر کیلئے تباہی آ گئی دکھ کی بات یہ ہے کہ پہلے لڑکے ان اشیاء کو استعمال کرتے تھے اب لڑکیوں نے بھی ان کے شانہ بشانہ چلنا شروع کر دیا ہے۔ جدید نشہ آور اشیاء کے استعمال سے بڑی تیزی کے ساتھ بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

آج کل ہیروئن میں بیرم سلفائیڈ کی ملاوٹ کی جاتی ہے اور یہ کیمیکل اتنا زہریلا اور خراش ڈالنے والا ہے کہ جہاں جہاں اس کا اثر ہوتا ہے یہ خراش ڈالتا ہے۔ یہ بالوں تک کو صاف کر دیتا ہے ہیروئن کے عادی افراد کے پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے ہیں جو کسی وقت بھی پھٹ سکتے ہیں معدہ کی جلد گلنے لگتی ہے خون کی نالیاں پھٹنے سے بعض اوقات نکسیر پھوٹنے لگتی ہے تھوک کے ساتھ خون آنے لگ جاتا ہے۔ دل دن بدن کمزور

Marfat.com

ہونے لگتا ہے جو کسی وقت بھی اپنی دھڑکن بند کر سکتا ہے حرام مغز متاثر ہوتا ہے اعصابی بیماریاں پٹھوں کا کھچاؤ یا دماغ میں خون جم جانے سے فالج ہو سکتا ہے۔ جنسی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے بلڈ پریشر بھی نارمل نہیں رہتا جسم ٹوٹتا رہتا ہے ہر وقت تھکاوٹ سی رہتی ہے بہت سی بیماریاں جسم کے اندر موجود ہوتی ہیں لیکن بے حسی کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں مقدار میں زیادتی کی وجہ سے بعض لوگوں کے سپرم ڈیڈیا سست رو ہو جاتے ہیں اور یہ لوگ اولاد کے قابل نہیں رہتے جسم کی چربی دن بدن پگھل کر ہڈیاں رہ جاتی ہیں جو خون پیدا ہوتا ہے وہ متعفن ہو جاتا ہے گردے پوری طرح خون صاف نہیں کرتے گردوں کی چھلنیاں دن بدن سکڑنے لگتی ہیں آخر کار گردے فیل ہو جاتے ہیں اور پیشاب بننا بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ معدہ میں زخم ہو جانے کی وجہ سے جلن محسوس ہوتی ہے ہضم کا عمل ٹھیک طور سے نہیں ہوتا پیٹ میں درد رہنے لگ جاتا ہے کھانے پینے کی رغبت کم ہو جاتی ہے پھیپھڑوں کے زخموں کی وجہ سے پھیپھڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اور سخت کام کرنے یا چلانے سے پھیپھڑے پھٹ سکتے ہیں وہ ہاتھ جو ایک من چیز اٹھاتے تھے دس کلو بوجھ اٹھانے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ (امراض عامہ)

افیون کے خوفناک اثرات

افیون کھانے کے عادی لوگوں کے اعصاب ڈھیلے اور کمزور ہو جاتے ہیں دردِ سر بے ہوشی کی سی کیفیت پتلیوں کا سکڑنا خراٹے دار سانس آنے لگتا ہے۔ منہ خشک اور قبض شدید ہوتا ہے۔ سستی، کاہلی، جلد زرد اور خشک رہتی ہے جسم کمزور اور رعشہ ہو جاتا ہے اگر عضلات تنفس مفلوج ہو جائیں تو موت واقع ہو سکتی ہے۔ تشنج اور فالج تو اکثر ہوا کرتے ہیں افیونی کا بیان قابل اعتماد نہیں ہوتا کیونکہ قوی عقلیہ میں ضعف آ جانے کی وجہ سے اسے نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی۔ بھوک زائل ہو جاتی ہے اور منہ خشک رہتا ہے۔

چنانچہ اس کے استعمال سے آدمی ادہائی خیالات کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے اکثر اپنی دنیا کو بھول کر محض خیالات کی وادیوں میں بھٹکنے لگتا ہے پست ہمتی، اخلاقی

Marfat.com

گراوٹ' بے شعوری بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کا عادی معاشرہ کیلئے ناسور بن جاتا ہے۔ ان تمام عقل وصحت کی بربادیوں کے علاوہ نقصان مایہ وشماتت ہمایہ کا سبب بن جاتا ہے۔ مالی حالت دن بدن تباہ ہوتی جاتی ہے۔ عادت کی تسکین کیلئے بیوی بچوں کے حقوق مارتا ہے۔ مقروض ہو جاتا ہے حتیٰ کہ چوری وڈکیتی اور قتل وغارت گری کا مرتکب بن جاتا ہے اسلام کا یہ اصول کہ اس نے یہ تمام مضرت رساں اور بربادکن اشیاء کو جو نہ صرف صحت کا نقطہ نظر سے بلکہ اور بے شمار اعتبارات مثلاً نفسیاتی' اخلاقی' اجتماعی اور اقتصادی لحاظ سے سخت مضرت رساں ہیں ان کو حرام قرار دیتا ہے۔ جو تمام بنی نوع انسانوں پر احسان عظیم ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں جو افیون کا عادی ہو گا مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا۔

حشیش کے نقصانات

حشیش بھنگ کو کہتے ہیں اس پودے کی پتیاں ٹہنیاں گھوٹ کر پینے سے نشے کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے سر چکراتا ہے اور ہر وقت غفلت سی چھائی رہتی ہے گانجا اور چرس بھی اسی پودے سے حاصل کئے جاتے ہیں وہ بھی اسی قسم کے اثرات مرتب کرتے ہیں البتہ اس کو تمباکو میں ملا کر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس طرح اور بھی مضر صحت ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے خون کی کمی بے ہمتی اور ذہنی انتشار لاحق ہو جاتے ہیں جو بحیثیت مجموعی صحت پر انتہائی برا اثر ڈالتے ہیں اور انسان کی صحیح سوچ اور فکر جاتی رہتی ہے ایسے لوگ بعض اوقات یاوہ گوئی پر اتر آتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے آدمی بے قابو ہو جاتا ہے آخر میں قوما ہو کر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

بعض ڈاکٹری ادویہ

ہماری ہیلتھ پالیسی میں کمزوری کے باعث بہت سی ڈاکٹری ادویہ کا استعمال عام ہاتھوں میں چلا گیا ہے وہ دوائیں جو ڈاکٹری نسخہ کے بغیر ممنوع ہونا چاہیے تھیں سر عام مل رہی ہیں یہ ادویہ نفسیاتی مسائل سے پیدا ہونے والے ڈیپریشن کو دور کرنے کیلئے تجویز کی

Marfat.com

جاتی ہیں لیکن ان کا بطور استعمال نشہ زیادہ ہوتا ہے اور یہ لوگ اتنی مقدار میں ان کا استعمال کرتے ہیں کہ اپنے لئے ہولناک گڑھا تیار کرتے ہیں۔

ان ادویہ کا نشہ کرنے سے سر میں دائمی درد پیدا ہو جاتا ہے اور بھولنے کی بیماری نسیان پیدا ہو جاتی ہے۔ پیشاب میں غیر طبعی اجزا خارج ہوتے ہیں ہر وقت وحشت طاری رہتی ہے بعض ادویہ اتنی زہریلی ہیں جو خون کے خلیات کو تباہ کر دیتی ہیں اور زندگی کیلئے خطرہ بن جاتی ہیں۔ بعض دواؤں کے استعمال سے شدید قبض' پیشاب کی زیادتی سینہ کی جلن اور خفقان قلب کے عارضے لاحق ہوتے ہیں خون کے سفید جرثومے کم ہو جاتے ہیں اور یرقان کا خطرہ رہتا ہے دمہ کے مریضوں کیلئے ان ادویہ کا استعمال خطرناک ہے اگر کسی معالج نے اپنی دوکان پر اس قسم کا اشتہار لگا رکھا ہو کہ میرے پاس ایسی دوائی ہے جو رعشہ' قبض' جگر کی خرابی' معدہ کی خرابی' پاگل پن' سر درد' سانس کی تنگی اور نظر میں کمزوری پیدا کرتی ہے اپنی جیبوں کو خالی کرانے اور موزی بیماریوں کے جال میں پھنسنے کیلئے میری دوائی خریدیں تو ہر کوئی جوتا اٹھا کر اس کے پیچھے پڑ جائے گا لیکن حیرت ہے نشہ کے عادی افراد پر کہ جانتے ہوئے بھی ایسی ادویہ کا بکثرت استعمال کرتے ہیں اور اپنی صحت جوانی اور دولت کا ستیاناس کرتے ہیں۔

کسی بھی ڈاکٹر اور طبیب کو ان ادویہ کا نام اپنی کتاب میں درج نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ جو چیز عوام کے فائدے کیلئے درج کی جاتی ہے یا جس چیز کا نام بتا کر لوگوں کو ڈرایا جاتا ہے بعض ناعاقبت اندیش لوگ اس کا غلط استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔

جس طرح شروع میں ہیروئن کے نام سے صرف چند افراد واقف تھے لیکن اخبارات ریڈیو اور ٹی وی پر اس کے نام کا اتنی کثرت سے تذکرہ کیا گیا کہ آج ہر بچہ ہیروئن کے نام سے واقف ہے اور ہر کسی کے ذہن میں تجسس پیدا ہوتا ہے کہ ہیروئن کس قسم کی ہوتی ہے دیکھنا چاہیے اور دیکھنے کے چکر میں لوگ ہیروئن کے عادی ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

چائے نوشی کے نقصانات

چائے کو میں نے نشہ آور چیزوں کے عنوان میں اس لئے لکھا ہے کہ یہ اندر ہی اندر جسم کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ بچوں اور عورتوں کو خصوصیت سے نقصان پہنچاتی ہے۔

یاد رکھیئے چائے کی عادت بھی نشہ آور چیزوں کی طرح کم مضر نہیں بہر حال بغیر کسی کسی ضرورت کے چائے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

کیونکہ معدہ کی جو بیماریاں آج کثرت سے پیدا ہو رہی ہیں ان میں چائے کا بہت زیادہ ہاتھ ہے۔ خصوصاً معدہ میں تیزابیت' جلن اور بھوک کی کمی اس کے نتائج ہیں۔

عرصہ دراز تک استعمال کرنے سے بینائی کو کمزور کرتی ہے۔ خون کو فاسد اور جگر کو متاثر کرتی ہے۔ محرک ہونے کی وجہ سے مثانہ میں گرمی پیدا کرتی ہے اور گردے ضرورت سے زیادہ پانی خارج کرنے لگتے ہیں پسینہ کی کثرت سے نمکیات جلد کے راستے خارج ہوتے ہیں۔ چائے زیادہ پینے سے خون میں غلیظ مادے جمع ہو جاتے ہیں۔ بے خوابی اور دائمی قبض لاحق ہو جاتی ہے بلڈ پریشر اور دل کے مریضوں کیلئے چائے نہایت مضر ہے۔ خونی بواسیر کے مریضوں کیلئے از حد نقصان دہ ہے تبخیر معدہ کے مریض کو بھی چائے نہایت مضر ہے جریان احتلام اور سرعت انزال بھی پیدا کرتی ہے۔ صحت عامہ کیلئے گھن کا اثر رکھتی ہے۔

اگر چائے پینا آپ کیلئے ضروری ہو تو گورکھ پان تازہ حاصل کر کے خشک کر لیں اور اس کو بطور چائے استعمال کریں جو نقصان دوسری چائے پینے سے ہوتا ہے وہ تمام فائدے اس چائے میں موجود ہیں۔ یا میری کتاب سنتیں اور ان کی برکتیں میں چائے کے ایک نسخے تحریر ہیں۔ اس کو اپنے گھروں میں رواج دیجئے۔

Marfat.com

باب ششم

سکرات موت

اس دنیا میں ہر ذی روح کو ایک مقررہ وقت کے بعد موت ہے کیونکہ ہر انسان کی ایک حد تک زندگی مقرر ہے جب وہ اسے پورا کر لیتا ہے تو اسے یہ جہان چھوڑنا پڑتا ہے اس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "کہ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے" یعنی جو اس دنیا میں پیدا ہوا ہے اسے ضرور مرنا پڑے گا۔

جس شخص نے اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیا کہ مجھے بالآخر موت سے ہمکنار ہونا ہی پڑے گا اور پھر قبر میں مدتوں رہنا پڑے گا اور پھر میدان قیامت میں مجھے بہرحال کھڑا کیا جائے گا جو پچاس ہزار سال کا ایک دن ہو گا اور پھر جنت و دوزخ میں سے کسی ایک جگہ میرا ٹھکانہ ہو کر رہے گا اس کے لیے تو پھر کوئی اندیشہ موت کے اندیشے سے بڑھ کر اہم اور ضروری نہ ہو گا بشرطیکہ عقل کا ایک ذرہ بھی اس میں موجود ہو علماء کا قول ہے کہ موت بالکل مٹ جانے اور فنا ہو جانے کا نام نہیں بلکہ موت تو بدن سے روح کے تعلق کے ختم ہو جانے کا نام ہے اور یہ ایک حجاب ہے جو روح اور جسم کے درمیان قائم ہو جاتا ہے اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے عقل مند مومن کون ہے۔ فرمایا کہ جو موت کو زیادہ یاد کرے اور موت کے بعد کے لیے سب سے اچھی تیاری کرے' یہ ہے عقل مند۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم دنیا کی مستیوں اور اس کی رنگینیوں میں کچھ اس قدر کھو چکے ہیں کہ موت اور اس کی تیاری سے ہم بالکل غافل نظر آتے ہیں دنیا کی آسائشیں' راحتیں اور آسانیاں تو سب طلب کرتے ہیں لیکن سکرات موت کی آسانیاں کوئی مانگنے والا نہیں روشن مستقبل کی فکر ہر ایک میں پائی جاتی ہے لیکن روشن قبر کی فکر ہمارے اندر نظر نہیں آتی۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ موت دنیا و آخرت کی ہولنا کیوں میں سب سے زیادہ ہولناک ہے یہ آروں کے چیرنے سے' قینچیوں کے کاٹنے سے' ہانڈیوں کے ابالنے سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اگر مردہ زندہ ہو کر موت کی سختی لوگوں کو بتا دے تو ان سب کا عیش اور نیند سب کچھ ختم ہو جائے۔ (شرح الصدور)

حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر موت کی تکالیف کا ایک قطرہ تمام آسمان اور زمین پر رہنے والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب ہلاک ہو جائیں لیکن قیامت میں ایک گھڑی کی تکلیف اس تکلیف سے ستر گنا زیادہ ہوگی۔ (حوالہ مذکورہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مرنے والے انسان کو فرشتے باندھ دیتے ہیں ورنہ وہ جنگلات میں بھاگتا پھرتا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہید موت کی تکلیف صرف اتنی پاتا ہے جتنی کسی کو چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہم سب پر موت کی سختی کو آسان فرما دے۔ (آمین)

قبر کی ڈانٹ

حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''کیمیائے سعادت'' میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں' جب کسی میت کو قبر میں اتار دیا جاتا ہے تو قبر فوراً اس سے سوال کرتی ہے کہ

Marfat.com

اے آدمی! تو نے مجھے کس لیے فراموش کر رکھا تھا؟ کیا تجھے اتنا بھی پتا نہ تھا کہ میں دکھوں کا گھر ہوں جس میں رنج درد اور تکلیف ہی تکلیف ہے' اندھیرا گھر ہوں جس میں تاریکی ہی تاریکی ہے' تنہائی کا گھر ہوں' پھر اے شخص تو کس بات پر اکڑا اکڑا پھرتا تھا؟ یہاں تک کہ میرے اوپر سے گزرتے وقت تیرا ایک پاؤں حیرت سے کہیں پڑتا تھا تو دوسرا کہیں۔ قبر کی ڈانٹ سن کر اگر وہ مردہ کسی نیک بندے کا ہو تو ایک غیبی آواز یہ کہہ کر قبر کو مطمئن کر دیتی ہے کہ اے قبر! یہ تو کس سے کہہ رہی ہے! یہ تو ایک نیک اور پاکیزہ بندہ ہے جو ہمیشہ نیکی کا حکم کرتا رہا اور برائی سے منع کرتا رہا یہ سن کر قبر کہتی ہے' اچھا یہ بات ہے تو یہ لو میں اس کے لیے گلزار بن جاتی ہوں۔ چنانچہ پھر اس شخص کا بدن نور میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی روح آسمان کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔

اس حدیث پاک پر آپ ذرا غور فرمایئے کہ جب کوئی قبر میں جاتا ہے چاہے وہ نیک ہو یا بد اس کو قبر میں ڈرایا جاتا ہے۔ اے اسلام کی تبلیغ کرنے والو تمہیں مبارک ہو اے نیکی کے کام کرنے والو تمہیں مبارک ہو کہ قبر میں ایک غیبی آواز آپ کی تائید و حمایت کرے گی اور اس طرح قبر آپ کے لیے گلزار بن جائے گی اور یاد رکھیے! قبر میں صرف عمل جائے گا' آپ کی بلند کوٹھیاں' محلات' مکانات' آپ کی دولت' آپ کا بینک بیلنس' آپ کا وسیع کاروبار' آپ کے بڑے بڑے پلاٹ' آپ کے لہلہاتے کھیت اور خوشنما باغات' یہ آپ کے ساتھ قبر میں نہیں آئیں گے چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا عمل آ کر اس کی بائیں ران کو حرکت دیتا ہے اور کہتا ہے میں تیرا عمل ہوں وہ مردہ پوچھتا ہے میرے بال بچے کہاں ہیں؟...... میری نعمتیں کہاں ہیں' میری دولتیں کہاں ہیں؟ تو عمل کہتا ہے یہ سب تیرے پیچھے رہ گئے اور میرے سوا تیری قبر میں کوئی نہیں آیا۔"

قبر کا سلوک

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ایک مرتبہ کسی جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے جب قبرستان پہنچے تو ایک الگ جگہ پر بیٹھے گہری سوچ میں پڑ گئے لوگوں

Marfat.com

نے عرض کیا یا امیر المومنین! آپ تو اس جنازے کے ولی تھے اور آپ ہی علیحدہ بیٹھ گئے؟

فرمایا ہاں' مجھے ایک قبر نے آواز دی اور مجھ سے یوں کہا کہ اے عمر بن عبدالعزیز! تو مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتا کہ میں ان آنے والوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہوں؟ میں نے کہا تو مجھے ضرور بتا۔ اس نے کہا میں ان کے کفن پھاڑ دیتی ہوں بدن کے ٹکڑے کر دیتی ہوں' خون سارا چوس لیتی ہوں' گوشت کھا لیتی ہوں اور بتاؤں کہ آدمی کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں' مونڈھوں کو باہوں سے جدا کر دیتی ہوں اور سرینوں کو رانوں سے جدا کر دیتی ہوں اور رانوں سے گھٹنوں اور گھٹنوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو پاؤں سے جدا جدا کر دیتی ہوں۔

یہ فرما کر عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور فرمایا کہ دنیا کا قیام بہت ہی تھوڑا ہے اور اس کا دھوکہ بہت زیادہ ہے اس میں جو عزیز ہے وہ آخرت میں ذلیل ہے اس میں جو دولت والا ہے وہ آخرت میں فقیر ہے اس کا جوان بہت جلد بوڑھا ہو جائے گا اس کا زندہ بہت جلد مر جائے گا اس کا تمہاری طرف متوجہ ہونا تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے حالانکہ تم دیکھ رہے ہو کہ یہ کتنی جلدی منہ پھیر لیتی ہے اور کتنا نادان ہے وہ شخص جو اس کے دھوکے میں پھنس جائے کہاں گئے اس کے وہ دلدادہ جنہوں نے بڑے بڑے شہر آباد کیئے بڑی بڑی نہریں نکالیں' بڑے بڑے باغات لگائے اور بہت تھوڑا عرصہ رہ کر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چل دیئے وہ اپنی صحت اور تندرستی کے بل بوتے پر گناہوں میں مبتلا ہوئے اور یہ لوگ مال کی کثرت کے سبب قابل رشک تھے باوجود اس کے کہ مال کمانے میں ان کو بہت رکاوٹیں پیش آتی تھیں مگر پھر بھی خوب کماتے تھے ان پر لوگ حسد کرتے تھے لیکن وہ بالکل بے فکر ہو کر مال کو جمع کرتے رہتے تھے اور اس کے جمع کرنے میں ہر قسم کی تکلیف کو خوشی سے برداشت کرتے تھے لیکن اب دیکھ لو کہ مٹی نے ان کے بدنوں کا کیا حال کر دیا اور خاک نے ان کے جسموں کو کیا بنا دیا کیڑوں نے ان کے جوڑوں اور ان کی ہڈیوں کا کیا حال بنا دیا وہ لوگ دنیا میں اونچی اونچی مسہریوں پر

Marfat.com

اونچے اونچے فرش پر اور نرم نرم گدوں پر نوکروں اور خادموں کے درمیان آرام کرتے تھے عزیز و اقارب' رشتہ دار اور پڑوسی ہر وقت دلداری کو تیار رہتے تھے' لیکن اب کیا ہو رہا ہے کوئی آواز دے کر ان سے پوچھے کہ تم پر کیا گزر رہی ہے؟

غریب امیر سب ایک ہی میدان میں پڑے ہوئے ہیں کوئی مالدار سے پوچھے کہ اے بھائی مالدار تیرے مال نے تیری قبر میں کیا ساتھ دیا کوئی غریب سے پوچھے کہ اے بھائی غریب تیری غربت نے تجھے قبر میں کیا نقصان پہنچایا' ان کی زبان کا حال پوچھ جو بہت چہکتی تھی ان کی آنکھوں کو دیکھ جو ہر طرف دیکھتی تھیں' ان کی نرم نرم کھالوں کا حال دریافت کر' ان کے خوبصورت اور دل ربا چہروں کا حال پوچھ کہ ان کا کیا بنا ؟ ان کے نازک جسموں کا پوچھ کہ کہاں گیا اور کیڑوں نے ان سب کا کیا حشر بنایا؟ ان کے رنگ کالے کر دیئے ان کا گوشت کھا لیا ان کے منہ پر مٹی ڈال دی اعضاء کو الگ الگ کر دیا جوڑوں کو توڑ دیا۔

آہ! کہاں ہیں ان کے وہ خدا جو ہر وقت ''حاضر ہوں جی'' کہتے تھے۔

کہاں ہیں ان کے خیمے اور خوبصورت کمرے جن میں آرام کرتے تھے کہاں ہیں ان کے وہ مال اور خزانے جن کو وہ جوڑ جوڑ کر رکھا کرتے تھے۔ ان خدام نے ان کو قبر میں کھانے کے لیے کوئی توشہ بھی نہ دیا ان کی قبر میں کوئی بستر بھی نہ بچھا دیا کوئی تکیہ ہی لگا دیا ہوتا یونہی زمین پر ہی ڈال دیا۔ کوئی باغیچہ اور کوئی پھلواری بھی نہ لگا دی آہ! اب وہ بالکل اکیلے ہی پڑے ہیں اور اندھیرے میں پڑے ہیں ان کے لیے اب رات دن یکساں ہیں' دوستوں کو بھی نہیں مل سکتے اور نہ ہی کسی کو اپنے پاس بلا سکتے ہیں۔

اب یہ اس حال میں پڑے ہیں کہ ان کی بیویوں نے دوسرے نکاح کر لیے وہ دوسروں کے پہلوؤں میں مزے اڑا رہی ہیں وارثوں نے مکانوں پر قبضہ جما لیا اور مال تقسیم کر لیا۔

مگر بعض خوش نصیب ایسے بھی ہیں جو اپنی قبروں میں بھی مزے اڑا رہے ہیں تروتازہ چہروں کے ساتھ راحت اور سکون میں ہیں لیکن یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اس

Marfat.com

دھوکہ کے گھر میں قبر کو یاد رکھا اور اپنے لیے توشہ جمع کرتے رہے اور اپنے پہنچنے سے پہلے اپنے جانے کا سامان کرلیا۔

اے میرے نادان اسلامی بھائی! تو عنقریب قبر میں ضرور جائے گا تجھے اس دنیا کو چھوڑنا ہی پڑے گا پھر آخر کس چیز نے تجھ کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے تجھے امید ہے کہ یہ کم بخت دنیا تیرے ساتھ رہے گی کیا تجھے یہ امید ہے کہ تو اس کوچ کے گھر میں ہمیشہ رہے گا تیرے یہ وسیع مکانات تیرے یہ باغوں کے پکے ہوئے پھل' تیرے نرم نرم بستر' تیرے گرمی سردی کے بیش قیمت لباس سب کے سب ایک دم رکھے رہ جائیں گے جب ملک الموت علیہ السلام آ جائیں گے تو کوئی چیز ان کو نہ روک سکے گی۔ پسینوں پر پسینے آنے لگیں گے' پیاس کی شدت بڑھ جائے گی اور جان کنی کی سختی میں کروٹیں بدلتا رہ جائے گا۔

افسوس صد افسوس! اے میرے وہ بھائی' کہ آج مرتے وقت اپنے بھائی کی آنکھ بند کر رہا ہے۔ کوئی اپنے بیٹے کی آنکھ بند کر رہا ہے' کوئی اپنے باپ کی آنکھ بند کر رہا ہے ان میں سے کوئی کسی کو غسل دے رہا ہے' کسی کو کفن پہنا رہا ہے' کسی کے جنازے کے ساتھ جا رہا ہے' کسی کو قبر کے گڑھے میں ڈال رہا ہے۔ کل کو تجھے بھی یہ سب کچھ پیش آنا ہے۔ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے "کہ آدمی ایسی چیز کے ساتھ خوش ہوتا ہے جو عنقریب فنا ہونے والی ہے اور لمبی لمبی آرزوؤں اور دنیا کی امیدوں میں مشغول رہتا ہے۔"

تیرا سارا دن غفلت میں گزرتا ہے اور رات تیری سونے میں گزر جاتی ہے اور موت تیرے اوپر سوار ہے دنیا میں چوپائے اس طرح زندگی گزارتے ہیں جس طرح تو زندگی گزار رہا ہے کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوگیا۔

قبر کا امتحان

پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! آہ ایک نہ ایک دن ہمیں بھی قبر کے ہولناک

Marfat.com

گڑھے میں اتار دیا جائے گا' ہاں ہاں! ہم اپنے دفن کرنے والوں کو دیکھ بھی رہے ہوں گے جب وہ مٹی ڈال رہے ہوں گے یہ بھی نظر آ رہا ہو گا لیکن کچھ بول نہیں سکیں گے۔ دفن کرنے کے بعد ہمارے ناز اٹھانے والے رخصت ہو رہے ہوں گے قبر میں ان کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہو گی دل ڈوبا جا رہا ہو گا اتنے میں اپنے لمبے لمبے دانتوں سے قبر کی دیواروں کو چیرتے ہوئے خوفناک شکلوں والے مہیب بالوں کو لٹکائے ہوئے دو فرشتے منکر نکیر قبر میں آ موجود ہوں گے ان کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہوں گے اور وہ سختی کے ساتھ بیٹھائیں گے اور کرخت لہجے میں سوالات کریں گے۔

مَنْ رَّبُّکَ ؟ تیرا رب کون ہے؟ آہ! رب عزوجل کو کب یاد کیا تھا جواب نہیں بن پڑ رہا جو ایمان برباد کر بیٹھا اس کی زبان سے نکل رہا ہے' هیهات هیهات لا ادری' افسوس افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم' پھر پوچھا جائے گا' مَادِیْنُکَ ؟ تیرا دین کیا ہے؟ ایمان برباد کر کے قبر میں جانے والا مردہ سوچ رہا ہے کہ ہم نے تو آج تک دنیا ہی بسائی تھی قبر کے امتحان کی تیاری کی طرف کبھی ذہن ہی نہیں گیا تھا بس صرف دنیا کی رنگینیوں ہی میں کھوئے ہوئے تھے ہمیں قبر کے امتحان کا کہاں پتا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہی اور زبان سے نکل رہا ہے' هیهات هیهات لا ادری' افسوس افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں'' پھر ایک حسین وجمیل نور برساتا جلوہ دکھایا جائے گا اور سوال ہو گا مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلُ ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ کیسے پہنچائیں گے' داڑھی سے تو انسیت تھی نہیں یہودیوں کا طریقہ عزیز تھا یہ تو داڑھی والی شخصیت ہے کبھی زندگی میں عمامے کا سوچا بھی نہیں تھا۔ یہ تو عمامے والے صاحب ہیں۔ یہ بزرگ تو زلفوں والے ہیں ہمیں تو انگریزی بال عزیز تھے انہوں نے تو کرتا شریف زیب بدن کیا ہوا ہے اور ہم تو پینٹ شرٹ پہن کر گھومتے تھے ہم کیا جانیں یہ کون صاحب ہیں ہمیں تو فنکاروں' گلوکاروں کے نام یاد ہیں ہمیں نہیں معلوم یہ کون صاحب ہیں جس بدنصیب کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا اس کے منہ سے نکلے گا' هیهات هیهات لا ادری ''افسوس افسوس! مجھے تو کچھ نہیں معلوم' اتنے میں جنت کی کھڑکی کھلے گی اور فوراً بند ہو جائے گی پھر جہنم کی کھڑکی کھلے گی

Marfat.com

اور کہا جائے گا اگر تو نے درست جواب دیئے ہوتے تو تیرے لیے وہ جنت کی کھڑکی تھی یہ سن کر اسے حسرت بالائے حسرت ہو گی۔ کفن کو آگ کے کفن سے تبدیل کر دیا جائے گا۔ آگ کا بستر قبر میں بچھایا جائے گا سانپ اور بچھو لپٹ جائیں گے۔

اور جب مومن اور نیک بندہ قبر میں جائے گا اور اس سے سوال ہو گا من ربک تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا ربی اللہ میرا رب اللہ عزوجل ہے ما دینک؟ تیرا دین کیا ہے؟ زبان سے نکلے گا دینی الاسلام میرا دین اسلام ہے پھر پوچھا جائے گا مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ ھٰذَا الرَّجُلِ اس ہستی کے بارے میں تو کیا کہتا ہے تو زبان سے بے ساختہ جاری ہو گا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' اس کے بعد جہنم کی کھڑکی کھلے گی اور فوراً بند ہو جائے گی اور جنت کی کھڑکی کھلے گی۔ کہا جائے گا اگر تو نے درست جوابات نہ دیئے ہوتے تو تیرے لیے وہ دوزخ کی کھڑکی تھی یہ سن کر اسے خوشی بالائے خوشی ہو گی' اب جنتی کفن ہو گا' جنتی بچھونا ہو گا۔ قبر تا حد نظر وسیع ہو گی اور مزے ہی مزے ہوں گے۔

میدانِ قیامت

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے قبل موت کی سختیاں' قبر کا سلوک اور قبر کے امتحان کا تذکرہ کیا گیا ہے تا کہ ہم ان کو پڑھ کر گناہوں بھری زندگی کو چھوڑ کر نیکیوں کی طرف متوجہ ہوں اور اللہ عزوجل کا خوف ہمارے دلوں میں پیدا ہو۔ اسی مقصد کے تحت اب قیامت کا مختصر ذکر پیش خدمت ہے۔

قبر میں ہزاروں سال رہنے کے بعد جب ہمیں قبروں سے نکالا جائے گا تو قیامت کا پچاس ہزار سال کا ایک دن ہو گا زمین تانبے کی ہو گی اور سورج سوا نیزہ پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا اور ہمیں ننگے پاؤں کھڑا کیا جائے گا شدید گرمی کا عالم ہو گا ہر شخص اپنے اعمال بد کے مطابق پسینے میں غرق ہو گا کسی کا پسینہ پاؤں پر چڑھا ہو گا کسی کا پنڈلی تک' کسی کا پیٹ تک تو کسی کا منہ تک' تو کوئی پسینے میں غوطے کھا رہے ہوں گے۔

Marfat.com

ایک حدیث پاک کے مطابق لوگ جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں ایسے ہی ننگے بدن میدان محشر میں ہوں گے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو ننگے ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو اس وقت اپنی اپنی پڑی ہو گی اور اپنی مصیبت میں اس قدر گرفتار ہوں گے کہ ایک دوسرے کو دیکھنے کی فرصت ہی نہ ہو گی سب کی آنکھیں اوپر کی طرف لگی ہوں گی اس وقت ایک ایک شخص کا نام لے کر پکارا جائے گا وہ مجمع سے نکل کر وہاں حاضر ہو گا اور اللہ جل جلالہ کے دربار عالیشان میں پیش کیا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا کہ اس شخص کے ذمہ جس جس کا مطالبہ ہو وہ آئے بہر حال اس کے ذمے جس جس کا کوئی حق ہو گا یا اس کی طرف سے جس پر کسی قسم کا ظلم ہو گا وہ ایک ایک کر کے پکارا جائے گا اور اس کی نیکیوں میں سے ان کے حقوق ادا کیے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو ان لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے اور جب وہ اپنے گناہوں کے ساتھ دوسروں کے گناہوں کو بھی اپنے سر لے لیگا تو اس سے کہا جائے گا کہ جا ہاویہ میں چلا جا (سورہ القاریہ) میں اس کا بیان ہے (یعنی دہکتے ہوئے جہنم میں) حساب اور عذاب کی اس شدت کو دیکھتے ہوئے کوئی مقرب فرشتہ یا نبی ایسا نہ ہو گا جس کو اپنا خوف نہ ہو گا مگر وہ لوگ جن کو اللہ جل شانہٗ محفوظ فرما دے۔

اس وقت ہر شخص سے یہ چار سوال کیے جائیں گے۔

(۱) عمر کس کس کام میں صرف کی؟

(۲) جوانی کیسے گزاری؟

(۳) مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا؟

(۴) اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟

آہ! آج ہم نے ان چار سوالات میں سے کسی ایک کی بھی تیاری نہیں کی۔ افسوس صد افسوس کہ زندگی تمام کی تمام لغویات اور فضولیات میں برباد ہوتی چلی جا رہی ہے۔

آہ! صد آہ! کہ قیامت کے روز ہمیں نیکیوں کا احساس ہو گا آج تو خوب گناہ پر

Marfat.com

گناہ کیے جا رہے ہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن باپ اپنے بیٹے سے کہے گا کہ میں دنیا میں تیرا باپ تھا وہ بیٹا اس کے احسانات کا اقرار کرے گا اس کے بعد باپ کہے گا کہ مجھے صرف ایک نیکی کی ضرورت ہے۔ بیٹا کہے گا کہ مجھے تو اپنا حال بھی معلوم نہیں کہ مجھ پر کیا گزرے گی میں تو کوئی نیکی نہیں دے سکتا۔ اس کے بعد وہ شخص اپنی بیوی سے اپنے احسانات اور تعلقات جتا کر نیکی مانگے گا وہ بھی اسی طرح صاف انکار کر دے گی غرضیکہ اسی طرح یہ شخص ہر ایک سے نیکی مانگتا پھرے گا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت در منشور میں زیادہ واضح الفاظ میں ہے۔

پل صراط کیا ہے؟

پل کی طرح کا ایک راستہ ہے جسے صراط کہا جاتا ہے یہ صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا یہ پل جہنم پر بنا ہوگا اور جنت میں جانے کے لیے اس پل سے گزر کر جانا پڑے گا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض مسلمان جہنم سے نجات پائیں گے تو انہیں جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل کے اوپر روک لیا جائے گا کہ ایک دوسرے سے ان مظالم کا بدلہ لیں جو دنیا میں کیے تھے یہاں تک کہ جب حقوق العباد کا معاملہ پاک ہو جائے گا پھر انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔

اس پل سے گزرنے کی کیفیات اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوں گی نیک لوگوں کے لیے اس صراط کو عبور کرنا بالکل آسان ہوگا جب کہ گناہگاروں کے لیے اسے عبور کرنا بہت مشکل اور گراں ہوگا۔ نیکوکاروں میں بعض تو ایسی تیزی سے گزر جائیں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا ابھی اِدھر تھے ابھی اُدھر پہنچے۔ بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرندہ اڑتا ہوا بعض تیز گھوڑے کی طرح اور بعض ایسے جیسے آدمی دوڑتا ہے بعض آہستہ آہستہ یہاں تک کہ بعض سرین پر گھسٹتے ہوئے اور بعض گرتے

Marfat.com

پڑتے، لنگڑاتے ہوئے اس پل پر سے گزریں گے اور بعض چیونٹی کی چال چل کر پار ہو جائیں گے۔

جب امت مسلمہ کے لوگ پل سے گزر رہے ہوں گے تو امت کے والی تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم امت کی سلامتی کی دعا فرما رہے ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہی سے بہت سے مسلمان اس پل کو بآسانی عبور کر لیں گے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والوں کو ہی دعا فائدہ پہنچائے گی۔

پل صراط کا راستہ تیس ہزار سال کی مسافت کے برابر ہو گا پل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے لٹکتے ہوں گے جس شخص کے بارے میں حکم ہو گا وہ اسے پکڑ لیں گے مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پالیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے اور یہ ہلاک ہوں گے۔

دوزخ اور دوزخیوں کے حالات

دوزخ ایک ایسا مقام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سزا یافتہ لوگوں کے لیے بنایا ہے یہ جگہ گناہ گاروں نافرمانوں اور سرکشوں کو سزا دینے کے لیے ہے۔ مسلمانوں کی زبان پر یوں تو دوزخ کا ذکر آتا ہی رہتا ہے مگر اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کے افعال و اعمال سے اس لیے غافل ہیں کہ اس کے دل ہلا دینے والے عذاب اور ان مصیبتوں سے بے خبر ہیں جو دوزخیوں پر گزریں گی اس لیے یہاں پر احوال جہنم کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے تا کہ ہم گناہوں سے بآسانی بچ سکیں۔

یاد رکھیے، عذاب دوزخ ایک حقیقت ہے اس کی اصلیت سے انکار کرنا اسلام کے منافی اور کفر میں شامل ہے۔

دوزخ کی گہرائی

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

Marfat.com

کرتے ہیں کہ اگر ایک پتھر دوزخ میں ڈالا جائے تو دوزخ کی تہہ میں پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا چلا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ آواز کیا ہے ہم نے عرض کی کہ اللہ عزوجل اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا یہ ایک پتھر ہے جس کو خدا نے جہنم کے منہ پر تہہ میں گرنے کے لیے چھوڑا تھا اور وہ ستر سال تک گرتے گرتے اب دوزخ کی تہہ میں پہنچا ہے یہ اس پتھر کے گرنے کی آواز ہے۔ (مسلم)

دوزخ کی دیواریں

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ کو چار دیواریں گھیرے ہوئے ہیں جن میں ہر دیوار کا عرض چالیس سال چلنے کی مسافت رکھتا ہے (ترمذی) یعنی دوزخ کی دیواریں اتنی موٹی ہیں کہ صرف ایک دیوار کی چوڑائی طے کرنے کے لیے چالیس سال خرچ ہوں۔

دوزخ کے دروازے

قرآن شریف میں سورہ حجر پ۱۴ میں دوزخ کے دروازوں کے متعلق فرمایا ہے اور ان سب سے جہنم کا وعدہ ہے جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔

خود تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں جن میں سے ایک اس کے لیے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائے۔

(مشکوٰۃ)

دوزخ کی آگ

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ کو ایک ہزار سال تک

Marfat.com

دہکایا گیا تو اس کی آگ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا تو اس کی آگ سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا تو اس کی آگ سیاہ ہوگئی چنانچہ اب دوزخ کی آگ سیاہ اور اندھیرے والی ہے۔ (ترمذی)

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تمہاری یہ آگ جس کو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی (جلانے کو تو) یہی بہت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس کے باوجود دنیا کی آگ سے دوزخ کی آگ انہتر درجہ بڑی ہوئی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اگر دوزخی کو دوزخ کی آگ سے نکال کر دنیا کی آگ میں ڈال دیا جائے تو اس کو نیند آ جائے۔ (ترغیب)

کیونکہ بہ نسبت دوزخ کی آگ کے دنیا کی آگ بہت ہی زیادہ کم گرم ہے لہٰذا اس میں اس کو دوزخ کے مقابلہ میں آرام معلوم ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ دنیا کی آگ اللہ عزوجل سے دعا کرتی ہے یا اللہ عزوجل مجھ کو جہنم کی آگ میں واپس مت لے جانا۔ یعنی آگ' آگ سے پناہ مانگ رہی ہے لیکن یہ انسان اتنا کمزور و ناتواں ہے کہ یہ آگ سے آخر کیوں نہیں ڈرتا بلکہ یہ تو آگے بڑھ کر اپنی ذات کو اس آگ کے حوالے کر رہا ہے کہ جس آگ سے خود آگ بھی ڈرتی ہے اب نماز کو جان بوجھ کر ضائع کر دینا اپنے آپ کو جہنم کی آگ کے حوالے کرنا کیا نہیں ہے اسی طرح جھوٹ بولنا' گالیاں بکنا' غیبت چغلی کرنا وغیرہ وغیرہ جتنے بھی گناہ ہیں ہم سب کو معلوم ہے کہ ان گناہوں پر جہنم کا عذاب ہے لیکن پھر بھی گناہوں کو ارادۃً اور خوشی خوشی کرنا کس قدر حماقت اور نادانی ہے۔

عذابِ دوزخ کا اندازہ

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہے کہ پاؤں میں آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی جس کی وجہ سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولتا ہوگا وہ سمجھے گا کہ مجھے ہی سب سے زیادہ عذاب ہو رہا ہے

Marfat.com

حالانکہ اس کو سب سے کم عذاب ہوگا۔

ایک روایت کے مطابق اگر دوزخ کو سوئی کی نوک کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی تپش کی وجہ سے مر جائیں۔ (بخاری و مسلم)

دوزخ کے سانپ اور بچھو

حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ جہنم میں اونٹ کی گردن کی طرح موٹے موٹے سانپ ہیں ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے جب یہ سانپ ڈسے گا تو اس کا زہر اس کے جسم میں ستر سال تک جوش مارتا رہے گا دوسری روایت میں ہے کہ جہنم میں کالے خچر کی مانند بچھو ہیں اس کے ستر ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے جب وہ بچھو ڈنک مارے گا تو اس کا زہر آدمی کے سارے جسم میں سرایت کر جائے گا اور اس کے زہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے اس کے بعد اس کی ہڈیوں سے گوشت جھڑتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔
(قرۃ العیون)

قرآن مجید میں ہے۔ زدنا هم عذاباً فوق العذاب یعنی ہم ان کے لیے عذاب پر عذاب بڑھا دیں گے اس شرارت کے بدلے جو وہ کرتے تھے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ آگ کے عام عذاب کے علاوہ ان کے لیے یہ عذاب بڑھا دیا جائے گا کہ ان پر سانپ، بچھو مسلط کیے جائیں گے جن کے بڑے بڑے دانت لمبی لمبی کھجوروں کے برابر ہوں گے۔

دوزخیوں کا کھانا پینا

دوزخیوں کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی ملے گا اور سوائے جھاڑ کانٹوں والے کھانے کے ان کے لیے کچھ کھانا نہ ہوگا جو نہ طاقت دے گا نہ بھوک دور کرے گا ضریع یعنی آگ کے کانٹے۔ بیشک ان کی غذا پگھلتے ہوئے تانبے جیسا زقوم کا درخت ہے جو پیٹوں میں گرم پانی کی طرح کھولے گا دراصل زقوم ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں سے نکلتا

Marfat.com

ہے اس کے پھل ایسے ہیں جیسے سانپوں کے پھن۔ زقوم کا ترجمہ سینڈھ کیا جاتا ہے جو مشہور کڑوا درخت ہے لیکن یہ صرف سمجھانے کے لیے ہے کیونکہ وہاں کی ہر چیز کڑواہٹ اور بدبو میں یہاں کی چیزوں سے کہیں زیادہ بدتر ہے اور کیا ہی برا منظر ہوگا جب کہ اس درخت سے کھائیں گے اور پھر اوپر سے کھولتا ہوا پانی پئیں گے اور وہ بھی تھوڑا بہت نہیں بلکہ پیاسے اونٹوں کی طرح خوب ہی پئیں گے۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو وہ یقیناً تمام دنیا والوں کی غذائیں بگاڑ ڈالے۔ یعنی سب کڑوی ہو جائیں اب بتاؤ کہ اس کا حال کیا ہوگا جس کی خوراک ہی زقوم ہوگی۔ (ترمذی و ابن حبان)

حاکم کی روایت میں ہے کہ خدا کی قسم اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا کے دریاؤں میں ڈال دیا جائے تو وہ تمام دنیا والوں کی غذائیں کڑوی کر دے۔

سورۂ نبا میں ارشاد ہے ''وہ دوزخ میں کھولتے ہوئے پانی اور غساق کے علاوہ کسی ٹھنڈک اور پینے کی چیز کا مزہ نہ چکھ سکیں گے۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں ڈال دیا جائے تو تمام دنیا والے جل جائیں۔ (ترمذی و حاکم)

سورۂ ابراہیم میں ارشاد ہے ''دوزخی کو پیپ کا وہ پانی پلایا جائے گا جس کو وہ گھونٹ گھونٹ کر کے پئے گا اور اس کو گلے سے مشکل سے اتار سکے گا اور اس کو ہر طرف موت آتی نظر آئے گی' مگر وہ مرے گا نہیں۔

سورۂ محمد میں ارشاد ہوتا ہے ''اور دوزخیوں کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا''

سورۂ مزمل میں ارشاد ہے بیشک (ان کافروں کے لیے) ہمارے پاس بیڑیاں اور آگ کا ڈھیر اور گلے میں اٹک جانے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ طعام ذی غصۃ ایک کانٹا ہو گا جو گلے میں اٹک جائے گا نہ باہر نکلے گا نہ نیچے اترے گا۔

Marfat.com

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یسقی من ماء صدید یتجرعہ پڑھ کر فرمایا۔ ماء صدید (پیپ کا پانی) جب دوزخی منہ کے قریب لے جائے گا تو وہ اس سے نفرت کرے گا پھر اور قریب کیا جائے گا تو چہرے کو بھون ڈالے گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑے گی پھر جب اسے پئے گا تو انتڑیاں کاٹ ڈالے گا اور بالآخر پاخانے کے مقام سے باہر نکل جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو دوزخ کی آگ۔ سانپ بچھو اور کھانے پینے کی چیزیں یہ سب کچھ عذاب ہی عذاب ہوگا بلکہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے' دوزخ کے عذاب کا یہ تھوڑا سا حصہ ہے قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان طریقوں کے علاوہ اور بھی بہت سے طریقوں سے عذاب دیا جائے گا چنانچہ سورۂ حج میں ارشاد ہوتا ہے "ان کے سروں پر جلتا جلتا پانی ڈالا جائے گا جس کی تیزی سے ان کے پیٹ میں سے اور کھال میں سے سب کچھ گل کر باہر نکل آئے گا اور دوزخیوں کو مارنے کے لیے لوہے کے گرز ہیں وہ لوگ جب بھی دوزخ کی گھٹن سے نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں دھکیل دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جلنے کا عذاب چکھتے رہو۔ (سورۂ حج)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ دوزخ کا لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے' تو اگر اس کو تمام جنات اور انسان مل کر اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھا سکتے۔ (رواہ احمد وابویعلی)

ایک اور روایت میں ہے کہ جہنم کے لوہے کا گرز اگر پہاڑ پر مار دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر راکھ ہو جائے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ دوزخیوں کو روزانہ ستر ہزار مرتبہ آگ جلائے گی ہر مرتبہ جب آگ جلائے گی تو کہا جائے گا جیسے تھے ویسے ہی ہو جاؤ چنانچہ وہ ہر بار ویسے ہی ہو جائیں گے۔ (ترغیب وترہیب)

دوزخیوں کو جکڑنے کی زنجیریں

آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلہ سے بھی لمبی ہوں گی حضرت ابن عباس رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ زنجیریں ان کے جسم میں پرو دی جائیں گی پاخانے کے راستے سے ڈالی جائیں گی' پھر اسے آگ میں اس طرح بھونا جائے گا جیسے سیخ میں کباب اور تیل میں ٹڈی بھونی جاتی ہے۔ (ابن کثیر)

دوزخیوں کے آنسو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! روؤ اور رو نہ سکو تو رونے کی صورت بناؤ کیوں کہ دوزخ میں دوزخی اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ان کے چہروں میں نالیاں سی بنا دیں گے روتے روتے آنسو نکلنے بند ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا جس کی وجہ سے آنکھیں زخمی ہو جائیں گی اور آنسو اور خون کی اتنی کثرت ہو گی کہ ان میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ بھی چلنے لگیں۔

لمحہ فکر

دوزخ اور دوزخیوں کے حالات پڑھ کر آپ نے اب کیا فکر حاصل کی میرے خیال میں اگر اس کو غور وفکر کے ساتھ بار بار پڑھا جائے اور اپنی بداعمالیوں پر نظر کی جائے تو سخت سے سخت دل والا انسان بھی اپنی زندگی کو بہت آسانی سے تبدیل کر سکتا ہے اور اپنے نفس کو دوزخ کے حالات سمجھا کر نیکیوں کے راستے پر ڈال سکتا ہے اگر اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے۔

حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ دوزخ لذتوں اور شہوتوں میں چھپا دیا گیا ہے اور جنت پریشانیوں' تکلیفوں اور ناگواریوں میں چھپا دی گئی ہے۔ (بخاری ومسلم)

حقیقت میں اگر دوزخ کی آگ اس کے سانپ بچھو اور دوزخ کی خوراک وغیرہ کا دھیان رہے تو پھر بہت زیادہ دولت جمع کرنے اور جائیدادیں بنانے اور بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو کر ہم اپنی آخرت ہرگز خراب نہیں کر سکتے۔

بھلا جسے دوزخ کی بھوک پیش نظر ہو وہ روزہ کیسے چھوڑ سکتا ہے اور جو دوزخ کی

Marfat.com

بے چینی تکلیفوں سے واقف ہو وہ ذرا سی نیند اور فانی آرام کے لیے نماز برباد نہیں کر سکتا اور جو دوزخ کے سانپ، بچھوؤں کے ڈسنے کی سوزش سے باخبر ہو وہ یوں کیسے کہہ سکتا ہے کہ داڑھی رکھنے سے مجھے خارش اور کھجلی ہوتی ہے۔

جنہیں جب الحزن کی خبر ہو وہ ریاکاری کے لیے عبادت کیسے کر سکتے ہیں اور جن کو تصویر کشی کے انجام کا پتہ ہو وہ تصویر کیسے بنا سکتے ہیں اور جن کو یہ یقین ہو کہ شراب پینے کی سزا میں دوزخیوں کے جسموں کا دھوون یا نچوڑ پینا پڑے گا وہ کیا شراب کے پاس جا سکتے ہیں ہرگز نہیں...... لیکن افسوس صد افسوس کہ جنت اور دوزخ کے حالات صرف زبان کی نوک تک ہی محدود رہ گئے ہیں اور دل میں اس کا شاید یقین نہیں رہا ورنہ بڑے گناہ تو درکنار چھوٹے گناہوں کے پاس جانا بھی بعید از تصور ہوتا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اگر جنت اور دوزخ میرے سامنے رکھ دیئے جائیں تو میرے یقین میں ذرا سا اضافہ بھی نہ ہو گا یعنی میرا ایمان بالغیب اس قدر مضبوط ہے کہ آنکھوں سے دیکھ کر بھی اتنا ہی یقین ہو سکتا ہے جتنا بغیر دیکھے ہے۔ بہرحال جن کو حالات دوزخ کی خبر ہو وہ گناہ تو کیا کرتے اس دنیا میں ہنستے نہ خوشی مناتے۔

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم نے وہ منظر دیکھا ہوتا جو میں نے دیکھا ہے تو تم ضرور کم ہنستے اور زیادہ روتے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا؟ ارشاد فرمایا میں نے جنت اور دوزخ دیکھے (ترغیب) الحاصل سمجھدار وہی ہے جو اپنی آخرت کی زندگی کی فکر میں لگ جائے اور دینوی زندگی میں عیش کوشیوں اور گناہوں میں پڑ کر اپنی جان کو جہنم کے حوالے مت کرے۔

Marfat.com

باب ہفتم

جنت کے نظارے

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے بندوں کو ان کے اچھے اعمال کا اپنے فضل و کرم سے بدلہ اور انعام دینے کے لیے آخرت میں جو شاندار مقام تیار کر رکھا ہے اس کا نام جنت ہے اور اسی کو بہشت کہتے ہیں۔

جنت کو جنت کیوں کہتے ہیں؟ اس لیے کہ یہ مقام لوگوں کی نظروں سے اس دنیا میں پوشیدہ اور چھپا ہوا ہے اور ان آنکھوں سے اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا اور نہ کوئی شخص اپنے ان کانوں سے اس کی پوری حقیقت سن سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے وہاں کی راحتیں اور ہر قسم کی آسائشیں اور انعامات مخلوق کی نظروں سے چھپا رکھے ہیں۔ لاعین رات ولا اذن سمعت۔ (بخاری)

جنت میں ہر قسم کی راحت و شادمانی و فرحت کا سامان موجود ہے۔ سونے چاندی اور موتی و جواہرات کے لمبے چوڑے اور اونچے اونچے محل بنے ہوئے ہیں اور جگہ جگہ ریشمی کپڑوں کے خوبصورت و نفیس خیمے لگے ہوئے ہیں ہر طرف طرح طرح کے لذیذ اور دل پسند میووں کے گھنے شاداب اور سایہ دار درختوں کے باغات ہیں اور ان باغوں میں شیریں پانی، نفیس دودھ، عمدہ شہد اور شراب طہور کی نہریں ہیں۔ طرح طرح کے بہترین کھانے اور طرح طرح کے پھل، فروٹ، صاف ستھرے اور چمکدار برتنوں میں تیار رکھے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے ریشمی لباس اور ستاروں سے بڑھ کر چمکتے اور جگمگاتے ہوئے

Marfat.com

سونے' چاندی اور موتی و جواہرات کے زیورات اونچے اونچے جڑاؤ تخت ان پر غالیچے اور چاندنیاں بچھی ہوئی اور مسند میں لگی ہوئی ہیں' عیش و نشاط کے لیے دنیا کی عورتیں اور جنت کی حوریں ہیں جو بے انتہا خوبصورت و حسین ہیں خدمت کے لیے خوبصورت لڑکے چاروں طرف دست بستہ ہر وقت حاضر ہیں۔ الغرض جنت میں ہر قسم کی بے شمار راحتیں اور نعمتیں تیار ہیں اور جنت کی ہر نعمت اتنی بے نظیر اور اس قدر بے مثال ہے کہ نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا۔ جنتی لوگ بلا روک ٹوک ان تمام نعمتوں اور لذتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور ان تمام نعمتوں سے بڑھ کر جنت میں سب سے بڑی نعمت یہ ملے گی کہ جنت میں جنتیوں کو خدا تعالیٰ کا دیدار ہو گا...... جنت میں نہ کوئی نیند آئے گی نہ کوئی مرض لگے گا نہ موت آئے گی نہ بڑھاپا آئے گا بلکہ جنتی ہمیشہ تندرست اور جوان ہی رہیں گے۔

اہل جنت خوب کھائیں پئیں گے مگر نہ ان کو پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو گی نہ وہ تھوکیں گے نہ ان کی ناک بہے گی بس ایک ڈکار آئے گی اور مشک سے زیادہ خوشبودار پسینہ بہے گا اور کھانا پینا ہضم ہو جائے گا۔ جنتی ہر قسم کی فکروں سے آزاد اور رنج و غم سے محفوظ رہیں گے ہمیشہ ہر دم اور ہر قدم پر شادمانی اور مسرت کی فضاؤں میں شاد و آباد رہیں گے اور طرح طرح کی نعمتوں اور طرح طرح کی لذتوں سے لطف و اندوز ہوتے رہیں گے۔ (خلاصہ قرآن وحدیث)

جنت کہاں ہے

زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے کیوں کہ قرآن مجید میں ہے۔ عند سدرة المنتهى عندها جنة الماوى یعنی سدرة المنتہی کے پاس جنت الماوی ہے اور ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنت کی چھت پر عرش ہے۔

(حاشیہ شرح عقائد سفینہ صفحہ ۸۰)

Marfat.com

جنتیں کتنی ہیں

جنتوں کی تعداد آٹھ ہے جن کے نام یہ ہیں(۱) دارالجلال (۲) دارالقرار (۳) دارالسلام (۴) عدن (۵) جنت الماویٰ (۶) جنت الخلد (۷) جنت الفردوس (۸) جنت النعیم۔ تفسیر روح البیان ص (۸۲)

جنت کی منزلیں

جنت میں سو منزلیں ہیں ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان اور فردوس سب سے اوپر کے درجے کا نام ہے اور اسی سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں اور جنت الفردوس کے اوپر عرش الٰہی ہے جب تم اللہ عزوجل سے مانگو تو جنت الفردوس کو مانگو۔ (ترمذی شریف)

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جنتی لوگ جنت کے بالاخانوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم لوگ زمین سے مشرق یا مغرب میں چمکنے والے ستاروں کو دیکھا کرتے ہو۔ (مشکوٰۃ ۲ ص ۴۹۶)

جنت کی عمارتیں

حدیث پاک میں فرمایا کہ جنت کی عمارت میں ایک ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک ایک اینٹ چاندی کی کنکریاں موتیوں اور یاقوت کی ہیں اور اس کی مٹی مشک کی بنی ہوئی اور خوشبودار ہوگی جو کوئی اس میں داخل ہوگا چین و آرام میں رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا اس کے کپڑے کبھی پرانے نہ ہوں گے نہ اس کی جوانی کبھی فنا ہوگی۔

(مسند احمد' ترمذی شریف)

اور یہ بھی مروی ہے کہ بعض عمارتیں نور کی بعض یاقوت سرخ کی اور بعض زمرد کی ہیں۔ (روح البیان ج ۲ ص ۸۲)

Marfat.com

جنت کے پھاٹک

حدیث شریف میں ہے کہ جنت کے پھاٹک اتنے بڑے بڑے ہیں کہ اس کے دونوں بازوؤں کے درمیان چالیس برس کا راستہ ہے مگر جب جنتی جنت میں داخل ہونے لگیں گے تو ان پھاٹکوں پر ہجوم کی کثرت سے تنگی محسوس ہونے لگے گی۔
(مشکوٰۃ ج۲ ص۴۹۲)

جنت کے باغات

جنت کے باغوں کے بارے میں حدیث مبارک ہے کہ مومن جب جنت میں داخل ہوگا تو وہ ستر ہزار ایسے باغات دیکھے گا کہ ہر باغ میں ستر ہزار درخت ہوں گے اور ہر درخت پر ستر ہزار پتے ہوں گے اور ہر پتے پر یہ لکھا ہوگا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ امتہ مذنبہ و رب غفور اور ہر پتے کی چوڑائی مشرق سے مغرب تک کے برابر ہوگی۔ (روح البیان)

ایک اور روایت میں ہے کہ جنت کے تمام دوزخیوں کے تنے سونے کے ہیں۔
(مشکوٰۃ)

جنت کی نہریں

جنت میں شیریں پانی' شہد' دودھ' شراب کی نہریں بہتی ہیں۔ (مشکوٰۃ) یہ چاروں نہریں ایک حوض میں گر رہی ہیں جس کا نام "حوض کوثر" ہے۔ یہی حوض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ حوض کوثر ہے جو ابھی جنت کے اندر ہے لیکن قیامت کے دن میدان محشر میں لایا جائے گا جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حوض سے اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے۔ (روح البیان)

جنت کے چشمے

ان چاروں نہروں کے علاوہ جنت میں دوسرے چشمے بھی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

Marfat.com

(۱) کافور (۲) زنجبیل (۳) رحیق (۴) تسنیم (روح البیان)

جنت میں کھانے

جنت میں کھانے کے لیے ہر طرح کا رزق ملے گا خاص کر جنت کا رزق پھلوں اور میووں کا ہو گا جنتی کو جب کسی چیز کے کھانے کی خواہش ہو گی تو وہ چیز خود بخود اس کے پاس پہنچ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے رزق کو رزق کریم کہا ہے۔ جنت میں کیلے کھجوریں انار اور انگوروں کے باغ ہوں گے بلکہ ہر قسم کے میوہ جاتے ہوں گے جنت میں درخت نہایت ہی سرسبز و شاداب ہوں گے۔ کھانا کھانے کے بعد جنتی کے جسم میں کسی قسم کی نجاست نہ ہو گی بلکہ جنتی جو خوراک کھائے گا وہ تمام کی تمام حکمت الٰہی سے جسم ہی میں جذب ہو جائے گی بلکہ کھانے کے بعد جنتی کو ایک فرحت بخش ڈکار آئے گی اور وہ سب کھانا ہضم ہو جائے گا اس کے علاوہ جنت میں ہر طرح کی عیش ہو گی۔

اہل جنت کے تاج

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل جنت کے سروں پر تاج ہوں گے جن میں سے ادنیٰ موتی کی چمک اس قدر ہو گی کہ وہ مشرق و مغرب کے درمیان کے خلا کو روشن کر سکتا ہے یعنی ان تاجوں میں سے اگر ادنیٰ موتی اس دنیا میں آ جائے تو پورب سے پچھم تک پوری فضا کو روشن کر دے۔ (ترمذی شریف)

جنت کی حوریں

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے اللہ عزوجل کے راستے صبح کو یا شام کو نکلنا دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی حور زمین کی طرف جھانک لے تو اس کی خوبصورتی کے باعث مشرق و مغرب روشن ہو جائے اور مشرق سے مغرب تک تمام فضا کو خوشبو سے مہکا دے اور اس کی اوڑھنی دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حور کا چہرہ چار طرح کا پیدا کیا ہے سفید' سبز' زرد' سرخ اس کا بدن زعفران' مشک' کافور اور عنبر سے بنایا گیا ہے۔ اس کے بال لونگ سے بنے ہیں یعنی بالوں سے لونگ کی خوشبو آتی ہے۔ پاؤں کی انگلیوں اور گھٹنوں تک کا حصہ جسم زعفران کا ہے گھٹنوں سے ہاتھوں تک مشک کا ہے ہاتھوں سے گردن تک عنبر کا ہے اور گردن سے سر تک کافور کا ہے اس کے سینے پر اس کے شوہر کا نام اور اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ ہے اس کے ہر ہاتھ میں سونے کے دس کنگن ہیں ہر انگلی میں انگوٹھیاں ہیں اس کے پاؤں میں جواہر اور موتی کی دس جھانجین ہیں اگر اس کے لباس کا ایک ٹکڑا ظاہر ہو جائے تو پھر دنیا میں آفتاب و ماہتاب کی ضرورت نہ رہے۔ (تذکرۃ الواعظین)

حور اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھ سفیدی نہایت چمکیلی اور پتلی انتہائی گہری سیاہ ہو۔ عین کے معنی فراخ چشم یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی۔

حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ جنت میں ایک مجلس ہو گی جس میں حوریں ایسی خوش آوازی سے گائیں گی کہ اس طرح کی آواز مخلوق نے اس سے پہلے کبھی بھی نہ سنی ہو گی اور ان کا گیت یہ ہو گا "کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہم کبھی فنا نہ ہوں گی ہم چین میں رہنے والیاں ہیں تو ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ مبارک باد ہے ان کے لیے جو ہمارے لیے ہوں اور ہم ان کے لیے ہوں۔"

جنت کے تکیے

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی مرد جنت میں ستر تکیوں پر اس طرح آرام کرے گا ایک پہلو سے جب دوسرا پہلو بدلے گا تو اس عرصہ میں طرح طرح کے تکیے لگائے گا۔ اس اثنا میں ایک عورت آئے گی اور ناز کرتے ہوئے اس مرد کے کندھوں پر اچانک ہاتھ مارے گی وہ مرد منہ موڑ کر جب دیکھے گا تو اس عورت کا رخسار آئینہ سے زیادہ چمکدار اور صاف ہو گا اور اس شخص کو اس کے منہ میں اپنی صورت نظر آئے گی اور اس عورت کے لباس کا یہ حال ہو گا کہ اس میں جو موتی لگے ہوں گے ان میں ادنیٰ درجہ

Marfat.com

کے موتی کی یہ کیفیت ہوگی کہ اگر وہ موتی دنیا میں کبھی موجود ہوتو اپنی چمک کی وجہ سے مشرق سے لے کر مغرب تک کو روشن کر دے اور پھر سورج کی ضرورت نہ رہے۔ اس وقت یہ عورت اس جنتی مرد کو سلام کرے گی یہ مرد اس کے سلام کا جواب دے کر دریافت کرے گا کہ تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی باقی نعمتوں کے علاوہ مجھے آپ کی خدمت کے لیے بھیجا ہے۔ جس قدر آپکا حق تھا وہ تو آپ کو مل ہی گیا ہے اب اللہ تعالیٰ نے مزید مجھے آپ کو دیا ہے اور اس عورت کے اوپر رنگ برنگ کے ستر کپڑے اس طرح کے باریک ہوں گے کہ اس مرد کی نظر ان کپڑوں سے گزر کر عورت کے جسم پر اس طرح پڑے گی جیسا کہ ننگے جسم پر نظر پڑتی ہے اور اس عورت کے جسم کی اور کھال کی نزاکت کا یہ عالم ہوگا کہ اس کی پنڈلی کا گودا ان کپڑوں کے اندر سے نظر آئے گا اور اس عورت کے سر پر ایسا بیش قیمت تاج ہوگا جس کا ادنیٰ درجہ کا موتی تمام جہان کو روشن کر دے۔ (مسند احمد)

جنت میں کثرت ازدواج

جنت میں ایک مرد کو کتنی بیویاں ملیں گی اس کے متعلق بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں۔ مسند احمد کی ایک روایت کے مطابق ادنیٰ جنتی کے لیے دینوی بیویوں کے علاوہ بہتر بیویاں ہوں گی۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ بہتر بیویاں حورعین سے اور بہتر دنیا کی عورتوں سے ملیں گی اس کے علاوہ اور بھی چند روایات فتح الباری نے نقل کی ہیں اس سلسلہ کی روایات سنداً قوی بھی ہیں اور ضعیف بھی۔ مجموعی طور پر یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ جنتیوں کو دوسری نعمتوں کے ساتھ کثرت ازدواج کی نعمت سے بھی نوازا جائے گا اور ایسا تو کوئی بھی نہ ہوگا جس کو کم از کم دو بیویاں نہ ملیں۔

بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق حورعین میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی۔

Marfat.com

جنتی مرد کی مردانگی

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنتی مرد کو جنت میں اتنی قوت دی جائے گی جو بہتر عورتوں کے لیے کافی ہو گی صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی عورتوں سے صحبت کرنے کی اس مرد میں طاقت ہو گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اس کو سو مردوں کی قوت دی جائے گی تو پھر اتنی عورتوں سے صحبت کرنیکی کیوں طاقت نہ ہو گی۔ (ترمذی شریف)

جنتی مردوں کے چہروں پر داڑھی نہ ہو گی جس طرح نئی نئی جوانی میں بالغوں کے رخساروں پر بال نہیں ہوتے ان کی آنکھیں قدرتی سرگیں ہوں گی ان کی جوانی فنا نہ ہو گی ان کے کپڑے پرانے اور میلے نہ ہوں گے۔ (ترمذی شریف' دارمی)

اہل جنت کی عمریں

ہر جنتی خواہ بچپن میں مرا ہو یا بوڑھا ہو کر وفات پائی ہو ہمیشہ جنت میں اس کی عمر تیس برس ہی رہے گی اس سے زیادہ کبھی اس کی عمر نہیں بڑھے گی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح جوان رہتے ہوئے آرام وراحت کی زندگی بسر کرتا رہے گا۔ (ترمذی شریف)

بیویاں اور خدام

ادنیٰ درجے کے جنتی کو اسی ہزار خدام اور بہتر بیویاں ملیں گی اور اس کے لیے موتی اور زمرد و یاقوت کا اتنا لمبا چوڑا خیمہ گاڑا جائے گا جتنا کہ جابیہ اور صنعا کے دو شہروں کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی شریف)

جنت کے بازار

ہر جمعہ کے دن جنت میں ایک بازار لگے گا کہ اس میں شمالی ہوا چلے گی جو جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر لگے گی تو ان کے حسن و جمال میں نکھار پیدا ہو کر وہ بہت زیادہ خوبصورت ہو جائیں گے اور جب وہ بازار سے پلٹ کر اپنے گھر جائیں گے تو ان کے

Marfat.com

گھر والے کہیں گے کہ تم تو خدا کی قسم حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے ہو تو یہ لوگ کہیں گے کہ ہمارے پیچھے تم لوگوں کا حسن و جمال بہت بڑھ گیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۹۶)

جنت میں خدا تعالیٰ کا دیدار

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو خدا کا منادی یہ اعلان کرے گا کہ اہل جنت! ابھی تمہارے لیے اللہ عزوجل کا ایک وعدہ بھی ہے تو اہل جنت کہیں گے کہ اللہ عزوجل نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کر دیا ہے؟ کیا اللہ عزوجل نے ہم کو جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کر دیا ہے؟ تو منادی جواب دے گا کہ کیوں نہیں؟

پھر ایک دم خداوند قدوس اپنے حجاب اقدس کو دور فرما دے گا اور جنتی لوگ خدا کا دیدار کر لیں گے اور جنتیوں کو اس سے زیادہ جنت کی کوئی نعمت پیاری نہ ہو گی۔
(ترمذی جلد ۲ ص ۷۸)

اسی طرح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کو چاند کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عنقریب (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کو دیکھو گے جس طرح تم لوگ چاند کو دیکھ رہے ہو یعنی چاند کو دیکھنے میں کوئی کسی کے لیے حجاب اور آڑ نہیں بنتا اسی طرح تم لوگ اپنے رب کو دیکھو گے تو اگر تم لوگوں سے ہو سکے تو نماز فجر و نماز عصر کبھی نہ چھوڑو۔
(مشکوٰۃ)

Marfat.com

باب ہشتم

اسلامی آداب

دس فطرتی چیزیں

۱- داڑھی بڑھانا

داڑھی مردوں کی زینت اسلام کا شعار اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ بریلی کے تاجدار امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ رحمتہ الرحمٰن نے اٹھارہ آیات مقدسہ بہتر احادیث مبارکہ اور ساٹھ بزرگان دین کے اقوال شریفہ کی روشنی میں داڑھی بڑھانا واجب اور مونڈنا یا کترواکر ایک مٹھی سے کم کر دینا حرام ثابت کیا ہے۔

(فیضان سنت)

''درمختار'' ''فتح القدیر'' بحر الرائق'' وغیرہ معتبر کتب فقہ میں لکھا ہے کہ جب تک داڑھی ایک مٹھی سے کم ہے اس میں سے کچھ لینا جس طرح کہ بعض مغربی مخنث کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا یعنی بالکل منڈوا دینا آتش پرستوں' یہودیوں ہندوؤں اور بعض فرنگیوں یعنی انگریزوں کا فعل ہے۔

داڑھی کو چھوٹی کروا دینے والے بلکہ صاف کروا دینے والے لوگ فقہائے کرام رحمہم اللہ کے ارشاد بالا سے عبرت حاصل کریں۔ بلکہ عبرت بالائے عبرت تو یہ ہے جیسا کہ حضرت امام اہل سنت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''لمعتہ الضحیٰ'' میں حضرت سیدنا کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے

Marfat.com

کہ داڑھیاں کتریں گے۔ وہ نرے بدنصیب ہیں'' یعنی ان کیلئے دین میں کوئی حصہ نہیں اور آخرت میں بھی بہرہ یعنی حصہ نہیں' دیکھا آپ نے گویا داڑھی کو کترواکر ایک مٹھی سے کم کر دینے والے دین و دنیا اور آخرت میں بدنصیب ہیں۔

سگ ایران خسرو پرویز کے پاس حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغی نامہ پہنچا تو اس ظالم و گستاخ نے نامہ مبارک کو دیکھتے ہی غصہ سے شہید کر ڈالا اور اس بدزبان نے کہا ...... پرویز کا بے ادبانہ جملہ نقل کرنے کی ہمت نہیں' لہٰذا حذف کیا جاتا ہے......

اس کے بعد سگ ایران خسرو (پرویز) نے باذان کو جو یمن میں اس کا گورنر تھا اور عرب کا تمام ملک اس کے زیر اقتدار سمجھا جاتا تھا یہ حکم بھیجا کہ ...... (یہاں پر بھی سگ ایران پرویز کی بکواس حذف کی جاتی ہے)

باذان نے ایک فوجی دستہ مامور کیا جس کے افسر کا نام خرخسرہ تھا۔ نیز سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اثر و رسوخ پر گہری نظر ڈالنے کیلئے ایک ملکی افسر بھی اس کے ساتھ گیا جس کا نام بانویہ تھا یہ دونوں افسران جس وقت سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں پیش کیے گئے تو رعب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان کی گردن کی رگیں تھرتھرا رہی تھیں۔ یہ لوگ چونکہ آتش پرست پارسی تھے۔ اس لئے داڑھیاں منڈی ہوئیں اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں اور اپنے بادشاہ پرویز کو رب کہا کرتے تھے ان کے چہرے دیکھ کر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچی' کراہت کے ساتھ فرمایا ''تم پر ہلاکت ہو کہ ایسی صورت بنانے کا تم سے کس نے کہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ''ہمارے رب پرویز نے' پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مگر میرے رب تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ داڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کترواؤں۔

(تاریخ الخمیس وطبری)

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ پر غور فرمایئے سمجھ میں نہ آیا ہو تو دوبارہ پڑھئے اور غور کیجئے دو ایسے اشخاص جو ابھی کافر ہیں مسلمان نہیں ہوئے۔ احکام شریعت سے واقف

Marfat.com

بھی نہیں اور مکلف بھی نہیں۔ مگر چونکہ انہوں نے فطری وضع کے ساتھ زیادتی کی' چہرہ کے قدرتی حسن کو برباد کیا۔ سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارکہ کو ان کا یہ داڑھی منڈانے کا فعل انتہائی ناگوار گزرا۔ اور باوجود رحمتہ للعالمین ہونے کے فرمایا ''تم پر ہلاکت ہو۔''

اے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پامال کرنے والو!

ذرا ان احادیث مبارکہ پر غور کیجئے۔

۱- مونچھیں خوب پست یعنی چھوٹی کرو اور داڑھیوں کو معافی دو (یعنی بڑھنے دو) اور یہودیوں کی سی صورت مت بنو۔ (لمعتہ الضحیٰ)

۲- جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔ (ابن عساکر)

۳- جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔ (ابن ماجہ)

۴- جس نے میری سنت کو ضائع کیا اس کے لئے میری شفاعت حرام ہے۔ (مکاشفتہ القلوب)

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دم بھرنے والو! سوچو' غور کرو' پھر کس کے دروازے پر شفاعت کی بھیک لینے جاؤ گے؟ کون اللہ عزوجل کے قہر وغضب سے بچانے والا ہو گا؟ ابھی موقع ہے جب تک سانس باقی ہیں' وقت ہے' جھٹ پٹ توبہ کر لو' اپنے چہرے کو پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی میٹھی سنت سے آراستہ کر لو' اپنے چہرے پر محبت کی نشانی سجا لو یہ خوش فہمی ختم کر دو کہ ابھی تو عمر ہی کیا ہے؟ بعد میں رکھ لیں گے' شادی کے بعد دیکھی جائے گی' بھولے بھولے بھائیو' شیطان کے چکر میں مت آؤ۔ زندگی کا کیا بھروسہ؟

کوئٹہ کے قریب ایک گاؤں میں کسی ''کلین شیو'' نوجوان کی لاوارث لاش ملی۔ ضروری کارروائی کے بعد لوگوں نے مل جل کر اسے دفنا دیا۔ اتنے میں مرحوم کے ورثاء ڈھونڈتے ہوئے آ پہنچے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ

Marfat.com

ہم اپنے اس عزیز کی قبر اپنے گاؤں میں بنانا چاہتے ہیں چنانچہ قبر سے مٹی کھود کر ہٹا دی گئی اور جب چہرے کی طرف سے پتھر کی سل ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں کہ ابھی جس کلین شیو نوجوان کو دفن کیا تھا اس کے چہرے پر کالی داڑھی بنی ہوئی ہے اور وہ داڑھی کالے بالوں کی نہیں بلکہ کالے بچھوؤں کی ہے۔

یہ ہوشربا منظر دیکھ کر لوگ استغفار پڑھنے لگے اور جوں توں قبر بند کر کے خوف زدہ لوٹ گئے۔ (بحوالہ رسالہ کالے بچھو)

بعض جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی رکھو تو ثواب ہے نہ رکھو تو کوئی گناہ نہیں، حالانکہ داڑھی رکھنا واجب اور منڈوانا یا ایک مٹھی سے کم کر ڈالنا حرام ہے اور بعضوں کو شیطان یہ وسوسے ڈالتا ہے کہ داڑھی رکھنا تو صرف مولویوں کا کام ہے اور اگر تم نے بھی داڑھی رکھی تو ملاں بن جاؤ گے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

تو میرے پیارے اور بھولے بھالے بھائیو! اگر ملاں اسی کا نام ہے کہ داڑھی رکھنا یا عمامہ شریف پہننا، تو آؤ میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ جس کا ہم سب نے کلمہ پڑا ہے اس کے چہرہ انور کی طرف تو نظر دوڑاؤ کہ ان کے چہرے اقدس پر کتنی رحمت بھری داڑھی لہرا رہی ہے کیسا نورانی عمامہ شریف ان کے حسن کو دوبالا کر رہا ہے کیسی حسین زلفیں ان کے شانوں کے بوسے لے رہی ہیں۔ اب آپ بتایئے کہ یہ کس کا کام اور کس کی نقل ہے۔

برائے خاک مدینہ! اپنا چہرہ دشمنان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نحوست سے پاک کر کے داڑھی شریف کی پیاری سنت سے آراستہ فرمائیں اور عمر میں جب تک داڑھی منڈاتے رہے تھے اس کی توبہ بھی کر لیں۔

داڑھی رکھنے کے طبی فوائد

جنسی قوت کی افزائش کیلئے معاون ثابت ہوتی ہے اس کی وجہ سے خون میں نر ہارمون بکثرت پیدا ہوتے ہیں جب کہ داڑھی منڈوانے کی صورت میں خون کے اندر مادہ ہارمون کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس صورت میں چہرہ عورتوں کے مشابہ ہوتا

Marfat.com

ہے اور مشہور ہے کہ باریش مردوں کی جنسی توانائی داڑھی منڈے ہوئے جوانوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے ڈاکٹر میری قبانی نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ داڑھی رہنے سے جنسی عمل کے وقت عورت زیادہ برانگیختہ ہوتی ہے غور کرنا چاہیے کہ داڑھی نہ ہونے سے مردوں اور عورتوں کو کتنا نقصان ہوتا ہے۔ (بحوالہ جنسی زندگی (اسلام اور جدید سائنس)

ننگے سر مت پھریئے

یاد رکھئے ننگے سر پھرنا انگریزوں کا طریقہ ہے۔ ہمارے سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سر اقدس پر ٹوپی کے اوپر عمامہ شریف سجائے رکھا۔ عمامہ شریف سنت لازمہ دائمہ متواترہ ہے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عمامہ باندھو کہ اس سے تمہارا وقار بڑھے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ شریف کی طرف اشارہ کرکے فرمایا فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں نیز لباس بھی سفید اور ہر قسم کی فینسی تراش خراش سے منزہ اور بالکل سادہ زیب تن کریں اور انگریزی لباس سے پرہیز کریں۔ جو لوگ صرف ٹوپی پہنتے ہیں انہیں چاہیے کہ عمامہ شریف کی سنت بھی سجائیں کہ اس میں بے شمار فائدے اور حکمتیں ہیں۔

فزیالوجی کی تحقیق اور ریسرچ کے مطابق جب حرام مغز محفوظ رہے گا تو جسم کا اعصابی نظام اور عضلاتی نظام درست اور منظم رہے گا اور ایسا عمامہ کے شملے میں ممکن ہے۔ نیز عمامے کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیونکہ عمامے کا شملہ حرام مغز کو سردی گرمی اور موسمی تغیرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے ایسے آدمیوں کو سرسام کے خطرات بہت کم رہتے ہیں۔ درد سر کیلئے بھی عمامہ شریف بہت مفید ہے دماغی تقویت اور یادداشت بڑھانے میں عجیب الاثر ہے۔ نیز عمامہ باندھنے سے دائمی نزلہ نہیں ہوتا اگر ہو بھی جائے تو اس کے اثرات بہت کم ہوتے ہیں۔ جمالیاتی نقطہ نظر سے بھی عمامہ ''چہرہ'' کو بارعب اور پرکشش بنا دیتا ہے۔ ننگے سر بالوں پر براہ راست دھوپ کی گرمی سردی کے اثرات سے نہ صرف بال بلکہ پورا چہرہ اور دماغ بھی متاثر ہوتا ہے جس سے صحت بھی متاثر ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

اپنے سر کے بال بھی انگریزی وضع کے نہ رکھیں بلکہ سنت کے مطابق زلفیں رکھیں۔ تحقیق کے مطابق زلفیں موسمی شدائد سے محفوظ رکھنے کا لازمی اور قدرتی آلہ ہیں اور ان کو سنوارنے اور کنگھا کرنے کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

۲- مونچھیں ترشوانا

جیسا کہ داڑھی کے ضمن میں آپ نے یہ حدیث پڑھ لی ہو گی کہ مونچھیں پست رکھو' داڑھی بڑھاؤ' مونچھیں پست اور خاص طور پر لبوں کو ترشوانا چاہیے مونچھوں کو جڑ سے کاٹ لینا یا مونڈ لینا ضروری نہیں اور بہتر یہی ہے کہ مونچھیں ابرو کی مثل رکھی جائیں مونچھ کو اس قدر بڑھانا کہ منہ میں آئیں حرام ہے۔ (احکام شریعت) بعض بزرگوں سے لمبی مونچھیں ثابت ہیں اور لمبی مونچھوں میں حرج بھی نہیں بس اوپری لب (ہونٹ) بالوں سے نہ چھپے۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ جو شخص مونچھیں نہ کٹائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی ونسائی)

طبی نقصان

تحقیق کے مطابق اگر مونچھیں بڑی ہوں تو جراثیم ان میں اٹک جاتے ہیں اور یہی جراثیم اس وقت اندر چلے جاتے ہیں جب ہم غذا کھاتے ہیں جس سے طرح طرح کی بیماریاں جنم لے سکتی ہیں۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیوں قبل ہمیں آگاہ فرما دیا اور یہ سائنس اب تحقیق کر رہی ہے۔

۳- مسواک کرنا

مسواک کرنا سنت مبارکہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک سے دانتوں کی صفائی کا اہتمام فرمایا ہے تا کہ دانتوں کی حفاظت اور ان کا حسن و جمال برقرار رہے۔ صحیح حدیث میں ہے اگر میری امت کو دشواری لاحق نہ ہوتی تو میں مسواک فرض قرار دیتا۔

Marfat.com

گھر میں داخل ہوتے وقت' سونے سے قبل جب سو کر اٹھیں نیز جب بھی منہ میں بدبو ہو جائے اس کو دور کرنے کیلئے مسواک کرنا سنت مبارکہ ہے۔ وضو میں مسواک کرنا سنت موکدہ ہے۔ جو لوگ صرف برش استعمال کرنے کے عادی ہیں انہیں چاہیے کہ مسواک کا استعمال فرمایا کریں کیونکہ جدید تحقیق کے مطابق برش کے اندر جراثیموں کی تہہ جم جاتی ہے اگر اس کو پانی سے صاف کیا بھی جائے تو جراثیم مصروف نشو ونما رہتے ہیں۔ ماہرین جراثیم کی برسوں تحقیق کے بعد یہ بات پایہ تکمیل تک پہنچ چکی ہے کہ جس برش کو ایک دفعہ استعمال کیا جائے اس کا استعمال صحت اور تندرستی کیلئے اس وقت تک مضر ہے جب اس کو دوبارہ استعمال کیا جائے۔

تاریکیوں سے جہالت کی جب الجھنیں بڑھیں
ہر موڑ پر چراغ لئے آپ ﷺ ہی ملے

طبی نقصان

ماہرین کے تمام تر تجربات اور تحقیق کے مطابق اسی فیصد امراض معدہ صرف دانتوں کے نقص کی وجہ سے ہوتے ہیں مسواک کی سنت چھوڑنے کی وجہ سے فی زمانہ معدہ کی بیماریاں آپ کے سامنے ہیں کیونکہ دانتوں کی میل غذا کے ساتھ یا بغیر غذا کے لعاب دہن کے ساتھ مل کر معدے میں جاتی ہے جس کے نتیجہ میں غذا متعفن ہو کر مرض کا سبب بنتی ہے۔ یہ حقیقت پر مبنی ہے کہ جوں جوں زمانہ سنتوں سے دور ہوتا گیا اسی قدر معاشرے میں بیماریاں زور پکڑتی گئیں۔

۴- ناخن کاٹنا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے۔ ''جو موئے زیر ناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ ترشوائے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم)

یہ کتنا افسوس ناک امر ہے کہ بعض مرد اور خصوصاً عورتیں ناخن بڑھا کر فطرت سے

Marfat.com

جنگ کرنا چاہتی ہیں اور ان کے شب و روز ایسے ہی گزرتے ہیں جیسے وہ انسان نہیں وحشی درندہ ہوں۔ پھر ناخن پالش بھی حرام ہے اس لئے کہ پینٹ کے رنگ کی وجہ سے پانی ناخن کے جرم اور سطح تک نہیں پہنچتا اور پینٹ لگانے والوں اور والیوں کا غسل وضو طہارت سب ناقص اور باطل رہ جاتے ہیں کیونکہ ان مقامات کے بال کے برابر جگہ خالی رہ جائے تو وضو یا غسل نہیں ہوگا البتہ مہندی کی سرخی جو کسی قسم کے جرم یا تہہ سے خالی ہوتی ہے عورتوں کے ہاتھوں اور مردوں کے سفید داڑھیوں کو رنگ مزین کرنے کیلئے جائز ہے۔

طبی نقصان

زیادہ بڑھے ہوئے ناخن جراثیموں کی پناہ گاہ اور اکثر متعدی بیماریوں مثلاً ٹائیفائیڈ' اسہال' پیچش' ہیضہ اور آنتوں کے کیڑے انسانی ناخن میں پوشیدہ ہیں اور جب انسان کھانا کھاتا ہے تو یہ غذا میں شامل ہو کر پیٹ کے اندر چلے جاتے ہیں اور اندر ہی اندر پھیلتے اور پھولتے رہتے ہیں۔

۵- ناک میں پانی چڑھانا

ناک میں پانی ڈالنے سے ناک کی خوب صفائی ہو جاتی ہے دماغ کے وائرس سے بچنے کیلئے ناک میں پانی لینے سے بہتر کوئی تدبیر نہیں کہ دماغ کی طرف جس وقت بعض خطرناک امراض کے کرم (خوردبینی جراثیم) سعود کر جاتے ہیں تو بڑی بڑی قوت کی دوائیں ان کو ہلاک کرنے میں بے اثر ثابت ہوتی ہیں مگر حیرت ہے کہ صرف ایک پانی کا قطرہ ان کا یقینی قاتل اور دفع ضرر ثابت ہوتا ہے ہم اب وضو کی برکت سے دن میں پانچ بار ناک صاف کرتے ہیں لہٰذا ممکن ہی نہیں کہ کسی قسم کا کوئی جراثیم ناک میں پرورش پا سکے۔

۶- انگلیوں کے پوروں کو دھونا

انگلیوں اور پوروں کے جوڑ دھونا خوبصورت فطرت انسانی کے قریب ترین ہے۔ کیونکہ انگلیوں کے جوڑ اچھی طرح دھونے سے ان پر آلودگی جمنے نہیں پاتی اور ہاتھ

Marfat.com

خوبصورت نظر آتے ہیں۔

۷۔بغل کے بال اکھیڑنا

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔یعنی انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت سے ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) موئے زیر ناف مونڈنا (۳) مونچھیں کم کرنا (۴) ناخن ترشوانا (۵) بغل کے بال اکھیڑنا۔ (بخاری، مسلم)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ یہ سب کام تو ایسے ہیں کہ فطرتاً عقل سلیم بھی ان پانچ باتوں کو تسلیم کرتی ہے اور یہ پانچوں کام سنت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی ہیں۔

۸۔استنجا کرنا

استنجا ہمارے جسم کی صفائی کا نہایت اہم جزو ہے۔اسلام میں پانی سے طہارت کی اہمیت واضح ہے۔تحقیق کے مطابق کہ عقم جن مردوں میں بانجھ پن ہو حونیات منویہ کی کمی سے ہوا کرتی ہے انہیں چاہیے کہ اپنے خصیوں کو پانی سے بار بار دھوئیں جن سے حونیات منویہ کی پیدائش بڑھتی ہے۔جو رفع حاجت کے بعد پانی سے طہارت نہیں کرتے وہ اکثر زیر ناف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں جن میں اکثر اگزیما بالدار پھوڑے جو مقعد کے قریب نکلتے ہیں جن کو طب کی زبان میں بھگندر یا ناسور کہا جاتا ہے جن میں آپریشن کے سوا چارہ نہیں یہ بھی ممکن ہے ایسے پھوڑے مقعد کے کینسر میں تبدیل ہو جائیں الحمد للہ خالق کائنات نے اسلامی طریقہ میں سب خوبیاں یکجا فرما دی ہیں۔اور ہم کئی خطرناک بیماریوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

۹۔زیر ناف بالوں کو مونڈنا

انسان کے ناف کے زیریں حصہ کے بالوں کا نکالنا بھی ضروری ہے۔یہ عمل انسانی جسم کو کئی مضر جرثوموں سے بچاتا ہے اور قوت باہ میں زیادتی کا سبب بھی ہے۔بغل اور

Marfat.com

زیر ناف کے بالوں کا چالیس دن سے زیادہ رکھنا منع بلکہ نقص عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۱۰- ختنہ کروانا

یہ فعل نہ صرف مسلمانوں کو دیگر اقوام سے ممتاز رکھتا ہے بلکہ ختنہ کروانے کی وجہ سے پیشاب کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ چنانچہ اس کی افادیت کے پیش نظر خاص کر یہودی اور عیسائی اور دیگر قومیں بھی ختنہ کے عمل کو تیزی سے اپنا رہی ہیں۔

کھانے کے آداب

کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے کیونکہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ کھانے کو اگر ہم اسلامی آداب اور سنت کے مطابق کھائیں گے تو ہمیں بے شمار برکتوں کے علاوہ ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ کھانے کے درج ذیل آداب ہیں۔

کھانے کے آداب

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''کھاؤ پیو مگر فضول خرچی نہ کرو۔'' (الاعراف ۳۱)

☆ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا دستور تھا کہ جب تک بھوک نہ لگے نہ کھاتے' اور تھوڑی بھوک رہنے پر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے۔

(زاد المعاد)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ انسان کو چند لقمے جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھ سکیں' کافی ہیں۔

☆ کھانے سے مقصود راہ آخرت کیلئے قوت ہے۔ اس کی صورت یہ ہونی چاہیے کہ (۱) حرص نہ ہو (۲) وجہ حلال ہو (۳) آداب طعام ملحوظ رہیں۔

☆ احیاء العلوم میں ہے' کہ مسلمان جب حلال کا پہلا لقمہ کھاتا ہے اس کے پہلے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

☆ مردار، بہایا ہوا خون اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا حرام ہے۔ (البقرہ)

کھانے سے پہلے کے آداب وسنن

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے سے قبل دونوں ہاتھوں کو دھونا اور کلی کرنا برکت کا سبب ہے۔ (احیاء العلوم)

☆ اگر چھوٹے بچے ساتھ ہوں تو پہلے ان کے ہاتھ دھلا لیں۔

☆ زمین پر سرخ دستر خوان بچھا کر کھایا کریں۔ (شمائل ترمذی)

☆ کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئیں تو حکم ہے کہ ان ہاتھوں کو تولیہ یا رومال سے نہ پونچھیں۔ (شمائل الرسول)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بھوکے سونے سے منع فرماتے۔ (زاد المعاد)

☆ فرمایا کہ ساتھ مل کر کھانے سے اپنے ساتھی کا خیال رکھو۔

☆ سب مل کر کھانے میں برکت ہے۔

☆ میوہ اور کھانا اگر جمع ہو تو فرمایا کہ پہلے میوہ کھایا جائے اولہ الطفه

(جامع صغیر سیوطی)

☆ علی الصبح کچھ نہ کچھ مختصر کھا لینے کو بہتر فرمایا۔ (جامع صغیر)

کھانے پر بیٹھنے کا طریقہ

☆ کھانے کے وقت الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دو زانو بیٹھ جائیں تینوں میں سے جس طرح بیٹھیں سنت ادا ہو جائے گی۔

کھانے کے دوران کے آداب

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے پہلے اور بعد میں نمک استعمال فرماتے۔

☆ اگر اتفاقاً ابتدا میں بسم اللہ کہنا بھول جائیں تو بسم اللہ اولہ واخرہ

(شمائل الرسول)

Marfat.com

☆ بسم اللہ وعلی برکت اللہ کچھ بلند آواز سے پڑھیں۔ (حوالہ مذکور)

☆ سیدھے ہاتھ سے چھوٹا لقمہ (تین انگلیوں کی مدد سے) بنائے اور اپنے سامنے سے کھائیں۔ (زاد المعاد)

☆ ہر نوالہ کو خوب چبا چبا کر کھائیں۔

☆ سالن یا چٹنی کی پیالی روٹی پر نہ رکھیں۔

☆ گرم گرم کھانے اور اس پر پھونک لگانے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں عیب نہ نکالتے‘ پسند نہ ہوتو چھوڑ دیتے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے دوران سوائے شدید ضرورت کے پانی نہ پیتے۔ (احیاء العلوم)

☆ کھانے کے فوری بعد میں پانی پینے کی عادت نہ تھی۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بھوک رہنے پر ہاتھ کھینچ لینے کی تاکید فرماتے۔

☆ فرماتے کہ اگر اپنے ساتھیوں سے پہلے کھا چکو تو تب بھی آہستہ کھاتے رہو تا کہ تمہارے ساتھی بھوکے نہ رہ جائیں۔ اگر ضرورت ہو تو ساتھی سے اجازت لے کر اٹھ سکتے ہو۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہمان کو بار بار فرماتے ’’اور کھائیے اور لیجئے‘‘ اور جب وہ آسودہ ہو جاتا اور انکار کرتا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصرار نہ فرماتے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کی تقسیم اپنی سیدھی جانب سے شروع فرماتے اور اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال فرماتے۔

☆ اپنے کھانے کے برتن کو خوب صاف کرتے اور اپنی انگلیوں کو بھی چوس لیتے تھے۔ روٹی کے ریزے بھی چن کر کھاتے۔ کھانے کے برتن میں ہاتھ دھونا معیوب سمجھتے۔ (شمائل الرسول)

☆ فرمایا کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لے جایا کرو تو ڈھانک کر لے جایا کرو۔ (متفق علیہ)

Marfat.com

☆ کھانے کے دوران مختصراً عمدہ گفتگو بھی کی جائے۔ (چونکہ یہود خاموش کھاتے ہیں) اس لئے ان کے خلاف کرنے کا حکم ہے۔ (جامع صغیر)

کھانے کے بعد کے احکام

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد دونوں ہاتھ خوب اچھی طرح دھوتے اور فرماتے کہ اپنے ہاتھوں کو کھانے کی بو سے پاک کرلیں تاکہ لوگ اس کی بو سے ایذا نہ پائیں۔ (اس لئے اشنہ یا صابن وغیرہ کا استعمال کرلیں) اور اس کے بعد کپڑہ وغیرہ سے ہاتھ پونچھ لیں۔ (طبرانی)

☆ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد خلال فرماتے اور ارشاد فرماتے میری امت میں جو لوگ وضو میں مسواک اور کھانے کے بعد ''خلال'' یعنی دانتوں میں کاڑی کرتے ہیں وہ خوب ہیں۔ (طبرانی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے کھانے کے فوری بعد سو جانے کی ممانعت فرمائی اور دوپہر کے وقت قیلولہ (تھوڑی دیر لیٹ جانے کا) حکم فرمایا۔ شمائل الرسول۔

☆ کھانے کے بعد یہ دعا فرماتے۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین o

پینے کے آداب

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مٹی کے برتن اور پیالے استعمال فرماتے۔ (ابن ماجہ)

☆ کنارے ٹوٹے ہوئے پیالے (ٹوٹے ہوئے حصہ کی جانب) سے پانی وغیرہ پینے کو منع فرماتے۔ (ابو داؤد)

☆ پیتے وقت برتن میں سانس لینا اور گرم اشیاء کو پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ (ابو داؤد)

Marfat.com

☆ فرمایا' پانی کا برتن منہ سے دور کر کے سانس لیں (تین یا دو بار) مگر بغیر سانس لئے ایک دم نہ پئیں۔ (ترمذی)

☆ پینے کے ہر ابتدا پر "بسم اللہ" اور ختم پر "الحمد للہ" کہا کریں۔ (سفر السادۃ)

☆ تاکید فرماتے کہ پینے سے پہلے دیکھ لیں کہ پینے کی شے میں کچرا وغیرہ تو نہیں ہے۔

پینے کا طریقہ

فرمایا کہ سیدھے ہاتھ میں پیالہ لیں اور بیٹھ کر اطمینان سے آہستہ آہستہ چوس کر پئیں غٹ غٹ کر اور بڑے گھونٹ کے ساتھ نہ پئیں۔ (متفق علیہ)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی نہایت پسند تھا اور اس کو نعمت قرار دیا۔

☆ جب پی چکیں تو الحمد للہ کہیں۔

☆ مشروبات میں دودھ کو پسند فرماتے اور دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا حکم فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ (جو دانتوں کیلئے مضر ہے) (ترمذی)

☆ وضو کا بچا ہوا پانی اور آب زم زم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیا کرتے۔

☆ فرماتے کہ مشروبات کے برتنوں کو ڈھانک دو یا ان پر کپڑا باندھ دو۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کو ناپاک اور بول و براز کے برابر قرار دیا۔ جو چیز نشہ آور ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام قرار دی۔ (فلسفہ قطبی' مسلم)

کب پانی پینا منع ہے؟

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے دوران یا فوری بعد۔ (مگر ضرورتاً)

☆ زیادہ گرم یا زیادہ ٹھنڈا پانی وغیرہ۔

☆ ریاضت و تکان کے بعد (سوائے آب زم زم کے)

☆ پھل کھانے کے بعد۔

☆ حمام یا جماع کے فوری بعد پانی نہ پئیں۔ (شمائل الرسول)

Marfat.com

پسندیدہ غذائیں

☆ غذاؤں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور، شہد، حلوہ، روغن زیتون، ثرید (گیہوں کا آٹا، گوشت اور گھی سے مرکب) کدو بے حد پسند تھا۔

☆ روٹی جو کی بغیر چھنے (آٹے کو چھانتے نہ تھے) بلکہ صرف بھوسی پھونک دیا کرتے تھے۔

☆ روٹی کے قرص کو چھوٹا اور تعداد کی کثرت کو موجب برکت فرماتے۔

(شمائل الرسول)

☆ گوشت میں بٹیر، مرغ، مچھلی، خرگوش، بھیڑ، بکری، دنبہ کا گوشت تناول فرماتے۔

(بخاری)

☆ دست کا گوشت زیادہ پسند تھا۔ (فوائد مدریہ)

☆ میووں میں انگور، کھجور، خربوزہ، تربوز، ککڑی، اور انار کو بے حد پسند فرمایا ہے۔

(جامع صغیر)

ناپسندیدہ غذائیں

☆ جن میں پیاز، لہسن، غرض کہ بدبو دار اشیاء سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نفرت تھی جس کسی کے منہ سے بدبو آتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مسجد سے نکلوا دیتے۔

(بنی الہدیٰ جلد ۳)

☆ فرمایا جو کوئی بدبو پھیلانے والی شے (پودا، جڑ، پھل جس میں تمباکو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔) کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک بھی نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے انسان بیزار ہوتے ہیں، فرشتے بھی بیزار ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

میزبانی کے آداب

☆ مہمان آنے پر ان کا خوشی سے استقبال کیجئے، اس لئے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ خدا اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں انہیں اپنے مہمانوں کی

Marfat.com

خاطر تواضع کرنی چاہیے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ بخاری، مسلم)

☆ اکرام ضیف مہمانوں کی خاطر مدارات میں ہر قسم کی خاطر مدارات شامل ہیں۔ مثلاً مہمان کا آرام وسکون، بیٹھنے اٹھنے کا انتظام اور دیگر ضروریات مثلاً وضو، غسل، طعام و قیام وغیرہ کا بہ نفس نفیس خود خیال رکھیں جیسا کہ خود سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس اپنے معزز مہمانوں کی خاطر داری فرماتے۔

☆ تین دن تک ضیافت، مہمان کا حق ہے اور اس پر جو کچھ خرچ کیا جائے بہترین صدقہ ہے۔

☆ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی مہمانی میں استنجا کا لوٹا خود تھامے کھڑے رہتے تھے۔

☆ کوئی تمہاری مہمانی کا حق ادا کرے یا نہ کرے مگر تم ہر حال اپنے مہمان کا حق ادا کرو۔ (مشکوٰۃ)

☆ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مہمان رخصت ہوتے تو وہ ان کی سواریوں کی لگام پکڑ کر دعا کی درخواست کرتے کہ "حضور" آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ (ترمذی)

مہمانی کے آداب

☆ جب آپ کسی کے پاس جائیں تو حسب حیثیت میزبان یا میزبان کے بچوں کیلئے تحفے تحائف لیتے جائیں۔ اگر اس میں میزبان کے ذوق کا لحاظ بھی رکھا جائے تو اور بہتر ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جائز نہیں کہ اپنے زیادہ قیام سے میزبان کو پریشان کیا جائے، کوشش کریں کہ تین دن سے زیادہ قیام نہ ہو مگر خصوصی حالات یا میزبان کے اصرار پر ایسا ہوسکتا ہے۔

☆ موسم کے لحاظ سے اپنا ضروری سامان ساتھ رکھیں۔

☆ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذمہ داریوں کا لحاظ رکھیں۔

Marfat.com

☆ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میزبان کیلئے خیر و برکت کی دعا فرمائی ہے۔
(ابو داؤد)

☆ میزبان کی غیر موجودگی میں ان کی خواتین سے نہ بے پردہ ہوں اور نہ بلا وجہ ان سے گفتگو کریں۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔

سونے کے آداب

سنت کے مطابق سونے میں بڑی عافیت اور راحت ہے اللہ والوں نے نیند کو موت کی چھوٹی بہن قرار دیا ہے اس لئے جب سوئیں تو اللہ عزوجل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر سوئیں اور جب اٹھیں تو اس کا شکر ادا کریں کہ اس نے پھر دوبارہ زندگی بخشی۔

بستر مبارک

عرش پر جانے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی فرش خاک پر کبھی چمڑے کبھی ٹاٹ پر کبھی کمبل اور کبھی بوریئے پر آرام فرماتے (سراپا) کھردری چارپائی پر سونا بھی سنت ہے۔ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس بچھونا چمڑے کا تھا اور اس میں نرم نرم روئی کے بجائے کھجور کی سخت چھال بھری ہوئی تھی اس کی لمبائی کم و بیش دو گز اور چوڑائی تقریباً ایک گز اور ایک ہاتھ تھی۔ (شمائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستر کی نرمی کو ناپسند فرمایا ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ بستر کی نرمی نے مجھے تہجد سے روکا ہے اے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے ٹاٹ کو دوہرا ہی رہنے دؤ چار تہہ نہ کرو۔ (شمائل زاد المعاد)

سونے سے پہلے کے آداب

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ضرورت سے زیادہ آرام فرماتے اور نہ ضرورت سے زیادہ جاگتے۔ہر کام کی طرح اس میں بھی اعتدال فرماتے۔ (زاد المعاد)

Marfat.com

☆ فرمایا' سونے سے پہلے بسم اللہ کہہ کر دروازوں کو بند کر دو' مشکیزوں (پانی کے برتنوں) کے منہ باندھ دو' استعمال کے برتن الٹ دو یا ان پر ڈھکن دو' آگ اور چراغ گل کر دو' رات دیر گئے تک کہانیوں اور قصوں سے پرہیز کرو' سوتے وقت بستر کو جھاڑ لیا کرو' ابتداء شب میں ہی اپنے بچوں کو سمیٹ لو۔ (بخاری' متفق علیہ)

بستر مبارک کے قریب موجود اشیاء

پینے کا پانی ڈھکا ہوا معہ پیالہ' وضو کیلئے لوٹا مع پانی ڈھکا ہوا' لاٹھی' روشنی کیلئے کوئی چیز (چقماق وغیرہ) آج کل اس کا بدل ماچس' یا ٹارچ ہو سکتا ہے' پیشاب کا برتن چارپائی کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیلئے رات میں اٹھ کر باہر جانے سے منع فرمایا جس کیلئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن تھا۔ (شمائل الرسول ﷺ)

مسواک (لوٹے کے بازو کھڑا یا تھیلی میں) جوتے مبارک قریب ہی رہتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے وقت جوتوں کو خوب اچھی طرح جھٹک لیا کرتے' ایک تھیلی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے رکھی رہتی جس میں کنگھا' سرمہ دانی (جو رات کو سوتے وقت لگاتے' مسواک' آئینہ' قینچی وغیرہ ہوتی۔ (ابو داؤد' نسائی)

آرام کرنے کا طریقہ

☆ سونے سے پہلے مسواک کرنا اور باوضو سونا سنت ہے۔

☆ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سیدھی کروٹ پر سیدھے رخسار کے نیچے سیدھا ہاتھ رکھ کر قبلہ رو آرام فرماتے تھے۔ (احیاء العلوم' ترمذی) اور اللھم باسمک اموت واحی پڑھتے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تکیہ سے ٹیک لگاتے' کبھی دائیں طرف' کبھی بائیں طرف آرام فرماتے' کبھی چت لیٹے ہوئے بایاں پاؤں شریف پر سیدھا پاؤں مبارک رکھا کرتے تھے۔ (زاد المعاد)

Marfat.com

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے سونے سے منع فرمایا

☆ پیٹ کے بل (اوندھے) سونے کو اہل دوزخ کا طریقہ قرار دیا۔

(مشکوٰۃ بحوالہ ابن ماجہ' ترمذی)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے کو منع فرمایا جس پر پردہ کی دیوار نہ ہو۔لوگ اس فرمان کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور گر کر مر جاتے ہیں۔

☆ دن ڈھلے ''قیلولہ'' کریں اور دن کے آخر میں سونا حماقت ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمانے سے پہلے اور بیداری کے بعد مسواک ضرور فرماتے۔ (شمائل' ترمذی)

دعا: سونے سے قبل معوذ پڑھ کر دم فرمالیتے یعنی سورۂ فلق' سورۂ ناس۔

☆ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور (بخاری)

☆ سو کر اٹھنے کے بعد جب تک ہاتھ نہ دھولیں کسی برتن میں ہاتھ ڈالنے سے منع فرماتے۔ (متفق علیہ' بلوغ الحرام)

گفتگو کے آداب

پیارے اسلامی بھائیو! اس زندگی میں ہمیں ہر وقت بات چیت کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔مگر بدقسمتی سے ہم اکثر فضول اور بے ضرورت بولتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اقدس سے کبھی کوئی فالتو لفظ نہیں نکالا۔

کاش کہ ہمیں بھی اس سنت پر عمل کرنا نصیب ہو جائے۔ بہرحال ہمیں بامقصد بولنا چاہیے۔جس میں دنیا اور آخرت کا کوئی فائدہ ہو ورنہ خاموشی میں ہی عافیت ہے۔

اب گفتگو کی چند سنتیں اور آداب پیش خدمت ہیں۔

۱- مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات کرنا سنت ہے۔ (فیضان سنت)

Marfat.com

۲- ٹھہر ٹھہر کر اور دل نشین انداز میں باتیں کرنا سنت ہے۔ (فیضان سنت)

۳- چلا چلا کر بات کرنا جیسا کہ آج بے تکلفی میں دوست کرتے ہیں خلاف سنت ہے۔ (فیضان سنت)

۴- مختصر گفتگو زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے۔

۵- گفتگو کرت وقت مخاطب کے چہرے پر نظریں گاڑ کر بات کرنا سنت نہیں ہے۔

۶- جاہلوں اور ان پڑھوں سے مشکل الفاظ نہ کہیں۔

۷- لہجے میں نرمی، متانت اور وقار کا خیال رکھیں۔

۸- طنزیہ فقرات سے پرہیز کریں اس لئے کہ آپ کے مخاطب کی دل شکنی ہوسکتی ہے۔

۹- گفتگو کرتے وقت سننے والوں کے جذبات اور احساسات کو بھی مدنظر رکھیں۔

۱۰- گفتگو ہمیشہ موقع محل کی مناسبت سے کیجئے بے وقت اور بے موقع کی گفتگو کا وزن نہیں رہتا۔

۱۱- جب تک دوسرا بات کر رہا ہو اطمینان سے سنیں اس کی بات کاٹ کر اپنی بات نہ شروع کر دیں۔ (فیضان سنت)

۱۲- زیادہ باتیں کرنا اور قہقہہ لگانا اس سے وقار مجروح ہو جاتا ہے۔ (فیضان سنت)

۱۳- جس سے آپ مخاطب ہیں اسے اگر خوش کرنا چاہتے ہیں تو اس کیلئے اچھے جذبات کا اظہار کریں۔

۱۴- فحش گوئی اور بے حیائی کی باتیں کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ (فیضان سنت)

۱۵- دوران گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں تالیاں بجانا حرام ہے۔ (فیضان سنت)

مجلس کے آداب

۱- اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے۔

۲- اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

Marfat.com

۳- اہل مجلس کو السلام علیکم کہیں ہاں اگر دین کی مجلس ہو اور وعظ وغیرہ جاری ہو تو سلام کیے بغیر خاموشی کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

۴- مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگتے پھریں۔

۵- اگر کوئی مجلس سے اٹھ کر تھوڑی دیر کیلئے کہیں چلا جائے تو اس کی جگہ پر قبضہ نہ کریں۔

۶- اگر لوگ گھیرا ڈال کر بیٹھے ہوں تو ان کے بیچ میں نہ بیٹھیں۔

۷- اگر دو آدمی آپس میں باتیں کر رہے ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر ان کے درمیان نہ بیٹھیں۔

۸- جب کوئی دوسرا مسلمان بھائی آئے تو اس کیلئے سرک جانا اور جگہ کشادہ کرنا سنت ہے۔(فیضان سنت)

۹- جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سید صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ (فیضان سنت)

۱۰- اپنی مجلس کا آغاز اور اختتام اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر ہونا چاہیے۔

۱۱- مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور اچھی باتوں اور خیر کے کلمات پر مہر لگا دی جائے گی۔

سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

(ابو داؤد)

چلنے کے آداب

چلنا پھرنا انسانی معمولات میں سے ہے۔ ہر شخص خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا کسی نہ کسی ضرورت کے تحت گھر سے باہر جانا پڑتا ہے۔ چلنے پھرنے کو تقاضائے فطرت کے مطابق اسلام نے اپنے پیروکاروں کو چند آداب سکھائے ہیں تاکہ چلنے پھرنے میں انسانی وقار

Marfat.com

اور حسن معاشرت قائم رہے۔

۱- درمیانی چال سے چلنا چاہیے نہ زیادہ سست اور نہ زیادہ تیز رفتار۔

۲- چلنے میں متانت اور سنجیدگی ہونی چاہیے۔ اکڑ کر اور سینہ تان کر چلنا غرور اور تکبر کی علامت ہے۔

۳- پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص تکبر کے ساتھ تہبند گھسیٹتے ہوئے چل رہا تھا۔ تو وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ (بخاری شریف)

۴- چلنے میں یہ احتیاط بھی کریں کہ جوتے کی آواز پیدا نہ ہو۔

۵- راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں۔ یا جاری ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں۔ (ابوداؤد)

۶- چلتے وقت راستے کا حق بھی ادا کرنا چاہیے لہٰذا راستوں میں آوارہ بیٹھنا مناسب نہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے سے بچو لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کیونکہ وہاں ہم گفتگو کرتے ہیں تو فرمایا کہ اگر تم نے ضرور بیٹھنا ہی ہے تو راستے کا حق ادا کیا کرو اور وہ یہ ہے کہ نگاہ نیچی رکھنا' ہاتھ روکنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔

۷- بازار گلی کوچے گویا کہ ہر جگہ عورتوں کو مردوں کے ساتھ مل جل کر نہیں چلنا چاہیے بلکہ مردوں کو راستے میں ایک طرف ہو کر چلنا چاہیے اور جن بازاروں میں بھیڑ زیادہ ہو وہاں عورتوں میں گھسنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

۸- جب چند افراد مل جل کر چل رہے ہوں تو سب کے ساتھ ہو کر چلنا چاہیے۔ سب سے آگے امتیازی ہو کر چلنے سے پرہیز کریں کیونکہ ایسا کرنے سے دل میں تکبر جنم لیتا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب بھی صحابہ کرام علیہ الرضوان کے ساتھ چلتے تو ان میں اپنی امتیازی شان ظاہر نہ ہونے دیتے البتہ

Marfat.com

صحابہ کرام علیہ الرضوان ادب و احترام کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلتے۔

سفر کے آداب

پیارے اسلامی بھائیو! اکثر و بیشتر ہمیں ایک شہر سے دوسرے شہر بلکہ کبھی کبھی تو دوسرے ملک بھی جانا پڑتا ہے۔ عموماً حصول علم' حصول رزق' فریضہ حج کی ادائیگی اور تبلیغ وغیرہ کی خاطر کیا جاتا ہے لہٰذا ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی کے پیش نظر ہمیشہ سنت اور اسلامی آداب کے مطابق سفر کرنا چاہیے۔

۱- تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سفر کیلئے خود روانہ ہوتے یا کسی اور کو روانہ فرماتے تو جمعرات کا دن روانگی کیلئے مناسب خیال فرماتے۔

۲- جہاں تک ممکن ہو تنہا سفر نہ کریں خصوصاً رات میں۔ (بخاری)

۳- ساتھیوں میں سے ایک ہم سفر کو اپنا امیر بنائیں۔

۴- فراغت کی سواری ہو تو پیادہ چلنے والوں کو بھی سوار کرنا چاہیے ان کے آرام و راحت کا خیال رکھیں۔

۵- عورتوں کو غیر محرم کے ساتھ سفر نہ کرنا چاہیے' اگرچہ یہ سفر ایک منزل سے کم ہی فاصلہ کا کیوں نہ ہو۔

۶- سفر میں کتنی ہی کم مدت ٹھہریں بغیر نماز دوگانہ ادا فرمائے' نہ آرام فرماتے نہ کوچ۔ (شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

۷- سفر سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے' اس کے بعد گھر مبارک میں تشریف لے جاتے۔

۸- سفر سے ایک دم گھر چلے جانے سے منع فرمایا۔

۹- مسافر کو رخصت فرماتے تو اپنے لئے دعا کا کہتے کہ بھائی ہم کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔

Marfat.com

۱۰- سفر میں ہمراہیوں کے ساتھ کام کاج میں بھی حصہ لیتے۔ (زاد المعاد)

۱۱- سفر میں سامان کم سے کم رکھیں صرف ضروری اشیاء ساتھ رکھیں۔

۱۲- کسی کو رخصت کریں تو کچھ دور ساتھ جائیں اور دعا دیتے ہوئے رخصت کریں۔

۱۳- آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھتے۔

سبحن الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین ○ وانا الی ربنا لمنقلبون○

۱۴- کم از کم ستاون (۵۷) میل تین (۳) فرلانگ کا سفر کرنے والا شرعاً مسافر کہلاتا ہے۔ (بہار شریعت)

لباس کے آداب

لباس قدرت کا بہترین عطیہ ہے۔ جس سے انسان اپنا جسم ڈھانپتا ہے اور زینت کا سبب بھی ہے جسم کو ڈھانپنا انسانی فطرت میں شامل ہے۔ کیونکہ موسمی اثرات سے جسم کو بچانے کیلئے لباس ہی کام آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لباس ہر لحاظ سے جسم کیلئے ضروری ہے ہر قوم کا جدا جدا لباس ہوتا ہے مگر مسلمان کا لباس سب سے ممتاز ہے۔

۱- سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس پاک وصاف' اکثر سفید' بے تکلف' نہ ڈھیلا اور نہ بے حد چست بلکہ ہلکا پھلکا ہوتا تھا۔

۲- تہبند باندھنا سنت ہے۔ پاجامہ پہننا بھی جائز ہے۔

۳- کرتے میں سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پورے تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔

۴- انگریزی کالر اور فیشن اور رنگ برنگی پٹیوں کی ڈیزائن وغیرہ نہ بنوائیں۔

۵- پاجامہ یا تہبند پاؤں کے ٹخنوں سے اوپر رکھیں۔

۶- پاجامہ بیٹھ کر اور عمامہ کھڑے ہو کر باندھیں جس نے اس کا الٹ کیا۔ وہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔

Marfat.com

۷- پہلے کرتہ پہنیں پھر پاجامہ۔
۸- پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً پہلے کرتہ کی سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں اسی طرح پہلے پاجامہ کے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں پھر الٹے میں۔
۹- جب کپڑے اتارنے لگیں تو پہلے بسم اللہ پڑھ لیں اس کی برکت سے شیطان سے ستر پوشی ہو جائے گی۔
۱۰- اتارتے وقت الٹی طرف سے شروع کریں۔
۱۱- نیا کپڑا جمعہ سے پہننا شروع کریں کہ سنت ہے۔
۱۲- لباس جب اتاریں تو لپیٹ کر رکھیں ورنہ شیطان استعمال کرتا ہے۔

یاد رکھیے! پتلون، ٹائی اور آدھی آستین کی قمیص عیسائیوں کا قومی لباس ہے لہٰذا ایسا لباس پہننے سے مسلمانوں کو سخت گریز کرنا چاہیے۔

ملاقات کے آداب

آپس کی ملاقات انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو روزانہ اپنوں اور بیگانوں سے ملاقات کا واسطہ پڑتا ہے۔ اگر دوران ملاقات اسلامی طرزِ عمل اختیار کیا جائے تو ملاقات ہی قابل ثواب عمل بن جائے گا اور نیکیوں میں اضافے کا سبب بنے گا۔ لہٰذا ملاقات کے وقت اسلامی آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

۱- ملاقات کے وقت سلام میں پہل کرنا چاہیے کیونکہ اس کا زیادہ ثواب ہے اور سلام میں پہل کرنا سنت مبارکہ ہے۔ سلام میں ادھر ادھر کے الفاظ مت استعمال کیجئے بلکہ ''السلام علیکم'' کہیے۔ اس کے بعد ''کیا حال ہے'' مزاج شریف' اور مناسب ہو تو گھر والوں کی خیریت بھی پوچھیے۔
۲- مصافحہ کرتے وقت دونوں ہتھیلیاں خالی ہونی چاہئیں نیز پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے وقت اپنا ہاتھ فوراً چھڑانے کی کوشش نہ کرتے جب تک دوسرا نہ

Marfat.com

چھوڑ دے۔

۳- ملاقات کے وقت محبت کا اظہار کرنا چاہیے اس لئے چہرے پر مسکراہٹ ہونی چاہیے کیونکہ چہرے پر مسکراہٹ محبت کی دلیل ہے اور محبت سے تعلقات میں استحکام پیدا ہوگا۔

۴- ملاقات دو طرح کی ہے ایک اتفاقی اور دوسری خصوصی۔ جب خاص طور پر کسی سے ملاقات کیلئے جائیں تو صاف ستھرا لباس پہن کر جائیں کیونکہ صفائی اسلامی تہذیب وتمدن کا لازمی حصہ ہے۔

۵- کسی کے پاس جایئے تو کام کی باتیں کیجئے۔ بیکار باتیں کر کے اس کا اور اپنا وقت ضائع مت کیجئے۔

۶- ملاقات یا کسی اور کام کیلئے کسی کے گھر میں جانے کیلئے صاحب خانہ سے اجازت لینا بھی ضروری ہے کیونکہ انسان بعض اوقات ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ وہ اس حالت میں دوسروں سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

۷- ملاقات کے وقت آتے یا جاتے ایسے فقرات نہ کہیں جن میں کوئی طعن چھپا ہو یا کسی کی تحقیر نکلتی ہو۔ بلکہ اچھے الفاظ استعمال کریں طعن وتشنیع سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

۸- جب کوئی ضرورت مند آپ سے ملنے آئے تو جہاں تک ممکن ہو اس کی ضرورت پوری کیجئے اگر ضرورت پوری نہ کرسکیں تو پیار بھرے انداز سے معذرت کر لیجئے خواہ مخواہ اس کو امیدوار نہ بنائے رکھیئے۔

۹- آنے والا اگر محترم اور دینی عظمت وشخصیت والا ہو تو اسے دیکھ کر جوش محبت اور جوش عقیدت میں کھڑا ہو جانا بھی کمال ادب ہے اس قسم کے موقعوں پر خوش آمدید کے الفاظ مثلاً مرحبا کہنے کی مثال بھی شریعت میں موجود ہے۔

Marfat.com

عیادت کے آداب

عیادت (بیماری پرسی) خدمت خلق کا ایک نہایت اہم حصہ ہے یہ محض ایک معاشرتی مصلحت یا اجتماعی زندگی کی ضرورت ہی نہیں بلکہ عبادت کا جزو ہے۔

اسلامی نظام اخلاق میں تیمارداری کو بڑی حیثیت حاصل ہے۔ ایک طرف اس سے غم خواری اور باہمی تعاون کے جذبہ کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ دوسری طرف اللہ عزوجل کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

۱- مریض کی عیادت کرنا سنت ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنوں کی اور غیروں کی بھی عیادت فرمائی ہے۔

۲- مریض کے ساتھ گفتگو بے تکلفی سے کی جائے خوش مزاجی سے اس کی حوصلہ مندی عیادت کا بہترین طریقہ ہے۔

۳- عیادت کا اجر دوسری نفلی عبادتوں سے بھی زیادہ ہے تاہم عیادت کیلئے تھوڑی دیر مریض کے پاس بیٹھنا چاہیے۔

۴- مریض سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرنا اور مریض کی صحت کیلئے اللہ عزوجل کے حضور دعا کرنا عیادت کا حصہ ہے۔

۵- حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو جب تک وہ واپس نہیں آتا جنت کے علاقے میں رہتا ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

۶- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس نے وضو کیا اور خوب وضو کیا اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی وہ جہنم سے ستر خریف دور ہو گیا۔

(سنن ابو داؤد)

۷- جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے تم اچھے رہے تمہارا چلنا اچھا رہا تم نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا۔ (ترمذی)

Marfat.com

مسرت کے آداب

اسلام میں ہر چیز کی حد مقرر کی گئی ہے تاکہ بے اعتدالی پیدا نہ ہو۔ خوشی کم و بیش ہر انسان کو زندگی میں حاصل ہوتی ہے مگر اس خوشی کے اظہار کی ایک حد ہے تاکہ دوسروں کو اس سے تکلیف نہ پہنچے۔ روزمرہ زندگی میں عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض چیزوں کے حاصل ہونے پر انسان کو خواہ مخواہ خوشی حاصل ہوتی ہے مثلاً مال و دولت' ملازمت' عہدہ کسی امتحان میں کامیابی وغیرہ۔ ایسے ہی چند تہوار ایسے ہیں کہ جن پر انسان خوشی محسوس کرتا ہے مثلاً شادی' عید اور دیگر اسلامی تہوار وغیرہ۔ اسی طرح طویل سفر کے بعد اپنے وطن واپس آنے اور عزیز و اقارب کو ملنے پر مسرت حاصل ہوتی ہے۔ غرضیکہ ہر انسان کی زندگی میں سینکڑوں مواقع ایسے آتے ہیں کہ جن پر ازخود مسرت کا اظہار ہوتا ہے لیکن بعض حضرات اس مسرت میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ جو دوسروں کیلئے باعث تکلیف اور دل آزاری کا سبب بنتا ہے اور جسے مسرت حاصل ہوتی ہے وہ غرور و تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے انائے نفس بڑھ جاتی ہے ان تمام باتوں کو اعتدال میں رکھنے کیلئے تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرت کے آداب مقرر فرمائے ہیں جن کے مطابق خوشی کا اظہار عین سعادت اور ثواب ہے۔

۱- اظہار مسرت کا سنت طریقہ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا ہے کیونکہ خوشی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہی حاصل ہوتی ہے اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب کوئی خوشی کا مقام آئے تو سب سے پہلے دل میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے اور اس کے ساتھ اپنے عمل سے بھی اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے اور خوشی میں عمل کا شکریہ ہے کہ اظہار مسرت کیلئے شریعت کی اتباع کی جائے اگر کوئی بڑی خوشی حاصل ہو تو سجدہ شکر بجا لانا چاہیے تاکہ مسرت کی انتہا میں دنیوی فخر و غرور کی بجائے نیازمندی کا اظہار ہو۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ کار تھا کہ جب کوئی مسرت آمیز واقعہ پیش آتا تو آپ سجدہ شکر بجا لاتے۔

Marfat.com

۲- شرعی حدود میں رہتے ہوئے اسلامی تہواروں میں اظہار مسرت جائز ہے۔ شادی کے موقع پر خوشی اور اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو بلانا سنت ہے۔ لیکن اس میں گانا بجانا اور آتش بازی وغیرہ یہ سب حرام ہیں اور اس میں کئی گناہ ہیں یہ اپنے مال کو فضول برباد کرنا ہے اور فضول خرچنے والے کو شیطان کا بھائی فرمایا گیا ہے۔

بہر حال اسلام نے خوشی کے اظہار میں اسراف سے منع اور شرعی حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔

مسجد کے آداب

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ ان کو اللہ عزوجل سے کچھ کام نہیں۔ (بیہقی)

۱- دنیا کی بات جبکہ فی نفسہ مباح یعنی جائز اور سچی ہو مسجد میں بلاضرورت کرنی حرام ہے ضرورت ایسی جیسے معتکف کو اپنے حوائج ضروریہ یعنی حاجتوں کیلئے بات کی ہے۔ مطلب غیر معتکف دنیا کی بات مسجد میں کر ہی نہیں سکتا۔

۲- غمز العیون میں خزانۃ الفقہ سے ہے ''جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ عزوجل اس کے چالیس سال کے نیک عمل اکارت یعنی برباد فرمادے۔ (فتاویٰ رضویہ)

۳- مدارک شریف میں ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے ''مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح چوپایہ گھاس کو کھا جاتا ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

۴- تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔ (فیضان سنت)

۵- جذب القلوب میں ہے کہ مسجد میں جو تنکا بھی پھینکتا ہے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں تنکا پڑ جانے سے

Marfat.com

ہوتی ہے۔

۶- مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا' جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔

۷- وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرش مسجد پر نہ گرے وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑنا ناجائز ہے۔

(بہار شریعت)

۸- مسجد کے اندر کچی پیاز' مولی یا لہسن کھا کر منہ میں بدبو ختم ہونے سے پہلے جانا ناجائز ہے۔

۹- اسی طرح بدبودار لباس پہن کر بھی مسجد کے اندر داخل ہونا ناجائز ہے۔ کیونکہ بدبودار چیزوں سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۱۰- مسجد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ مثلاً پنکھا یا ٹوپی اور چادر یا چھتری وغیرہ لوگ دور سے چھوڑ دیتے ہیں اس کی ممانعت ہے۔

۱۱- مسجد میں حدث (ریح خارج کرنا) منع ہے ضرورت ہو تو باہر چلے جائیں البتہ معتکف کو حاجت ہو تو مجبوراً مسجد ہی میں خارج کرے اس کیلئے باہر نہیں جا سکتا۔

۱۲- قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائیں کہ یہ خلاف آداب دربار ہے۔

۱۳- استعمال شدہ جوتا مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔

زوجیت کے آداب

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''نکاح میری سنت ہے' میرا لایا ہوا دین ہے اور میرا پھیلایا ہوا آئین ہے اسے کوئی فضول رسم نہ سمجھ بیٹھو یا خواہ مخواہ کی قید نہیں ہے۔ اسلام نے شادی کو عورت اور مرد کے درمیان اختلاط کا واحد جائز ذریعہ قرار دیا ہے۔

''نکاح منشاء الٰہی کو پورا کرتا ہے اور سنت کی ادائیگی ہے۔''

Marfat.com

صنفی آوارگی کے تمام دروازے بند کرتا ہے'

جنسی تعلقات کو دائرہ ازدواج میں محدود کرتا ہے'

تسکین کا ہمہ وقت سامان مہیا کرتا ہے'

حفظ نسل برائے وجود نوع انسانی کو برقرار رکھتا ہے'

علامہ حافظ ابن قیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ زاد المعاد میں لکھتے ہیں کہ ''مجامعت و مباشرت کے سلسلے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ حفظ صحت اور اہتمام لذت و سرور نفس' ہر اعتبار سے کامل و مکمل تھا اور اس کے مقاصد کا ذریعہ بھی جن کیلئے (یہ کام مجامعت ومباشرت) وضع کیا گیا ہے۔

۱- فطری اور طبعی طریقہ یہ ہے کہ عورت کے چہرے کے سامنے کی طرف سے آئیں۔

۲- دونوں باطہارت اور باوضو ہوں اور قبلہ رخ نہ ہوں۔ یہ احترام قبلہ کے خلاف ہے۔

۳- خوشبو لگانا تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

۴- اس کے برخلاف ہر ناگوار بو چاہے وہ میلے اور کثیف حالت کی وجہ سے پسینہ کی بدبو ہو یا تمباکو وغیرہ کی ناگوار بو یہ شہوت کو مردہ کر دیتی ہے اور رغبت کو تنفر میں بدل دیتی ہے اور فریقین کا خوشبو سے معطر رہنا لذتوں میں زیادتی کا باعث ہوتا ہے۔

۵- قرآن پاک اور دینی کتب وغیرہ پر کپڑا وغیرہ ڈال لیا جائے۔

۶- اگر ہاتھ میں ایسی انگوٹھی ہو جس پر اللہ عزوجل کا نام کندہ ہو تو اس کو بھی اتار لیں۔

۷- جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو دونوں کو چاہیے کہ گدھوں کی طرح ننگے نہ ہوں۔ (ابن ماجہ)

۸- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود کو اور اپنی زوجہ کو چادر سے سر تک ڈھانپ لیتے تھے۔ (ابن ماجہ)

۹- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ستر کے مقام کو دیکھا اور نہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اس سے طبیعت میں منافرت اور شہوت میں کمی لاحق ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

۱۰- شب جمعہ کو مباشرت کرنا مستحب ہے۔

۱۱- حدیث پاک میں فرمایا تم میں کوئی مثل چوپائے کے اپنی زوجہ پر نہ جا پڑے بلکہ بوس و کنار اور بات چیت سے آمادہ کرے۔

۱۲- حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ آپس میں کچھ ایسی باتیں کریں جس سے پیار و محبت بلکہ بے تکلفی کا اظہار ہوتا ہو اور بوس و کنار اور مساس سے آمادہ کریں۔ (احیاء العلوم)

۱۳- حیض کی حالت میں مباشرت کرنا حرام ہے نفاس کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۴- اگر عورت حائضہ ہے تو اس پر واجب ہے کہ اپنی حالت سے شوہر کو خبردار کردے ورنہ عورت گنہگار ہوگی۔

۱۵- مباشرت سے فراغت کے بعد غسل کر کے سونا افضل ہے اگر دوبارہ جماع کا ارادہ ہو تو درمیان میں وضو کر لینا چاہیے۔

۱۶- بلا عذر چار ماہ سے زیادہ عورت سے جدائی کی اجازت نہیں ہے۔

۱۷- اگر مادہ کے اخراج کو زیادہ دنوں تک روک دیا جائے تو مختلف اعصابی و دماغی تکالیف مثلاً وہمی ہو جانا، مرگی، جنون وغیرہ پیدا ہو جائیں گے۔ (جالینوس)

۱۸- جو عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اس کو رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے اور اللہ عزوجل کے راستے جہاد کے برابر ثواب ہے۔

۱۹- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد کا ثواب بھی فرما دیجئے فرمایا جو اپنی زوجہ سے محبت کرتا ہے تو دس نیکیاں اور غسل جنابت سے ہر بال پر نیکی اور وہ خیر جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہو۔

فرمایا کہ بیوی شوہر کے ساتھ اور شوہر بیوی کے ساتھ حسن سلوک کریں تو ان کو ایک ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

۲۰- عورت کیلئے شوہر کی آغوش اور قبر کے سوا کوئی چیز بہتر نہیں ہو سکتی۔

(غنیۃ الطالبین)

Marfat.com

صحت کے آداب

صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور عظیم امانت ہے صحت کی قدر اور اس کی حفاظت ہم پر لازم ہے ایک بار بگڑ جائے تو پھر بڑی مشکل سے بنتی ہے اس نعمت کا شکر بجالانا ہر انسان پر فرض ہے۔ قانون الٰہی ہے کہ کسی نعمت کی ناقدری اس نعمت کے چھن جانے کا سبب بن جاتی ہے۔ بلکہ غضب الٰہی کا موجب بھی ہو جاتی ہے لہٰذا اپنی صحت کا خیال رکھنا اور حفظان صحت کے اصولوں پر کاربند رہنا ہر مسلمان کیلئے ایک فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ صحت و عافیت کیلئے دعا کرنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ تمہارے جسم کا بھی تمہارے اوپر حق ہے اور وہ یہی حق ہے کہ انسان اپنے جسم کی حفاظت کرے اور ایسے اسباب پیدا نہ ہونے دیئے جائیں کہ بدن کو بیماریوں کی حد تک پہنچا دیا جائے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کاموں سے بچنے کی تلقین کی ہے' جو مضر صحت ہوں مثلاً رات کو برتن کھلے چھوڑ دینا' دروازے بند نہ کرنا۔ چراغ جلتا چھوڑ دینا' آگ نہ بجھانا وغیرہ۔

☆ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کے دودھ' شہد' مکھن' کھجور جیسی مفید اشیاء کو معاون صحت فرمایا ہے۔

☆ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے "سیدھے سادے رہو' میانہ روی اختیار کرو اور ہشاش بشاش رہو۔ (مشکوٰۃ) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(ترمذی)

☆ اپنے جذبات اور خواہشات پر قابو رکھنا ایک مسلمان کی صفت ہے اور جسم و روح کیلئے صحت کی شرط ہے خیالات کی پراگندگی اور ذہنی آوارگی سے صرف قلب ہی

Marfat.com

مردہ نہیں ہوتا بلکہ چہرے کی معصومیت اور فطری حسن بھی ختم ہو جاتا ہے۔

☆ مبارک ہیں وہ لوگ جو شیطانی وسوسوں اور گندے خیالات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہیں اور اس طرح اپنے جسم و جان کو سلامت رکھتے ہیں۔

☆ حدیث مبارک میں ہے کہ اللہ عزوجل کی نظر میں ایک قوی مومن کمزور مومن کے مقابلہ میں بہتر اور پسندیدہ ہے یہ حدیث اس بات پر زور دیتی ہے کہ مسلمانوں کو اپنی صحت کی طرف خیال کرنا اور ہمیشہ صحت مند رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ محض بیماری اور ضعف کو دور کرنے کا نام صحت نہیں ہے بلکہ مکمل طور پر جسمانی' روحانی اور سماجی آسودگی کا نام صحت ہے۔

☆ حفظان صحت کے اصولوں کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر اہتمام تھا کہ ابو قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی خدمت اقدس میں ایسے وقت حاضر ہوئے کہ وہ خطبہ سننے کیلئے دھوپ میں کھڑے ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا اور وہ سایہ کی طرف ہٹ گئے۔ (ادب المفرد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ ایک حدیث کا یہ حصہ ہر مسافر کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے فرماتے ہیں۔

دوران سفر رات بسر کرنے کیلئے عام گزرگاہ سے ہٹ کر آرام کرو کیونکہ سڑک چوپاؤں کی گزرگاہ اور کیڑے مکوڑوں کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔ (مسلم)

☆ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سایہ میں ہو اور سایہ اس میں سے یوں گزرنے لگے کہ اس کے جسم کا ایک حصہ دھوپ کی زد میں آ جائے اور دوسرا حصہ سایہ میں ہو تو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے۔

(ابو داؤد)

یعنی آدھا دھوپ اور آدھا چھاؤں میں نہ رہے۔ کیونکہ اس سے بیماری کا خطرہ ہوتا ہے۔

☆ اس موضوع پر ہم ایک مختصر گفتگو نقل کرتے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان

Marfat.com

کے ایک صحابی حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کے مابین ہوئی صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے صحت و عافیت حاصل رہے تو میں شکر ادا کرتا ہوں اور یہ بات مجھے اس امر کے مقابلہ میں زیادہ محبوب ہے کہ میں بیماری سے آزمائش میں پڑوں اور صبر کروں۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر جواب فرمایا اور اللہ عزوجل کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تیرے ساتھ صحت و عافیت محبوب رکھتا ہے۔ (الطب نبوی ﷺ 'الکحال)

صفائی اور طہارت کے آداب

صفائی اور طہارت دو جدا جدا باتیں ہیں لیکن ایک کے بغیر دوسرے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ دونوں ایک دوسرے کا لازمی حصہ ہیں۔

صفائی کا تعلق صرف ظاہری نکھار سے ہے۔ مثلاً جسم اور کپڑے اوپر سے صاف ستھرے ہوں خواہ وہ حقیقتاً ناپاک ہوں۔

طہارت حقیقی پاکیزگی کا نام ہے یعنی جسم اور لباس میں کسی قسم کی کوئی ظاہری یا پوشیدہ ناپاکی نہ ہو۔ بعض لوگوں کو طہارت کی کوئی فکر نہیں ہوتی اور یہ حد درجہ افسوس ناک بات ہے۔ کپڑے استری شدہ ہیں ان پر کسی سلوٹ یا داغ دھبے کا نشان نہیں جسم سے خوشبو آ رہی ہے لیکن نہ رفع حاجت کے بعد پوری طہارت کا اہتمام ہے اور نہ پیشاب کرنے کے بعد استنجا کیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لباس اور جسم دونوں صاف ستھرے ہونے کے باوجود ناپاک رہتے ہیں اور اس طرح نہ نماز ہو سکتی ہے نہ مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں نہ جنازہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔

۱- اسلام نے طہارت کو ایمان کا ایک حصہ قرار دیا ہے لہٰذا ظاہری اور حقیقی دونوں قسم کی پاکیزگی ہونی چاہیے۔

۲- تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سب سے پہلے وحی نازل ہوئی ان میں طہارت کا حکم شامل تھا۔

Marfat.com

۳- عبادت کیلئے طہارت شرط ہے اگر جسم لباس اور جگہ پاک نہ ہو گی تو نماز نہیں ہوتی۔

۴- دانتوں کی پاکیزگی کیلئے مسواک کرنا سنت مبارکہ ہے۔ ناخن کٹوانا' زیر ناف اور بغلوں کے بال مونڈنا یہ بھی سنت میں شامل ہے۔

۵- رفع حاجت اور پیشاب کے بعد استنجا کرنا طہارت کی لازمی شرط ہے۔

۶- استنجا دائیں ہاتھ سے نہ کریں' نہ کسی برتن کے اندر استنجا کریں۔ (سنن ابوداؤد)

۷- پانی سے استنجا کرنے سے قبل ڈھیلا استعمال کیا جائے۔ (سنن نسائی)

۸- ہڈی اور لید سے استنجا نہ کیا جائے۔ (ترمذی' نسائی)

۹- محض کاغذ سے پوری طہارت اور صفائی نہیں ہوتی اس کے نتیجہ میں آدمی متعدد بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

پیشاب سے احتیاط نہ کرنے والوں کی سزا

حضرت شفی ابن ماتع اصحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک طویل حدیث کے ذیل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ تاجدارِ ماہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں ایک شخص اپنی انتڑیوں کو کھینچتا ہو گا اہل دوزخ اس سے پریشان ہو کر دریافت کریں گے کہ تو کیا عمل کرتا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں پیشاب احتیاط سے نہیں کرتا تھا اور بے پروائی سے ہر جگہ پیشاب کرنے بیٹھ جاتا تھا۔ (طبرانی)

غسل کرنے کا طریقہ

یاد رکھیئے غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب ہیں۔

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

(۲) احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا (۳) شرمگاہ میں حشفہ (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو' انزال ہو یا نہ ہو' (۴) حیض سے عورت کا بعد فراغت (۵) نفاس (یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس سے فارغ ہونا)۔

اکثر عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ بچہ جننے کے بعد عورت چالیس دن تک لازمی طور

Marfat.com

پر ناپاک رہتی ہے یہ بات بالکل غلط ہے اس کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔ یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض ہے۔ لہٰذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غسل کرلے اور چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے چاہے بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقت بھی بند ہو غسل کرے اور نماز و روزہ شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات بچہ پیدا ہونے کے بعد خون آتا ہی نہیں اگر ایسا ہوا تو غسل کرلے کہ عورت پاک ہے اور اسے نماز و روزہ معاف نہیں بعض مرد و عورتیں نماز کے عادی نہیں ہوتے یا محض کاہلی یا جھوٹی شرم و حیا سے غسل جنابت کیے کئی کئی دن گزار دیتے ہیں یہ بڑی نحوست اور بے برکتی ہے۔ یاد رکھیے جنبی کے گھر میں رحمت کے فرشتے بھی داخل نہیں ہوتے۔ لہٰذا جب بھی غسل فرض ہو تو فوراً کر لینا چاہیے۔ صرف گھر والوں سے شرما کر آخرت کی خوفناک شرم کو مت بھلائیں۔

غسل کا طریقہ

بغیر زبان ہلائے دل میں اس طرح نیت کریں کہ میں پاکی حاصل کرنے کیلئے غسل کرتا ہوں پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیں۔ پھر استنجے کی جگہ دھوئیں خواہ نجاست ہو یا نہ ہو۔ پھر جسم پر اگر کہیں نجاست ہو تو اس کو دور کریں پھر نماز کا سا وضو کریں، مگر پاؤں نہ دھوئیں، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھولیں پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیں۔ خصوصاً سردیوں میں (اس دوران صابن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیں۔ پھر تین بار الٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیں اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولیں۔ نہانے میں قبلہ رخ نہ ہوں تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیں ایسی جگہ نہائیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر مرد اپنا ستر (ناف سے لے کر گھٹنے سمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپا لے۔ موٹا کپڑا نہ ہو تو حسب ضرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لیں۔ کیونکہ باریک کپڑا ہو گا تو وہ پانی سے بدن پر

Marfat.com

چپک جائے گا اور معاذ اللہ گھٹنوں یا رانوں کی رنگت ظاہر ہو گی۔ عورت کو تو اور بھی زیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔ دوران غسل کسی قسم کی گفتگو نہ کریں۔ کوئی دعا بھی نہ پڑھیں۔ نہانے کے بعد تولیہ وغیرہ سے بدن پونچھنے میں حرج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیں۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے۔

غسل میں تین فرض ہیں

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔

۱- کلی کرنا

منہ میں تھوڑا سا پانی لے کر چچ کر کے ڈال دینے کا نام کلی نہیں بلکہ منہ کے ہر پرزے گوشت' ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ اسی طرح داڑھوں پیچھے گالوں کی تہہ میں' دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حلق کے کنارے تک پانی بہے' روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کریں۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے ریشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضروری ہے۔ ہاں اگر چھڑانے میں ضرر کا اندیشہ ہو تو معاف ہے۔ غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چھڑا کر پانی بہانا فرض ہے۔ پہلے جو نماز پڑھ لی وہ ہو گئی جو ہلتا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو' معاف ہے۔ جس طرح کی ایک کلی غسل کیلئے فرض ہے اسی طرح تین کلیاں وضو کیلئے سنت ہیں۔

۲- ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا لازمی ہے اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر کھینچیں۔ یہ خیال رکھیں کہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہو گا۔ ناک کے اندر اگر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔

Marfat.com

۳۔ تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

یعنی سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر ہر رونگٹے پر پانی بہہ جانا ضروری ہے جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سوکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہو گا۔

مرد و عورت دونوں کیلئے غسل کی اکیس احتیاطیں

(۱) اگر مرد کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے۔ اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے۔ کھولنا ضروری نہیں ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

(از امیر اہل سنت)

(۲) اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نتھ کا چھید ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ وضو میں صرف ناک کے نتھ کے چھید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں۔

(۳) بھنوؤں' مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا' (۴) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ دھوئیں (۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں (۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دھلے گا (۷) ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلیں دھوئیں (۸) بازو کا ہر پہلو دھوئیں (۹) پیٹھ کا ہر ذرہ دھوئیں (۱۰) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں (۱۱) اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں (۱۴) جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں (۱۵) دونوں سرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں (۱۶) رانوں کی گولائی (۱۷) پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں۔ (۱۸) ذکر و انثیین یعنی آلہ تناسل اور فوطوں کے ملنے کی سطحیں بے جدا کئے نہ دھلیں گی (۱۹) فوطوں کی نچلی سطح جوڑ تک اور (۲۰) انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں (۲۱) جس کا ختنہ نہ ہوا وہ اگر

Marfat.com

کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔

عورتوں کیلئے سات احتیاطیں

(۱) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائیں (۲) پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں (۳) فرج خارج یعنی عورت کی شرمگاہ کے باہر کا حصہ کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا اوپر نیچے خوب احتیاط سے دھوئیں (۴) فرج داخل یعنی شرمگاہ کا اندرونی حصہ میں انگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں، مستحب ہے (۵) اگر حیض یا نفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو کسی پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے (۶) پیشانی پر اگر چمکدار برادہ یعنی افشاں چنی ہوئی ہو تو اس کا ایک ایک ذرہ چھڑانا ضروری ہے (۷) اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا چھڑانا بھی فرض ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

زخم کی پٹی

کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے سے نقصان یا حرج ہو تو پٹی پر ہی مسح کر لینا کافی ہے۔ نیز کسی جگہ مرض یا درد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس پورے عضو پر مسح کریں۔ پٹی ضرورت سے زیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہیے۔ ورنہ مسح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے بغیر پٹی باندھنا ممکن نہ ہو تو مثلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازوؤں کا اچھا حصہ بھی پٹی کے اندر چھپا ہوا ہے تو اگر کھولنا ممکن ہو تو کھول کر اس حصے کو دھونا فرض ہے اگر ناممکن ہے یا کھولنا تو ممکن ہے مگر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔

بہتے پانی میں غسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مثلاً دریا، یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار

Marfat.com

دھونے، ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہوگئیں۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضاء کو تین بار حرکت دے اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تثلیث یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی۔ برسات میں کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عضو کو رہنے دیا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (بہار شریعت) غسل کی ان تمام صورتوں میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

فوارے کی احتیاطیں

اگر آپ کے حمام میں فوارہ ہو تو اسے اچھی طرح دیکھ لیں کہ اس کی طرف منہ کر کے ننگے نہانے میں منہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف تو نہیں ہو رہی۔ استنجا خانے میں بھی اسی طرح احتیاط فرمائیں۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ پینتالیس درجے کے زاویہ کے اندر اندر ہو۔ لہٰذا یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ پینتالیس کے زاویہ کے باہر ہو اس مسئلے سے اکثر لوگ ناواقف ہیں مہربانی فرما کر اپنے گھر وغیرہ کے ڈبلیو سی اور فوارے کا رخ پرکار یا کسی آلے کے ذریعے معلوم کر کے دیکھ لیں اگر غلط ہو تو اس کی اصلاح فرمالیں تاکہ دنیا کی یہ تھوڑی سی زحمت آخرت کی خوفناک مصیبت سے بچنے کا سبب بن سکے۔

بعض کفریہ کلمات

اس دور میں جہالت کی وجہ سے کچھ مرد اور عورتیں اس قدر بے لگام ہیں کہ جو ان کے منہ میں آتا ہے بول دیا کرتے ہیں چنانچہ بعض کفر کے الفاظ بھی لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتے ہیں اور لوگ کافر ہو جاتے ہیں اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کافر ہو گئے اور ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اس لئے ہم یہاں چند کفری بولیوں کا ذکر کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کفریات کا علم ہو جائے اور لوگ ان باتوں کو

Marfat.com

بولنے سے ہمیشہ زبان روکے رہیں اور اگر خدانخواستہ یہ کفری الفاظ ان کے منہ سے نکل گئے ہوں تو فوراً توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان بنیں اور دوبارہ نکاح کریں۔

۱- خدا کیلئے مکان اور جگہ ثابت کرنا کفر ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اوپر اللہ نیچے پنچ' یا اوپر اللہ نیچے تم' یہ کہنا کفر ہے۔ (خانیہ)

۲- کسی سے کہا گناہ نہ کرو ورنہ خدا جہنم میں ڈال دیگا۔ اس نے کہا ''میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا یہ کہا ''مجھے خدا کے عذاب کی کوئی پرواہ نہیں'' یا ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا۔'' یہ کہہ دیا کہ خدا کہاں ہے'' یہ سب کفر کی بولیاں ہیں۔ (عالمگیری)

۳- کسی سے کہا کہ انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہہ دیا ''میں بغیر انشاء اللہ کے کروں گا۔'' کفر لاحق ہو گیا۔

۴- کسی مالدار کو دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ ''آخر کار یہ کیا انصاف ہے کہ اس کو مالدار بنا دیا اور مجھے غریب بنایا۔'' یہ کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری)

۵- اولاد وغیرہ کے مرنے پر رنج اور غصہ میں اس قسم کی بولیاں بولنے لگے کہ خدا کو بس میرا بیٹا ہی مارنے کیلئے ملا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کیلئے میرے بیٹے کے سوا خدا کو دوسرا کوئی ملتا ہی نہیں تھا۔ خدا کو ایسا ظلم نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اللہ عزوجل نے یہ بہت برا کیا کہ میرے اکلوتے بیٹے کو مار کر میرا گھر بے چراغ بنا دیا۔ (معاذ اللہ) اس قسم کی بولیاں بول دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

۶- خدا تعالیٰ کی شان میں پھوہڑ لفظ بولنا یا اس کے کاموں میں عیب نکالنا یا خدا کا مذاق اڑانا' یا خدا تعالیٰ کو ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔

۷- کسی نبی علیہ السلام یا فرشتہ کی حقارت کرنا اور ان کی جناب گستاخی کرنا یا ان کا عیب نکالنا یا بے ادبی کے ساتھ ان کا نام لینا کفر ہے۔

۸- جو شخص تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے یا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

کسی چیز یا کسی بات کو حقیر جانے یا عیب نکالے۔ یا کسی سنّت مبارکہ کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا' مونچھیں کم کرنا' عمامہ باندھنا' عمامہ کا شملہ لٹکانا' کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا یا کسی بھی سنت کا مذاق اڑائے یا اس کو برا سمجھے تو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر ہو جاتا ہے۔

۹۔ جو شخص کسی قاتل یا خونی ڈاکو کو دیکھ کر توہین کی نیت سے کہہ دے کہ "ملک الموت" آ گئے یہ کلمہ کفر ہے۔

۱۰۔ قرآن کی کسی آیت کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے جیسے بعض داڑھی منڈے کہہ دیا کرتے ہیں کہ قرآن میں کلاسوف تعلمون آیا ہے اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ کلہ صاف کراتے رہو یا اکیلے نماز پڑھنے والے کہہ دیا کرتے ہیں کہ ان الصلوٰۃ تنھی اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ نماز تنہا پڑھا کرو' ان باتوں کو بول دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے کیونکہ قرآن کے ساتھ مسخرہ پن بھی ہے اور قرآن کے معنی کو بدل ڈالنا بھی ہے اور یہ دونوں باتیں کفریہ ہیں۔

۱۱۔ اسلام میں شک کرنا' یا اپنے مذہب پر افسوس کرنا اور کہنا کہ میں مسلمان ہو گیا یہ اچھا نہیں کاش میں کسی اور مذہب میں ہوتا۔ یا کسی کفر کی بات کو اچھا سمجھنا یا کسی کو کفر کی بات سکھانا یہ کہنا کہ نہ میں ہندو ہوں نہ مسلمان میں تو انسان ہوں یا یہ کہنا کہ میں نہ مسجد سے تعلق رکھتا ہوں نہ مندر سے یا یہ کہنا کہ خانہ کعبہ تو معمولی پتھروں کا ایک پرانا گھر ہے اس میں کیا دھرا ہے کہ میں اس کی تعظیم کروں۔ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا تو فارغ آدمیوں کا کام ہے۔ ہم کو نماز کی کہاں فرصت ہے؟ یا یہ کہیں کہ جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو روزہ رکھ کر بھوکے کیوں مریں؟ یا اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کہ کیا خواہ مخواہ کا شور مچا رکھا ہے۔ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنے کا کچھ نتیجہ نہیں۔ بہت پڑھ لی کیا فائدہ ہوا؟ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے یا یہ کہنا کہ میں تو صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہوں باقی دنوں میں نہ کبھی پڑھی نہ پڑھوں گا۔ یا یہ کہنا کہ نماز مجھے موافق نہیں آتی میں جب نماز پڑھتا ہوں تو کوئی نہ کوئی نقصان

Marfat.com

ضرور ہو جاتا ہے یا یہ کہنا کہ زکوٰۃ خدائی ٹیکس ہے جو ملاں لوگوں نے مالداروں پر لگا رکھا ہے یا یہ کہنا کہ حج تو ایک تفریحی سفر ہے۔ یا بلیک مارکیٹ کا دھندا ہے میں ایسا کام کیوں کروں؟ وغیرہ وغیرہ اس قسم کی تمام بکواسیں کھلا ہوا کفر ہیں۔ ان سب بولیوں سے آدمی کافر ہو جائے گا۔

۱۲- یہ کہنا کہ رام و رحیم دونوں ایک ہی ہیں اور وید و قرآن میں کچھ فرق نہیں یا یہ کہنا کہ مسجد اور مندر دونوں خدا کے گھر ہیں۔ دونوں جگہ خدا ملتا ہے' کفر ہے۔

۱۳- کافروں کو خوش کرنے کیلئے ان کے جلوسوں اور میلوں میں کفر کی شان و شوکت بڑھانے یا کافروں کو خوش کرنے کیلئے شریک ہونا' یا ان کفری تہواروں کی تعظیم کرنا یا کوئی چیز ان تہواروں کے دن مشرکین کے گھر بطور تحفہ اور ہدیہ کے بھیجنا جب کہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو یہ کفر ہے۔ (بہار شریعت)

۱۴- جو شخص یہ کہہ دے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا یا شریعت کا کوئی حکم یا فتویٰ سن کر یہ کہے کہ یہ سب ہوائی باتیں ہیں۔ یا یہ کہہ دے کہ شریعت کے حکم اور فتویٰ کو چولہے میں ڈال دو یا یہ کہہ دے کہ میں شرع ورع کو نہیں جانتا یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو برادری کی رسموں کی پابندی کریں گے۔ یا یہ کہہ دے بسم اللہ اور سبحان اللہ روٹی کی جگہ کام نہ دے گا ہمیں روٹی چاہیے بسم اللہ' سبحان اللہ نہیں چاہیے تو وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

۱۵- شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا کفر ہے۔ (فیضانِ سنت)

۱۶- مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین میں سے ہے کسی مسلمان کو کافر کہنا یا کسی کافر کو مسلمان کہنا کفر ہے۔

۱۷- جو کسی کافر کیلئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا مانگے۔ یا کسی مردہ کافر و مرتد کو مرحوم و مغفور کہے یا کسی مردہ ہندو کو "بیکنٹھ باشی" کہے وہ خود کافر ہے۔

(بہار شریعت)

Marfat.com

۱۸- خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کہنا۔ یا خدا تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کہنا یا خدا کی فرض کی ہوئی چیزوں میں سے کسی چیز کا انکار کرنا یہ سب کفر ہیں۔

۱۹- ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرنا مثلاً توحید' رسالت' قیامت' ملائکہ جنت و دوزخ' آسمانی کتابیں ان میں سے کسی چیز کا انکار کرنا کفر ہے۔

پیارے بھائیو اور بہنوں! غور کرو کہ یہ سب الفاظ اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے الفاظ ہیں جن کے بولنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے لہٰذا بولنے میں خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیے زیادہ شیخی مت بگھارو اور اپنی زبان قابو میں رکھئے' خبردار بے لگام بن کر قینچی کی طرح زبان چلاتے ہوئے جو منہ میں آئے مت بکتے رہو۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس کو قابو میں رکھو کیونکہ بہت سی زبان سے نکلی ہوئی باتیں آدمی کو جہنم میں جھونک دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو فضول باتوں اور کفریہ کلمات سے بچائے۔ آمین

پیارے اسلامی بھائیو دن اور رات توبہ کو اپنا معمول بنائیں دیگر گناہوں کی توبہ کے علاوہ تجدید ایمان بھی کرلیا کریں۔

یا اللہ عزوجل آج کے دن اگر مجھ سے کوئی کفر سرزد ہو گیا ہو میں اس سے توبہ کرتا ہوں پھر پڑھیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تصویر کشی کی مذمت

اسلامی نقطہ نظر سے جانداروں کی تصاویر بنانا جائز نہیں بلکہ جانداروں کی تصویریں بنانا اور بنوانا اور اس کا رکھنا اور اس کا بیچنا حرام ہے۔ البتہ کسی غیر جاندار جیسے درخت' مکان وغیرہ کی تصویر بنانے اور ان کے رکھنے اور خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں۔

کچھ لوگ مکانوں میں زینت کیلئے انسانوں اور جانوروں کی تصویریں یا مورتیاں رکھتے ہیں یہ حرام ہے اسی طرح کچھ لوگ مٹی یا پلاسٹک یا دھاتوں کی مورتیاں بچوں کے کھیلنے کیلئے خریدتے ہیں یہ سب حرام و ممنوع ہیں۔ اپنے بچوں کو یہ لا کر نہ دینا چاہیے

Marfat.com

اور ایسے کھلونے اور گڑیوں کو توڑ پھوڑ دینا یا جلا دینا چاہیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کا شانہ اقدس میں کوئی تصویر نہ چھوڑتے مگر اسے توڑ دیتے۔ (بخاری)

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ عزوجل کی شان تخلیقی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ (حوالہ مذکورہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے ہر تصویر جو اس نے بنائی ہوگی اس کا جاندار بنایا جائے گا جو جہنم میں اسے عذاب دے گا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک پردہ خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے پس میں نے چہرہ انور پر ناراضگی کے اثرات پہچان لئے عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توبہ کرتی ہوں میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اس پردے کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے یہ اس لئے خریدا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھیں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں۔ فرمایا کہ ان تصویر والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری)

قسم اور اس کا کفارہ

قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ممکن ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم نہیں کھانا چاہیے۔ بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے اور قصداً و بلا قصد زبان پر جاری رہتی

Marfat.com

ہے اور اس کا خیال بھی نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی اور غیر خدا کی قسم، قسم نہیں ہے مثلاً تمہاری قسم، تمہاری جان کی قسم، ماں باپ کی قسم، اولاد کی قسم، روزی کی قسم، آنکھوں کی قسم وغیرہ۔ غیر اللہ عزوجل کی قسم کھانا مکروہ ہے مگر اس کے توڑنے پر کوئی کفارہ بھی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے تمہیں تمہارے آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جس نے قسم کھالی ہو تو اللہ عزوجل کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قسم میں مبالغہ منظور ہوتا تو فرماتے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں ابو القاسم کی جان ہے۔ (ابو داؤد)

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی جسے غموس کہتے ہیں یہ سخت گناہ ہے اس پر توبہ و استغفار لازمی ہے مگر کفارہ لازم نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

قسم توڑنے کا کفارا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو ایک ایک صدقہ فطر کی مقدار ادا کریں یا ایک ہی مسکین کو دس دن تک روزانہ بقدر صدقہ فطر دے دیا جائے۔ صدقہ فطر کی مقدار دو کلو اور تقریباً پچاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا بھی ہے۔ اتنے گیہوں کی رقم بھی ادا کر سکتے ہیں اگر خرچ کرنے کی قدرت نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھیں۔ ماضی کے بارے جھوٹی قسم کھانے پر کوئی کفارا نہیں توبہ کرے کفارا صرف اس قسم کے توڑنے پر ہے جو آئندہ کیلئے کھائی جائے یعنی قسم کھائی کہ فلاں کام نہیں کروں گا مگر کر بیٹھا تو اب کفارا دینا ہوگا۔ نیز کفارہ قسم توڑنے کے بعد دینا ہوگا۔ اگر پہلے ادا کر دیا پھر قسم توڑی تو جو دے چکا ہے وہ نہیں چلے گا۔ دوبارہ دینا ہوگا اور قسم کا کفارہ دینے کی نیت بھی کریں بغیر نیت کے کفارہ ادا نہ ہوگا۔

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں دل میں یہ نیت ہو کہ میں نے جو قسم توڑی تھی اس کا کفارہ ادا کر رہا ہوں۔

Marfat.com

بے سکونی اور اس کا علاج

آج دنیا میں ہر شخص یہ شکایت کرتا ہوا ملے گا کہ اسے سکون حاصل نہیں ہے بے چینی اور اضطراب نے اس کی ہڈیاں تک گھلا دی ہیں۔ اسے دلی سکون میسر نہیں' باوجود دولت شہرت اور ہر قسم کے آرام ہونے کے اس کی روح بے چین ہے دل اداس اور دماغ پریشان ہے اور ہر شخص سکون کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔ شراب و رباب کی محفلوں' سینما گھروں' ڈرامہ گاہوں' فحش و عریانی سے مرصع نائٹ کلبوں اور جنسی و رومانی ناولوں کے مطالعہ کے باوجود ان کے دل بے چین ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ۔

سکون عیش و عشرت سے حاصل نہیں ہو سکتا۔
سکون دوائیوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔
سکون منشیات سے حاصل نہیں ہو سکتا۔
سکون آوارہ گردی اور جنسی آزادی سے حاصل نہیں ہو سکتا۔
سکون گانے باجے اور سینما دیکھنے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔
سکون دولت کے انبار لگانے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔
سکون آدمی کے تجویز کردہ طریقوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔
پھر آخر سکون کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟

اس کے جواب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ سکون آخر ہے کیا؟

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ٹھاٹ باٹ' عمدہ کھانا پینا' دوستوں کی مجلسوں کا لطف اٹھانا' نشہ بازی' عورتوں سے عیش و عشرت کرنا سب سکون کا باعث ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان تمام چیزوں سے جو راحت اور سکون حاصل ہوتا ہے وہ بالکل عارضی ہے اور جب یہ حالات اور ماحول تبدیل ہو جاتے ہیں تو سارا مزہ خاک میں مل جاتا ہے اس کی بجائے ندامت بیزاری اور بوریت کا احساس روح کو کچلنے لگتا ہے اور سکون کی بجائے بے چینی' اداسی' وحشت اور گھبراہٹ' دل و دماغ پر غلبہ کر لیتی ہے۔

Marfat.com

سکون دراصل اس کیفیت کا نام ہے جو انسان کو خوشی یا غم سے اتنا متاثر نہ ہونے دے کہ اس کے اخلاق و کردار اور انداز و اطوار میں کوئی نمایاں اچھی یا بری تبدیلی واقع ہو جائے مثلاً دکھ اور تکلیف کی حالت میں خدا تعالیٰ کو بھی معاذ اللہ کوسنا شروع کر دے اور خود کو دنیا کا سب سے بدنصیب انسان سمجھنے لگے یا خوشی کے عالم میں اخلاقی حدود قیود کو پھلانگ کر اپنے آپ کو بھی بھول جائے بلکہ غم اور خوشی دونوں میں سے کوئی بھی متزلزل نہ کر سکے پس عیش میں یاد خدا اور طیش میں خوف خدا کا ہونا دراصل سکون قلب کی نشانی ہے۔

سکون کو برباد کرنے والی چیزیں دو ہیں غم اور خوف اس کا جواب قرآن مجید نے ان الفاظ میں دیا ہے۔

''جن لوگوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے اور اس پر استقامت دکھائی انہیں کوئی غم اور خوف نہ ہوگا۔''

غم سے مراد گزرے ہوئے زمانہ کی ناکامیاں' نامرادیاں' مایوسیاں اور دکھ درد ہوتے ہیں خوف کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو جائے ویسا نہ ہو جائے کہیں یہ واقعہ پیش نہ آ جائے راز افشا نہ ہو جائے حادثہ نہ ہو جائے وغیرہ وغیرہ۔

اگر ان دونوں چیزوں سے نجات حاصل کر لی جائے تو پھر سکون برباد نہیں ہو سکتا یعنی گزرے ہوئے واقعات پر افسوس کرنا اور ان کا غم دل میں پالتے رہنا کو اگر ترک کر دیا جائے اور آنے والے واقعات سے گھبرانے کی بجائے خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھا جائے تو غم اور خوف دونوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے لیکن یہ آسان بات نہیں ہے کیونکہ آدمی احساسات اور جذبات کا پتلا ہے ذرہ ذرہ سی بات اس پر اثر کرتی ہے اس لیے غم یا خوف سے متاثر ہونا قدرتی بات ہے لیکن اس تاثر کو اس قدر شدید نہ ہونے دیا جائے کہ غم میں سوکھ کر کانٹا یا خوشی میں پھول کر کپا بن جائیں اور یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ ہم اللہ عزوجل ہی پر یقین اور اس کی رضا پر راضی رہنا سیکھ لیں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ غم یا خوف کے موقع پر دل سے آواز آئے گی۔

Marfat.com

"گھبراتے کیوں ہو یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہے اور اللہ مہربان ہے اس کے ہر کام میں حکمت ہے اس بات کی مصلحت تمہاری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ بہر حال اس میں بہتری ہے پس اللہ کا شکر ادا کرو اور اس پر صبر کرو۔"

یقین جانیے یہ آواز غم اور خوف کی تمام شدت یک لخت ختم کر دے گی اس طرح گویا سکون حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔

اس کے علاوہ اللہ عزوجل نے سکون حاصل کرنے کے لیے ایک اور فارمولا بھی بتایا ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o ترجمہ: سن لو اللہ کی یاد ہی دلوں کا چین ہے۔ (پ ۱۳ ع ۱۰) یعنی اگر اللہ کو یاد کرتے رہو گے تو تمہارا دل مطمئن رہے گا، تمہیں سکون حاصل ہو گا اب اس میں نماز بھی اللہ کا ذکر ہے، قرآن پاک کی تلاوت اللہ کا ذکر ہے درود و سلام بھی اللہ کا ذکر ہے غرض اللہ عزوجل کی یاد اور اس پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا گویا سکون حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

Marfat.com

حرف آخر

اپنی کتاب ''گناہوں کا علاج'' کا اختتام درود و سلام پر کرتا ہوں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے بارش کے قطرے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمارے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے درختوں کے پتے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمارے مددگار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے ریت کے ذرے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم شفیع روز شمار پر اتنے درود بھیج جتنے آسمان پر تارے ہیں۔

اے پیارے اللہ عزوجل ہمارے مولا مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنی تعداد میں تیری مخلوق ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل اس ذات پر درود بھیج جس پر درود پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل درود بھیج اس ذات پر جس پر درود بھیجے سے نیکوں پر بھی تیری رحمت برستی ہے اور گنہگاروں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل درود بھیج ہمارے اس پیارے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ہمارا مشقت میں پڑنا جن پر گراں گزرتا ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل درود بھیج اس پیکر حسن و جمال پر کہ جس کے جلوے کی ایک جھلک کیلئے ہر وقت کروڑوں دل بے قرار ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل درود بھیج اس معدن لطف و کرم پر کہ جس پر درود پڑھنے کی برکت سے ہم اس جہان میں کامیاب اور اس جہاں میں بھی شادکام رہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

Marfat.com

حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری

کی مشہور و معروف مستند اور خوبصورت کتب

سنتیں اور انکی برکتیں
طب اسلامی

محسن انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنن مطہرہ کے طبی و روحانی فوائد پر جامع کتاب
طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں جملہ امراض کے علاج کا بیان

گناہوں کا علاج

اسلام اور طب کی روشنی میں بے شمار جرائم اور بری عادات کے انسداد اور روحانی امراض کے علاج پر بے مثال تصنیف

شادی مبارک

اسلام اور طب کی رو سے خوشگوار ازدواجی زندگی کے لئے راہنما نادر و نایاب کتاب
مسلمان خاوند اور بیوی کے لیے خوبصورت تحفہ

فیضانِ طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بے شمار عوارضِ جسمانی کے علاج کا بیان، پھلوں اور غذاؤں سے علاج
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و فضائل کا ایمان افروز تذکرہ

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

Marfat.com

ہماری مطبوعات

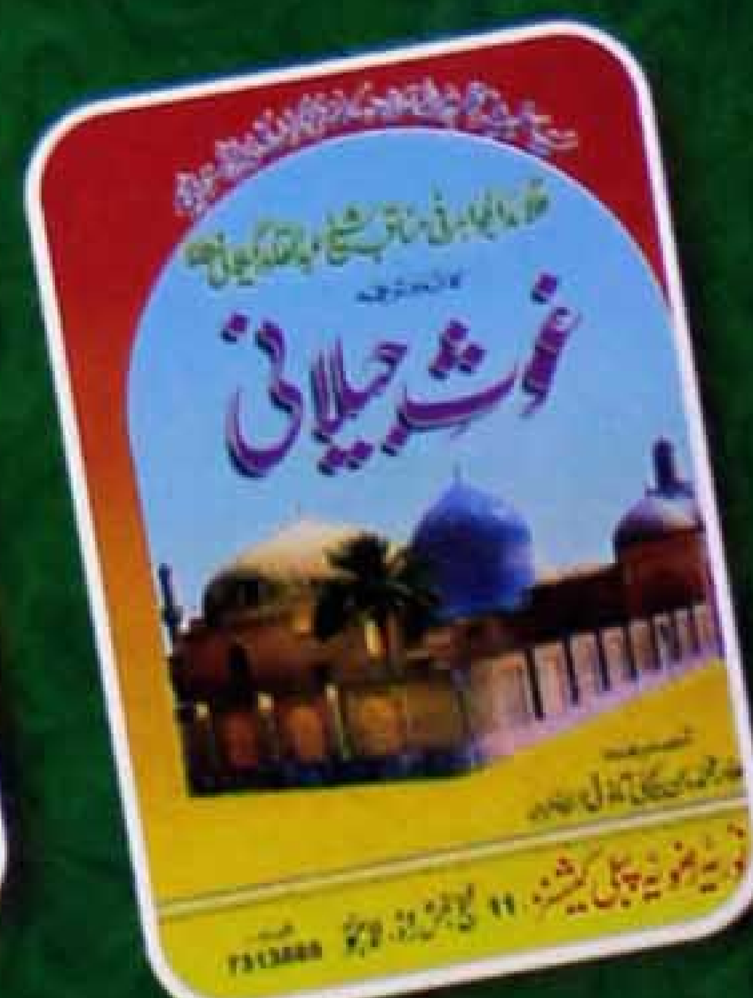

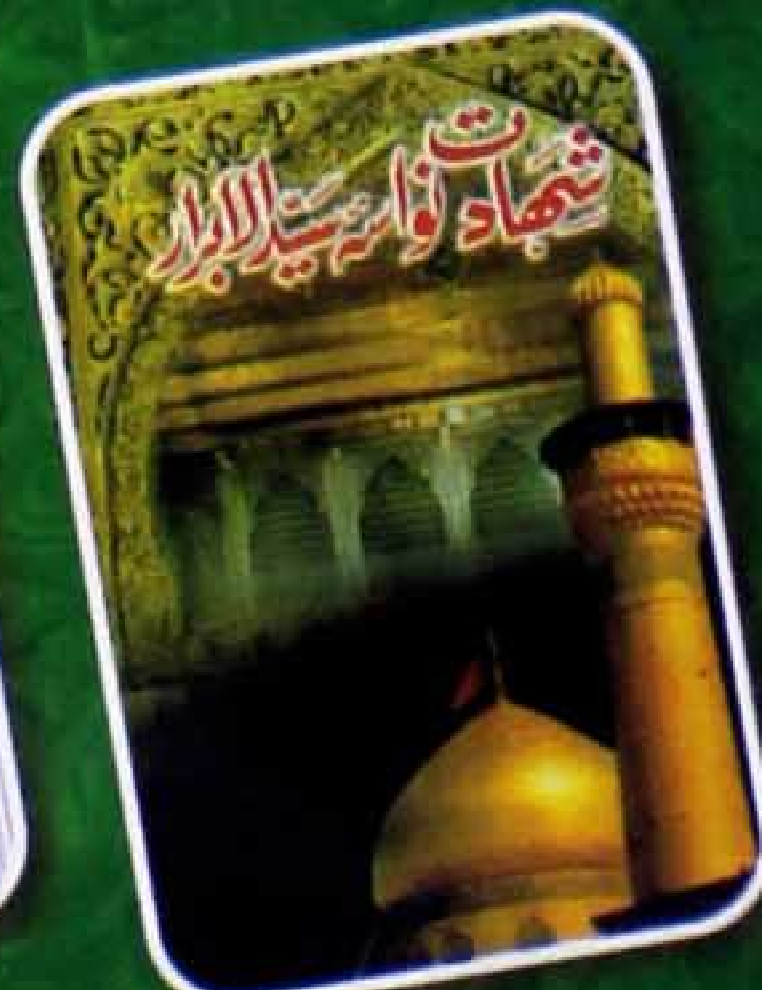

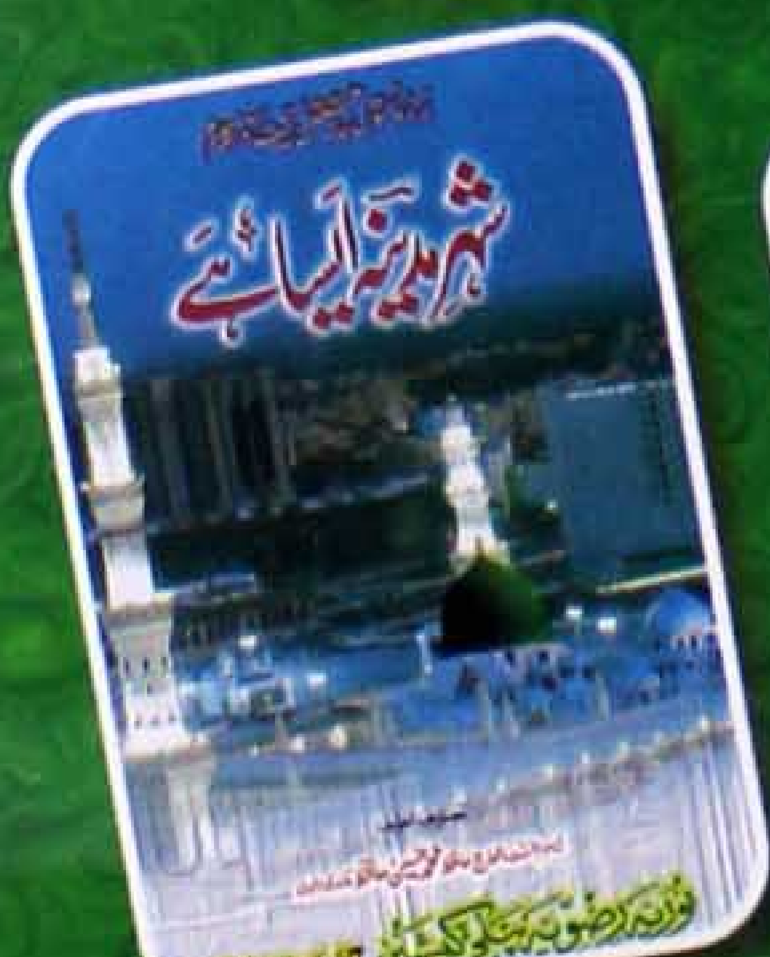

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
11- گنج بخش روڈ - لاہور